کتاب

خلافتِ موحدین

جس کو

مولوي محمد نعیم الرحمان صاحب

ایم' اے۔ ایچ' پي۔ ایم' آر' اے' ایس۔

فیلو مدراس یونیورسٹي' پروفیسر عربي
گورنمنٹ محمدن کالج مدراس'

صدر بورڈ آف ایگزامنرس السنۂ مشرقیه مدراس یونیورسٹي

رکن بورڈ آف سٹڈیز و بورڈ آف ایگزامنرس
مدراس و میسور یونیورسٹي'

ممتحن السنۂ مشرقیه مدراس و میسور'
رکن ٹیکسٹ بک کمیٹي مدراس

وغیرہ وغیرہ

نے

علامہ عبد الواحد مراکشي کي کتاب المعجب سے
اردو مین ترجمه کیا

مطبوعه مدراس ڈایوسیزن پریس مدراس
سنه ۱۹۲۲ عیسویه

۱۱۶

حضرت والدي المفخم المعظم

جہان طفیل وجود بزرگوارت باد

پناہ من بہ جہان ظل اقتدارت باد

ہر چند کہ یہ اوراق اس قابل نہین ہین کہ خدمت والا مین پیشکش ہون٬ ہر چند کہ مجھے بخوبي معلوم ہي کہ

لائق نہ بود قطرہ بہ عمان بردن خار و خس صحرا بہ گلستان بردن

مگر

حق یہ ہي کہ

نہ بہر تحفہ اندر خدمتت گلدستہ آوردم

ز خوبي لاف مي زد گل بہ پیشت بستہ آوردم

فرزند ترا تحفہ ہمین عرض نیاز است

جان چیست کہ آن را ز رہ دور فرستم

انکسار توامان محمد نعیم الرحمان

فہرست مضامین

مضمون | صفحہ

مضمون | صفحه

دیباچه

الحمد لله الذي حکم علي الاعمار بالآجال ' و تفرد بالعظمة والبقاء والجلال ' و علا ان یکون له نظیر او امثال . و صلي الله علي سیدنا و نبینا محمد المبعوث لتبیین الحرام من الحلال ' والمخصوص من بین کافة الخلق بالفضل والکمال ' والمحبؤ باوضح برهان و افصح مقال ؛ و علي آله خیر آل ؛ و علي صحابته ذوي التایید والافضال ' صلاة تدوم علي مرّ الایام واللیال . و بعد :—

جي تو یه چاهتا هي که ابنائے زمان ' اور خصوصاً برادران اسلام ' سے تاریخ اسلامیه کي طرف قلت اعتناء بلکه عدم توجه کي شکایت سے اس دیباچه کا افتتاح کرون. مگر خوف هوتا هي که قارئین کرام کي طبایع کو ناگوار گذریگا ' اور یه خیال هوگا که اردو مین تاریخ اسلام پر جو کتاب نکلتي هي اس کا آغاز ضرور اس نوع کي تلخ کلامي سے هوتا هي ؛ آخر کوئي کهان تک سنے . میرے خیال مین یه امر تا بحدے بجا بهي هي . لهذا قلم کو روک کر بجائے شکوه کے شکریه ادا کرتا هون . مین مدعي اسلام هون ' قنوط من رحمة الله نهین ' بلکه قنوت الي الله میرا شیوه هي . اسي بناء پر مین اس چهوتي سي کتاب کو قارئین کے هاتهون مین دیتے هوئے یه امید کررها هون که وه اس کي قدر فرماکر مجهے معزز فرمائینگے . ممکن هي که ان اوراق مین کوئي صفحه ' کوئي عبارت ' کوئي جمله ' یا کوئي لفظ واحد ان کے لئے مفید مطلب هو ' اور ان کي حیات طولاني مین ' اگر همیشه اور هر وقت کے لئے نهین تو شاید ایک

لمحه کے لئے بھي کار آمد ثابت هو؛ اؤر وہ تمام ہستیان، جن کے اجسام نہین بلکه اسماء ان اوراق مین مدفون اؤر به فحوائے

جمال ذي الارض كانوا في الحياة وهم ،
بعد الممات جمال الكتب والسير

ان کي زیب و زینت کا باعث ہین، ان کي روشن دماغي اؤر عالي ظرفي مین کچھہ اؤر اضافه کر سکین ۔ مین مانتا هون که وہ تمام صاحبان اسماء صرف صفات حسنه ہي کے جامع نه تھے ۔ مجھے تسلیم ہي که ان مین خرابیان بھي تھین، اؤر یہ که ان کي حیات کے بعض اوقات و کوائف ہماري تعریف و توصیف کے مستحق نہین ہین ۔ گو وہ مسلم تھے، گو وہ مومن تھے، گو وہ ہدایت کے سر چشمۂ سرمدي سے سیراب اؤر منبع نور حقیقي ہي سے مستنیر تھے؛ مگر آخر انسان تھے؛ اؤر اس لحاظ سے "ظلوم و جہول" کا خطاب شاید ان پر بھي عائد هوسکتا تھا ۔ ان سے لغزشین هوئي هونگي ۔ انہون نے کہین کہین ٹھوکرین بھي کھائي هونگي (اؤر ممکن ہي که کبھي کبھي ان ہي ٹھوکرون کي بدولت ان کي آنکھین کھل گئي هون اؤر وہ صاف اؤر سیدھے راستے پر پہنچ گئے هون) ۔ انہون نے غلطیان بھي کي هونگي، اؤر ہماري طرح چڑیون کے کھیت چگ جانے کے بعد پچھتائے بھي هونگے ۔ انہون نے وہ کام بھي کئے هونگے، جو ان کے (اؤر پھر شاید خود ہمارے) حق مین زهر کا کام کر گئے ۔ سب بجا، سب مسلم ہي ۔ مگر مجھے کچھہ ایسا معلوم هوتا ہي که وہ تمام ہستیان میرے سامنے کھڑي ہین ۔ ان کے نیک اؤر پاک سیرت افراد مجھے آگے بڑھنے کا راستہ بتا رهے ہین، اؤر کہہ رهے ہین که "راستہ صاف، سیدھا اؤر آسان ہي؛ چلے جاؤ" ۔ اؤر ان کے وہ افراد، جنہین ہم "ظلوم و جہول" کے خطاب کے خاص مستحقین مین سے تصور کرتے اؤر کڑے تیورون سے دیکھتے ہین، میري طرف هاتھہ

بڑھا بڑھاکر بہ لجاجت معافي مانگ رہے ہين اور ان کے چہرے کہہ رہے ہين کہ

من نہ کردم ' شما حذر بکنید !

لہذا آئیے ! ہم

(۱) ان کے نیک و پاک افراد کي مشعلون سے اپني شمعون کو کرلین اور آگے بڑھین • اور مین محسوس کررہا ہون کہ ہم راہ راستہ ہي کي طرف مہتدي ہونگے • آپ یقین رکھئے کہ ہم بھٹکنے نہ پائینگے بسم اللہ مجریہا و مرسٰیہا ' ان ربي لغفور رحیم

(۲) ان کے خطا کاران — (میرا قلم ان کي شان مین یہ لفظ استعمال کرتے ہوئے رکتا ہي • واللہ ' وہ حضرات با وصف اپني خطاؤن کے ہم سے بدرجہا بہتر تھے) — کو " فاصفح ' الصفح الجمیل " کے فرمان الہي پر عمل پیرا ہوتے ہوئے نگاہ لطف و ترحم سے دیکھین ' ان کو معاف کردین ' — (آپ کو یاد نہین کہ ہم نے اپنے جاني دشمنون کو معاف کیا ہي ؟ تو کیا ہم اپنے بھائیون کو معاف نہین کرسکتے ؟) — خود کو نعمائے الہي کا مہبط و مورد بنالین ' اور ان کي خطاؤن سے عبرت حاصل کرتے ہوئے اپنے اعمال و افعال اور حرکات و سکنات کي اصلاح کرین ؛ تا کہ :—

ان ہردو اصناف اسلاف کے اقتضاء و اہتداء سے ہمارا راستہ صاف و واضح ' اور ہماري خطائین اور لغزشین موہوم اور نا پید ہو جائین ' اور ہم اس مقصد اسنٰي اور اس مراد اعلٰي کي طرف ترقي کرسکین ' جو نیابت اللہ في الارض یا خلافت اللہ في الارض کے لقب سے ملقب ہي : ہان وہي کہ جس کو قبول کرنے سے ارض و سماء تک گھبرا اٹھے تھے اور کانون پر ہاتھ دھر کے الگ ہوگئے تھے ' اور انسان نے ' ہم نے ' اسے قبول کرلیا تھا ! اي کاش کہ ہم اس امانت کو پورا کرتے ! مجھے یاد پڑتا ہي کہ ہم نے اسے کسي حد تک ضرور پورا کیا تھا • آئیے ' ان

اؤر ان کے مثل دیگر اوراق تاریخي سے استمداد کرکے پھر ایک مرتبہ کوشش کرین ۔ محنت شرط ہي ۔ اجر نیک کا ضامن خدا ہي ۔ ان وعد الله حق ! !

مین پھر دھراتا ھون کہ اگر اس کتاب سے کسي پڑھنے والے کے علم مین اضافہ ھو (خواہ وہ کیسا ہي حقیر کیون نہ ھو) یا اس کا دماغ ایک انتشار صحیح اؤر ایک جذب وقیع کي کیفیت سے متکیف ھو جائے ' تو مین سمجھونگا کہ میري اس تمام دماغ سوزي کا اجر مل گیا ' جو آج کئي صدیون کے بعد ایک ہي مضمون کو دوسرے رنگ مین اسلام کي برادري کے ایک دوسرے حصے کے سامنے پیش کرنے کے لئے برداشت کي گئي ہي ۔ اس کي کامیابي کي کفالت مین نے خدا ہي کے سپرد کردي ہي ۔ هو نعم المولی و نعم النصیر *

نہ مین مؤرخ ھون ' نہ ایسا دعوی کرتا ھون ' نہ کر سکتا ھون ۔ میرے خیال مین (جس کے ناقص یا کامل ھونے کا فیصلہ قارئین کرام ہي بہتر کر سکتے ہین) تاریخ اسلامیہ کو مسلمانان ہند کے سامنے پیش کرنے کے لئے اصلي عربي ادبیات ہي مین اتنا ذخیرہ موجود ہي کہ ان کے تراجم کے ذریعے سے جس قدر جلد اؤر بہ آساني یہ کام انجام پا سکتا ہي اتنا اصلي تالیفات سے نہین ھو سکتا ۔ حاشا و کلا کہ اس قول سے میري یہ مراد نہین ہي کہ اسلامي تاریخ کے متعلق تالیفات کو یک قلم موقوف کردینا چاھئے ۔ بلکہ یہ عرض کرنا مقصود ہي کہ عربي کتب تاریخیہ کا براہ راست ترجمہ کے ذریعے سے اردو دانان و اردو خوانان کے مطالعہ اؤر استفادہ کے لئے پیش نہ کرنا ایک علمي جرم کا ارتکاب ' انجماد دماغ کا ثبوت ' مؤرخین و مصنفین صلحاء کي نا قدر شناسي ' اؤر (گستاخي معاف) خود ہماري وسعت نظر کي قلت اؤر عدم لیاقت پر ایک برہان قاطع ہي ۔ مین نے یہ کتاب خود تالیف نہین کي ہي ' بلکہ علامہ الشیخ الفقیہ الحافظ المتقن الواعظ المفنن محي الدین ابو محمد

عبد الواحد ابن علي التميمي المراكشي كي عربي كتاب " المعجب في تلخيص اخبار المغرب " كو زبان اردو كا جامه پهنايا هي ۔ تقريباً پچهتر سال كا واقعه هي كه ڈاكٹر آر ۔ پي ۔ اے ۔ دوزي نے لائڈن كے كتب خانے مين اس كتاب كا ايك قلمي نسخه پايا اوٗر اس كمال محنت و مشقت كے ساتهه ' جو يورپ كے علماء عربيه كا بالعموم اوٗر ڈاكٹر دوزي كا بالخصوص خاصه هي ' انهون نے اسے فروري سنه ١٨٤٧ عيسوي مين لائڈن مين طبع كراكر شائع كيا ۔ گو كه اس كے بعد قاهره مين بهي اس كي نقل كي گئي ' وهان كے مطابع نے بهي اسے شائع كيا ' اوٗر بازار مين وه نسخے دستياب هو سكتے هين ؛ مگر مين نے چند در چند وجوه سے ڈاكٹر دوزي هي كے نسخے كو ترجمه كے لئے منتخب كيا ۔ ميري سمجهه مين نهين آتا كه مين اپنے قابل دوست جناب پروفيسر كے ۔ ايم ۔ ميترا صاحب ايم ۔ اے ؛ ايم ۔ آر ۔ اے ۔ ايس (لاهور) كا كن الفاظ مين شكريه ادا كرون ' جنهون نے اپنا نسخه مجهے عنايت فرمايا ۔ قريب دو سال كے زمانه گزر چكا هي كه اس كتاب عزيز كا يه نسخه ميرے پاس هي ' مگر انهون نے اس تمام عرصے مين كبهي مجهه سے واپس نهين طلب كيا ۔ كاش كه مين ان كي اس عنايت اوٗر علم دوستي كا نا كافي شكريه هي ادا كر سكتا *

مصنف كتاب ' علامۂ مراكشي ' نے دوران كتاب مين مختلف مقامات پر ' كهين برسبيل تذكرۂ عامه اوٗر كهين تصديق وقائع كي غرض سے ' اپنے متعلق كچهه كچهه ذكر كيا هي ۔ الموحدون كے اقامت جمعه كے حالات كے باب كو ختم كرتے هوئے شهر مراكش كے ذكر مين كهتے هين :—

" يهي شهر ' يعني مراكش ' ميرا جنم بهوم هي ' اوٗر يه پهلي سر زمين هي جس كي زمين كو ميري جلد نے چُهوا ۔ وهان سنه ٥٨١ (هجري) كي ساتوين ربيع الاخر كو ابو يوسف يعقوب بن يوسف بن

عبد المومن بن علي کے زمانے مین میري پیدائش هوئي ۔ نو برس کي عمر مین مین وهان سے شهر فاس کو چلا گیا' جهان علوم قرآن و تجوید حاصل کرنے اؤر وهان کے علوم قرآن و نحو کے بڑے بڑے علماء کي ایک جماعت سے روایت کرنے تک تهیرا رها ۔ پهر مراکش کو واپس آیا' اؤر (کچهه عرصه) ان هي دونون شهرون مین ادهر سے ادهر آتا جاتا رها' اؤر سنه ۶۰۳ کے آغاز مین عبور دریا کرکے جزیره نمائے اندلس کو چلا گیا ۔ وهان مین نے هر قسم کے فضلاء کي جماعت کو پایا" ۔

مگر چونکه ان کو اس " جماعت فضلاء " سے کچهه زیاده فیض حاصل نه هوا' اس لئے اسي سلسلهٔ سخن مین کهتے هین که :—

" خدا کا شکر هي که مین نے ان سے سوا اس کے که ان کي پیدایش اؤر وفات کي تاریخین کیا تهین' اؤر وه کن کن علوم کے علماء تهے اؤر کوئي علم حاصل نهین کیا ۔ وه اپني فضیلت کو لئے هوئے مجهه سے الگ تهلگ هي رهے " *

مزید بر آن ان کے مختلف اشارات سے یه معلوم هوتا هي که :—

سنه ۵۹۵ هجري مین وه ابو بکر ابن زهر فلسفي سے ملے تهے' جو ان دنون بهت معمر هو چکے تهے' اِن سے نهایت لطف و مکرمت سے پیش آئے' اؤر ان کو اپنے اؤر ابن عبدون کے اشعار بهي سنائے تهے (۱) سنه ۶۰۳ مین وه مشهور آفاق فلسفي' ابن طفیل' کے بیٹے سے مراکش مین ملاقي هوئے تهے اؤر ان سے ابن طفیل کے اشعار سنے تهے (۲) اسي سال وه اندلس جاکر وهان کے متعدد علماء سے مختلف علوم و فنون کي تحصیل مین مشغول هوئے تهے' مگر' جیسا که خود ان هي کے متذکره بالا بیان سے معلوم هوتا هي' وه اُن حضرات سے کچهه زیاده فائده نه اٹها سکے ۔ پهر سنه ۶۰۵ مین وه اپنے ایک دوست ابن الفضل کي وساطت

---

(۱) دیکهو باب معنون به احوال اندلس بعد از انقطاع دعوت امویه ۔

(۲) دیکهو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بنؒ عبد المومن ۔

سے امیر المومنین ابو عبد اللہ محمد کے بھائی ابراہیم سے متعارف ہوئے ' اور ان کے دوستانہ تعلقات نے یہان تک ترقی کہ وہ ابراہیم ان سے یہ کہا کرتے تھے کہ "مین آپ کی ملاقات کا نہایت مشتاق رہتا ہون ' اور جب آپ نہین ہوتے تو آپ کی صحبت کی آرزو کیا کرتا ہون (۱)" ۔ سنہ ٦٠٦ مین ہم انہین اپنے استاد ابو جعفر احمد بن محمد بن یحیی حمیری (المتوفی سنہ ٦١٠) کے قدمون مین علوم شریفہ اخذ کرتے ہوئے (۲) ' اور پھر سنہ ٦١٠ مین مراکش مین امیر المومنین ابو یعقوب یوسف کی بیعت خلافت مین شریک پاتے ہین (۳) ' جن سے وہ سنہ ٦١١ مین ملاقی ہوئے (۴) ۔ اسی سال وہ اندلس کو گئے (۵) ' جہان آئندہ سال ' یعنی سنہ ٦١٢ مین وہ اشبیلیہ مین نظر آتے ہین (٦) ۔ بعد ازان سنہ ٦١٣ کے عین آخری دن وہ اشبیلیہ (۷) سے رخصت ہوکر مصر کی طرف راہی ہوئے (۸) ۔ سنہ ٦١٧ مین وہ مصر مین تھے ' بلکہ سنہ ٦١٨ (۹) اور سنہ ٦١٩ (۱۰) بھی وہین گزارے ۔ سنہ ٦٢٠ کے ماہ رمضان مین انہون نے مکۂ معظمہ (زادہا اللہ شرفا) کا سفر کیا (۱۱) ۔ ان کی تحریر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے المغرب اور اندلس کے مختلف بلاد و قری مین بھی سیر و سیاحت کی تھی ۔ جیسا کہ اس

---

(۱) دیکھو باب ذکر ولایت ابو عبد اللہ محمد بن ابی یوسف ۔

(۲) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن ۔

(۳) و (۴) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد ۔

(۵) دیکھو اختتام باب معنون بہ ذکر ولایت عبد المومن ۔

(٦) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد ۔

(۷) دیکھو باب ذکر ولایت ابو عبد اللہ محمد بن ابی یوسف ۔

(۸) دیکھو باب مذکور در (۹) اور باب معنون بہ ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن ۔

(۹) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد ۔

(۱۰) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد ' و باب ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن ۔

(۱۱) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن ۔

کتاب کے آخري فقرے سے واضح هوتا هي ' انهون نے اس کتاب کو سنه ۶۲۱ مين ماه جمادي الاخر کي ۲۳ يا ۲۴ تاريخ کو ختم کيا هي • وه متن کتاب مين بهي بار بار اس سنه کا ذکر کرتے هين • مگر کهين صريح طور پر يه پته نهين لگتا که انهون نے اس سنه مين يه کتاب کس مقام مين بيٹهکر لکهي هي • ڈاکٹر دوزي نهايت کاوش کے بعد اس نتيجه پر پهنچے هين ' اور مين بهي تنقيح بليغ کے بعد اسي خيال کا مؤيد هوا هون ' که يه کتاب ان کے قيام مصر کے دوران مين لکهي گئي هي • اس سال کے بعد ان کے حيات و ممات کے متعلق کسي قسم کي اطلاع بهم نهين پهنچتي • والله اعلم *

متفرق مقامات کے اشارات شاهد هين که علامهٔ مراکشي نے يه کتاب کسي وزير کے ايماء سے تاليف کي تهي • مگر افسوس که يه اشارات نهايت مبهم هين ' اور طرح طرح کے شائبات و شکوک کے محرک هوتے هين • ڈاکٹر دوزي نے جس نسخے سے اس کتاب کو نقل کيا هي ' اس کے سر ورق پر کي ايک تحرير کے مطابق وه يه فيصله کرتے هين که علامهٔ موصوف کے لفظ " مولانا " سے ان کے سر پرست الوزير الصاحب عزالدين ابو الفتح عبد الله ابن القاضي الوزير الصاحب شمس الدين ابو محمد (۱) ... ابن محمد ابن الشريف الزهري مراد هين *

مضمون کتاب کے باب مين يه ياد رکهنا چاهئے که علامهٔ مراکشي کا مقصد اصلي ' جيسا که خود ان کے افتتاحي الفاظ سے معلوم هوتا هي ' الموحدون کي تاريخ لکهنا تها • سلسلهٔ واقعات اور اس کي وضاحت کے لئے انهون نے اندلس کے حالات اور اس کي مختصر تاريخ سے شروع کيا هي ' اور الموحدون کے حالات کو تفصيل سے بيان کيا هي • گو که تاريخ اندلس کے بيان مين ان سے (اور يه بهي بسا ممکن هي که ان کي کتاب کے ناقل سے ايسا هوا هو) چند غلطيان سر زد هوئي هين ؛ مثلاً انهون نے :—

(۱) يهان کے الفاظ اس قلمي نسخے مين مٹے هوئے تهے ' ڈاکٹر دوزي پڑهـ نهين سکے •

(ا) طلیطلہ کی فتح کو سنہ ۴۷۶ میں بیان کیا ہے، حالانکہ وہ سنہ ۴۷۸ کا واقعہ ہے؛

(ب) حکومت المیریہ میں خیران کو زھیر کا جانشین بتایا ہے، مگر اصلیت اس کے برعکس ہے؛

(ج) یوسف بن تاشفین مرابطی کی وفات سنہ ۵۰۰ کی جگہ سنہ ۴۹۳ میں بیان کی ہے؛

اور گو کہ وہ عربی مورخین کی عادت کے موافق بعض بعض جگہ غیر ضروری امور بھی بیان کر گئے ہیں؛ مگر کتاب کے اصلی مضمون یعنی الموحدون کی تاریخ نویسی میں ان کا قلم بہترین تعریف کا مستحق ہے۔ وہ اپنی مختصر گیری کی عادت کے ساتھ ساتھ، جمع و منع کی شان کو قائم رکھتے ہوئے، بار بار اپنے ماخذ اور ہم عصر اشخاص کا حوالہ دیتے جاتے ہیں۔ اور جب ہم ان اسماء میں یحیی (۱) کا نام پاتے ہیں، تو ہمارے شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ بلا شبہ الموحدون کی تاریخ کے متعلق ان کے بیانات نہایت صحیح و وقیع اور قابل قدر ہیں۔ اس امر کا جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے کہ، ڈاکٹر دوزی کے قول کے مطابق، کتاب کے شروع میں چند صفحات کے بعد تقریباً بیس صفحے قلمی نسخے میں سے غائب تھے۔ خدا ہی کو علم ہے کہ ان میں کیا جواھر ریزے تھے کہ جن سے ہم محروم رہ گئے!

ترجمۂ کتاب کے متعلق چند امور عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں :—

۱ - سب سے پہلا سوال شاید زبان کے متعلق ہوگا۔ شاید مجھے یہ کہنے کی اجازت مل سکیگی کہ میں نے اپنے مقدور بھر اپنی صوبۂ اودہ کی پیدائش اور شہر میرٹھ کے توطن کا اگر پورا پورا نہیں تو کچھ نہ کچھ حق ادا کرنے کی کوشش ضرور کی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا

(۱) دیکھو باب معنون بہ ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن۔

که میري زبان مین کہان تک دہلي اؤر لکھنؤ کے محاورات خاصه کو دخل هي • اس کي تعيين و تشخيص اؤر داد یا نفرین کو قارئین هي پر چهوڑتا هون • مگر اتنا عرض کئے بغیر بهي نهین ره سکتا که

(ا) کتب تاریخي مین زبان اؤر اس کے متعلقات کے تفصیلي کوائف کي تدقيق طلب کرنا ایک حد تک ظلم کے تحت مین آ سکتا هي ' اؤر

(ب) جس زبان سے ترجمه کیا گیا هي ' اگر اس کي ساخت اؤر طرز ادا و بیان کو ملحوظ رکہا جائے اؤر مترجم سے یه امید کي جائے که وه بهرصورت اصلي زبان کے مطالب کو مصنف کے خیالات کي قدر اؤر اس کي اقتداء کرتا هوا بیان کریگا ' تو ممکن هي که بعض بعض مقامات ' جو بظاہر سقیم نظر آتے هون ' قابل معافي قرار دئے جا سکین *

۲ - قدیم عربي طرز تحریر کے مطابق علامهٔ مراکشي نے مختلف عناوین تو ضرور قائم کئے هین ' مگر کتاب از اول تا آخر ایک هي پیریگراف (فصل) پر منقسم هي • ڈاکٹر دوزي نے تصحيح و اشاعت کرتے هوئے اسے جابجا فصول کي صورت مین ڈهال دیا هي • مگر چونکه اس بارے مین مجھے ان سے بهي اختلاف هي ' لہذا مین نے تمام کتاب کو اپنے خیال کے موافق فصول مین تقسیم کردیا هي اؤر عناوین کو اسي طرح قائم رکہا هي • اس طرز عمل کو موجوده زمانے مین ضروریات سے خیال کیا جاتا هي ؛ اس لئے نه اس مین کلام کي گنجائش هي نه ضرورت *

۳ - بعض بعض جگه مصنف نے مختلف اسماء و امور کا شمار کیا هي ' اؤر سـياق اسماء وغیره پر اکتفا کیا هي • مین نے صرف اس قدر تصرف کیا هي که ان کو (۱) ' (۲) ' (۳) ' وغیره اعداد کي قید سے درج کیا هي ' تا که قارئ کتاب کے لئے اؤر زیاده وضاحت و صراحت کا سامان هو جائے *

۴ - اسماء کے ذکر میں میں نے کنیت کو الف لام تعریف کے ساتھ لکھا ہے ؛ مگر فارسي اور اردو قاعدے کے مطابق اسماء کے باقي حصوں میں صرف حسب ضرورت ہے اس نوع کے الف لام کو قایم رکھا ہے ' ورنہ گرا دیا ہے • علیٰ ھذا القیاس صفات نسبتي کے شروع میں جو الف لام آتا ہے میں نے اسے بھي حذف کردیا ہے *

۵ - میں نے عربي اشعار کالاصل ہي نقل کردئے ہیں ' اور جہاں جہاں ضروري سمجھا ہے ان کا ترجمہ بھي حاشیہ میں دیا ہے ' ورنہ صرف سیاق اشعار پر ہي اکتفا کیا ہے • ممکن ہے کہ بعض قارئین کو میرے اس انتخاب سے اختلاف ہو • میں ان سے بہ ادب معافي کا خواستگار ہوں *

چونکہ میں ہندي الاصل ہوں ' اس لئے اشعار کے ترجمہ میں اسقام کا ہونا غیر ممکن یا غیر مترقبہ امر نہیں ہو سکتا • کیا میں یہ امید کرسکتا ہوں کہ جن حضرات کو ترجمہ کے باب میں مجھ سے اختلاف ہو وہ براہ نوازش مجھے اپنے اختلاف ' وجہ اختلاف ' اصلاح ' اور وجہ اصلاح سے مطلع فرماکر سرفراز فرمائینگے ' تا کہ بصورت اتفاق آئندہ اشاعت میں اس کي تصحیح کردي جائے ?

۶ - ڈاکٹر دوزي نے قلمي نسخے میں جگہ جگہ اسماء الرجال اور اسماء الاماکن پر اعراب لگے ہوئے پائے تھے ' اور انہوں نے تنقیم و تحقیق کے بعد یہ رائے قائم کي ہے کہ وہ اعراب نہایت صحیح ہیں • چنانچہ انہوں نے بالالتزام اپنے مصححہ نسخے میں ان اعراب کو اسي طرح نقل کردیا ہے • میں بھي چاہتا تھا کہ یہي التزام کروں ' اور اسي خیال سے میں نے نہ صرف ان تمام اسماء کو ' بلکہ عربي اشعار میں بھي ضروري الفاظ کو بھي معرب کردیا تھا • مگر بقول شاعر کہ

به هر زمین که رسیدیم آسمان پیدا ست

میں کئي وجہ سے لکھنو پریس سے گھبراکر ٹائپ کي طرف پناہ گیر ہوا تھا

اؤر امید وار تھا کہ یہان طباعت مین ہر طرح کي آسـاني نصیب هوگي ؛ مگر

خود غلط بود آنچه ما پنداشتیم ؛

میرے دوست جناب محمد عظیم الدین صاحب ہیڈ کمپوزیٹر ڈیوسي زن پریس ؛ مدراس نے (جن کي عنایات کا مین نہایت ممنون هون) مجھے اس بناء پر ایسا کرنے سے روک دیا کہ بقول ان کے "پریس مین اعراب تھوڑے ہین ؛ اس واسطے اعراب زیادہ نہ لگائے" . مین نے سر تسلیم خم کیا ؛ اؤر سوا اس کے اؤر کوئي چارہ نہ دیکھا کہ کتاب کے بعد انڈیکس سے پہلے ان تمام اسماء وغیرہ کو حروف تہجي کي ترتیب سے درج کردون ؛ اؤر ان کا مفصل اعراب بیان کردون . چنانچہ ایسا ہي کیا گیا ہي . گو موجودہ صورت مین ان اسماء پر کہین کہین اعراب لگے هوئے پائے جائینگے ؛ مگر وہ نہایت نا کافي ہین ؛ اؤر مین نے ایسا کرنا ضروري سمجھا *

۷ ـ مین نے کتاب کے آخر مین تین قسم کے انڈیکس بھي شامل کئے ہین . ڈاکٹر ڈوزي نے بھي اپنے نسخے مین انڈیکس دئے ہین ؛ اؤر مجھے امید تھي کہ ان سے بہت کچھ مدد مل جائیگي . لیکن میرے اؤر ان کے انڈیکس کے مقابلے سے بہ آساني معلوم هوگا کہ مجھے اس کي ترتیب و تنظیم مین از سر نو محنت اٹھاني پڑي ہي . مجھے یقین ہي کہ یہ انڈیکس قارئین کے لئے کئي طرح کار آمد ثابت هونگے *

۸ ـ اگرچہ مجھے زیادہ صرف زر کا متحمل هونا پڑا ہي ؛ مگر سہولت امر ؛ طباعت کي سلاست اؤر رواني ؛ احساس ضرورت ؛ سہولت اشاعت ادبیات ؛ اؤر کفایت وقت وغیرہ خیالات نے مجھے مجبور کیا کہ کتاب کو بجائے لتھو کے ٹائپ ہي مین چھپواؤن . لہذا قدامت پسند بزرگون سے معافي اؤر جدت پسـند حضرات سے نظر کیمیا اثر کا عطف و بذل طلب کرتے هوئے اس کتاب کو ٹائپ ہي مین چھپواکر پیش کرتا هون *

۹ - جہان تک مجھے علم ہي اردو زبان مين يه پہلي کتاب ہي ' جو الموحدون کي مستقل اور مستند تاريخ پيش کرتي ہي *

ميرے برادر عزيز پروفيسر معتضد ولي الرحمان صاحب ايم • اے • اور ميري اہليه صاحبه نے مجھے اس کتاب کے پروف ديکھنے اور صحيح کرنے مين جو نہايت قابل قدر اور گران بہا مدد دي ہي اور ميرے لئے يه محنت طلب ' بصارت آزما ' اور دماغ سوز کام جس قدر آسان کرديا ہي ' مجھے اس کي پوري قدر ہي • مين نہايت صدق دل سے ان کي تکليف و تصديع کا شکريه ادا کرتا هون *

الحمد لله که آج عين سات سو اٹھاره سال کے بعد مين اس نفيس و انيق کتاب کا ترجمه ختم کرکے تقريباً دو سال کي محنت کے بعد قلم کو سپرد قلمدان اور کتاب کو قدردانان ادبيات اسلاميه اور بھي خواهان اردو کي خدمت مين پيش کرتا هون *

و آخر دعوينا ان الحمد لله ربّ العالمين ' وصلي الله علي سيّدنا محمد و علي آله و صحبه اجمعين *

محمد نعيم الرحمان

مدراس ' ۲۷ جمادي الاخر سنه ۱۳۳۹ ہجري

مطابق ۱ مارچ سنه ۱۹۲۱ عيسوي •

بسم الله الرحمن الرحیم

و به نستعین

الحمد لله مفني الامم، و باعث الرمم، و واهب الحکم،... (البیاض في الاصل)... البقاء والقدم، الذي لا مطمع في ادراکه لثواقب الاذهان و نوافذ الهمم، احمده علي ما علّم و الهم، و سوّغ وانعم، و صلي الله علي کاشف الظلم، و رافع التهم، و موضح الطریق الأمم، المخصوص بجوامع الکلم، والمبتعث الي جمیع العرب والعجم، و علي آله و صحبه اهل الفضل والکرم، و سلّم علیه و علیهم و شرّف و عظّم - اما بعد :—

آقاي من! وه آقا جسکے انعام میرے اوپر برابر جاري هین، جسکے اعتنا و کرم نے میرا هاته پکڑکر مجهے فقر اور خمول کے گڑهون سے نکال لیا هي، اور جسنے اپنے أس احسان اور محبت کو میرے لئے وقف کردیا هي جس کي بر و طاعت کا التزام مین اپني جبلت هي مین لیکر پیدا هوا تها!! جس طرح خدا نے آپ کے وجود سے ادب کي مجلسون کو رونق دے رکهي هي ویسے هي وه آپ کو اعلي مراتب پر فائز فرمائے اور جس طرح أسنے آپ مین تدبیر و قلم کي فضیلتین جمع فرمادي هین ویسے هي وه آپ کو دنیا اور آخرت کي سعادت مین سے بهي بهترین حصه عنایت فرمائے، . آپ نے مجهے حکم دیا تها که مین المغرب کي کچهه تاریخ، أس کي هیئت، أس کے علاقه جات کي حدود اور أس کے بادشاهون — بالخصوص ملوک المصامده یعني بنو عبد المومن — کي ابتداء دولت سے آج یعني سنه ۶۲۱ (هجري) تک کے حالات لکهون اور أس کے ساته هي أن شعراء، علماء، اور دیگر اهل فضل کے بهي حالات لکهون جن سے مین خود ملا هون یا أن سے

ملنے والون سے ملا هون یا اپنی کسی روایت مین اُنسے روایت کی ہی‘ اس لئے مین نے آپ کے حکم کی بجا آوری اؤر آپ کی رضامندی کی طلب مین سرعت کرنے کو ضروری خیال کیا‘ کیونکہ یہی وہ غایت ہی جس طرف مین چل رہا هون اؤر یہی وہ مراد ہی جو مجھے ہمیشہ مد نظر رہتی ہی ۔ اس کے علاوہ آپ کی اطاعت کرنا اؤر کثیر التعداد وجوہ کی بناء پر بھی میرے لئے ضروری ہی - لہذا مین نے آپ کے اس حکم کے لئے خدائے عز و جل سے طلب خیر کیا‘ اُس سے استعانت کی اؤر اُسی پر اس تمام دوران مین اعتماد کیا‘ کیونکہ وہی حقیقی جائی بازگشت اؤر ملجأ ہی : وهو حسبنا و نعم الوکیل ۔ با وصف اس کے مین اپنے آقائی نعمت (خدا اُس کی مدت حیات کو وسیع کرے!) سے اپنی کوتاہی کے لئے اعتذار کرتا هون‘ جس کے لئے تین وجوہ ہین :—

اول — اِس غلام کا ضعف عبادت اؤر اُس کی طبیعت پر گمراہی کا غلبہ ۔ پس اگر اس تحریر مین کوئی فتور لفظی یا خلل عبارت واقع هو تو وہ لکھنے والے کی ضعف خلقت پر مبنی هوگا *

دوم — یہہ کہ اس نوعیت کی کوئی کتاب میرے پاس نہ تھی جس پر مین اعتماد کرتا اؤر استناد کرتا‘ جیسا کہ مصنفین کی عادت ہی ۔ پھر خصوصاً المصامدہ کی دولت کے متعلق کوئی کتاب مجھے دستیاب نہین هوئی ۔ البتہ مین نے سنا ہی کہ ہمارے هان ایک صاحب نے محنت کرکے اُس دولت و سلطنت کے حالات جمع کئے ہین‘ مگر مین نے اُس مجموعے کا صرف ذکر سنا ہی اس سے واقف نہین هون *

سوم — یہہ کہ اس وقت میرے تمام محفوظات نہایت درجہ اختلال اؤر پریشانی کے عالم مین ہین‘ جو اُن افکار و غموم کا نتیجہ ہی جو میرے دل مین ازدحام اؤر میرے فکر و هوش کو اپنے مین مستغرق کئے هوے ہین

لہذا اس بندۂ صغیر و حقیر کي خواہش ہي که جناب اپنے جمال عادت اؤر حُسن خلق سے ان خطاؤن سے درگزر اؤر چشم پوشي فرمائین ۔ خدا کرے که جناب کا مجد عالي ہمیشه ہمتون کو بلند' وعدهائي فضل و احسان کو پورا اؤر دوسرون پر انعامات کرتا رهے' اؤر فضل و کرم کے مقامات کو ہمیشه ہمیشه آباد و پر رونق رکھے *

فصل

ذکر جزیره نماو حدود اندلس

سب سے پہلے جس چیز سے ابتداء کی جائے وه جزیره نمائي اندلس اؤر اُس کي حدود کا ذکر ہي ۔ نیز یہه که اُس کے شہرون سے تعارف کرایا جائے' اُس کي مختصر کیفیت بیان کي جائے اؤر اُن بادشاهون کے حالات بتائے جائین جو اس ملک کي فتح کے وقت سے لیکر ہمارے زمانے یعني سنه ۶۲۱ (ہجري) تک گزرے ہین' کیونکه یہه مُلک مغرب اقصي کا معتمد و معتبر رہا ہي اؤر سب کي نظرین اُسي کي طرف رہا کرتي تھین ۔ وه ملک کُرسي مملکت' مقر تدبیر اؤر اُن ممالک کا اُم القري رہا ہي ۔ وه اپنے اس ممتاز درجے پر اُس وقت تک قائم رہا که جب یوسف بن تاشفین لمتوني نے اُسپر غلبه پایا ۔ اُس کے بعد یہه ملک سلطنت مراکش کا تابع هوگیا' جو سرحدي ملک ہي ۔ بعد ازان اسپر المصامده غالب هوگئے' اؤر یہي حالت ہمارے زمانے تک چلي جا رهي ہي ۔ چنانچه مین اب بیان کرتا هون اؤر خدا ہي سے مدد مانگتا هون :—

حدود جزیره نمائي اندلس

اندلس کي جنوبي حد خلیج رومي کا مقام انتها ہي جو بحر مانطس یعني بحر رومي سے خارج ہي اؤر جو طنجه کے مقابل زقاق نامي مقام

پر واقع ہي ۔ اُس جگہ سمندر کي وسعت بارہ ميل ہي ۔ يہہ خليج دو سمندرون يعني بحر مانطس اور بحر اقيانس کا مقام اتصال ہي *

جزيرہ نما کي شمالي اور مغربي حدود پر بحر اعظم يعني بحر اقيانس ہي جو ہمارے ہان "بحر ظلمت" کے نام سے مشہور ہي *

حد مشرقي پر وہ پہاڑ ہي جسپر زہرہ کا مندر بنا ہوا ہي اور جسپر دو سمندر يعني بحر روم (يا مانطس) اور بحر اعظم آکر ملتے ہين ۔ اس پہاڑ سے ان دونون سمندرون کي مسافت تقريباً تين منزل کي ہي *

يہہ سب اندلس کي چھوٹي حدود ہين ۔ اُس کي جنوبي اور شمالي بڑي بڑي حدود کي مسافت تيس منزل کي ہي ۔ جس پہاڑ کا ہمنے ذکر کيا ہي کہ اُسپر زہرہ کا مندر بنا ہوا ہي اور وہ اندلس کي حد مشرقي ہي ۔ وہ پہاڑ بلاد اندلس اور بلاد افرنسہ (فرانس) کے درميان حايل ہي ۔ ملک افرنسہ سرزمين روم مين سے ہي جو اہل فرنگ کا سب سے بڑا ملک ہي ۔ مغرب مين اندلس سب سے آخري آبادي ہي، کيونکہ جيسا کہ ہمنے ذکر کيا ہي اُس کا مُنتہا بحر اقيانس تک ہي ۔ اور اُس کے آگے آبادي نہين ہي ۔ طليطلہ جو تقريباً اندلس کے وسط مين واقع ہي اور شہر روميہ جو ارض کبير کا دار السلطنت ہي، ان دونون کے درميان کي مسافت تقريباً چاليس منزل ہي ۔ جيسا کہ ہم ذکر کر چکے ہين اندلس کے وسط مين طليطلہ کا پُرانا شہر واقع ہي جو قوم قوطا کا دار السلطنت تہا، جو اہل فرنگ کے قبايل مين سے تہے ۔ اِس کے بعد جيسا کہ آگے بيان آئيگا زمانۂ فتح مين اسکو مسلمانون نے لے ليا ۔ اس ملک کا عرض بلد ۳۹ درجہ اور ۵۰ دقيقہ ہي اور طول بلد تقريباً ۲۸ درجہ ۔ اسي وجہ سے يہہ اقليم پنجم کے وسط کے قريب واقع ہي ۔ بلاد اندلس کے کمترين عرض پر وہ شہر واقع ہي جو جزيرۂ خضراء کے نام سے مشہور ہي اور بحر جنوبي پر واقع ہي ۔

اس کا عرض ۳۶ درجہ ہي ۔ اس کے اکثر شہر اُن شہرون کے عرض مين ہين جو ساحل شمالي پر واقع ہين' اوٗر اُس مقام کا عرض ۴۳ درجہ ہي*

جو کچھہ ہمنے بيان کيا ہي اُس سے ظاہر ہوتا ہي کہ اندلس کا بڑا حصہ اقليم پنجم مين زيادہ تر مايل بہ شمال ہي ۔ اسي سبب سے وهان سردي کي شدت ہي اوٗر موسم سرما کي مدت بهي زيادہ هوتي ہي ۔ اسي وجہ سے وهان کے باشندون کے جسم بهي بڑے بڑے هوتے ہين اوٗر اُن کا رنگت سفيد هوگيا ہي ۔ چونکہ ان کے ذہن بهي اچهے تهے' اس لئے اس سرزمين مين بہت سے حکيم پيدا هوئے ہين *

اندلس کا ايک حصہ اقليم چہارم مين ہي' مثلا اشبيليہ' مالقہ' قرطبہ' اغرناطہ' مريہ اوٗر مرسيہ ۔ يہہ شہر جو اقليم چہارم مين واقع ہين' بمقابلہ اُن شہرون کے جو اقليم پنجم مين ہين بہ لحاظ اعتدال هوا' خوبي زمين اوٗر شيرينئ آب اُن سے بہتر ہين ۔ وهان کے باشندے نہايت خوش رنگت اوٗر حسين ہين اوٗر اُن کي زبان نہايت فصيح ہي ۔ جن لوگون نے اس معاملے مين غور کيا ہي اوٗر اس کي علت کو سمجھا ہي وہ جانتے ہين کہ اقليمون کے ميلان کا زبان پر کس قدر بڑين اثر پڑتا ہي *

جتنے شہر اندلس مين امہات قري' مراکز اعمال اوٗر حکام وقت کے مقامات خطاب رهي ہين اُن مين سے پہلے شمال کي سرحد پر شہر شلب تها' اُس کے بعد اشبيليہ' پهر قرطبہ' جيّان' اغرناطہ' مريہ' مرسيہ' بلنسيہ اوٗر مالقہ تهے' جو بحر رومي پر واقع ہين ۔ ان مين سے بحر اعظم پر شہرهاي شلب و اشبيليہ واقع ہين اوٗر ان دونون کے مابين تقريباً پانچ منزلون کا فاصلہ ہي ۔ بحر رومي پر وہ شہر ہي جو جزيرۂ خضراء کہلاتا ہي اوٗر اعمال اشبيليہ مين شامل ہي ۔ اسکے بعد مالقہ ہي' جو ايک عليحدہ مستقل شہر ہي ۔ بعد ازان مريہ' پهر

دانیہ ہي ۔ یہہ سب کے سب بحر رومي پر ہین ۔ ان کے علاوہ ہم نے جن شہرون کا نام لیا ہي وہ ساحل پر نہین ہین *

جب مسلمانون کي حکومت کو ملک اندلس پر دوسري صدي کے شروع مین قرار ہوگیا تو انہون نے شہر قرطبہ کو انتخاب کیا اؤر اُسکو اپنا دارالسلطنت اؤر بادشاہ نشین مقام بنایا ۔ جبتک دولت بنو اُمیہ خراب و برباد نہین ہوئي تب تک یہہ شہر برابر دارالسلطنت ہي رہا ۔ اس کے بعد ہر طرف سے غلبہ کرنیوالون نے اُسپر غلبہ پالیا ' جیسا کہ آگے چل کر بیان ہوگا *

جن شہرون کا مین نے ذکر کیا ہي وہ وہ شہر ہین جو اب تک مسلمانون کے قبضے مین ہین ۔ اس سے قبل اُن کے پاس اؤر بھي بہت سے شہر تھے جن کا مین نے اس مقام پر ذکر نہین کیا ہي ' بلکہ اُن کا ذکر اندلس کي تاریخي تفصیل مین آئیگا اؤر آپ کو میرے بیان سے اُن کي شناخت ہوگي ۔ خدا ان سب کو پھر مسلمانون کو واپس عطا فرمائے !

یہہ ہین حالات اندلس کي اُن حدود و بلاد کے جو مسلمانون کے قبضے مین تھے *

اندلس کي فتح ' اُس کے کچھہ تفصیلي حالات ' شاھان اندلس اور فضلاء اندلس و غیر اندلس کا ذکر

اب ہم اندلس کي فتح کي طرف متوجہ ہوتے ہین ' اؤر خداء تعالیٰ کي توفیق کے ساتھہ بیان کرتے ہین *

مسلمانون نے اندلس کو سنہ ۹۲ ہجري کے ماہ رمضان مین فتح کیا ۔ یہہ فتح طارق (اؤر بہ روایتي ابن زیاد اؤر بقولي ابن عمرو) کے ہاتھون ہوئي ۔ وہ والي طنجہ تھے جو اقصاءِ مغرب کے متصل شہرون مین سے ایک شہر تھا ۔ طنجہ اؤر اندلس کے درمیان وہ خلیج ہي

جس کا ہم ذکر کر آئے ہین اوڑ جو زقاق کے نام سے مشہور ہي •
مجازي طور پر یہہ سمجھنا چاھئے کہ موسيٰ بن نصیر امیر قیروان نے اس
فتح کو ترتیب دیا • یہہ بھي کہا جاتا ہي کہ (موسيٰ بن نصیر نے
نہین بلکہ) مروان بن موسيٰ بن نصیر نے طارق کو لشکر پر افسر بناکر
وھان بھیجا تھا اوڑ خود کسي کام کے لئے جو اُن کو پیش آ گیا تھا اپنے
والد کے پاس چلے گئے تھے *

طارق موقع و فرصت کو غنیمت پاکر جزیرہ خضراء کے راستے سے
اندلس گئے • موقع یہہ تھا کہ جو شخص ساحل جزیرۂ خضراء اوڑ اس
علاقے کا عامل تھا اُسنے اپني بیٹي کے متعلق بادشاہ کو لکھا جس سے
وہ نا خوش ھو گیا اوڑ عامل کو دھمکیان دین • جب اس شخص کو
یہہ معلوم ھوا تو اُسنے ایک بڑي جمعیت جمع کي اوڑ دارالسلطنت
کا قصد کیا' اوڑ طارق نے یہہ اطلاع پاکر کہ علاقہ خالي پڑا ھوا ہي اس
موقع کو غنیمت سمجھا اوڑ اُس سے فائدہ اُٹھایا • یہہ بھي کہا جاتا
ہي کہ اُس بے دین ہي نے اُسے لکھکر بلایا تھا' جسکا سبب مین بیان
کرتا ھون' اوڑ وہ یہہ تھا کہ لذریق بادشاہ جزیرہ (لعنہ اللہ) کي یہہ رسم
تھي کہ اعیان و سرداران لشکر وغیرہ اپني بیٹیون کو اُس کے ھان بھیج
دیتے تھے اوڑ وھي اپنے محلون مین رکھکر اُن کي تربیت کرتا اوڑ اُنکو
آداب شاہي سکھاتا تھا • جب اُن لڑکیون مین سے کوئي بالغ ھو جاتي
تھي اوڑ آداب بھي سیکھہ جاتي تھي تو بادشاہ اپنے ہي محل مین
کسي ایسے شخص سے اُن کا نکاح کر دیتا تھا جسے وہ اُس لڑکي کے باپ
کا کفو پاتا تھا • اسي رسم کے مطابق صاحب جزیرۂ خضرا نے اپني بیٹي
کو لذریق کے پاس بھیج دیا' اوڑ وہ سن بلوغ کو پہنچکر پوري عورت ھونے
کے وقت تک وھین رھي • اس کو لذریق نے ایک مرتبہ دیکھکر بہت
پسند کیا اوڑ اپنے پاس بلایا • لڑکي نے انکار کیا اوڑ کہا کہ "قسم خدا
کي یہہ کبھي نہ ھوگا تا وقتیکہ شاھزادے' سپہ سالار اوڑ بڑے بڑے پادري

جمع هوکر میرے باپ کے مشورے سے میري شادي نه کردین" • بادشاه کا نفس اُس پر غالب آگیا اور اُس نے اُسے اُس کي مرضي کے خلاف غصب کرلیا • لڑکي نے اپنے باپ کو خط لکھکر اس واقعے سے اُس کو مطلع کیا • یهي سبب تها جس نے اُس کو طارق اور دیگر مسلمانون سے خط و کتابت کرنے پر آماده کیا اور جس کا نتیجه یه هوا که فتح هوئي • مگر الله هي بهتر جانتا هي که کیونکر هوا *

سب سے پهلا مقام جهان طارق اُترے وه تها جو آج کل شهر جزیرهٔ خضرا کهلاتا هي • وهان وه فجر سے پهلے اُترے اور ایک مقام پر اُنهون نے صبح کي نماز ادا کي ' پهر اپنے همراهیون کو علم تقسیم کئے • اس مقام پر بعد مین ایک مسجد بنا دي گئي ' جو "مسجد رایات" کهلاتي هي اور همارے وقت تک باقي هي • مین الله سے دعا کرتا هون که اُسے تا قیام قیامت باقي رکهے *

غرض که طارق اندلس مین داخل هوئے ' اُسے بغور دیکها اور دشمن پر غلبه حاصل کرلیا • اندلس کے جن جن مقامات پر اُنهون نے غلبه پایا تها اور جو جو کچهه مال غنیمت اُن کے هاتهه آیا تها ' سب سے موسی ابن نصیر کو اطلاع دي • اسپر موسی کو حسد پیدا هوا که طارق اس کامیابي مین تنها رهے • موسی نے ولید بن عبد الملک بن مروان کو فتح کي خبر دي اور اُس کو اپني هي طرف منسوب کیا • پهر طارق کو دهمکي کا خط لکها ' کیونکه وه اُنکي اجازت حاصل کئے بغیر اندلس مین داخل هوگئے تهے ' اور اُنکو حکم دیا که جس جگه اُنکو یهه خط ملے وهان سے نه هلین جبتک که وه خود وهان نه پهنچ جائین • خود اندلس جانے کے قصد سے وهان سے نکلے اور اپني جگه قیروان پر اپنے بیٹے عبد الله کو مقرر کرگئے • یهه سنه ۹۳ (هجري) کے ماه رجب کا واقعه هي • موسي ' حبیب بن ابو عبده فهري ' رؤساء عرب و موالي اور مشاهیر بربر کو همراه لیکر ایک ضخیم لشکر ساتهه لیکر روانه هوئے اور دوسرے راستے سے عبور کرکے اندلس پهنچے

طارق دارالسلطنت قرطبه پر قبضه کرکے لذریق (لعنه الله) بادشاه اندلس کو قتل کرچکے تھے • طارق موسي سے ملے' اُن کو رضامند کرنے کے ارادے سے اُن کے دل مین جاگزین شده حسد کو نکالا اور کہا که " آخر مین آپ کا غلام اور آپ هي کا مقرر کرده آدمي هون' اور یهه فتح آپ کے واسطے اور آپ هي کے سبب سے هي " • پهر اُنهون نے جو کچهه مال غنیمت تها موسي کے سامنے پیش کردیا • اسي وجه سے یهه فتح موسي ابن نصیر سے منسوب هوگئي' کیونکه طارق کو اُنهون نے هي تعینات کیا تها' نیز اس وجه سے که باقي علاقه جو اُس وقت تک فتح نه هوا تها وه موسي هي کے هاتهون فتح هوا • موسی اندلس مین سنه ۹۳ اور ۹۴ (زیاده تر یهه مشهور هي که سنه ۹۵) تک جهاد کرتے' مال جمع کرتے اور وهان کے امور کو درست کرتے رهے • پهر اُنهون نے طارق کو گرفتار کرلیا اور اپنے بیٹے عبد العزیز بن موسي کو اُن کي جگه حاکم مقرر کرکے اُسکے لئے افواج اور رؤساء قبائل کو بهي وهین چهوڑدیا تا که وه شهرون کي حفاظت کرسکین' سرحد پر دشمنون کا سد باب رکهین اور دشمنون سے جهاد کرین • وه خود قیروان کو واپس چلے گئے' اور جو مال غنیمت اور تحائف اُن کو حاصل هوئے تهے وه سب لیکر ولید بن عبد الملک کے پاس گئے • جو اشیاء طلیطله مین اُس کي فتح کے وقت دستیاب هوئي تهین اُن مین حضرت سلیمان بن داؤد علیه السلام کا خوان تها • یهه بهي کہا جاتا هي که اس کے علاوه ایک طلائي اور ایک نقرئي طوق بهي تها جن مین موتي اور یاقوت لگے هوئے تهے • ایک روایت یهه بهي هي که طارق بهي موسیٰ کے همراه تهے • ولید کے انتقال کے وقت موسي سنه ۹۶ مین طبریه پهنچے اور جو اشیاء اُنکے ساتهه تهین اُنکو وه سلیمان بن عبد الملک کے پاس لے گئے • یهه بهي کہا جاتا هي که اُنهون نے ولید کو زنده پالیا تها اور اُن سے ملے تهے - والله اعلم *

عبد العزیز بن موسی بن نصیر اندلس پر امیر رہا تا آنکہ فوج مین سے ایک جماعت نے اُس پر حملہ کیا' جن مین حبیب بن ابو عبدہ فہری اؤر زیاد بن نابغہ تمیمی شامل تھے ۔ لوگون نے اُسے قتل کردیا اؤر اُسکا سر لیکر سلیمان بن عبد الملک کے پاس چلے گئے ۔ یہہ واقعہ شروع سنہ ۹۸ کا ہی ۔ اس سے قبل وہ اندلس پر موسی بن نصیر کے بھانجے ایوب کو حاکم بنا چکے تھے ۔ یہہ بھی بیان کیا جاتا ہی کہ لوگون نے اُس کے بعض ناپسندیدہ امور کے متعلق سلیمان بن عبد الملک کو شکایت لکھی تھی' اؤر یہہ کہ اُنہون نے جو کچھہ کیا اُن کے حکم سے کیا ۔ واللہ اعلم *

اِس کے بعد ملک مین اختلاف پڑگیا' اؤر اہل اندلس ایک زمانے تک کسی شخص کو اپنا حاکم نہ بنا سکے ۔ مگر اِس کے بعد اُنہون نے سنہ ۱۰۰ سے پہلے ہی سمح بن مالک خولانی کو والی مقرر کردیا اؤر اُسکی اطاعت قبول کی ۔ اُسکے بعد غمر بن عبد الرحمان بن عبد اللہ والی ہوا ۔ پھر غمر بن عبد الرحمان کے معزول ہونے پر عنبسہ بن سحیم کلبی والی ہوا' اؤر اُس کے بعد عبد الرحمان ابن عبد اللہ عکی قریب سنہ ۱۱۰ کے والی ہوے' جو ایک صالح آدمی تھے ۔ اُنکے بعد عبد الملک بن قَطَن فہری اؤر پھر عقبہ بن حجاج مقرر ہوا ۔ مگر چونکہ عقبہ نے اندلس ہی مین انتقال کیا اسلئے عبد الملک بن قطن دوبارہ والی ہوا ۔ اُسکے بعد بلج بن بِشرنے وہان پہنچکر یہہ دعوی کیا کہ اُسے ہشام بن عبد الملک نے والی بنا کر بھیجا ہی ۔ جو لوگ اُسکے ہمراہ تھے اُنہون نے اس امر کی شہادت دی ۔ اس کی وجہ سے بڑا فتنہ پڑگیا اؤر اہل اندلس نے چار امراء اختیار کرلئے ۔ آخر کار ابو الخطّار حُسام بن ضِرار کلبی کو والی بنا کر بھیجا گیا' جسنے مواد فتنہ کا استیصال کیا اؤر اُن سب کو تفرقہ کے بعد اطاعت پر متفق و مجتمع کردیا ۔ اُن امراء کی ترتیب مین اختلاف ہی (کہ پہلے کون والی ہوا اؤر پھر کون) لیکن زمانۂ بنو اُمیہ

مین اُنکي سلطنت کے ممالک مشرقیہ مین ختم ہونے تک صرف یہي لوگ امراء اوٗر سپہ سالار رہے جنکا ذکر کیا گیا *

تابعین مین سے کون کون اندلس مین داخل ہوئے

مین یہان اُن تابعین کا ذکر کرتا ہون جو جہاد و رباط کے لئے اندلس مین داخل ہوئے' چنانچہ اُن مین سے حضرات ذیل ہین :—

(۱) محمد بن اوس بن ثابت انصاري' جو ابو ہریرہ رضي اللہ عنہ سے حدیث روایت کرتے ہین *

(۲) حنش بن عبد اللہ صنعاني' جو علي بن ابي طالب اوٗر فضالہ بن عبید رضي اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین *

(۳) عبد الرحمان بن عبد اللہ غافقي' جو عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضي اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین *

(۴) یزید بن قاصط (یا بن قصیط) سکسکي مصري' جو عبد اللہ ابن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہین *

(۵) موسي بن نصیر' جنکي طرف فتح اندلس منسوب ہي • یہہ تمیم داري سے حدیث روایت کرتے ہین *

فصــل

ملک مغرب کي فضیلت مین متعدد احادیث شریفہ وارد ہین' چنانچہ اُن مین سے ایک یہہ ہي' جسے مین نے فقیہ و امام متقن متفنن جناب ابو عبد اللہ محمد بن ابي الفضل سَیْبانی سے سنہ ۶۲۰ مین ماہ رمضان کے دوران مین مکہ مین سنا تھا' اوٗر وہ فرماتے ہین کہ اُنہون نے اسے مؤید بن عبد اللہ طوسي سے نیشاپور مین سنا' جنکا بیان ہي کہ امام کمال الدین محمد بن احمد بن صاعد قراوي نے یہہ حدیث اُن سے بیان کي' اوٗر وہ کہتے ہین کہ یہہ حدیث ان سے

عبد الغافر فارسي نے بيان كي ' جن سے محمد بن عيسي عمرويه جلودي نے روايت كي ' اور اُن سے ابو اسحق ابراهيم بن سفيان نے ابو الحسين مسلم بن حجاج قشيري نيشاپوري سے سنكر بيان كيا ' جو يحيي بن يحيي سے هشام بن بشر واسطي ' داؤد بن ابي هند بن ابي عثمان نهدي اور سعد بن ابي وقاص كي معرفت روايت كرتے هين كه رسول خدا صلي الله عليه و سلم نے فرمايا هي كه " اهل مغرب قيام قيامت تك اهل حق كي مدد كرتے رهينگے اور لوگون كا اون كو چهوڑ دينا اُن كو كچهه نقصان نهين پهونچائيگا " *

اندلس كي فضيلت كا ايك ثبوت يهه بهي هي كه كسي شخص نے اُس كے منبرون پر سے كبهي سواء ذكر خير كے اور كچهه نهين كها *

اندلس مين جتنے والي مقرر هوئے وه يا تو بنو اُميه كي طرف سے تهے يا اُنكي طرف سے جنكو بنو اُميه نے قيروان يا مصر مين اپني جانب سے حاكم مقرر كيا تها ۔ ليكن جب سنه ۱۲۶ مين وليد بن يزيد بن عبد الملك كے قتل سے بنو اُميه كے امور درهم برهم هوے تو وه دور دست ممالك كي نگراني نه كر سكے ۔ افريقيه مين اضطراب اور اندلس كے قبائل مين اختلاف پهيل گيا ۔ آخر كار اهل اندلس نے اس بات پر اتفاق كيا كه كسي قريشي كو اس وقت تك اپنا حاكم بنا ليا جائے كه شام كے معاملات درست هو جائين ۔ چنانچه اُنهون نے يوسف بن عبد الرحمان فهري كو والي بنا ليا ' جس سے امور مين سكون هو گيا اور قلوب نے بهي اس پر اتفاق كيا ۔ يوسف كي امارت سنه ۱۳۸ يعني بنو اُميه كي حكومت ختم هو جانے كے چهه سال بعد تك قائم رهي *

ذكر دخول عبد الرحمان بن معاويه در اندلس

اسي سال (يعني سنه ۱۳۸) مين عبد الرحمان بن معاويه بن هشام بن عبد الملك بن مروان اندلس مين داخل هوئے ' اور " الداخل " كے

لقب سے ملقب هوے۔ اهل یمن نے اُن کا ساتھ دیا۔ یوسف بن
عبد الرحمان بن ابو عبدہ بن عقبہ بن نافع فهري والي اندلس، جن کا
ابهي ذکر هوا هي؛ اُن سے جنگ کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے هوے۔ الداخل نے
اُنکو شکست دي اؤر دارالسلطنت قرطبہ پر قابض هوگئے۔ انکے دارالسلطنت
مین داخل هونے کے دن اُس سال کي عيد الاضحي تهي۔ ان کي
حکومت سنہ ۱۷۲، یعني اپنے روز وفات، تک قائم رهي۔ وہ سنہ ۱۱۳
مین شام مین پیدا هوے تھے۔ اُن کي والدہ کا نام راح تها اؤر وہ
اُم ولد تهین۔ اُن کي کنیت ابو المطرب تهي۔ وہ ماہ ذي قعدہ مین
اندلس مین داخل هوکر تاریخ مذکورہ بالا کو دارالسلطنت قرطبہ پر
قابض هوگئے۔ واقعہ یہہ هي کہ جب بنو عباس کي سلطنت پهیل
گئي تو عبد الرحمان الداخل بلاد مغرب مین ایک جگہ سے دوسري
جگہ چهپتے هوئے پهرتے رهے۔ جس وقت اندلس مین داخل هوے
هین تو تنہا ادهر سے اودهر مارے مارے پهرتے تھے۔ نہ اُن کے پاس اهل
و عیال تها نہ مال۔ وہ مختلف حیلون اؤر تدبیرون سے کام لیتے تھے
اؤر همت نہ هارتے تھے۔ اسکے ساتھ هي تقدیر بهي اون کے موافق تهي:
یهان تک کہ وہ ملک اندلس پر قابض هوگئے اؤر بعض سرحدي شهرون
کو بهي اپني ملکیت مین شامل کرلیا۔ جب ابو جعفر منصور نے اونکا
حال سنا تو کہا کہ "یہہ شخص قریش کا چرغ هي"*

عبد الرحمان بن معاویہ صاحب علم اشخاص مین سے تھے اؤر
عدل و انصاف کي سیرت حسنہ سے آراستہ تھے۔ اُنکے قضاۃ مین سے
ایک معاویہ ابن صالح حضرمي حمصي تھے۔ وہ ادیب اؤر شاعر بهي
تھے: چنانچہ شام کے شوق مین اونهون نے جو اشعار کہے هین اُن
مین سے یہہ بهي هین:—

(١) ايّها الراكب الميمّم ارضي اقرٌ من بعضي السلام لبعضي
انّ جسمي كما علمت بارض و فوادي و مالكيه بارض
قدّر البين بيننا فافترقنا و طوي البين عن جفوني غمضي
قد قضي الله بالفراق علينا فعسي باجتماعنا سوف يقضي

اُن کے اوٗر بهي بہت سے اشعار ہیں' جو اِن سے بهي زیادہ نفیس ہیں اوٗر جنکو مورخون نے اپني کتب مین نقل کیا ہي • دار السلطنت قرطبه پر قبضه حاصل کرنے کے وقت سے اُنکي وفات تک اُنکي مدت سلطنت بتیس (٣٢) سال کي هوئي *

ولایت امیر هشام بن عبد الرحمان

عبد الرحمان کے بعد اُن کے صاحبزادے ہشام تخت نشین هوئے • اُن کي کنیت ابو الولید تهي' اوٗر اُس وقت اُن کي عمر تیس (٣٠) سال کي تهي • اُن کي ولایت کا زمانه سات برس تک رها تا آنکه اُنهون نے سنه ١٨٠ کے ماه صفر مین انتقال کیا • وه حُسن سیرت رکهتے تهے' عدل و انصاف کي صفت سے متصف تهے' مریضون کي اعادت کرتے اوٗر جنازون کے ساتهه جاتے تهے • وه خیرات بہت کرتے تهے : اکثر ایسا هوتا تها که وه اندهیري راتون مین باران شدید کے وقت درهمون کي تهیلیان اپنے ساتهه لیکر نکل جاتے اوٗر پرده نشین اوٗر خانه نشین ضعیفون کو دیتے • مرتے دم تک اُن کي یهي کیفیت رهي • اُن کي والده اُم ولد تهین' جن کا نام حوٗراء تها *

---

(١) ترجمه :- اى میری سر زمین کی طرف جانے والے سوار! میرے بعض حصے کی طرف سے دوسرے حصے کو سلام کهہ - جیسا که تجهے معلوم هی ' میرا جسم ایک سر زمین مین هی : مگر میرا دل اور اُس کے مالک ایک اور سر زمین مین هین - همارے لئے یهی مقدر تها که هم جدا هوجائین ' اس لئے جدا هوگئے ' اور اس جدائی نے میری آنکهون سے نیند کو دور کر دیا هی .

الله نے هماری جدائی کا حکم صادر کیا : ممکن هی که وه عنقریب همارے اجتماع کا بهی حکم فرمائے ! (مترجم)

ولایت الحکم بن هشام الملقب به ربضي

ہشام کے بعد اُن کے صاحبزادے الحکم بائیس (۲۲) سال کي عمر مین تخت نشین ہوے۔ ان کي کنیت ابو العاص تھي۔ اُن کي والدہ زخرف اُم ولد تھین *

الحکم سرکش اوٗر فضول خرچ تھے۔ اُن کي عادتین قبیح تھین' اوٗر وہ وھي شخص ہین جو اہل ربض پر جا پڑے تھے' جو ایک مشہور واقعہ ہي۔ اُنہون نے اہل ربض کو قتل کر دیا اوٗر اُنکے مکانات اوٗر مسجدین گرادین۔ ربض اُن کے قصر کے پاس ایک محلہ تھا۔ اُنہون نے بعض امور کے متعلق اُن لوگون پر الزام لگایا اوٗر اُن کے ساتھ یہہ حرکت کي۔ اسي سبب سے اُن کا نام الحکم ربضي پڑ گیا۔ اُنکے زمانے مین فقہاء نے یہہ نئي بات کي کہ ایسے اشعار کہنے لگے جن مین زھد کي نصیحت ھوتي تھي اوٗر لوگون کو صوامع ــ یعني صوامع مساجد ــ مین شب بیداري کي ترغیب دلائي جاتي تھي۔ بلکہ اُنہون نے یہہ بھي حکم دیا کہ اُس کے ساتھہ ہي ایسي باتین بھي شامل کردي جائین جن مین تعریض ھو۔ مثلاً یہہ کہا جائے کہ "اي مُسرف جو اپني سرکشي مین پھنسا ھوا ہي!' اي اپنے غرور پر اصرار کرنیوالے!' اي اپنے خدا کے احکام کي بجا آوري مین سستي کرنیوالے! اپنے نشہ سے بیدار ھوجا اوٗر اپني غفلت سے ھوشیار ھوجا" اوٗر اسي قبیل کي اوٗر باتین کہي جائین۔ منجملہ اوٗر امور کے ان باتون نے بھي الحکم کو بھڑکا رکھا تھا اوٗر اُن کا دل فقہاء کي بُرائي سے بھر گیا تھا۔ اس فتنے مین سب سے زیادہ شدت اُنپر فقہاء ہي نے کي تھي' کیونکہ وُھي عوام کو اُن کے خلاف برانگیختہ کرتے اوٗر اُن کو جرأت دلاتے تھے۔ آخر کار فقہاء کي وہ حالت ھو گئي جو ھوئي *

ابو مروان بن حیّان صاحب اخبار الاندلس کا بیان ہي کہ جب الحکم کے قصر پر حملہ کیا گیا اوٗر اُن کو یہہ معلوم ھوا کہ لوگ شرارت

کرنیوالے ہیں ' تو اُنہون نے اپنے ایک خاص غلام کو بلاکر حکم دیا کہ "تم ہماری فلان لونڈی کے پاس جاؤ اوٗر اس سے کہو کہ وہ تمھین غالیہ (ایک خوشبو) کی شیشی دے دے ." غلام نے یہہ سنکر کچھہ تأمل کیا اوٗر دیر کرنے لگا تو اُنہون نے پھر وُھي حکم دیا . غلام نے عرض کیا "حضور! کیا یہہ وقت غالیہ لگانے کا ہے ؟" اُنہون نے کہا "او نا معقول! جب میرا سر کاٹا جائیگا تو اگر اُس مین غالیہ نہ لگا ہوگا تو وہ عوام الناس کے سرون سے کس طرح متمیز ہوگا ؟" اس کے بعد وہ باہر نکلے ' وہ بھي اس لئے کہ لوگ قصر کے پاس لڑرہے تھے اوٗر عامۂ حشم اوٗر فوج اُن کو مشغول کئے ہوئے تھي . آخر سوارون نے اُن کو پیچھے سے جاکر گھیر لیا . اُن کو ہزیمت ہوئي اوٗر بہت بُري طرح سے قتل کئے گئے . اُن کے مکانون اوٗر مسجدون کو گرانے اوٗر جلانے کا حکم دیا گیا اوٗر جو لوگ باقي رہ گئے اُن کو شہر بدر کردینے کا حکم ہوا . وہ لوگ نکل کر جزیرۂ اقریطش کو چلے گئے جو بحر رومي کے جزیرون میں سے ایک ہے اوٗر اول مغرب مین برقہ کے مقابلے مین واقع ہے . کئي سال وہان پڑے رہنے کے بعد وہان سے بھي متفرق ہو گئے - اُن میں سے کچھہ آدمي تو اندلس مین واپس آ گئے ' بعضون نے صقلیہ مین رہائش اختیار کرلي اوٗر کچھہ اسکندریہ کو چلے گئے *

اس واقعہ کے متعلق ابو مروان بن حیان مؤرخ نے ایک نہایت عجیب حکایت لکھي ہے . وہ کہتا ہے کہ لوگون کو الحکم کے بر خلاف بر انگیختہ کرنے مین شدید ترین شخص ایک فقیہ طالوت نامي تھے ' جو فقہاء مین ایک جلیل القدر شخص تھے . اُنہون نے مدینہ جاکر حضرت مالک بن انس سے حدیث سني اوٗر اُنکے دیگر اصحاب سے فقہ پڑھي تھي . وہ معاملات دین مین ایک قوي آدمي تھے . جب اہل ربض سے الحکم نے وہ سلوک کیا جسکا ہم ذکر کر آئے ہین اوٗر باقي ماندہ اشخاص کو جلا وطن کردیا تو ان مؤخر الذکر آدمیون مین فقیہ طالوت

بھي تھي ۔ اُن کو وھان سے نکلنا اوٗر وطن سے مفارقت اختيار کرنا گوارا نہ ھوا : لہذا اُنھون نے يہہ مناسب خيال کيا کہ جبتک صورتِ حالات بدل نہ جائے وہ کہين چھپے رھين ۔ چنانچہ وہ کامل ايک سال تک ايک يہودي کے ھان روپوش رھے ' جو اس تمام عرصے مين اُنکي بے انتہا تکريم اوٗر بے حد تعظيم کرتا رھا ۔ جب ايک سال گزر گيا اوٗر فقيہ مذکور کو بھي پوشيدہ رھنا ناگوار ھونے لگا تو اُنھون نے يہودي کو بلاکر اُس کے احسان کا شکريہ ادا کيا اوٗر کہا کہ " مين نے يہہ ارادہ کر ليا ہي کہ کل يہان سے نکلکر فلان کاتب کے ھان چلا جاوٗن ' کيونکہ اُس کاتب نے مجھہ سے پڑھا ہي اوٗر اُس پر ميرا حق اُستادي ہي ۔ مجھے معلوم ھوا ہي کہ اُسے اس شخص (يعني الحکم) کے ھان بہت کچھہ قدر و جاہ حاصل ہي ' ممکن ہي کہ وہ ميري سفارش کرے تو الحکم مجھے امان دے اوٗر مجھے پھر اپنے شہر مين رھنے کي اجازت دے دے ۔ " يہودي نے کہا " جناب ! آپ ايسا نہ کيجئے ۔ آپ کو کوئي شخص يہي امان نہين دلا سکتا ۔ " پھر وہ ہر طرح کي قسمين کھاکر اُن کو يہہ اعتبار کرانے لگا کہ اگر وہ اپني بقيہ عمر بھي اُسي کے ھان گزار دينگي تو نہ اُس کو ملال ھوگا ' نہ وہ اُسپر بار ھونگے ۔ مگر فقيہ طالوت نے انکار ہي کيا ' اوٗر چلے جانے ہي کو کہا ۔ يہودي نے بھي اُنکو رخصت کر ديا اوٗر وہ وھان سے روانہ ھوکر اندھيرے ہي مين اُس کاتب کے مکان پر پہنچ گئے اوٗر حاضري کي اجازت چاہي ۔ اُسنے اجازت دي ۔ فقيہ اُس کے پاس گئے تو وہ بہت تپاک سے پيش آيا اوٗر اُن سے پوچھنے لگا کہ " آپ اتني مدت کہان رھے ؟ " اُنھون نے اپنا تمام قصہ اوٗر يہودي کا حال سنايا اوٗر کہا کہ " آپ اس شخص (الحکم) سے ميري سفارش کر ديجئے تاکہ وہ مجھ کو جان کي امان دے اوٗر مجھے ميرے

شہر مین پڑا رہنے دے ․" کاتب نے اُن سے ایسا کرنے کا وعدہ کیا ․ پھر فوراً سوار ہوکر الحکم کے پاس گیا اوٗر کہا (۱) :—

فقال و قد مضي ليلٌ و ثانٍ	ولم يسمعه غنّي ليت شعري
اجاري المونسي ليلا غناءً	لخيرٍ قطعُ ذلك ام لشرّ
فقالوا انه في سجن عيسي	اتوه بهٖ بليلٍ وهو يسري
فنادي بالطويلة وهي مما	يكون براسه لجليل امر
و يمّم جاره عيسي بن موسي	فلاقاه باكرام و بر
و قال أحاجةٌ عرضت فاني	لقاضيها و متبعها بشكر
فقال سجنت لي جارا يسمي	بعمرو قال يطلق كل عمرو
بسجني حيث وافقه اسم جار	الفقيه ولو سجنتهم بوتر
فاطلقهم له عيسي جميعا	لجار لا يبيت بغير سكر
فان احببت قل لجوار جار	و ان احببت قل لطلاب اجر
فان ابا حنيفة لم يأب من	تطلّبه تخلّصه بوزر (۲)

(۱) اس مقام پر قلمی نسخے مین وہ تمام صفحات غائب ہین جن مین الحکم اول کے دور حکومت کے واقعات اور اُن کے بعد اندلس کے پانچ اور اموی بادشاہون کے حالات ہونے چاہئین تھے - اس کے بعد جو بیان آتا ہی وہ شاعر ابو عمر یوسف ابن ہارون المعروف بہ الرمادی کے متعلق ہی (ڈوزی) ․

(۲) ترجمۂ اشعار:—

جب ایک اور پھر دوسری رات گزر گئی اور اُنھون نے اُسے گاتے ہوئے نہین سنا ' تو کہا " ای کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ میرے اُس رات کو گانیوالے مونس ہمسائے کی طرف سے اُس کے غناء کا قطع ہونا خیر پر مبنی ہی کہ شر پر ! "

لوگون نے کہا کہ " وہ عیسیٰ کے قید خانے مین ہی - وہ لوگ اُسے ایک رات کو چلتا ہوا پکڑکر اُس کے پاس لیگئے ․ "

اسپر وہ دیر تک اُسے اس طرح پکارتے رہے کہ جیسے کوئی نہایت ضروری کام ہوتا ہی ․

پھر اُنھون نے اپنے ہمسائے عیسیٰ بن موسیٰ کے ہان جانیکا قصد کیا اور عیسیٰ اُن سے اکرام و الطاف سے پیش آیا ' اور کہا " کیا آپ کو کوئی ضرورت پیش آئی ہی ؟ اگر ایسا ہو تو مین اُسے پورا کرون اور آپ کا شکریۃ ادا کرون - " اُنھون نے کہا " آپ نے میرے ایک عمرو نامی ہمسائے کو قید کر دیا ہی - " اُسنے حکم دیا کہ " عمرو نام کا ہر شخص جو میرے قید خانے مین ہو آزاد کر دیا جائے ' کیونکہ وہ میرے فقیہ کے ہمسائے کا ہم نام ہی ' گو کہ مین نے اُسے کسی جرم مین ہی پکڑا ہو ․ "

غرض کہ عیسیٰ نے اُن سب کو ایک ایسے ہمسائے کے عوض مین آزاد کر دیا جو بغیر نشہ کے کبھی رات بسر ہی نہ کرتا تھا ․

پس اگر آپ چاہین تو ایک ہمسائے کے قرب کے مطابق حکم دین ' اور اگر آپ پسند کرین تو ایک طالب اجر کے حق کے موافق حکم دین '

کیونکہ ابو حنیفہ نے اپنی طلب کے بعد اُسپر کوئی بوجھ نہین رکھا ․ (مترجم)

اس حکایت کا، جس کو ابو عمر نے نظم کیا ہي، خلاصۂ مطلب یہہ ہي کہ (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ہمسائے مین ایک کیّال (تولنے والا) رہا کرتا تھا ۔ وہ ہر رات کچھہ مچھلي اور روٹي اور تہوري سي نبیذ لاتا اور نماز عشاء ادا کرنے کے بعد کہاتا اور پیتا ۔ جب نشہ ہوجاتا تو بہ آواز بلند یہ شعر گایا کرتا :—

(۱) اضاعوني و اي فتي اضاعوا لیوم کریھۃ و سداد ثغر

اور جب تک نیند نہ آجاتي اسي کو بار بار رٹا کرتا ۔ امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ)، جیسا کہ مشہور ہي، ایک شب بیدار اور قائم اللیل آدمي تھے ۔ ایک رات کو اُس شخص کي آواز نہین سنائي دي تو اُنہون نے اپنے پاس کے موجودین مین سے ایک شخص سے پوچھا کہ "ہمارا وہ ہمسایہ جو ہر روز رات کو گایا کرتا تھا آج کیا کر رہا ہي ؟ وہ بیمار ہي یا کہین گیا ہوا ہي ؟" حاضرین نے کہا کہ "وہ قید ہي ۔" پوچھا کہ "اُس کو کسنے قید کیا ہي ؟" اُنہون نے جواب دیا کہ "ایک رات کو وہ اپنے کسي کام کے لئے نکلا تھا ۔ اُسے عیسیٰ بن موسیٰ کوتوال کے آدمي مل گئے ۔ وہ اُسے پکڑکر عیسیٰ کے پاس لیگئے تو اُنہون نے اُس کو قید کر دینیکا حکم دیدیا ۔" صبح ہوئي تو ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) نے اپنے کپڑے پہنے اور اپنے جانور پر سوار ہوکر عیسي بن موسي کے مکان پر گئے ۔ جب عیسي کو ابو حنیفہ کي قدر و منزلت سے آگاہ کیا گیا تو وہ فوراً اُن سے ملاقات کرنے کے لئے نکلا اور اُنکي نہایت تعظیم و تکریم کي ۔ پہر اُن سے آنیکي ضرورت دریافت کي ۔ اُنہون نے فرمایا کہ "آپ کے قید خانے مین عمرو نامي میرا ایک ہمسایہ ہي ۔" عیسي نے حکم دیا کہ "میرے قید خانے مین عمرو نام کے جتنے آدمي ہین سب کو چھوڑدیا جائے، کیونکہ (اس نام کا ایک آدمي) فقیہ کا ہمسایہ ہي ۔" چنانچہ اُسنے اُسے چھوڑدیا اور اُس کے ساتھہ اور بہي بہت سے آدمیون

(۱) ترجمہ :- اُنہون نے مجھے ضائع کردیا - اور ہائے اُنہون نے روز جنگ اور حفاظت حدود کے لئے کیسے اچھے آدمي کو کھو دیا ! (مترجم)

کو رها کردیا ۔ وہ شخص ابو حنیفه (رحمه الله) کے پاس شکریه ادا کرنے کے لئے آیا ۔ اُنہون نے اُسے دیکھکر پوچھا " کیا ہمنے تجھے ضائع کردیا ؟ " اُسنے کہا " قسم خدا کي ہرگز نہین - بلکه آپ نے ہمسائے کي حفاظت کي - الله آپ کي حفاظت کرے ! "

جو بیت که ابو عمر اپني اس نظم مین لائے ہین اوٗر جسے ابو حنیفه (رحمه الله) کا ہمسایه گایا کرتا تھا وہ عرجي کا ہي جو حضرت عثمان بن عفان (رضي الله) کي اولاد مین سے تھا ' جسے مغیرہ ' ہشام بن عبد الملک کے خالو اوٗر اُنکي طرف سے عامل مکه) نے قید کردیا تھا اوٗر مرتے دم تک قید ہي مین رہا : بلکه جنازہ بھي قید خانے ہي سے نکلا *

اِسي ابو عمر کے اوٗر بھي بہت سے عمدہ عمدہ اشعار ہین ۔ یہہ شخص شعراء اندلس کے تیسرے طبقے مین سے ہي ۔ " مجھے اس کے اُس قصیدے کے شروع کے چند اشعار یاد رہ گئے ہین جو اُسنے ابو علي قالي (۱) (جنکا ذکر ہو چکا ہي) کي شان مین کہا ہي ' اوٗر وہ یہہ ہین :—

(۲) من حاکم بیني و بین عذولي ‌ ‌ الشجو شجوي والعویل عویلي

اقصر فما دین الهوي کفر ولا ‌ ‌ اعتدّ لومك لي من التنزیل

(۱) اس جملے کی عدم تصدیق اور گزشته نظم کے یکبارگی لفظ " فقال " سے شروع ہو جانے سے ڈوزی کی صحت قول واضح ہوتی ہی - نظم سابقه کے بعد سے لیکر هشام بن الحکم کے حالات کے شروع تک جو حالات هین وہ الحکم اول کے نہین بلکه الحکم ثانی کے هین - (مترجم)

(۲) ترجمه :- میرے اور میرے ملامت‌گر کے درمیان کون حاکم هی ؟ غم و اندوہ هی تو میرا اور آہ و زاری هی تو میری ۔

اپنی ملامت سے باز آو - نه تو مذهب عشق کفر هی اور نه مین تمهاری ملامت کو آیت قرآنی سجھتا هون ۔

تعجب هی اُن لوگون سے جن کے ذهن عشق کے لئے اور جسم گُھل گُھل کر نا پید هونے کے لئے نہین بنے !

چونکه عشق کے معانی اُن لوگون کی فہمون سے بالا تر تھے ' اس لئے اُنھون نے اُس کی تاویلین کین اور بہت هی بُری تاویلین کین ۔

مین اپنے ستانے والے کو اپنے کس عضو مین محفوظ رکھون جو تعذیب و تنکیل سے بچا ہوا ہو ؟

اگر مین یہہ کہون که اُسے اپنی آنکھہ مین رکھونگا تو اُس مین میرے آنسو بھرے هوئے هین ' اور اگر یہہ کہون که اپنے دل مین جگه دونگا تو اُس مین سوزش بھری هوئی هی - (مترجم)

عجبا لقوم لم تكن اذهانهم لهوي ولا اجسادهم لنحول
دقّت معاني الحب عن افهامهم فتأوّلوه اقبح التأويل
في ايّ جارحة أصون معذّبي سلمت من التعذيب والتنكيل
إنْ قلت في عيني فثمّ مدامعي او قلت في قلبي فثمّ غليلي

اُس قصیدے کے صرف یہي اشعار مجھے حفظ رہ گئے ۔ یہہ ابو عمر شعراء الحکم المستنصر مین پیش پیش تھا ۔ ابوالحسن مصحفي سے اُسے ایک خصوصیت تھي ۔ اُسي نے ابو عمر کو محمد بن ابي عامر کي ھجو پر برانگیختہ کیا تھا ۔ جب موخرالذکر کي حکومت قائم ھوئي تو اُنہون نے مصحفي کو پکڑ بلایا ' اس کا مال و متاع ضبط کر لیا ' اؤر ایک کال کوٹھڑي مین بند کر دیا ' جہان پڑا پڑا وہ بھوک اؤر ضعف سے مر گیا ۔ باقي رھا شاعر ابو عمر : اُس پر بھي بہت سختي ھوئي ' اُسے طرح طرح سے عذاب دیا اؤر آخر جلا وطن کرنے کا حکم دیا ۔ الحکم سے اُس کے بارے مین سفارش کي گئي کہ اُسے اُسي کے شہر مین رھنے دیا جائے ۔ چنانچہ اُسے ایسا کرنیکي اجازت ملگئي ' مگر ساتھہ ہي یہہ بھي حکم ھوا کہ نہ وہ کسي کام کے لئے باھر نکلے اؤر نہ کسي خاص یا عام شخص سے بات چیت کرے ۔ الحکم نے اپنے منادي کو حکم دیا کہ شہر قرطبہ کے تمام اطراف مین اس امر کي منادي کردے ۔ نتیجہ یہہ ھوا کہ ابو عمر مردون کي طرح زندہ رھا اؤر ابو عامر کے آخري زمانے مین اپني موت سے مر گیا *

الحکم المستنصر اھل روم اؤر اپنے خلاف جنگ کرنے والون سے مرتے دم تک لڑتے رھے ۔ اُنہون نے سنہ ۳۶۶ کے ماہ صفر مین انتقال کیا ۔ اس حساب سے اُن کي ولایت کي مدت اُن کي بیعت سے لیکر وفات کے وقت تک سولہ (۱۶) سال اؤر چند ماہ کي ھوئي ۔ اُن کے بیٹے ہشام کي موت پر اُن کي نسل منقطع ھو گئي ۔ ہشام کے سوا اُن کا کوئي بیٹا زندہ نہیں رھا *

ولايت هشام المويد بن الحكم المستنصر

أن كے بعد أن كے صاحبزادے ہشام بن الحكم تخت نشين هوئے • أن كي كنيت ابوالوليد تهي اوڕ أن كي والده كا نام صُبْح تها‘ جو أم ولد تهين • جس وقت أنكو حكومت ملي ہي أنكي عمر دس سال اوڕ چند ماه كي تهي • وه ہميشه پوشيده رهتے تهے‘ كبهي باهر نهين نكلتے تهے اوڕ نه أن كا حكم نافذ تها • اول اول أن كي توليت‘ حجابت‘ نفوذ امور اوڕ تدبير مملكت پر ابو عامر محمد بن عبد الله بن ابي عامر محمد بن وليد بن يزيد بن عبد الملك بن عامر معافري قحطاني غالب تهے *

اِن ابن ابي عامر كي اصل مشهور شهر جزيرۂ خضراء كے ايك قريه موسومه طُرّش سے تهي‘ جو وادي آروا نام كے ايك دريا كے كنارے پر واقع تها • يهه ايك شريف اوڕ قديم خاندان سے تهے • جواني ہي مين قرطبه آ گئے‘ وهين علم اوڕ ادب پڑها اوڕ سيكها‘ حديث شريف سني اوڕ أس مين اپنے آپ كو ممتاز بنايا • أن مين اِس قدر ہمت تهي كه وه خود ذكر كيا كرتے تهے كه أسي كے ذريعے أنهون نے معالي أمور كو حاصل كيا : بلكه دن بدن أن كو اس مين اوڕ بهي ترقي هوتي رهي تا آنكه وه اپنے خاص خاص دوستون سے اس كے متعلق واقعات بيان كيا كرتے تهے • چنانچه اس بارے مين أن كے عجيب و غريب حالات و كوائف ہين‘ جن مين سے چند ايك واقعات كو شيخ فقيه محدث ضابط و متقن ابو عبد الله محمد بن ابي نصر حُمَيدي نے اپني كتاب موسومه به ”الاماني الصادقه“ مين بيان كيا ہي • مثلاً أن مين سے ايك يهه ہي كه حميدي كا بيان ہي كه مجهه سے ابو محمد علي بن احمد بن حزم نے بيان كيا كه أن سے ابو عبد الله محمد بن اسحاق تميمي نے كها كه ”ايك مرتبه محمد بن ابي عامر ميرے پاس ميرے مكان كے اوپر والے كمرے مين تهيرے هوئے تهے • مين ايك رات كو أنكے

پاس آخر شب مین گیا تو مین نے دیکھا کہ وہ اُسي حال مین بیٹھے ہین جس حال مین کہ مین اُن کو شروع رات مین چھوڑ آیا تھا • مین نے اُن سے کہا کہ " ایسا معلوم ہوتا ہي کہ آج رات آپ سوئے نہین •" اُنھون نے کہا " نہین •" مین نے کہا " آخر پھر آپ کیون جاگتے رہے ؟ " کہا کہ " ایک عجیب فکر تھا •" مین نے پوچھا " آپ کیا سوچ رہے تھے ؟ " کہنے لگے کہ " مین یہہ سوچ رہا تھا کہ اگر حکومت مجھے مل جائے اور قاضي محمد ابن بشیر مرجائین ' تو مین اُنکي جگہ کسکو قاضي بناؤن - مین نے دل ہي دل مین تمام اندلس کے شہر بہ شہر چھان مارے ' مگر سواء ایک شخص کے کوئي ایسا نہ ملا " مین نے کہا " شاید وہ محمد بن السَّلِیم ہین ؟ " کہا کہ " ہان واللہ وہي شخص ہین جسپر میرے اور تمہارے دل نے اتفاق کیا ہي * "

حمیدي ہي کا بیان ہي کہ مجھہ سے فقیہ ابو محمد علي بن احمد نے کہا کہ " ایک روز ابن ابي عامر اپنے تین طالب علم دوستون مین بیٹھے ہوئے تھے • ابن ابي عامر نے اُن سب سے کہا کہ " اگر مین بر سر حکومت ہو جاون تو تم تینون مین سے ہر ایک اپنے لئے جو کچھہ چاہو اختیار کرلو •" اُن مین سے ایک نے کہا کہ " مجھے علاقہ ریَّہ کا قاضي بنا دینا (یہ مقام مالقہ اور اُس کے اعمال مین ہي) ' کیونکہ مجھے وہان کے وہ انجیر بہت پسند ہین جو اُدھر سے آتے ہین • " دوسرا بولا کہ " مجھے تو تم بازار کي محاسبت کا کام دے دینا ' کیونکہ مجھے اسفنج بہت مرغوب ہین • " تیسرے نے کہا کہ " اگر تجھہ تک حکومت پہنچ جائے تو یہہ حکم دے دیجو کہ مجھے ایک گدھے پر دم کي طرف منھہ کرکے بٹھا دیا جائے اور تمام شہر قرطبہ مین گشت کرایا جائے • میرے بدن پر شہد ملوا دینا کہ میرے اُوپر خانگي مکھیان اور شہد کي مکھیان بھنکتي جائین • " اِس کے بعد چارون الگ ہو گئے ' اور جب ابن ابي عامر بر سر حکومت پہنچ گئے تو جس نے جو کچھہ مانگا تھا اُنھون نے اُسے وہي دیا • "

الغرض جب سے کہ وہ قرطبہ پہنچے اِن کي حالت برابر ترقي کرتي گئي ؛ يہان تک کہ اُن کو ہشام المويد بن الحکم کي والدہ سيدہ صبح کي وکالت سے تعلق ہوگيا ' اور اُنکے مال اور جاگيرات کے ناظر ہوگئے ' اس طرح اُن کے ساتھہ حالت ترقي پذير ہوتي رہي ' يہان تک کہ الحکم المستنصر کا انتقال ہوگيا ۔ جيسا کہ ہم اوپر ذکر کرچکے ہين ہشام ابھي چھوٹے ہي سے تھے ۔ خوف يہہ ہوا کہ کہين لوگون مين اضطراب نہ پھيل جائے ۔ يہہ ديکھکر ابن ابي عامر نے صبح سے سکون حال ' زوال خوف اور اُن کے بيٹے کے لئے استقرار سلطنت کا وعدہ کيا ۔ ابن ابي عامر ايک قوي النفس آدمي تھے ۔ مقدر نے اُن کي مساعدت کي ۔ اُدھر سيدہ صبح نے مال سے اُن کي مدد کي ۔ اُنہون نے فوج کو اپني طرف مائل کرليا ۔ پھر کچھہ ايسے حالات واقع ہوتے رہے کہ جن سے اُن کا قدم بلند ہي ہوتا چلا گيا ۔ ہوتے ہوتے اخر وہ خود ہي صاحب تدبير ہوکر امور پر غلبہ پذير ہوگئے ۔ پھر ہشام المؤيد کو تو چھپاکر بٹھا ديا ' اور خُود منصور کا لقب اختيار کرکے سب کے دلون مين اپني ہيبت قائم کي ۔ نتيجہ يہہ ہوا کہ تمام اندلس کا علاقہ اُن کا مطيع و منقاد ہوگيا ' ہرطرف اُن کي وجہ سے امن و امان ہوگيا ' اور اُن کے رعب اور فرط سياست کے سبب سے اُنکي زندگي تک کسي طرح کا اضطراب نہين پھيلنے پايا *

اُنہون نے کئي آدميون کو اپنا وزير بنايا ' جن مين وزير ابوالحسن جعفر بن عثمان الملقب بہ مُصحفي ' وزير کاتب ابومروان عبد الملک بن ادريس جزيري اور وزير ابوبکر محمد بن الحسن زبيدي تھے ۔ آخرالذکر نے کتاب العين کا خلاصہ کيا تھا ' اور اُن کا ذکر پہلے بھي ہوچکا ہي ۔ وہ ابن ابي عامر کے کوتوال بھي رہ چکے تھے ' اور الحکم المستنصر کے دلي دوست اور دوستون مين نہايت سر بر آوردہ اور عزيز تھے ۔ ان کے علاوہ ابن ابي عامر نے ابوالعلا صاعد بن الحسن ربعي

لغوي بغدادي کو بھي وزير بنايا ۔ ابن ابي عامر کے ساتھہ اُن کے لطيفے بہت ہي اچھے ہين ' اۆر انشاء الله تعالي مين اُن لطائف مين سے چند ايک عنقريب بيان بھي کرونگا *

منصور علم دوست ' ادب کو ترجيح دينے والے ' اۆر اُن لوگون کي بے حد تعظيم و تکريم کرنے والے تھے جن کو اُن علوم مين سے کسي سے نسبت هوتي تھي ۔ جو شخص اُن کا متوسل هوتا تھا وہ اپنے نصيب کے موافق اُن سے فائدہ اُتھا ليتا تھا ' جو کچھہ مانگتا تھا پاليتا تھا اۆر ہر بات مين اُنکا شريک هوتا تھا ۔ ابو العلا صاعد بن الحسن ربعي مذکور سب سے پہلے منصور ہي کي حکومت کے دوران مين اندلس آئے ۔ اُن کے هان اُن کي قدر و منزلت بڑھگئي اۆر بہت سا مال و منال بھي حاصل هوا ۔ وہ سنه ۳۸۰ مين منصور کے پاس پہنچے تھے ۔ ميرا خيال ہي کہ ابو العلا صاعد کي اصل بلاد موصل سے ہي ۔ وهان سے وہ بغداد گئے ' جہان اُنہون نے تحصيل علم کي ۔ وہ لغت ' ادب اۆر تاريخ کے عالم اۆر حاضر جواب تھے ' شعر اچھا کہتے تھے ' ماند و بود اچھي رکھتے تھے ' علم مجلسي سے خوب واقف تھے اۆر اُس سے فائدہ اُتھاتے تھے ۔ اسيوجه سے منصور نے اُن کا اکرام کيا اۆر خوب جي کھولکر اُن کے ساتھہ احسان و افضال کيا ۔ مزيد بر آن خصائل وہ حُسن سوال کے لطائف طرق سے خوب واقف تھے ' مال اُبھارنے کا طريقه اُن کو اچھا آتا تھا ' اۆر عجيب لطف و انداز کے ساتھہ شکريه ادا کرتے تھے ۔ چنانچه مُجھہ سے اندلس کے ايک صاحب نے به روايت صحيح بيان کيا کہ " ايک دن ابو العلا منصور کي بے تکلف مجلس مين پہنچے ۔ وہ اپنے لباس کے نيچے ايک قميص اُن تھيليون کے کپڑون کي پہنے رهتے تھے جن مين وہ (منصور) اُن کو مال و زر عطا کيا کرتے تھے ۔ جب مجلس مين تخليه هوا اۆر فرصت هوئي تو اُنہون نے اۆر کپڑے اُتار دئيے اۆر صرف وهي قميص پہنے رهے ' جو تھيليون کي بني هوئي تھي ۔ منصور نے کہا " ابو العلا !

یہہ کیا ہي ؟" کہا کہ "یہہ وہ تھیلیان ہین جو میرے پاس حضور کے عطیات کے ہمراہ آئي تھین • مین نے اُن کو جوڑ جوڑ کر ایک ایسا کپڑا بنا لیا ہي جو میرے بدن سے ہي لگا رهے •" یہہ کہتے ہي وہ رونے لگے اور اپني عادت کے موافق اپنے خاص طرز مین شکریہ ادا کرنے لگے • منصور یہہ سنکر بہت خوش هوئے اور کہا کہ "ابھي ہمارے پاس تمهارے لئے اور بہت کچھہ ہي •" چنانچہ ایسا ہي هوا * "

اِن ہي ابو العلا نے منصور کے لئے کئي کتابین تصنیف کي تھین • منجملہ اُن کے ایک کتاب تھي ' جسکا نام اُنہون نے "کتاب الفصوص" رکھا تھا ' جو اُسي وضع کي تھي جیسي ابو علي قالي کي "کتاب النوادر." اس کتاب کا ایک عجیب و غریب اتفاق هوا • جب یہ کتاب مکمل هو گئي تو ابو العلا نے اپنے ایک غلام کو دیکر اپنے ساتھہ لے لیا • جب قرطبہ کے دریا کو عبور کرنے لگے تو غلام کا پاؤن پھسلا اور وہ اُس کتاب سمیت ہي دریا مین جا پڑا • اس واقعہ کو ایک شاعر ابو عبد اللہ محمد بن یحیی المعروف بہ ابن العریف نے نہایت خوبصورتي کے ساتھہ ایک شعر مین قلمبند کرکے منصور کے سامنے پیش کیا ' اور وہ یہہ ہي :—

قد غاص في البحر کتاب الفصوص   و هکذا کل ثقیل یغوص

[یعني :— کتاب الفصوص نے دریا مین غوطہ زني کي ہي ' اور ہر ثقیل اور وزني چیز اسي طرح ڈوب جاتي ہي • (مترجم)]

منصور اور حاضرین اُسے سنکر ہنس پڑے • مگر اِس سے ابو العلا نہ شرمندہ هوے ' نہ اُنپر کوئي رعب پڑا : بلکہ اُنہون نے فوراً في البدیہہ ابن العریف کے جواب مین کہا کہ :—

عاد الي معدنہ انما   توجد في قعر البحار الفصوص

[یعني :— وہ اپنے معدن کي طرف واپس چلي گئي • جواہرات سمندرون کي تہ ہي مین ملا کرتے ہین • (مترجم)]

اُنہون نے ایک اوٗر کتاب ابو السري سہل بن ابي غالب خزرجي کے رنگت مین کہي تھي جس کا نام "کتاب الھجفجف بن غیدقان بن یثربي مع الخنوّت بنت مخرمه بن اُنیف" رکھا تھا ۔ ایک اوٗر کتاب تھي جس کا نام تھا "کتاب الجوّاس بن قعطل المذحجي مع ابنة عمه عفراء ۔" یہہ کتاب نہایت نفیس تھي ۔ جب اندلس مین فتنه و فساد برپا ھوا تو وہ پھٹ گئي اوٗر اُس کے بہت سے اوراق کم ھو گئے ' جو بعد مین دستیاب نہین ھوئے ۔ منصور کو اس کتاب یعني الجواس کے دیکھنے کا بیحد شوق تھا ' یہان تک که ایک شخص صرف اس کام کے لئے مقرر تھا که وہ ہر رات کو وہ کتاب نکالکر اُن کے سامنے رکھہ دیا کرے ۔

کہتے ہین که ابو العلا ' منصور کے انتقال کے بعد اُن کے اُن بیٹون کي بے تکلف مجلسون مین شامل نہین ھوے جو اُن کے جانشین ھوئے ' اوٗر یه بہانه کیا که "میري پنڈلي مین ایسا درد ہي که مین لاٹھي کے سہارے بھي نہین چل سکتا ؛ اس لئے حضوري اوٗر خدمت سے معذور ھون :" یہان تک که اولاد منصور کي دولت ہي کا خاتمه ھو گیا ۔ چنانچه اس کے متعلق اپنے اُس مشہور قصیدے مین ذکر کیا ہي جو ابو المظفر ابو مروان عبد الملک بن المنصور ابو عامر محمد بن ابي عامر (جو اپنے باپ منصور کے جانشین ھوئے) کي شان مین لکھا ہي اوٗر جس کے شروع کے اشعار یه ہین :—

۱ الیك حدوتُ ناجیة الرکاب	محمّلة اماني کالھضاب
و بعتُ ملوك اھل الشرق طرا	بواحدھا و سیّدھا اللباب

اسي قصیدے مین کہتے ہین :—

۲ الي الله الشکیّة من شکاة	رمتْ ساقي فحل بها مُصابي
و أقفتني عن الملك المرجي	و کنت أرمّ حالي باقترابي

۱ ترجمه :— مین نے تیز رو سواریون کو کوہ صفت اُمیدون سے لاد کر تمہاری طرف روانه کیا ھی ۔ مین نے اھل مشرق کے تمام بادشاھون کو اُن کے سردار واحد اور خلاصۂ ملوک کے بدلے فروخت کر دیا ھی ۔ (مترجم)

۲ ترجمه :— خدا ھی کی طرف گلۂ مرض کیا جا سکتا ھی ۔ اُس (معشوقه) نے میری پنڈلی پر تیر مارا اور وہ نشانے پر بیٹھا ۔

اُس نے مجھے میرے اُمید پناہ بادشاہ سے دور کر دیا : حالانکه اُس کے قرب سے مین اپنے حال کو درست کرتا تھا ۔ (مترجم)

خصوصاً اُن کا یہہ قول تو بہت ہي پسند کیا گیا ہي کہ :—

ا حسبتُ المنعمين علي البرايا　　فالفيتُ اسمه صدر الحساب

وما قدمته الا كاني　　أقدم تالياً امَّ الكتاب

ابو عبد الله حمیدي کا قول ہي کہ مُجھہ سے ابو محمد علي بن وزیر ابو عمر احمد بن سعید بن حزم نے بیان کیا کہ "مین نے ابو العلا کو یہ قصیدہ سنہ ۳۹۶ کي عید الفطر مین المظفر کے سامنے پڑھتے ہوے سنا ۔ وہ پہلا ہي دن تھا کہ مین المظفر کے حضور مین باریاب ہوا تھا ۔ جب ابو العلا نے دیکھا کہ مین اُس قصیدے کي تعریف کرتا ہون اور اُس کو بہ غور سنتا ہون تو اُنہون نے اُسے اپنے ہاتھہ سے لکھکر ایک نسخہ مجھے دیدیا ۔" انتہي کلام الحمیدي *

ابو العلا اکثر الفاظ غریب کا استعمال کرتے تھے ' اور اگر اُن کے الفاظ کے متعلق سوال کیا جاتا تو فوراً ہي جواب گھڑلیتے تھے ۔ چنانچہ ابو عمر زاہد مطرز غلام **ثعلب** بیان کرتے ہین کہ اگر ابو العلا اکثر مزاح و مذاق نہ کرتے رہتے تو جو کچھہ وہ کہتے رہتے تھے وہ سچ ہي مانا جاتا ۔ تا ہم اُن کي بعض باتون مین صدق بھي معلوم ہوتا تھا ۔ چنانچہ اسکے متعلق اُن کي جو باتین بیان کي جاتي ہین اُن مین سے ایک یہہ بھي ہي کہ وہ ایک دن منصور کے پاس گئے تو اُن کے ہاتھہ مین ایک خط تھا جو اُن کے کسي مقام کے عامل مسمي مَیدمان بن یزید نے اُنکو لکھا تھا ۔ اُس خط مین دو الفاظ " قلب " اور " تزبیل " درج تھے جو اُس علاقے مین زمین کو زراعت سے پہلے چھوڑ دینے پر استعمال ہوتے تھے ۔ منصور نے کہا " ابو العلا ! " ابو العلا نے کہا " جناب ! ارشاد ۔ "

ا ترجمہ :- مین نے اُن لوگون کا حساب کیا جو مخلوق خدا پر انعام و اکرام کیا کرتے ہین ' تو دیکھا کہ اُس (ممدوح) کا نام اُس حساب کے بالکل شروع ہی مین آتا ہی ۔

مین جب کبھي اُس کے پاس آیا ' تو مجھے ہمیشہ یہی معلوم ہوا کہ گویا مین ام الکتاب کی تلاوت کرتا ہوا آتا ہون ۔ (مترجم)

منصور نے پوچھا " تم نے جو کتب پڑھي ہين کيا اُن مين کبھي ميدمان بن يزيد کي کتاب " القوالب والدوالب " کے ديکھنے کا بھي اتفاق ھوا ہي ؟ " ابو العلا بولے " جي ھان مولانا ! واللہ مين نے بغداد مين ايک نسخہ ابوبکر دريد کا ديکھا تھا جو ايسا لکھا ھوا تھا کہ جيسے چيونٹيان چل رھي ہين ۔ اُس کے دونون طرف وضاع کي علامات بھي بني ھوي تھين ' اوٗر اِس اِس طرح لکھا ھوا تھا ۔ " منصور نے کہا " ابو العلا ! تمھين شرم نہين آتي ؟ يہہ ديکھو ميرے ھاتھہ مين ميرے فلان شہر کے عامل کا خط ہي ۔ اُس کا نام فلان فلان ہي ' اوٗر اُس مين يہہ يہہ بات لکھي ھوي ہي (جيسا کہ اوپر ذکر ھو چکا ہي) ۔ مين نے انھي الفاظ کو گھڑ گھڑا کے تم کو سنا ديا تھا اوٗر اُن کا مصنف اپنے اُس عامل کو بتايا تھا ۔ " يہ سنکر ابو العلا قسمين کھانے لگے کہ مين نے جھوٹ نہين بولا بلکہ امر واقعي بيان کيا ہي ۔

اسي طرح ايک اوٗر مرتبہ منصور کے پاس ايک طبق تمر (کھجور) سے بھرا ھوا آيا تو اُنھون نے کہا " ابو العلا ! کلام عرب مين " تمرکل " کس کو کہتے ہين ؟ " اُنھون نے جواب ديا کہ " يون کہا جاتا ہي کہ تمرکل الرجل تمرکلا : يعني جب کوئي شخص اپني چادر کو اپنے ارد گرد لپيٹ لے ۔ " اسي نوع کي اوٗر بھي بہت سي باتين اُنکي مشہور ہين ۔ مگر با وصف اس کے وہ عالم ضرور تھے *

ابو عبد اللہ حميدي ہي راوي ہين کہ مجھہ سے ابو محمد علي بن احمد نے ' اُن سے وزير ابو عبدہ حسان بن مالک بن ابي عبدہ نے اوٗر اُن سے ابو عبد اللہ عاصمي نحوي نے بيان کيا کہ " جب صاعد بن الحسن لغوي منصور ابو عامر محمد بن ابي عامر کے پاس آئے تو منصور نے ہم سب کو اُن کے پاس جمع کيا ۔ ہم نے اُن سے علم نحو کے بہت سے باريک باريک مسائل دريافت کئے ' مگر وہ جواب سے قاصر رھے ۔ ابن ابي عامر نے اُن کي يہہ حالت ديکھکر کہا کہ " اُن کو ميرے پاس بلاؤ ۔

نحو مین مین اؤر وہ ایک ہي درجے کے آدمي ہین ؛ مین ہي اُن سے مناظرہ کرونگا ۔ “ “ پھر وہ بیان کرتے ہین کہ ” اسکے بعد صاعد نے ہم سے سوال کیا اؤر پوچھا کہ امرؤ القیس کے اس شعر کا کیا مطلب ہي کہ :—

کانّ دماء الهادیات بنحرہ　　عصارة حناء بشیب مُرجّل “

[یعني :— اسپان پیش روکے خون کي چھینٹین اُس کے سینے پر پڑي هوي ایسي معلوم هوتي تهین جیسے بڑھاپے کے سپید اؤر کنگھي کئے هوے بالون مین منہدي لگي هوتي ہي ۔ (مترجم)]

ہم نے کہا ” یہ تو بالکل واضح شعر ہي ۔ یہہ ایک اشہب گھوڑے کي تعریف ہي ‘ جس پر کسي وحشي جانور نے حملہ کیا ہي اؤر اُسکا خون اُس کے سینے پر بہ آیا ہي ۔ “ صاعد نے کہا ” سبحان اللہ ! تم اُسکا اس سے پہلا شعر بھول گئے ‘ کہ وہ کہتا ہي کہ :—

کمیت یزل اللبد عن حال متنه　　کما زلّت الصفواء بالمتنزل

[یعني :— اُس کا رنگ کمیت ہي ۔ نمدہ اُس کي پشت کے درمیاني حصے سے اسي طرح پھسلتا ہي جس طرح ایک صاف اؤر چکنے پتھر پر سے بارش کا پاني پھسل جاتا ہي ۔ (مترجم)]

یہ سن کر ہم حیران رہ گئے ‘ اؤر ایسا معلوم هوا کہ گویا ہم نے یہ شعر کبھي سنا ہي نہ تھا ۔ ہم نے اضطراري طور پر اُن سے سوال کیا ۔ اُنہون نے کہا کہ ” امرؤ القیس کا ان دونون مین ایک مطلب ہي :— یا تو یہہ کہ گھوڑے کا سینہ پسینہ پسینہ هو گیا ہي ۔ اؤر گھوڑے کا پسینہ سفید هوتا ہي ۔ پس یہ پسینہ خون مین ملکر ایسا معلوم هونے لگا کہ جیسے سفید بالون مین حنا لگي ہي ۔ یا یہ کہ اہل عرب کي عادت تھي کہ وہ گرم دود سے گھوڑون کے سینون پر نشان کیا کرتے تھے ۔ اُس مقام پر سے بال گر جاتے تھے اؤر اُن کي جگہ نئے سفید بال پیدا هوجاتے تھے ۔ بہر حال خواہ ان دونون امور مین سے اُس کا مقصود کچھہ ہي هو ؛ گھوڑے کي تعریف بہر وجہ قائم اؤر بجا ہي ۔ “ “

ابو عبد اللہ کا بیان ہي کہ مجھ سے ابو محمد علي بن احمد نے اوڑ اُن سے فقیہ ابو الخیار مسعود بن سلیمان بن مُفلت نے ذکر کیا کہ ایک دن منصور ابي عامر کي مجلس مین ابو العلا صاعد نے اہل ادب کي ایک جماعت سے شمّاخ بن ضرار کے ان اشعار کے متعلق سوال کیا کہ :—

" دار الفتاۃ التي کنّا نقول لھا　　یا ظبیۃً عُطُلاً حُسّانۃَ الجید

یدني الحمامۃ منھا وھي لاھیۃ　　من یانع المرد قنوان العناقید " ۱

تو اُنھون نے جواب دیا کہ :— " اسکے معني یہہ ہین کہ اراکہ یا انگور کے درخت کي شاخ پر ایک کبوتر بیٹھا ہي ' اوڑ اُس پر ٹھونگین مار مارکر کچھ گرا رہا ہي • ہرن نے اُس پر قابو پا لیا ہي اوڑ کبوتر ڈر گیا ہي • " صاعد نے اُن کے اس پیش کردہ مطلب کو قبول کرنے سے انکار کردیا اوڑ کہا کہ " اس بیت مین جو لفظ " حمامۃ " آیا ہي اُسکے معني آئنے کے ہین • یہہ لفظ آئینے کے لئے استعمال ھوتا ہي • شاعر کا مطلب یہہ ہي کہ وہ لڑکي جو ہرن سے مشابہ ہي ' جب آئینہ دیکھتي ہي تو آئینہ اُس کے بالون کو دیکھکر خود اُس کي طرف کھنچ آتا ہي ' اوڑ وہ بال ایسے گچھے ھوئے ہین کہ پختہ انگورون یا اراکہ کے پھل سے مشابہ ہین اوڑ وہ اُن کو دیکھہ رھي ہي • "

دنیا کے عجائب امور و قصص مین سے ایک واقعہ ایسا ہي کہ جسکا اتفاق بھي کم ہي ھوتا ہي : اوڑ وہ یہہ کہ صاعد بن الحسن لغوي نے منصور ابي عامر کے پاس ایک بز کوھي بطور تحفہ کے بھیجا اوڑ اُس کے ساتھ ہي یہہ اشعار بھي بھیجے :—

---

۱ ترجمہ :— وہ جوان لڑکی جس سے ہم کہا کرتے تھے کہ " ای ھرن - ای بے عیب حسن والی اور ای خوبصورت گردن والی ! "

جب وہ آئینہ لے کر یون ھی کھیلتی ھی تو آئینہ اُس کے خوشہ ھای انگور یا میوہ ھائے اراک کے قریب ھو جاتا ھی • (مترجم)

ا يا حرز كل مخوف و امان كل مشرد و معز كل مذلل
جدواك ان تخصص به فلاهله و تعمّ بالاحسان كل مومل
كالغيث طبّق فاستوي في وبله شعث البلاد مع المراد المُقبل
الله عونك ما ابرّك بالهدي و اشد وقعك بالضلال المُشعِل
ما اِن راتْ عيني و علمك شاهد شروي علائك في مُعم مخول
اندي بمقربة كسرحان الغضا ركضا و اوغل في مُثار القصطل
مولاي مونس غربتي متخطفي من ظفر ايامي ممنع معقلي
عبد نشلت بضبعه و غرسته في نعمة اهدي اليك بايّل
سميته غرسيةً و بعثته في حبله ليقاح فيه تفاءلي
فلئن قبلت فتلك اسني نعمة اسدي بها ذو منحة و تطول
صبحتْك غادية السرور و حُلّلت ارجاء ربعك بالسحاب المُخضل

ا ترجمه :- ای هر خائف و ترسیده کی پناه ، اور هر رانده و پراگنده کی امان ، اور هر ذلیل و خوار کے معزز کرنے والے ! اگر تو اپنی داد و دهش کو مخصوص کرے تو وه صرف اپنے اهل کے لئے هوگی ، مگر تو اپنے احسان کو هر امید وار کے لئے عام کر دیتا هی ، جس طرح بارش زمین پر پڑتی هی تو اپنی روانی مین خشک و ویران اور سر سبز بارآور سب زمینون کے لئے مساوی هوتی هی - الله تیرا مددگار هی ! تو هدایت مین کسقدر نیک اور اپنے گمراه آتش انگیز بد بخت دشمن کو سزا دینے مین کسقدر سخت هی - میری آنکھ نے بهی نهین دیکها ، اور تیرا علم بهی شاهد هی ، که کوئی اعمام و اخوال رکھنے والا شخص تیری شان و علو کا مثیل نهین هی .

نه کوئی تجھ سا اپنی گرگ غضا جیسی تیز رفتار اونٹنی کو سیراب کرنے والا اور غبار هائے جنگ مین در آنے والا هی .

ای میرے آقا ، میری غربت کے مونس ، مجهکو زمانے کے پنجهٔ دستبرد سے بچانے والے ، مجهکو محفوظ رکھنے والے اور سر پرست !

ایک غلام تیرے پاس ایک بزکوهی لایا هی ؛ تونے اُس کا هاتھ پکڑکر اس کی مدد کی هی ، اور اپنی نعمت و احسان مین اسے جگه دی هی .

مین نے اُس کا نام غرسیه رکھا هی اور اُسے اُس کی رسی سمیت تیرے پاس بهیجا هی تا که میرا تفاول اُس سے معلوم کیا جا سکے .

اگر تونے اسے قبول کر لیا ، تو یه ایک بلند ترین احسان هوگا ، جس سے ایک صاحب نعمت و شفقت احسان کرتا هی .

سرور و بهجت کی صبح تیرے ساتھ هی اور ایک تر اور خوش و خرم بادل کے همراه تیرے مکان مین اُتری هی . (مترجم)

چنانچه خدائے تعالي نے اپنے علم سابق مين يهه مقرر کر رکها تها که روم کا ايک بادشاه غرسيه بن شانجه جو ايک نهايت مشهور آدمي تها اُسي دن قيد هوا جس دن صاعد نے يهه بز کوهي بهيجا اۆر اُس کا نام غرسيه رکها تها ' جس مين اُس کے گرفتار هونے کي فال موجود تهي • اس سے صاحب و مصحوب دونون کي قدر و اهميت کا اندازه هو سکتا هي • يهه غرسيه سنه ۳۸۵ کے ماه ربيع الاخر مين قيد هوا تها *

جب اندلس مين فتنه و فساد برپا هوا تو ابو العلا صاعد وهان سے روانه هوکر صقليه چلے گئے اۆر وهين سنه ۴۱۰ کے قريب ' جيسا که مجهے معلوم هوا هي ' بڑي عمر مين انتقال کيا *

منصور ابو عامر محمد بن ابي عامر جب تک بر سر اقتدار رهے ' نهايت شدت کے ساتهه روميون سے غزوات کرتے رهے • کوئي اۆر شغل اُن کو اس کام سے باز نهين رکهه سکتا تها • اُن کے هان هر هفته ايک مجلس منعقد هوا کرتي تهي ' جس مين قرطبه کے تمام اهل علم مناظره کے لئے اُن کے حضور مين جمع هوتے تهے • اُن کو غزوات سے اس قدر محبت تهي که اکثر ايسا هوا هي که وه عيد کي نماز کے لئے نکلے هين اۆر يکايک اُن کي نيت غزوه کرنے کي هو گئي هي • پهر وه اپنے قصر کي طرف واپس نه جاتے تهے ؛ بلکه اُسي حالت مين عيد گاه هي سے فوراً جهاد کے لئے روانه هو جاتے تهے • فوجين اُن کے پيچهے پيچهے يکے بعد ديگري اُن سے جا ملتي تهين ' اۆر ابهي وه بلاد روم تک پهنچتے بهي نه تهے که وه تمام افواج و عساکر جنکو وه اپنے همراه لے جانا چاهتے تهے اُن تک پهنچ جاتي تهين • اُنهون نے اپنے زمانے مين پچاس سے زائد لڑائيان لڑي هين • ان سب کو ابو مروان بن حيّان نے اپني کتاب موسومه "مآثر العامريه" مين بيان کيا هي ' اۆر هر لڑائي کا وقت اۆر اُسکے آثار و اخبار بيان کئے هين • اُنهون نے بهت سي فتحين حاصل کين اۆر اُن مقامات تک پهنچے جهان تک اُن کے پيش رو نهين پهنچ سکے • تمام اندلس اموال غنيمت اۆر اهل روم کي گرفتار شده لڑکيون ' لڑکون اۆر

عورتون سے پُر هو گیا تها ۔ اُنکے زمانے میں لوگون نے اپنی لڑکیون کے جهیز کے کپڑون، زیورون اؤر مکانون پر پہلے سے بهي زیادہ خرچ کیا ؛ کیونکہ رومي لڑکیون کي قیمت کم هو گئي تهي ۔ لوگون نے اپني لڑکیون کے جهیز کے لئے خوب جي کهولکر خرچ کیا ۔ اگر ایسا نہ هوتا تو کوئي بهي آزاد عورت سے شادي نہ کرتا ۔ مجهے معلوم هوا هے کہ ایک مرتبہ روم کے ایک رئیس کي لڑکي قرطبہ میں نیلام هوئي، جو نہایت حسین و وجیہ تهي ۔ مگر اُس کي قیمت بیس عدد دینار هاے عامریہ سے متجاوز نہیں هوئي *

منصور کے زمانے میں کوئي سال ایسا خالي نہیں گیا جس میں اُنهون نے دو مرتبہ جهاد نہ کیا هو ۔ جب وہ میدان جنگ سے اپنے خیمے میں واپس آتے تو حکم تها کہ اُن کے کپڑون پر جنگ کي وجہ سے جو مٹي پڑي هوتي تهي اُس کو جهاڑکر جمع کیا جائے اؤر احتیاط سے رکهہ لیا جائے ۔ جب اُن کي وفات کا وقت آیا تو اُنهون نے حکم دیا کہ جب وہ قبر میں رکهے جائین تو وہ مٹي اُن کے کفن پر چهڑک دي جائے ۔ اُن کي وفات مقام سالم میں هوئي، جو مسلمانون کي آخري سرحد واقع تها ۔ اِس طرح اُن کي شہادت صحیح قرار پائي هے ۔ اُن کي وفات سنہ ٣٩٣ میں واقع هوئي، جس حساب سے اُن کي امارت کي مدت قریب ستائیس سال کے هوئي ۔ وہ معافري النسب تهے ۔ اُن کي والدہ تمیمیہ تهین، اؤر نام بریہہ بنت یحیی ابن زکریا تمیمي تها ۔ یحیي ابن برطل کي کنیت سے مشہور تهے ۔ اسي وجہ سے شاعر ابو عمر احمد بن محمد بن دراج المعروف بہ قسطلي نے اپنے ایک قصیدے میں کہا هے کہ :-

١ تلاقت علیہ من تمیم و یعرب　　شموس تلألأ في العلا و یدور

هي حِمیرین الذین اکفهم　　سحائب تهمي بالندي و بحور

١ ترجمہ :- اُس میں تمیم اور یعرب مل جاتے هیں ۔ وہ گویا کئی آفتاب هیں جو بلندی میں چمکتے اور گردش کرتے هیں ۔
وہ حمیری لوگ هیں، جن کے هاتهہ گویا بادل هیں اور سمندر هیں جو جاری هیں ۔ (مترجم)

یہہ ابو عمر اندلس کے نہایت نفیس شعراء میں سے تھا ۔ ابو منصور ثعالبي نے اپني کتاب " یتیمه " میں اُس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اندلس کے شعراء میں قسطلي ایسا ہي تھا جیسا کہ ملک شام میں متنبي ۔ ابو منصور کا یہي قول ہے ' یا یوں کہئے کہ اُس کا مضمون یہي ہے ۔ ایام جواني میں مجھے اُس کے اشعار کا بہت شوق تھا ' اور اکثر اُن کو پڑھتا رہتا تھا ۔ اِس وقت تو مجھے اُسکے دو ابیات کے سوا اور کچھہ بھي یاد نہیں ہے ؛ اور وہ بھي وہ اشعار ہیں ' جو اُس نے اپني کسي مجلس میں في البدیہہ کہے تھے : وہ یہہ ہیں :—

۱ اجد الكلام اذا نطقتَ فانما   عقل الفتي في لفظه المسموع

كالمرء يختبر الاناء بصوته   فيري الصحيح به من المصدوع

منصور ابن ابي عامر کے انتقال کے بعد اُن کے صاحبزادے ابو مروان عبد الملک بن ابي عامر الملقب به مظفر وزارت اور حجابت کے عہدوں پر ممتاز ہوے ۔ اُنہوں نے بھي ہشام المؤید کي طرف سے اپنے باپ کي سنت پر غزوات و سیاست کا سلسلہ برابر جاري رکھا ۔ اُن کا زمانہ اپني ارزاني اور امن کي وجہ سے ایسا تھا کہ گویا ہر روز عید ہے ۔ اُنہوں نے سات برس حکومت کرکے انتقال کیا ' اور اُن کے بعد فتنہ و فساد شروع ہو گیا *

اُن کے اُٹھہ جانے کے بعد اُنکے بھائي عبد الرحمان نے وہي عہدے سنبھال لئے جو مظفر کے تھے ۔ اُنہوں نے اپنا لقب " الناصر " مقرر کیا ۔ اُن کے متعلق خلط مبحث کرکے اُن کو ولي عہد کہا جاتا تھا ۔ چار ماہ تک برابر شورش ہي رہي ۔ آخر ۱۸ جمادي الاخرہ سنہ ۳۹۹ کو محمد بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصر کھڑے ہو گئے ۔ ہشام المؤید نے

---

۱ ترجمہ :— جب تم گفتگو کرتے ہو تو میں کلام سنتا ہوں ' اور حقیقت یہہ ہے کہ آدمی کی عقل اُس کے الفاظ میں سنی جاتی ہے ؛

جس طرح آدمی کی خود داری اور عزت کا اندازہ اُس کی آواز سے ہوتا ہے اور اُس کی اصلی حالت اُس کے الفاظ مستعملہ سے معلوم ہوتی ہے ۔ (مترجم)

تخت چھوڑدیا ' اور افواج نے عبد الرحمان بن محمد بن ابي عامر کو بھي چھوڑدیا ۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ عبد الرحمان قتل ہوئے اور سولي پر چڑھائے گئے *

محمد بن ہشام بن عبد الجبار مذکور نے مہدي کا لقب اختیار کیا ۔ یہ فتنہ و فساد محمد بن ہشام بن عبد الجبار کے قتل تک جون کا تون قائم رہا ۔ اُن کے بعد ہشام المؤید کو دوبارہ تخت پر بٹھایا گیا ۔ یہ سنہ ۴۰۰ کے ہفتم ماہ ذي الحجہ روز یکشنبہ کا واقعہ ہي ۔ حالت یہ تھي کہ بربري فوج نے سلیمان بن الحکم بن سلیمان کے ساتھہ مل کر اُن کا محاصرہ کرالیا ' جو ٥ شوال سنہ ۴۰۳ تک قائم رہا ۔ آخرکار اہل بربر سلیمان کے ہمراہ قرطبہ میں داخل ہوئے اور شہر کے مضافات اور ربض مشرقي کے ایک حصے تک وہان کے باشندون سے خالي کرالیا ۔ ہشام المؤید بن الحکم المستنصر بھي مارے گئے *

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین ہشام اپني مدت سلطنت مین برابر مغلوب ہي رہے ۔ اُنکا حکم کسي جگہ بھي نافذ نہ تھا ۔ محمد بن ابي عامر منصور اور اُن کے دو بیٹون عبد الملک الظافر اور عبد الرحمان الناصر کے بعد اس جنگ و محاصرہ کے بعد سے ایک بربري غلام ملک پر حاوي ہو گیا *

ولایت محمد بن ہشام بن عبد الجبار المہدي

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین محمد بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصر نے ہشام بن الحکم کے خلاف جمادي الاخر مین علم بغاوت بلند کیا ' اور اُن کو تخت سے اُتار دیا ۔ محمد نے اپنا لقب مہدي مقرر کیا ۔ اُس کي کنیت ابو الولید تھي ۔ اُس کي والدہ اُم ولد مُزنہ نامي تھین ۔ مہدي کا ایک بیٹا عبد اللہ نامي تھا ۔ مہدي سنہ ۳۶۶ مین پیدا ہوا ' اور قتل ہونے کے وقت اُس کي عمر ۳۷ سال

کي تهي ۔ وه اُس وقت تک برسر حکومت رها که جب هشام بن سلیمان بن عبد الرحمان الناصر بربریون کو بروز پنجشنبه ماه شوال سنه ۳۹۹ کي پانچوین تاریخ کو اُس کے برخلاف لے کر اُٹهه کهڑے هوئے ۔ اُس دن رات اؤر دوسرے دن تک جنگ جاري رهي ۔ اهل قرطبه محمد مهدي کي طرف هوگئے ۔ بربریون کو هزیمت هوئي ۔ هشام بن سلیمان گرفتار هوکر مهدي کے سامنے پیش هوئے ' اؤر اس کے حکم سے اُن کي گردن ماردي گئي ۔ اهل بربرنے بالاتفاق سلیمان بن الحکم بن سلیمان بن عبد الرحمان الناصر یعني هشام القائم مذکور کے بهتیجے کو اپنا بادشاه بنالیا ۔ وه اهل بربر کو اپنے همراه لے کر سرحد پر گیا ' اؤر وهان سے عیسائیون کو بهي ساتهه لے کر قرطبه کے دروازے پر پهنچا ۔ اهل قرطبه مقابلے کے لئے نکلے ' اؤر قلیل عرصے هي مین اهل قرطبه کے بیس هزار سے کچهه زائد آدمي اُس پهاڑ پر مارے گئے ' جو کره قنطش کهلاتا هي ۔ یه واقعه مشهور هي ۔ اِس مین بڑے بڑے آدمي ' فقهاء ' ائمهٔ مساجد ' مؤذن ' اؤر بهت سے اؤر آدمي کام آئے ۔ محمد بن هشام مهدي چند روز روپوش رهنے کے بعد طلیطله چلا گیا ۔ طرطوشه سے لے کر اشبونه تک کا تمام علاقه اُس کا مطیع و منقاد رها اؤر اُس کي بادشاهت کو تسلیم کرتا رها ۔ اُسنے بهي اهل فرنگ سے مدد لي اؤر اُن کو لے کر قرطبه پهنچا ' جهان سلیمان بن الحکم اهل بربر کو همراه لے کر باهر نکلا اؤر اُس مقام پر جنگ هوئي ' جو دارالبقر کهلاتا هي اؤر قرطبه سے تقریباً دس میل پر واقع هي ۔ سلیمان اؤر اهل بربر کو هزیمت هوئي ' اؤر مهدي قرطبه پر مستولي هوگیا ۔ پهر چند ایام کے بعد وه تمام اهل بربر کے خلاف جنگ آوري کے لئے برآمد هوا ' کیونکه اُن لوگون نے جزیره مین تباهي و بربادي پهیلا رکهي تهي ۔ ایک مقام معروف به وادي آُره مین فریقین کا مقابله هوا ۔ محمد بن هشام مهدي هزیمت کهاکر قرطبه کو واپس چلا گیا ۔ وهان اُسے غلامون نے واضح صقلبي کے ساتهه مل کر جا دبوچا اؤر قتل کردیا ۔ پهر اُنهون نے هشام المؤید کو دوباره تخت پر بٹها دیا ' جیسا که

ذکر ہو چکا ہي . اس طرح مہدي کي مدت ولايت تخت نشين ہونے سے قتل ہونے تک دس ماہ کي ہوئي ' جن مين وہ چھ ماہ بھي شامل ہين کہ جس عرصے مين سليمان قرطبہ پر قابض رہے اور وہ سرحد پر . اُس نے کوئي اولاد نہين چھوڑي *

ولايت سليمان بن الحکم بن سليمان بن عبد الرحمان الناصر الملقب بہ المستعين باللہ

سليمان بن الحکم بروز جمعہ ۲ شوال سنہ ۳۹۹ تخت نشين ہوئے ' اور اپنا لقب المستعين باللہ مقرر کيا . پھر ' جيسا کہ ہم ذکر کر چکے ہين ' وہ ربيع الاول سنہ ۴۰۰ مين قرطبہ مين داخل ہوئے ' اور وہان پہنچ کر اُنہون نے اپنے لقب " المستعين باللہ " پر " الظافر بحول اللہ " کے لقب کا اضافہ کيا . سنہ مذکور کے شوال مين وہ وہان سے روانہ ہوئے ' اور بربريون کو ہمراہ لئے ہوے تمام اندلس مين فساد مچاتے ' لوٹ مار کرتے ' اور شہرون اور قصبون کو تلوار سے برباد کرتے اور غارتگري کرتے پھرے . اہل بربر مين سے کوئي شخص ' عام اس سے کہ وہ بچہ ہو يا بڑھا يا عورت ' ايسا باقي نہ بچا تھا جو اُنکے ہمراہ نہ ہو . بالاخر شوال سنہ ۴۰۳ کے آغاز مين وہ قرطبہ مين داخل ہوئے . سليمان کي فوج مين دو بھائي تھے ' جو حضرت امام حسن بن علي بن ابي طالب (رضي اللہ عنہم) کي اولاد مين سے تھے . بڑے کا نام قاسم تھا اور چھوٹے کا علي . وہ دونون حمود بن ميمون بن احمد بن علي ابن عبيد اللہ بن عمر بن ادريس بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علي بن ابي طالب رضي اللہ عنہم کے بيٹے تھے . سليمان نے اُن دونون کو تمام اہل مغرب کا سپہ سالار بنا رکھا تھا . بعد ازان چھوٹے بھائي علي کو شہرہاے سبتہ و طنجہ کا والي بنايا اور قاسم کو جزيرۂ خضراء اور اُس علاقے کي ولايت سپرد کي جو زقاق کہلاتا ہي . اُس مقام پر دريا کا پاٹ بارہ ميل کا ہي . اس کے

متعلق ہم پہلے کہہ آئے ہین ۔ جب بربري سليمان کے ساتھہ قرطبه مين داخل هوئے تو غلام سب الگ هو گئے ۔ اُنہون نے بڑے بڑے شہرون پر قبضه کرلیا اۋر قلعه نشين هو بيٹھے ۔ اب علي بن حمود کو ولايت اندلس کي طمع هوئي : لهذا اُنہون نے اُن سب کو لکھا که ہشام بن الحکم نے اپنے محاصرۂ قرطبه کے دوران مين اُن کو تحریراً اپنا ولي عهد مقرر کيا تھا ۔ سب نے اُس کو منظور کرلیا ' اۋر اُن سے بيعت کرلي ۔ پھر علي نے سبته سے مالقه کي طرف کوچ کيا ' جهان عامر بن فتوح فائقي ' غلام فائق ' غلام الحکم المستنصر حکمران تھا ۔ اُس نے بھي اُن کي ولايت عهد کو تسليم کرلیا اۋر شهر مالقه مين داخل کرلیا ۔ علي بن حمود نے مالقه پر قبضه جماکر عامر بن فتوح کو وهان سے نکال باہر کيا ' اۋر اپنے بربري ہمراہيون اۋر غلامون کو لے کر قرطبه پر فوج کشي کي ۔ اُدھر سے محمد بن سليمان بربري فوج کو ليکر مقابل هوئے ' مگر ہزيمت اُٹھائي ۔ علي بن حمود قرطبه نے مين داخل هوکر سنه ۴۰۷ کے ماه محرم کے اختتام سے نو دن قبل يکشنبه کے دن اپنے هاتھہ سے نہايت بيرحمي کے ساتھہ سليمان بن الحکم کي گردن ماردي ۔ اُسي دن اُن کے والد الحکم بن سليمان بن الناصر کو بھي قتل کرديا ' جو بہت بوڑھے آدمي تھے اۋر اُس وقت اُن کي عمر ۷۲ سال کي تھي ۔ سليمان کي مدت ولايت دخول قرطبه سے وقت قتل تک تين سال ' تين ماه اۋر چند ايام کي هوئي ۔ اس سے پہلے بھي (جيسا که ہم ذکر کر چکے ہين) وه چھہ ماه تک قرطبه پر قابض ره چکے تھے ' اۋر جب سے بربريون نے اُن کا ساتھہ ديا تھا اُس وقت سے قتل هونے تک کي مدت سات برس اۋر تين ماه کي هوئي *

اُس وقت دولت بنو اُميه کا انقطاع هو گيا ۔ تمام ممالک اندلس مين کسي منبر پر اُن کا نام نہين ليا جاتا تھا ۔ ليکن اس کے بعد ايک مرتبه پھر اُن کا دۋر آيا ' جس کا ہم انشاء الله آگے چل کر ذکر کرينگے ۔

سلیمان کي والدہ أم ولد ظبیہ نامي تھین . أن کي پیدایش سنہ ۳٥٤ مین ہوئي . اولاد مین سے اپنے ولي عہد محمد کو چھوڑا ' جنھون نے کوئي اولاد نہین چھوڑي . ان کے علاوہ ولید اوٗر مسلمہ بھي أن کے بیٹے تھے . سلیمان ادیب اوٗر شاعر تھے . حمیدي کا بیان ہي کہ "مجھ سے ابومحمد علي بن احمد نے کہا کہ أن سے شاعر اسماعیل بن اسحاق المنادي کي اولاد مین سے ایک شخص نے (جو ابو جعفر احمد بن سعید بن دنّ کا کاتب تھا) بیان کیا کہ أس سے ابو جعفر نے کہا کہ أس کو خُود امیر المؤمنین سلیمان الظافر نے اوٗر پھر خُود ابو محمد کو قاسم بن محمد مرواني نے امیر المؤمنین سلیمان الظافر سے سنکر سلیمان کے یہہ اشعار سنائے :—

۱ عجباً یھاب اللیث حد سناني | و اھاب لحظ فواتر الاجفان
و اقارع الاھوال لا متھیّبا | منھا سوي الاعراض و الھجران

---

۱ ترجمہ :— تعجب ھی کہ شیر میرے نیزے کی نوک سے ڈرتا ھی ' حالانکہ مین خواب آلودہ آنکھون والیون سے ڈرتا ھون . مین تمام ھولناک أمور و اشیاہ کا مقابلہ کرتا ھون اور نہین ڈرتا : مگر محبوبون کی روگردانی اور ھجران سے ڈرتا ھون . میرا نفس تین پر قابض ھی • جو لعبت کی مانند ھین ' شگفتہ رو اور نازک بدن ھین :

جو ایسے ستارون کی مثل ھین جو تودھائی ریگ پر سے شاخون کے درمیان مین سے تاریکی مین کواکب کی طرح ضیاپاش ھین .

یہ ھلال ھی ' وہ اپنے حسن مین مشتری زادہ ھی ' اور یہ درخت بان کی (نازک) شاخ کی ھمشیر ھی .

مین نے أن کی فراموشی اور بے غمی کے متعلق جوانی کے پاس محاکمہ کیا تو أس نے بھی سلطان پر غلبہ کا فیصلہ دیا . أن کے لئے میرے قلب کی جائداد مباح کردی گئی ' اور أنھون نے مجھے میری عزت شاھانہ کے ساتھ ایک اسیر و گرفتار کی طرح پھرایا .

اس بات پر ملامت نہ کرو کہ ایک بادشاہ نے اپنے آپ کو محبت کے لئے خوار و ذلیل کردیا ھی ; کیونکہ ذلت عشق بھی عزت ھی اور ایک اور طرح کی بادشاھت ھی .

مجھے اس امر سے کوئی ضرر نہین پہنچتا کہ مین أن محبوبون کا غلام عشق ھون : گو کہ ابنائی زمانہ اور وہ خود میرے غلام ھین .

اگر مین أن کا گرویدہ ھوکر بھی أن ھی کے متعلق شاہ عشق کی اطاعت نہ کرون تو مین مروان کی نسل سے نہین .

جب کوئی شریف النفس آدمی عاشق ھو جاتا ھی تو اپنے محبوب کو حادثات عسرت اور فراموشی سے مامون کر دیتا ھی .

اور جب اھل محبت محبت مین ایک دوسرے سے مقابلہ و مجارات کرتے ھین تو محبت شوق و امن مین رھتی ھی . (مترجم)

وتملكت نفسي ثلاث كالدما | زهر الوجوه نواعم الابدان
ككواكب الظلماء لحن لناظر | من فوق اغصان علي كثبان
هذي الهلال وتلك بنت المشتري | حسنا و هذي اخت غصن البان
حاكمت فيهن السلو الي الصبي | فقضي بسلطان علي سلطان
فابحن من قلبي الحمي وثنينني | في عز ملكي كالاسير العاني
لا تعذلوا ملكا تذلل للهوي | ذل الهوي عز و ملك ثان
ما ضر اني عبد هن صبابة | و بنو الزمان و هن من عبدان
ان لم اطع فيهن سلطان الهوي | كلفا بهن فلست من مروان
و اذا الكريم احب امن الفه | خطب القلي و حوادث السلوان
و اذا تجاري في الهوي اهل الهوي | عاش الهوي الهوي في غبطة و امان

المستعين بالله نے یہ اشعار عباس بن احنف کي ابیات کے مقابلے میں لکھے ہیں ' جو عباس نے ہارون الرشید کي زبان سے ادا کئے ہیں اؤر ہارون ہي کي طرف منسوب بھي کردئے ہیں ۔ عباس کي ابیات یہ ہیں :—

ا ملك الثلاث الانسات عناني | و حللن من قلبي بكل مكان
مالي تطاوعني البرية كلها | و اطيعهن و هن في عصياني
ما ذاك الا ان سلطان الهوي | و به قوين اعز من سلطاني

حمیدي نے جس ابو محمد سے یہہ اشعار نقل کئے ہیں وہ ابو محمد علي بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب بن صلح بن خلف بن معدان ابن سفیان بن یزید فارسي مولائي یزید بن ابي سفیان بن حرب

ا ترجمہ :— مجھہ کو تین دختران خوش نفس کی ملکیت نے تکلیف میں ڈال رکھا ھی ' جو میرے دل کے ھر ھر گوشے میں پیری ھوی ھیں ۔
میرا بھی عجیب حال ھی کہ تمام دنیا تو میری اطاعت کرتی ھی ' مگر میں خود اُن محبوبوں کا مطیع ھوں : حالانکہ وہ میری نا فرمانی کرتی ھیں ۔
اس کی وجہ صرف یہ ھی کہ بادشاھت عشق – اور اُسی کے بل پر وہ قوی بنی ھوی ھیں – میری بادشاھت سے زیادہ زبردست ھی ۔ (مترجم)

ابن اُمیه بن عبد شمس بن عبد مناف قرشي هين ۔ اُن کا یه نسب مجھے اُنھین کي ایک تصنیف پر لکھا ھوا ملا ۔ اُن کے قریبي آباء کي اصل اقلیم لبله واقع غرب اندلس کے ایک قریه سے ھي ۔ وہ اور اُن کے والد دونون قرطبه مین رهتے تھے ۔ موخر الذکر منصور محمد بن ابي عامر اور اُن کے بیٹے مظفر کے وزراء مین تھے ' اور دونون کي دولتون کے وھي مدبر بھي تھے ۔ اُن کے بیٹے ابو محمد فقیه ' عبد الرحمان بن ھشام بن عبد الجبار الناصر الملقب به المستظهر بالله برادر مهدي کے وزیر تھے ۔ پھر اُنھون نے از خود وزارت چھوڑکر حصول علوم آثار و سنن شروع کردیا ' اور اُس مین وہ قابلیت پیدا کي که اُن سے پہلے کسي اهل اندلس نے پیدا نه کي تھي ۔ وہ ایک زمانه تک امام ابو عبد الله شافعي رحمه الله کے مذهب پر چلتے رهے ' پھر اهل ظاهر کے هم خیال هو گئے ۔ اُس مین اُنھون نے اس قدر مبالغه کیا که بالاخر وہ علي ابو سلیمان داؤد ظاهري کے طرف دار هو گئے ۔ اُن کي بهت سي تصانیف اصول و فروع فقه پر هین ' جو جلیلة القدر اور شریفة المقصد هین : اور اُن مین اُنھون نے تمام مسائل اُسي مذهب و مسلک کے موافق نکالے هین جس وہ خود کاربند تھے ' یعني داؤد بن علي بن خلف اصبهاني ظاهري کا اور اُن اهل ظاهر کا مذهب ' جو داؤد کے هم خیال اور قیاس و تعلیل کے نافي تھے ۔ مجھے ایک سے زائد علماء سے معلوم هوا هي که علوم فقه ' حدیث ' اصول ' نحل و ملل ' تاریخ ' نسب ' ادب اور اپنے مخالفین کے رد مین ابو محمد بن علي کي تصانیف کي تعداد تقریباً چار سو (٤٠٠) مجلدات هي ' جو تقریباً اسي (٨٠) هزار اوراق پر مشتمل هین ۔ جهان تک همین معلوم هي ابو جعفر محمد ابن جریر طبري کے سواء جتنے لوگ مدت اسلام مین هو گزرے هین کسي مین یه بات نه تھي ۔ طبري مسلمانون مین سب سے زیادہ صاحب تصنیف آدمي تھے ۔ ابو محمد بن عبد الله بن محمد بن جعفر فرغاني نے طبري کي بڑي تاریخ

دیکھي ہي : اُنہون نے اپني کتاب معروف بہ " الصلہ " مین لکھا ہي کہ ابو جعفر طبري کے چند شاگردون نے اُن کے سن بلوغ سے اُن کي (سنہ ٣١٠ مین چھیاسي سال کي عمر مین) وفات تک کے ایام کا حساب لگاکر اُنکي تمام تصانیف کے اوراق کي تعداد کو اُس پر تقسیم کیا تو معلوم ہوا کہ اس عرصے مین ہر روز کے لئے چودہ (١٤) اوراق پڑتے ہین ۔ یہ بات کسي کو صرف جناب باري تعالیٰ کے لطف و کرم اور اُسکي حُسن تائید ہي سے نصیب ہو سکتي ہي ۔ طبري کے بعد ابو محمد ابن حزم کو علوم نحو و لغت مین بہترین و وافرترین حصہ ملا ہي : بلکہ اُن کو قرض شعر اور فن خطابت مین بھي بہت کچھ دخل تھا ۔

اُن کے چند اشعار یہ ہین :—

١ ھل الدھر الا ما عرفنا وادرکنا	فجائعہ تبقي و لذاتہ تفنا
اذا امکنت فیہ مسرة ساعة	تولت کمر الطرف و استخلفت حزنا
الي تبعات في المعاد و موقف	نود لدیہ اننا لم نکن کنا
حصلنا علي ھم و اثم و حسرة	و فات الذي کنا نقر بہ عینا
حنین لما ولي و شغل بما اتي	و غم لما یرجي فعیشك لا یھنا
کان الذي کنا نسر بکونہ	اذا حققتہ النفس لفظ بلا معنا

---

١ ترجمہ :- زمانہ آخر اُسی چیز کا نام ھی جس سے ھم آشنا ھین اور جس کا ھمکو ادراک ھی : اُس کی تکالیف باقی رہ جاتی ھین اور لذات فنا ھو جاتی ھین ۔

اگر اُس مین کبھی ذرا سی دیر کے لئے مسرت حاصل بھی ھوتی ھی تو وہ ایک چشم زدن مین ختم ھو جاتی ھی اور اپنے پیچھے حزن و غم کو چھوڑ جاتی ھی ،

اور انجام کار وہ ھمین معاد و موقف مین ایسے انجام ھائی بد کی طرف لے جاتی ھی کہ ھم اُس وقت یہ چاھنے لگتے ھین کہ کاش ھم نہ ھوتے ۔

ھم کو فکر و غم اور گناہ و حسرت تو نصیب ھوگئے ، مگر وہ چیز فوت ھوگئی جو ھماری آنکھون کی ٹھنڈک کا باعث تھی ۔

جب تو گم شدہ کے لئے روتا ھو ، آئندہ کے خیال مین محو ھو اور اپنی فوت شدہ اُمید پر مغموم ھو تو تیری زندگی اچھی نہین رھتی ۔ گویا کہ وہ چیز جس کے وجود سے ھم خوش ھوا کرتے تھے ، تحقیق کرنے پر معلوم ھوا کہ ، صرف ایک لفظ بے معنی تھا ۔ (مترجم)

اُن کے ایک اور طویل قصیدے کے چند اشعار یہ ہین :—

انا الشمس في جو العلوم منيرة　　ولكن عيبي ان مطلعي الغرب
ولو انني من جانب الشرق طالع　　لجد علي ما ضاع ذكري النهب
ولي نحو اكناف العراق صبابة　　ولا غرو ان ليستوحش الكلف الصب
فان يُنزل الرحمان رحلي بينهم　　فحينئذ يبدو التاسف والكرب
فكم قائل اغفلته وهو حاضر　　واطلب ماعنه تجيء به الكتب
هنالك يُدرَي ان للعبد قصة　　وان كساد العلم آفتُه القرب

اسي قصیدے مین اپني خود ستائي کے لئے اسطرح اعتذار کرتے ہین :—

ولكن لي في يوسف خير اسوة　　وليس علي من بالنبي ائتسي ذنب
يقول وقال الحق والصدق إنني　　حفيظ عليم ما علي صادق عتب

اُن کے برگزیدہ اشعار مین سے یہ ہین :—

٣ لا يشمتن حاسدي ان نكبة عرضت　　فالدهر ليس علي حال بمتّرك
ذو الفضل كالتبر طورا تحت ميقعة　　وتارة في ذري تاج علي ملك

---

١ ترجمہ :— مین آفتاب ہون کہ آسمان علوم مین چمک رہا ہون . مجھہ مین صرف یہ نقص ہی کہ مغرب سے طلوع ہوتا ہون . اگر مین مشرق کی طرف سے نکلتا ہوتا تو نہب و غنیمت میرے گم شدہ ذکر مین بہت ساعی ہوتی .

مجھے اکناف و اطراف عراق سے عشق ہی . پھر کیا تعجب ہی کہ ایک عاشق پریشان اُس سے متوحش ہو !

اگر خدائی رحمان میرے قافلے کو اُن مین نازل فرمائے ، تو وہ اُس وقت تاسف و کرب کو ظاہر کریگا .

بہت سے گفتگو کرنے والے ہین کہ باوجود اُن کی حاضری کے مین اُن سے غافل ہوگیا ہون اور اُن کے متعلق خطوط جو بیان کرتے ہین اُسے طلب کرتا ہون .

تب معلوم ہوتا ہی کہ اس غلام کا بھی ایکھ قصہ ہی ، اور یہ کہ کساد علم کے لئے قرب بھی ایکھ آفت ہی . (مترجم)

٢ ترجمہ :— مگر میرے لئے یوسف علیہ السلام مین ایکھ عمدہ نمونہ ہی ؛ اور کوئی شخص انبیاء کی برابری کرے تو گناہ نہین ہی . اُس کا قول ہی ، اور صحیح ہی ، کہ حفیظ و علیم ہون . سچے آدمی پر عتاب نہین ہو سکتا . (مترجم)

٣ ترجمہ :— اگر مجھہ پر کوئی مصیبت پڑے تو حاسدون کو خوش نہ ہونا چاہئے ، کیونکہ زمانہ ہمیشہ ایکھ ہی حال پر نہین رہتا .

ایک صاحب فضیلت آدمی سونے کی طرح ہی ، جو کبھی سنگ فسان کے نیچے ہوتا ہی اور کبھی کسی بادشاہ کے تاج کی چوٹی مین لگتا ہی . (مترجم)

اُن کے اشعار میں سے یہ بھی ہیں :—

۱ لئن اصبحت مرتحلا بشخصي فروحکم عندکم ابدا مقيم
ولکن للعيان لطيف معنى به سال المعاينة الکليم

اُن کے نفیس ترین اشعار میں سے مجھے یہ دو اشعار یاد ہیں ' جو اُنھوں نے ایک نمام شخص کے متعلق کہے ہیں :—

۲ انمّ من المرءاة کل ما دري واقطع بين الناس من قُضُب الهند
کانّ المنايا والزمان تعلما تحيله في القطع بين ذوي الود

ابو محمد علی بن احمد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چہار شنبہ کے دن ' نماز صبح کے بعد ' طلوع آفتاب سے قبل ' ماہ رمضان سنہ ۳۸۴ کی آخری تاریخ کو پیدا ہوئے تھے ؛ اور (خدا اُن پر رحم کرے) سنہ ۴۵۶ میں سلخ شعبان کو انتقال کیا *

اگرچہ نسق مضمون کے خلاف ہے اور بعض اغراض سے دور جا پڑا ہے : مگر میں نے اس شخص کے مختصر حالات اس جگہ اس لئے لکھے ہیں کہ وہ آج کل علماء اندلس میں سب سے زیادہ مشہور ہیں ' اور مجالس رؤسا میں سب سے زیادہ اُن کا ہی ذکر رہتا ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ اُنھوں نے مغرب میں امام مالک (رحمہ اللہ) کی مخالفت کی تھی اور علم ظاہر کو اختیار کرلیا تھا ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے اُن سے پہلے کوئی شخص مشہور نہیں ہوا تھا ۔ اُن کے اہل مذہب اور معتقد آج کل ہمارے ہاں اندلس میں بہت پھیلے ہوئے ہیں ۔

---

۱ ترجمہ :- اگر میں اپنے وجود کو لیکر چلا بھی جاوں ' تب بھی میری روح ہمیشہ تمھارے پاس ہی مقیم رہتی ہے ۔
مگر رو بہ رو دیکھنے میں ایک معنی لطیف پوشیدہ ہوتا ہے ؛ اور اسی وجہ سے حضرت کلیم (علیہ السلام) نے رو بہ رو دیدار کرانے کا سوال کیا تھا ۔ (مترجم)

۲ ترجمہ :- اُس شخص کو جو کچھہ معلوم ہوتا ہے ' اس میں وہ آئینہ سے بھی زیادہ چغل خور ہے ۔ وہ ہندی تلواروں سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھہ لوگوں میں جدائی ڈالتا ہے ۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدت اور زمانے نے اہل مودت و محبت کو ایکدوسرے سے جدا کردینا اُسی سے سیکھا ہے ۔ (مترجم)

ولایت علي بن حمود الناصر

اس کے بعد، جیسا کہ ہم کہہ آئے ہین، علي بن حمود تخت خلافت پر متمکن ہوئے؛ اوڑ اپنا لقب "الناصر" رکھا • پھر اُن کے غلامون نے، جو اُن سے بیعت کر چکے تھے، اُن کي مخالفت کي اوڑ عبد الرحمان بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر کو اپنا سرکردہ مقرر کیا اوڑ اُس کا لقب "مرتضي" رکھا • وہ لوگ عبد الرحمان کو لیکر اغرناطہ تک گئے • یہ شہر اُن شہرون مین سے تھا جن پر اہل بربر قابض ہو گئے تھے • آخر کار یہ غلام اُس کي سخت گیري اوڑ درشت مزاجي کو دیکھہ کر اُنہین اپنا سردار بنانے سے بہت پچھتائے اوڑ اُس کے تمکن اوڑ اقتدار سے خائف ہوکر اُسے وہین چھوڑ کے چل دئے، اوڑ ایک شخص کو مقرر کرکے خفیہ طور پر اُسے قتل کروا دیا • اوڑ یہ سب معاملہ چھپا ہي رہ گیا *

علي بن حمود قرطبہ پر دو ماہ کم دو سال حکمران رہے • بالاخر اُن ہي کے صقالبہ نے سنہ ٤٠٨ مین ایک حمام مین قتل کر دیا • اولاد نرینہ مین سے اُن کے دو بیٹے یحیی اوڑ ادریس تھے *

ولایت قاسم بن حمود المامون

اُن کے بعد اُن کے بھائي قاسم بن حمود تخت پر بیٹھے، جو اُن سے عمر مین دس سال بڑے تھے • وہ رعیت پرور تھے: لوگون کو اُن کي وجہ سے امن نصیب ہوا *

کہا جاتا ہي کہ وہ شیعہ ہو گئے تھے: مگر اُن سے کبھي ایسا ظاہر نہین ہوا • نہ اُنہون نے لوگون کے ساتھہ برتاؤ کرنے مین اپني عادت بدلي نہ مذہب • بلکہ یہي حال اُن تمام لوگون کا رہا جو اندلس کے بادشاہ ہوے اوڑ ان (شیعون) مین سے تھے *

سنه ۴۱۲ کے ماہ ربیع الاول تک اُن کا یہي حال رہا ۔ پھر مالقه
مین اُن کا بھتیجا یحیی بن علي بن حمود اُن کے برخلاف اُٹھ کھڑا ھوا ۔
قاسم بغیر جنگ کئے قرطبه سے بھاگ کر اشبیلیه چلے گئے ۔ اُنکا بھتیجا
لشکر لے کر چڑھ دوڑا ' اوٗر قرطبه مین بلا قتال کئے داخل ھوگیا ؛ اپنے
آپ کو خلیفه کہلایا اوٗر " المعتلي " لقب اختیار کیا ۔ کچھ عرصه یہي
حالت رھنے کے بعد قاسم کي حالت درست ھوگئي اوٗر اُنھون نے اہل
بربر کو بھي اپني طرف مائل کرلیا ۔ پھر اُنھون نے قرطبه پر فوج کشي کي
اوٗر سنه ۴۱۳ مین اُس مین داخل ھو گئے ۔ یحیی بن علي مالقه کي
طرف بھاگ گیا ۔ قاسم چند ماہ قرطبه مین رھے ' اوٗر اُن کا کام بگڑ گیا ۔ اُنکا
بھتیجا یحیی شہر جزیرۂ خضراء پر قابض ھوگیا ' جو مقام قاسم کا
جاء پناہ تھا اوٗر وھین اُن کي زوجه اوٗر ذخائر بھي رھتے تھے ۔ اُن کا
دوسرا بھتیجا ' ادریس بن علي صاحب سبته ' طنجه پر قابض ھو گیا '
جو قاسم کے ساز و سامان رکھنے کا مقام تھا ۔ جب کبھي اُن کو اندلس
مین خطرہ پیش آتا تھا تو وہ اُسي کي طرف رخ کرتے تھے ۔ اہل قرطبه
کي ایک جماعت اُن کے برخلاف ھوگئي ۔ اُنھون نے شہر کے دروازے
بند کرلئے ' اوٗر قریب پچاس دن کے محاصرہ رہا ۔ جمعه کي نماز بھي
شہر کے باہر ایک مسجد مین ھوئي ' جو مسجد ابن ابي عثمان کہلاتي
تھي اوٗر جس کے آثار آج تک باقي ہین ۔ پھر اہل قرطبه نے اہل بربر پر
حمله کیا ۔ اُنھون نے قاسم کي طرف سے ہزیمت اُٹھائي اوٗر سنه ۴۱۴
کے ماہ شعبان مین تمام مضافات شہر سے نکل گئے ۔ اہل بربر کي ہر ایک
جماعت اُسي شہر مین چلي گئي جس پر وہ قابض تھي ۔ قاسم نے
اشبیلیه کا قصد کیا ' جہان اُن کے دو بیٹے محمد اوٗر حسن تھے ۔ اہل
اشبیلیه نے اُن کا قرطبه سے روانه ھوکر اپني طرف آنا معلوم کرکے اُن کے
دونون بیٹون اوٗر اُن کے بربري ہمراہیون کو وھان سے خارج کردیا ۔ پھر
شہر پر قبضه جماکر شہر کے تین بڑے بڑے آدمیون کو اپنا حاکم بنالیا '

جن میں سے ایک قاضي ابوالقاسم محمد بن اسماعیل ابن عباد لخمي تھے ' دوسرے محمد بن یریم الهاني اور تیسرے محمد بن حسن زبیدي تھے ۔ چند روز اُنھوں نے مشترکا شہر پر حکومت اورہ اُس کي تدبیر و انتظام میں بسر کئے ۔ پھر قاضي ابوالقاسم محمد بن اسماعیل بن عباد خود بہ خود تمام امر و تدبیر پر قابض ھو گئے ' اور باقي دونون معمولي آدمیون میں شامل ھو گئے *

قاسم شریش چلے گئے ۔ بربریون نے بالاتفاق اُن کے بھتیجے یحیی کو اپنا امیر بنا لیا اور قاسم پر حملہ کرنے چلے ۔ وھان پہنچ کر اُن کا محاصرہ کرلیا ۔ آخر وہ اپنے بھتیجے کے قبضۂ قدرت مین آ گئے ۔ یحیی تو بربر کے بادشاہ ھو گئے ' مگر قاسم اُن کي قید مین رھے ۔ بعد مین وہ انکے بھائي ادریس کي قید مین بھي رھے ' اور اُسي حالت مین انتقال کیا ۔ اُن کو سنہ ۴۳۱ مین گلا گھونٹ کر مار ڈالا گیا ؛ اور اُن کي نعش کو اُن کے بیٹے محمد بن قاسم کے پاس جزیرہ مین بھیج دیا گیا ۔ اُن کے بیٹے نے ان کو وھین دفن کر دیا *

قاسم کي ولایت ' جس وقت سے اُن کو قرطبہ مین خلیفہ تسلیم کیا گیا اُس وقت تک کہ وہ اپنے بھتیجے کے ھاتھ مین گرفتار ھوے ' چھ سال رھي ۔ وہ سولہ سال تک اپنے بھتیجے یحیی اور ادریس کے پاس سنہ ۴۳۱ مین قتل ھونے کے وقت تک قید رھے ' جس وقت اُن کي عمر آسي (۸۰) سال کي تھي *

اُنھون نے دو بیٹے محمد اور حسن چھوڑے ' جن کي والدہ کا نام آمیرہ بنت حسن بن قنّون بن ابراھیم بن محمد بن قاسم بن ادریس بن عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن ابي طالب تھا *

ولایت یحیی بن علي المعتلي

اُن کي کنیت کے بارے میں اختلاف ہي: کوئي ابو القاسم بتاتا ہي اؤر کوئي ابو محمد. اُن کي والدہ کا نام لبونہ بنت محمد بن حسن بن قاسم المعروف بہ قنون بن ابراہیم بن محمد بن قاسم بن ادریس بن ادریس بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علي بن ابي طالب تھا. حسن بن قنون شاہان حسني میں سے ایک زبردست بادشاہ تھا؛ اؤر اُن کے شہرۂ آفاق شجاع؛ سرکش اؤر سخت گیر افراد میں سے تھا *

جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہین یحیی سنہ ۴۱۳ مین بمقام قرطبہ خلیفہ ہوئے. پھر حسب ذکر سابق وہ وہان سے سنہ ۴۱۴ مین مالقہ کي طرف بھاگ دئے. سنہ ۴۱۶ مین مفسدین کا ارادہ ہوا کہ اُن کي سلطنت کو دوبارہ قرطبہ مین قائم کیا جائے. اس اُمید مین وہ کامیاب تو ضرور ہوئے؛ مگر اُنہون نے اپنے اختیار سے ہي قرطبہ مین داخل ہونے سے تامل کیا اؤر اپني طرف سے عبد الرحمان ابن عطاف یفرني کو وہان قائم مقام کر دیا. سنہ ۴۱۷ تک یہي کیفیت جاري رہي. پھر اُن کي سلطنت کا قرطبہ مین خاتمہ ہو گیا: وہ فوج کے ہمراہ اِدھر اُدھر مارے پھرتے رہے؛ تا آنکہ اہل بربر نے پھر اُن کي اطاعت قبول کي اؤر بہت سے قلعے اؤر شہر اُن کے سپرد کر دئے. قرمونہ مین اُن کي طاقت بڑھ گئي؛ اؤر اس طمع سے کہ اشبیلیہ پر قبضہ حاصل ہو جائے اُنہون نے وہان کا محاصرہ کر لیا. ایک روز وہ حالت سکر مین اشبیلیہ کي جانب سے آتے ہوئے سوارون کے مقابلے کے لئے نکلے. اُن لوگون نے وہان کمین گاہ بنا رکھي تھي: اُنہون نے اُن کو پکڑ کر فوراً قتل کر دیا. یہ واقعہ روز یکشنبہ ہفتم محرم سنہ ۴۲۷ کا ہي *

اُن کے دو بیٹے حسن اؤر ادریس باقي رہے؛ اؤر دونون اُم ولد عورتون کے بطنون سے تھے *

ولایت عبد الرحمان بن هشام المستظهر

جیسا که هم ذکر کرچکے ہیں، جب قرطبه میں اہل بربر کو قاسم کے ساتھ شکست ہوئي، تو اہل قرطبه کي متفقه رائے یه ہوئي که بنو اُمیه ہي میں سے کسي کو پهر بادشاه بنایا جائے - چنانچه اہل قرطبه نے بنو اُمیه میں سے تین اشخاص کا انتخاب کیا :—

اوّل، عبد الرحمان بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصر، جو اُس مہدي کے بهائي تهے جس کا ذکر هو چکا ہے ؛

دوم، سلیمان بن مرتضي مذکور ؛

سوم، محمد بن عبد الرحمان بن ہشام بن سلیمان جنهوں نے مہدي بن الناصر کے خلاف بغاوت کي تهي -

ان میں سے عبد الرحمان بن ہشام بن عبد الجبار کو بادشاہت دینے کا فیصله هوا، اوٚر ۱۳ رمضان سنه ۴۱۴ کو اُن سے بیعت کي گئي، جب که اُن کي عمر بائیس (۲۲) سال کي تهي - اُنهوں نے اپنا لقب المستظہر رکها - اُن کي پیدائش ماه ذي قعده سنه ۳۹۲ کي تهي، ابو المطرف کنیت تهي، اوٚر والده کا نام غایت تها جو اُم ولد تهیں - ابو عبد الرحمان محمد بن عبد الرحمان بن عبید الله بن عبد الرحمان الناصر اراذل عوام کے ایک طائفه کے ساته اُن کے بر خلاف اُٹه کهڑے هوے - نتیجه یه هوا که عبد الرحمان بن ہشام سنه ۴۱۴ میں ماه ذي قعده کے اختتام سے تین دن قبل قتل هوئے *

اُن کي اولاد میں سے کوئي بهي باقي نهیں بچا - وه نہایت ادیب و بلیغ اوٚر به غایت درجه فہیم و رقیق النفس آدمي تهے - یه ابو محمد علي بن احمد کا قول ہے، جو اُن سے بخوبي واقف تهے : کیونکه وه اُن کي وزارت پر فائز تهے - وزیر ابو عامر احمد بن عبد الملک بن شہید کا بیان ہے که المستظہر شاعر تهے اوٚر نہایت نفیس شعر کہتے تهے - چنانچه وه اپني خواہر عم زاد کے متعلق کہتے ہیں که :—

۱ "حمامةُ بنتِ العبشمسيِّين رفرفتْ	فطرتُ اليها من سَراتِهم صقرا
تذلّل الثريا أن تكون لها يدا	و يرجو الصباح ان يكون لها نحرا
و اني لطعّان اذا الخيل اقبلت	جوانبها حتي تري جونها شُقرا
و مُكرِم ضيفي حين ينزل ساحتي	و جاعِل وَفري عند سائله وَفرا"

يه اصل مين ايک طويل قصيده هي ' جو أنهون نے أس وقت کها تها جب أنهون نے اپني خواهر عم زاد ام الحکم بنت سليمان المستعين سے نکاح کرنا چاها تها ۔ ابو عامر کا قول هي که "وه اپنے اشعار و رسائل مين متهم تهے ۲ ۔ آخر جب ايک مرتبه يعلَي بن ابي زيد أن کے پاس آئے تو أنهون نے چند اشعار أن کے سامنے في البديهه کهے ' جن کو سن کر اهل تمييز متعجب هوئے ۔ ميرا تو خير کوئي ذکر هي نهين کيونکه مين أن کو آزما چکا تها ۔ يعلَي أن کے پاس بالکل اچانک آ گئے تهے ' اور جب تک که أنهون نے أن کو اس طرح في البديهه امان نه دے دي وه أن کي مجلس سے نهين أٹهے ۔ اور والله ميرا يه حال تها که مين ڈر رها تها که مبادا وه اشعار مين کهين لغزش کر جائين ۔ مگر أنهون نے بهت عمده اشعار کهے ۔" ابو عامر کا قول صرف اسي قدر هي *

---

۱ ترجمه :- بنت عبشمسين کي کبوتري اپنے پرون کو پهڑپهڑاتي هوئي نيچے أترنے لگي ' تو مين اپنے گهوڑے کي پشت سے ايک شاهين کي طرح أس کي طرف أڑکر گيا ۔

وه ثريا سے مدد لينا اپنے لئے باعث ذلت خيال کرتي هی ' اور صبح اس أميد مين رهتي هی که وه أس کا سينه بن سکے ۔

مين ايسا زبردست نيزه زن هون که جب شهسوار آگے بڑهتے هين اور مين أن کے پهلوون پر حمله آور هوتا هون تو أن کے نهايت سياه گهوڑے بهي شوخ سرخ رنگ کے هو جاتے هين ۔

اور جب ميرے مکان مين کوئي مهمان آ جاتا هی تو مين أس کي تکريم کرتا هون اور أس کے سائل کو اپنا تمام مال دے ديتا هون ۔ (مترجم)

۲ يعني يه که عام طور پر لوگون کا يه خيال تها که أن کے اشعار و رسائل في الاصل کسي اور شخص کے هوتے هين ۔ (مترجم)

ولايت محمد بن عبد الرحمان المستكفي بالله

يه محمد بن عبد الرحمان اڑتاليس (۴۸) سال اؤر چند ماه كي عمر مين تخت نشين هوئے ' كيونكه أن كي تاريخ پيدائش سنه ۳۶۶ تهي • أن كي كنيت ابو عبد الرحمان تهي • أن كي والده كا نام حوراء تها جو أم ولد تهين • أن كے والد كو ابن ابي عامر (منصور) نے ابتداء سلطنت هشام مين قتل كرديا تها ؛ كيونكه أنهون نے بغاوت كرنے اؤر خود بادشاه بننے كي كوشش كي تهي • محمد بن عبد الرحمان " المستكفي بالله " كے لقب سے ملقب تهے • أن كي سلطنت صرف چهه ماه اؤر چند ايام هي رهي • وه نهايت درجه بيوقوف ' ركيك العقل اؤر سوء التدبير آدمي تهے • أنهون نے احمد بن خالد نام ايك جولاهے كو اپنا وزير بنايا ' اؤر وهي أن كا مدبر أمور اؤر مدبر دولت تها • جس سلطنت كا مدبر ايك جولاها هو أس كي حالت آپ خود هي سمجهه سكتے هين كه كيا هو سكتي هي • يه كيفيت أس وقت تك باقي رهي كه جب بادشاه نے خلع كيا اؤر وزير مذكور اپنے هي مكان مين قتل هوا • ايك روز عوام قرطبه أس كے مكان مين گهس گئے ' اؤر أسے اتنا مارا كه وهين ٹهنڈا هوكر ره گيا • أنهون نے المستكفي بالله سے خلع كراليا ' اؤر تين دن قيد ركها • نه أن كے پاس پاني پهنچنے ديا نه دانه • پهر أنكو قرطبه سے خارج كرديا • وه سرحد كو چلے گئے ' اؤر يحيى ابن علي فاطمي پهر بادشاه هوگئے • المستكفي بالله سرحد سے نكل كر ايك قريه شُمُنْت مين چلے گئے ' جو شهر سالم كے پاس هي • أن كے همراه أن كا ايك سپه سالار عبد الرحمان بن محمد بن سليم نامي بهي تها ' جو عبد الرحمان الناصر كے مشهور سپه سالار سعيد بن منذر كي اولاد مين سے تها • عبد الرحمان أن كے ساتهه رهتے رهتے تنگ آگيا تها • ايك روز المستكفي بالله نے اپنا صبح كا كهانا مانگا تو يه سپاه سالار ايك مرغي أنكے پاس لے گيا جس مين بَنْش نام كي ايك بوٹي (جو بلاد اندلس اؤر

خصوصاً اُس نواح میں بہ کثرت پیدا ہوتي ہي) کا عرق ملا دیا۔ المستکفي اُسے کھاتے ہي مر گئے۔ سپہ سالارنے اُن کو غسل و کفن دیا' اؤر نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔ اُن کي قبر وہین ہي۔ اُنہون نے کوئي اولاد نہین چھوڑي *

اُن کے بعد یحیی بن علي فاطمي بادشاہ ہوئے' اؤر اپنا حکم جاري کیا۔ مگر وہ قرطبہ مین داخل نہین ہوئے؛ بلکہ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین قرمونہ ہي مین مقیم رہے اؤر تاریخ متقدم الذکر کو قتل کئے گئے *

ولایت ہشام المعتد باللہ

جب یحیی بن علي فاطمي کي حکومت قرطبہ سے تاریخ مذکور مین منقطع ہوگئي تو اہالئ قرطبہ کي یہ رائے ہوئي کہ امر سلطنت و حکومت کو دوبارہ بنو اُمیہ کے خاندان کي طرف منتقل کر دیا جائے۔ اس امر مین اُن سب کے سرگروہ اؤر اس معاملہ کو کامیاب بنانے کي سعي کرنے والے وزیر ابو الحزم جہؤر بن محمد بن جہور بن عبید اللہ ابن محمد بن غمر بن یحیی بن عبد الغافر بن ابي عبدہ تھے۔ جن لوگون کے دلون مین ریاست و حکومت کي ہوس تھي اؤر قرطبہ مین فتنہ و فساد برپا رکھنا چاہتے تھے' وہ سب ختم ہوچکے تھے۔ جہورنے اہل ثغور مین سے اپنے ہم خیال اؤر اُن کے ہان کے غالب علي الامور اشخاص سے مراسلہ کرکے سب کو اس امر مین داخل کرلیا۔ ایک مدت طویل کے بعد سب لوگ ابوبکر ہشام بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر کو بادشاہ بنانے پر متفق ہوئے' جو مرتضي مذکور کے بھائي تھے۔ ہشام سرحد کے ایک قلعہ موسومہ بُنت مین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن قاسم کے پاس مقیم تھے' جو ایک سپہ سالار تھے اؤر اُس علاقے پر غالب ہوگئے تھے *

اُن سے ماہ ربیع الاول سنہ ۴۱۸ میں بیعت کي گئي ۔ اُنہوں نے اپنا لقب " المعتد باللہ " مقرر کیا ۔ اُن کي پیدائش سنہ ۳۶۴ کي بھي ' اور اپنے بھائي مرتضي سے چار سال بڑے تھے ۔ جس دن اُن سے بیعت کي گئي ہے اُن کي عمر چوّن (۵۴) سال کي تھي ۔ اُن کي والدہ اُم ولد عاتب نامي تھیں ۔ وہ تین سال تک ایک سرحد کے علاقوں میں پھرتے رہے ؛ ایک جگہ کہیں نہیں ٹھیرے ۔ وہاں رؤساء متغلبین کے مابین سخت فتنے اور اضطراب برپا رہے ۔ بالاخر اُن کے اُمور میں اجتماع اور رائي میں اتفاق کي صورت قائم ہوئي ' اور فیصلہ ہوا کہ ہشام قرطبہ چلے جائیں ۔ چنانچہ وہ اُس طرف روانہ ہوئے اور آٹھویں ذي الحجہ سنہ ۴۲۰ کو قرطبہ میں داخل ہوگئے ۔ ابھي اُنہیں وہاں قیام کئے ہوئے تھوڑا ہي سا عرصہ گزرا تھا کہ افواج نے اُن کے خلاف بغاوت کي اور اُن سے خُلع کرا لیا ۔ اس کے بعد بہت سے واقعات پیش آئے جن کي شرح طولاني ہے ۔ منجملہ اُن کے یہ ہے کہ المعتمد باللہ اور اُن کے حشم و حرم کو قصر سے خارج کردیا گیا ۔ عورتیں برھنہ رو ' برھنہ پا نکلیں ۔ اُن سب کو جامع مسجد میں قیدیوں کي صورت سے داخل کیا گیا ۔ چند ایام تک وہ سب وہیں مُقیم رہے ۔ اُن کے لئے بطور لطف و کرم کھانا پاني بھیج دیا جاتا تھا ۔ آخرکار وہ سب وہاں سے بھي خارج کئے گئے ' اور ہشام اپنے تمام ہمراہیوں کو ساتھ لے کر قرطبہ کي بندش سے آزاد ہوکر سرحد پر چلے گئے ' جہاں ادہر اُدہر پھرنے کے بعد وہ ابن ہود سے جا ملے جو شہرھاي لاردہ ' سرقسطہ ' افراغہ ' طرطوشہ اور اُن کے مضافات پر قبضہ جمائے بیٹھا تھا ۔ ہشام اُسي کے پاس رھتے تھے ؛ سنہ ۴۲۷ میں انتقال کرگئے ۔ اُنہوں نے کوئي اولاد نہیں چھوڑي ' اور وہ اندلس میں بنو اُمیہ کے آخري بادشاہ تھے *

ہشام کا سلسلۂ نسب یہ ہے :—

ہشام بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر بن محمد

ابن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمان بن الحکم بن ہشام ابن عبد الرحمان الداخل بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن الحکم *

اُن کے خلع کرنے سے بنو اُمیہ کي سلطنت اؤر تمام اقطار اندلس مین کے منبرون پر سے اُن کا ذکر آج تک کے لئے ختم ہو گیا *

یہ ہي انتہا بنو اُمیہ کے اُن حالات کي جو ہم تک پہنچي ہین اؤر جن کو ہم نے بالاختصار بیان کردیا ہي *

سلطنت بنو اُمیہ کے بعد اندلس کے حالات اور اُن اشخاص کے حالات جو ہمارے وقت یعني سنہ ٦٢١ تک وہان بادشاہ ہوئے

جب، ہمارے بیان کے مطابق، اندلس سے بنو اُمیہ کي سلطنت منقطع ہو گئي، اؤر اُن کي اولاد مین سے کوئي بھي ایسا نہین رہ گیا جس مین امارت کي صلاحیت یا ریاست کي لیاقت ہو، تو جہور بن محمد بن جہور قرطبہ مین تدبیر ملک پر مستولي ہو گئے • اُن کي کنیت ابو الحزم تھي • اُن کا نسب ہشام المعتمد کے حالات مین بیان ہو چکا ہي • یہ ابو الحزم زمانۂ قدیم سے رئیس چلے آتے تھے، شریف خاندان سے تھے، اؤر اُن کے آباء خانوادہائي حکمیہ و عامریہ کے وزراء رہ چکے تھے • ابو الحزم کمال ذہانت، غور و فکر، حصافت عقل اؤر حُسن تدبیر کي صفات سے متصف تھے • اس وقت سے قبل جتنے فتنے اُٹھے، اُن مین وہ اپنے اسي ذہن رسا کي وجہ سے ہي شامل نہین ہوئے : بلکہ اُن سے بچتے رہے اؤر پاکیزگي، دینداري اؤر عفاف و تقوی کا اظہار کرتے رہے • اخر جب اُن کے لئے مطلع صاف ہو گیا، میدان خالي ہو گیا، ریاست کا دعوي کرنے والا کوئي باقي نہین رہا، اؤر ان کو فرصت و فراغت حاصل ہو گئي، تو اُنہون نے سلطنت کو جا سنبھالا، اُسکے تمام

امور کو اپنے هاتھ میں لے لیا اور اس کي حمایت کي ۔ اُنھون نے اپنے اس اظھار تقوي کي بناء پر خود کو ظاہرا رتبۂ امارت سے موسوم و منسوب نھین کیا : بلکه صرف تدبیر سلطنت مین مصروف رھے اور اِس کام کو اِس خوبي سے سرانجام دیا که ان سے پہلے کسي نے نه کیا تھا ۔ وجه یه تھي که اُنھون نے اپنے آپ کو ایک خاص وضع کا پابند کرلیا اور یه ظاہر کیا که جب تک کوئي ایسا شخص نه پیدا هو جائے جس کي امارت کو سب لوگ بالاتفاق تسلیم کرلین تب تک وہ اسي طرح رھینگے اور اُس کے بر سر کار آجانے پر وہ امور سلطنت کو اُس کے سپرد کردینگے ۔ اُنھون نے قصر شاہي پر تمام دربانون اور کو اُسي طرح برقرار رکھا جس طرح وہ دوران سلطنت مین تھے ؛ مگر اپنے مکان سے اُتھ کر قصر شاہي مین نھین گئے ۔ اموال سلطاني جن لوگون کے هاتھ مین تھے اُن ہي کے پاس رھنے دئے ؛ مگر خود اُن پر نگران رھے ۔ تمام عوام الناس بازاریون کو بھي انھون نے اپني فوج مین داخل کرلیا ' اور جو رأس المال اُن کے پاس تھا اُس کو اُن کا روزینه مقرر کیا ۔ وہ لوگ اُس کا نفع خود لے لیتے تھے مگر رأس محفوظ رھتا تھا ۔ اُس کے متعلق اُن سے باز پرس هوتي تھي اور وہ ہر وقت اُسکي حفاظت کرتے تھے ۔ اسلحه اُن کو تقسیم کردئے گئے تھے ' اور اُن کو حکم تھا که وہ دکانون اور گھرون مین اُن اسلحه کو رکھین ' تا که اگر رات یا دن کو کوئي دشمن اُن پر آ پڑے تو ہر شخص کے ہتھیار اُس کے پاس موجود هون ' خواہ وہ اپنے گھر سے لائے یا دکان سے *

صالحین کي عادت کے مطابق ابو الحزم جنازون کے ساتھ جاتے تھے ' مریضون کي عیادت کرتے تھے ' اور با وجود اسکے وہ بادشاھان متغلبین کي طرح تدبیر امور کرتے تھے ۔ وہ امن و امان قائم رکھنے والے اور حفاظت کرنے والے تھے ۔ اُن کے زمانے مین قرطبه ہر خوف زدہ شخص کے لئے دار الامن بنا هوا تھا ۔ اُن کے انتقال کے وقت تک یہي حالت قائم رھي ' جو غرۂ ماہ صفر سنه ۴۳۵ھ مین واقع هوا ۔ اُنھون نے اپنے حصول غلبه سے اپني وفات تک چودہ سال اور چند ماہ حکومت کي *

اُن کے بعد قرطبہ پر اُنکے بیٹے ابو الولید محمد بن جہور حاکم ہوئے ۔ سیاست اوٗر حُسن تدبیر مین وہ اپنے والد کے قدم بہ قدم چلتے رہے ' اوٗر اپنی موت یعنی سلخ شوال سنہ ۴۶۳ تک کسی بات مین کسی نوع کا خلل نہین پڑنے دیا *

ان واقعات کے بعد ایک امیرنے زمام سلطنت اپنے ہاتھ مین لی ' جس کا لقب مامون ابن ذو النون تہا ۔ وہ طلیطلہ کا حاکم تہا ۔ اُسنے بہی قرطبہ پر چند ہی روز حکومت کرنے کے بعد انتقال کیا ۔ اس کے بعد ایک بربری نے حکومت سنبہالی ' جو ابن عُکاشہ کے نام سے مشہور تہا ۔ میرا خیال یہ ہی کہ اُس کا اصلی نام موسیٰ تہا ۔ وہ حکومت کرہی رہا تہا کہ امیر الظافر بحول اللہ ابو القاسم محمد بن عباد نے اُس پر غلبہ پاکر اُسے خارج کردیا ۔ اس کا حال ہم انشاء اللہ تعالیٰ آگے چل کر بیان کرینگے *

شہر قرطبہ کے پایۂ تخت ہونے کے لحاظ سے یہ اُس کے آخری حالات ہین ۔ المعتمد کے غالب ہونے کے بعد وہ اشبیلیہ کے ماتحت ہوگیا *

فصل

شاہان حسنی کے حالات

حسنی بادشاہون کے حالات کی کیفیت یہ ہی کہ جب ' جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہین ' ہفتم محرم سنہ ۴۲۷ کو یحییٰ بن علی قتل ہوگئے ' تو ابو جعفر احمد بن موسی المعروف بہ ابن بَقَنّہ اوٗر ایک صقلبی خادم مسمی بہ نجا واپس آگئے ۔ یہ دونون سلطنت حسنی کے مدبر تہے ۔ اُن دونون نے اپنے دار السلطنت مالقہ کو جاکر یحییٰ کے بہائی ادریس بن علی (جو اُس وقت سبتہ مین تہے اوٗر طنجہ پر بہی قابض تہے) کو مالقہ بلایا ' اوٗر اُن سے اس شرط پر بیعت خلافت کی کہ وہ یحییٰ

مقتول کے بیٹے حسن کو اپنی جگہ سبتہ کا بادشاہ بنادین • یحیی کے دونون بیٹون یعنی ادریس اؤر حسن مین سے کسی نے بھی بیعت نہین کی ' کیونکہ وہ دونون کم عمر تھے • مختصر یہ کہ ادریس بن علی نے اُن دونون کی شرط قبول کرلی • نجا اس حسن کو ساتھ لیکر سبتہ اؤر طنجہ کی طرف روانہ ہوگیا • حسن یحیی کا چھوٹا بیٹا تھا ؛ مگر عقل و رائے کے اعتبار سے دونون مین وُھی بہتر تھا *

ادریس نے " المتأید " کا لقب اختیار کیا • سنہ ۴۳۰ یا ۴۳۱ تک ملک اسی حالت پر قائم رھا • پھر فتنہ شروع ھوا اؤر قاضی ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد صاحب اشبیلیہ کو ان شہرون پر قبضہ جمانے کی سوجھی • چنانچہ اُنہون نے اپنے بیٹے اسماعیل کو ایک فوج دی اؤر اہل بربر کے جو قبائل اُن کے ہمراہ جانے کے لئے تیار ھوئے وہ بھی اُن کے ساتھ ھو گئے • وہ سیدھے قرمونہ پہنچے ' اؤر اُس کا محاصرہ کرلیا • اس کے بعد پہلے قلعہ موسوم بہ اشونہ اؤر قلعۂ استجہ کا رخ کیا اؤر اُن دونون کو فتح کرلیا • یہ دونون قلعے محمد بن عبد اللہ کے قبضے مین تھے ' جو اہل بربر کے قبیلۂ بنو برزال کے سرکردگان مین سے تھا • محمد بن عبد اللہ ادریس بن علی حسنی اؤر قبائل صنہاجہ نے مدد طلب کی • اُدہر سے صاحب صنہاجہ مدد کے لئے آئے ' اِدہر سے ادریس نے اپنی فوج کے ساتھ مدد بہم پہنچائی جسکا سپہ سالار اُن کا مدبر دولت ابن بقنہ احمد بن موسی تھا • یہ سب محمد بن عبد اللہ کے پاس جمع ھوگئے • مگر اُن پر اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن عباد (جو اُن کے باپ قاضی ابو القاسم کی فوج کے سپہ سالار تھے) کی ہیبت طاری ھوگئی ؛ لہذا وہ سب متفرق ھوگئے اؤر ہر شخص اپنے اپنے شہر کو چلا گیا • جب یہ خبر اسماعیل بن محمد تک پہنچی تو اُن کی اُمید اؤر بھی قوی ھوگئی ' اؤر وہ اپنا لشکر لے کر صاحب صنہاجہ کا راستہ روکنے کے لئے روانہ ھوئے • صاحب صنہاجہ نے یہ اندازہ کیا کہ وہ ضرور اُن سے مقابلہ کرنے

پر مجبور هونگے ' اس لئے ابن بقنه کي طرف آدمي روانه کئے که اُس کو واپس لے آئين • چونکه ابن بقنه کو گئے هوئے تهوڑي هي دير هوئي تهي اس لئے وه آ پهنچا ' اؤر دونون فوجين مل گئين • جون هي که طرفين نے ايک دوسرے کو ديکها جنگ شروع هو گئي • ابن عباد کي فوج کو هزيمت هوئي اؤر وه اسماعيل کو وهين چهوڑکر بهاگ گئے • اسماعيل هي سب سے پهلے قتل هوئے ' اؤر اُنکا سر ادريس بن علي حسني کے پاس بهيج ديا گيا • ادريس کو اپنے هلاک هونے کا خيال هوگيا تها • وه مالقه سے اُترکر کره بُباشتر پر آ گئے • يه وهي مقام تها جهان ابن حفصون متقدم الذکر تهيرے تهے • ادريس وهان پهنچ کر قلعه بند هو گئے • سخت بيمار تو تهے هي ' صرف دو دن زنده ره کر انتقال کر گئے • بيٹون مين سے ايک يحيي کو چهوڑا ' جو اُن کے بعد قتل کر دئے گئے ؛ دوسرے محمد الملقب به مهدي ' اؤر تيسرے حسن الملقب به سامي • اُنکا سب سے بڑا بيٹا ' جس کا نام علي تها ' اُن کي حين حيات هي مين انتقال کر چکا تها • اُنهون نے ايک اؤر بيٹا عبد الله بهي چهوڑا ' جس کو اُس کے چچا نے اپني تخت نشيني کے بعد خارج البلد کر ديا *

يحيي بن علي مذکور نے پهلے هي سے اپنے برادران عم زاد يعني محمد اؤر حسن (جو قاسم بن حمود کے بيٹے تهے) کو جزيره مين قيد کرکے دونون پر ابو الحجاج نامي ايک اهل مغرب کو پهره دار مقرر کر رکها تها • جب اس کو يحيي کے قتل کي خبر ملي تو اُس نے جزيره کے تمام اهل مغرب اؤر اهل سودان کو جمع کيا ' اؤر محمد اؤر حسن کو قيد خانے سے نکال کر کها که " يه دونون تمهارے سردار هين " چونکه اُن دونون کے والد يحيي هميشه سے سودانيون کي طرف زياده مائل تهے ' اؤر اُن پر احسان کرتے رهتے تهے ' اس لئے سب نے فوراً اُن دونون کي اطاعت قبول کي • محمد نے بادشاهت اختيار کي اؤر حسن يهين هي ره گئے • مگر محمد نے بهي اپنے لئے خلافت کا لقب اختيار نهين کيا •

حسن کچھ مدت تک اپنے بھائي کے پاس رھے ؛ پھر اُنھون نے درویشي کا ارادہ کیا اوٗر صوف پھن کر دنیا سے کنارہ کش ھو جانے کے خیال سے اپني ھمشیرہ فاطمہ بنت قاسم ' زوجۂ یحیی بن علي المعتلي ' کو ھمراہ لیکر حج کرنے چلے گئے *

جب حسب بیان بالا ادریس کا انتقال ھو گیا تو ابن بقنہ احمد بن موسي نے اُن کے بیٹے یحیی بن ادریس المعروف بہ حیّون کو تخت پر بٹھانے کا ارادہ کیا ۔ مگر اُس سے اِس مین پوري جسارت نہ ھو سکي ' اوٗر متحیر و متردد رہ گیا *

جب اسماعیل بن عباد کے قتل اوٗر ادریس بن علي کي موت کي خبرین نجا ' خادم صقلبي ' کے پاس پھنچین تو وہ اُس وقت سبتہ مین تھا ۔ اُس نے صقالبہ مین سے ایک معتبر شخص کو اپنا قائم مقام بنا دیا ' اوٗر خود حسن بن یحیی کو ھمراہ لے جھاز مین سوار ھوکر حسن بن یحیی کے لئے ترتیب امور کے لئے مالقہ پھنچا ۔ جب وہ مالقہ کے بندرگاہ پر پھنچے تو ابن بقنہ نے قوي نے جواب دے دیا اوٗر وہ قلعۂ کمارش کو بھاگ گیا ' جو مالقہ سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر واقع ھے ۔ حسن اوٗر نجا مالقہ مین داخل ھوئے : وھان کے تمام بربري باشندے اُس کے گرد جمع ھو گئے ' اوٗر حسن بن یحیی سے بیعت خلافت کرکے اُنکو المستعلي کے نام سے موسوم کیا ۔ پھر حسن نے ابن بقنہ کو مخاطب کیا اوٗر اُسے امان دي ۔ مگر جب وہ اُنکے پاس آیا تو اُسے قتل کر دیا ۔ پھر اُنھون نے اپنے برادر عم زاد یحیی بن ادریس کو بھي قتل کر دیا ۔ نجا ایک تاجر شخص کو جو سطیفي کے نام سے مشھور تھا ' حسن کے پاس چھوڑ کر خود سبتہ اوٗر طنجہ کو سدھار گیا ؛ کیونکہ اُسے سطیفي پر بھت اعتبار تھا ۔ تقریباً دو برس تک یھي کیفیت رھي ۔ حسن بن یحیی نے اپنے چچا ادریس کي بیٹي سے نکاح کیا تھا ۔ کھتے ھین کہ اُسي نے حسن کو اپنے بھائي کے بدلے زھر دے دیا ۔ جب اُنھون نے انتقال کیا ' تو سطیفي نے

معاملات مین احتیاط سے کام لیا ۔ اُس نے ادریس بن یحیی کو گرفتار کرلیا' اور نجا کو اس واقعہ سے اطلاع دي ۔ حسن کا ایک چھوٹا سا بیٹا نجا کے پاس تھا ۔ کہتے ہین کہ اُسے بھي اُس نے مارڈالا ۔ واللہ اعلم *

حسن بن یحیی نے کوئي اولاد نہین چھوڑي ۔ جب نجا کو اس واقعہ سے آگاہي ہوئي تو اُس نے سبتہ اور طنجہ پر اپنے ایک معتبر صقلبي شخص کو قائم مقام کیا' اور خود جہاز پر سوار ہوکر مالقہ پہنچا ۔ وہان پہنچ کر اُس نے ادریس بن یحیی کي اور بھي زیادہ حفاظت کي' اور اُن کي قید مین زیادہ سختي کردي ۔ پھر اُسنے یہ قصد کیا کہ حسني بادشاہون کا نام ہي مٹادے اور خود بادشاہ ہو جائے ۔ لہذا اُس نے اُن بربریون کو بلایا' جو شہر کي فوج مین تھے' اور اپنا ارادہ اُن پر ظاہر کردیا ۔ جب اُس نے اُن سے حُسن سلوک کا وعدہ کیا' تو اُن لوگون نے سوائے اُس کي مساعدت کرنے کے اور کوئي چارہ نہ پاکر ظاہر مین تو اُس سے موافقت کا اظہار کیا' مگر باطن مین اُن کو یہ امر نہایت شاق گزرا ۔ الغرض نجا فوج جمع کرکے محمد بن قاسم کے استیصال کے ارادے سے جزیرہ کي طرف روانہ ہوا ۔ چند ایام تک اُس سے جنگ کرنے کے بعد اُسے اپنے ہمراہیون کي نیت مین فتور سا معلوم ہوا ۔ اِس لئے اُسنے مالقہ کو واپس جانا مناسب خیال کیا' تا کہ وہان پہنچ کر اُن مین سے جو جو خطرناک آدمي ہین اُن سب کو خارج کرکے باقي سب سے صلح کرلي جائے اور جس طرح ممکن ہوسکے صقالبہ کو بلاکر اُن کي امداد سے غیرون کے مقابلے کے لئے تقویت حاصل ہو جائے ۔ مگر بربریون کو اُس کے اس ارادے سے اطلاع ہوگئي' اور اُنہون نے مالقہ پہنچنے سے پہلے راستے ہي مین اُسے اچانک قتل کردیا ۔ اُس وقت وہ اپنے گھوڑے پر سوار ایک تنگ راستے مین سے گزر رہا تھا ۔ جو شخص اُسے مارنے والا تھا وہ پہلے ہي سے اُس راستے کے اندر چلا گیا تھا ۔ اُس کے ہمراہیون مین جس قدر صقالبہ تھے سب اپني جانین لے کر بھاگ گئے ۔ جن

لوگون نے اُس سے غدر کیا تھا ' اُن مین سے دو سوار آگے بڑھے اؤر گھوڑے دوڑاتے ہوے مالقه پہنچے ۔ شہر مین داخل ہوکر اُن دونون نے " مبارک ! مبارک !! " کا شور مچا دیا ' اؤر جب سطیفي کے پاس پہنچے تو اُس کو بھي تلوار کے گھاٹ اُتار دیا ۔ بعد مین فوج بھي آ پہنچي ؛ سب نے مل کر ادریس بن یحیی کو قید خانے سے نکالا ' اُن کو اپنا پیش رو بنایا ' اؤر اُن سے بیعت خلافت کرکے " عالي " کے لقب سے ملقب کیا *

عالي سے متناقض امور سرزد ہوئے :- وہ نہایت رحم دل تھے ؛ کثیر الصدقات تھے ' اؤر ہر روز پانچ سؤ (درم ؟) صدقه دیتے تھے ۔ اُنہون نے ہر غریب الوطن کو اُس کے وطن بھیج دیا ' اؤر اُن کي زمینین اؤر املاک اُن کو واپس دے دین ۔ کبھي نہین سنا گیا که اُن کو اپني رعایا مین سے کسي شخص سے عداوت ہي ۔ وہ خوبصورت تھے ' آداب مجلس سے خوب واقف تھے ' شعر اچھا کہتے تھے ؛ مگر با وجود اِن اوصاف کے وہ ہر رذیل و ناکارہ شخص سے صحبت رکھتے تھے اؤر اپنے حرم کو بھي اُن سے پردہ نہین کراتے تھے ۔ کبھي اُن کے صنهاجه یا بنو یفرن ہم نشینون مین سے کوئي شخص اُن سے کوئي قلعه مانگتا تو اُسے عطا کردیا کرتے تھے ۔ ایک مرتبه امیر صنهاجه نے اُن کو لکھا که وہ اپنے وزیر ' مدبر امر اؤر اپنے باپ دادا کے ہم نشین موسی بن عفان سبتي کو اُسکے حوالے کردین ۔ جب اُنہون نے وزیر موصوف سے کہا که صنهاجي نے اُن کو خط لکھ کر اُن کو طلب کیا ہي اؤر یه که اُن کو دینا پڑیگا ' تو موسي بن عفان سبتي نے کہا که " افعل ما تومر ستجدني ان شاءالله من الصابرین " (یعني جو کچھ آپ کو حکم دیا گیا ہي کیجئے ۔ اِن شاءالله آپ مجھ کو صابرین مین سے پائینگے) ۔ غرض که عالي نے اُن کو صنهاجي کے پاس بھیج دیا ' جس نے اُن کو قتل کیا *

عالي نے اپنے چچیرے بھائي محمد اؤر حسن (ابناء ادریس بن علي) کو قلعهٔ اِیرش مین قید کر رکھا تھا ۔ جب اُس قلعے کے معتبرنے

عالي كي رائ کا یہ اضطراب دیکھا ' تو وہ أن کا مخالف هوگیا اؤر أن کے
چچیرے بھائي محمد ابن ادریس کو سردار بنا دیا ۔ جب قصبۂ مالقه
کے سودانیون کو اس امر کي اطلاع هوئي ' تو اُنہون نے عالي کے برادر
عم زاد محمد بن ادریس کي دعوت کا اعلان کیا اؤر محمد کو اپنے
پاس بلایا اؤر قصبه کا راستہ روک دیا ۔ عوام الناس ادریس بن یحیی کے
پاس جمع هوگئے اؤر أن سے قصبه مین جنگ کرنے کي اجازت طلب
کي ۔ اگر وہ اجازت دے دیتے تو سوداني ایک ساعت کے لئے بھي مقابله
نه کر سکتے ۔ مگر اُنہون نے اجازت نه دي اؤر کہا که " تم سب اپنے اپنے
گھر چلے جاؤ اؤر مجھے میرے حال پر چھوڑ دو " اِس پر سب متفرق
هوگئے ۔ أن کا چچیرا بھائي آیا ۔ سلطنت اُس کے سپرد کر دي گئي
اؤر بیعت خلافت کر لینے کے بعد اُس کا لقب " مهدي " رکھا گیا ۔
اُنہون نے خود اپنے بھائي کو اپنا ولي عہد مقرر کیا اؤر اُس کا نام
" سامي " رکھا ۔ پھر اپنے چچیرے بھائي ادریس بن یحیی کو اُسي قلعه
مین قید کر دیا ' جہان وہ خود پہلے قید رہ چکے تھے *

اِن محمد بن ادریس سے شہامت اؤر شدید جرأت ظاهر هوئي ۔ تمام
بربري أن سے خوف زدہ هوگئے ۔ اُنہون نے اُس شخص سے خط و کتابت
کي جو اُس قلعه پر پہرہ دار تھا جہان ادریس بن یحیی قید تھے ' اؤر
اُس کو اپني طرف مائل کر لیا ۔ اُس شخص نے أن کي تجویز کو قبول
کر کے ادریس کي طرف سے دعوئ سلطنت پیش کیا *

جیسا که هم ذکر کر چکے هین ' ادریس کي پہلي ولایت نجا کے قتل
کے بعد هوئي ۔ سبته اؤر طنجه پر دو شخص تھے ' جو أن بربري قبائل
مین سے جو أن کے باپ کے غلام تھے ایک قبیله موسومه به برغواطه کے
افراد تھے ۔ ایک کا نام رزق الله تھا اؤر دوسرے کا سکات ۔ جب حسب
بیان سابق ادریس نے خلع کیا ' تو وہ دونون اپنے اپنے مقامات کي
حفاظت کرتے رهے ۔ جب صاحب قلعۂ آیرش نے أن کي طرف سے

دعوئ سلطنت پیش کیا تو محمد نے اس امر کي وجه سے کسي نوع کا فکر نهین ظاهر کیا ' بلکه سخت استقلال دکھایا . اُن کي والده اُن کو اؤر بهي زیاده شجاع و دلیر بناتي اؤر اُن کے دل کو مضبوط کرتي تهین . وه خود میدان جنگ مین جا جاکر مبتلائے جنگ آدمیون کا دل بڑھاتي تهین . جب اهل بربر نے اُن کا یه شدت عزم اؤر ثبات و استقلال دیکھا ' تو اُن کے رگ و پي مین فتور آ گیا اؤر ادریس بن یحیی کو الگ چھوڑ کے چل دئے . بلکه اُنهون نے یه مناسب سمجھا که ادریس کو اُنهین دونون اهل برغواطه کے پاس بهیج دین ' جن کا هم نے اوپر ذکر کیا هي . ادریس نے اپنے بیٹے کو ان کي حفاظت مین دے رکھا تها . جب ادریس اُن دونون کے هان پهنچے ' تو انهون نے اُن کي تعظیم کي اؤر ان کو لفظ خلیفه سے مخاطب کیا . مگر پهر بهي اُن دونون نے اُن کو اچهي طرح پوشیده رکھا اؤر کسي شخص کو اُن تک نهین پهنچنے دیا . آخر کار اهل بربر کے چند اکابر قوم اظهار تلطف کرکے اُن تک پهنچ هي گئے ' اؤر اُن سے کہا که " یه دونون غلام آپ پر حاوي هو رهے هین اؤر آپ اؤر آپ کے امور مین حائل و هارج هین . آپ همین اجازت دین تو هم آپ کو ان سے نجات دلوادین " . مگر ادریس نے انکار کر دیا ' اؤر ان دونون سے اس بات کا تذکره کر دیا . نتیجه یه هوا که ان دونون نے ان تمام اهل بربر کو نکال دیا ' اؤر ادریس بن یحیی کو بهي خارج کرکے اندلس پهنچا دیا : مگر ان کے بیٹے کو اس کي صغر سني کي وجه سے اپنے پاس هي رکھا . تا هم وه دونون اس دوران مین بهي ان کو خلیفه هي کهه کر مخاطب کرتے رهے *

بعد ازان محمد بن ادریس اپنے بهائي سامي سے کسي خاص وجه سے ناراض هوگئے اؤر ان کو سرحد کي طرف نکال دیا . سامي کوه هائي غماره کي طرف چلے گئے . ان بلاد کے باشندے اِن حسنیون اؤر انکے اهل و عیال کے مطیع و منقاد تهے اؤر ان کي بهت عزت کرتے تهے . پهر اهل

بربر نے محمد بن قاسم سے خط و کتابت شروع کي ' جو جزيرهٔ خضرا
مين مقيم تھے • وہ لوگ ان کے گرد جمع ھو گئے اؤر ان کو مدد دينے
کا وعدہ کيا • محمد کو بھي طمع نے گھير ليا ' اؤر وہ بربريون کے ساتھ نکل
کھڑے ھوئے • ان لوگون نے ان سے بيعت خلافت کرلي اؤر ان کو مہدي
کے نام سے مرسوم کيا • اس وقت کي حالت بھي ہنسي کے قابل اؤر
پر فضيحت تھي : اس وقت چار آدمي تھے ' اؤر ہر ايک اپنے آپ
کو اميرالمومنين کہتا تھا • پھر يہ سب کچھ اتنے ذرا سے قطعهٔ ارض
مين ھو رھا تھا جس کي مقدار تيس (٣٠) فرسنگ کي تھي ! الغرض
انجام کار ان بربريون نے محمد کا ساتھ چھوڑ ديا اؤر اپنے اپنے بلاد کو واپس
چلے گئے • بيچارے محمد ڈر کے مارے جزيرہ چلے گئے اؤر چند روز کے
بعد انتقال کر گئے • کہتے ہين کہ وہ غم مين مر گئے • انھون نے اپنے
پيچھے اپنے آٹھ ذکور قرابت دارون کو چھوڑا • ان کے بعد ان کا بيٹا
قاسم بن محمد بن قاسم جزيرہ کے امور کا متولي ھوا : مگر اس نے خود
کو خليفہ نہين کہا *

محمد بن ادريس اپني موت يعني سنہ ۴۴۵ تک مالقہ مين رھے *

ادريس بن يحيى المعروف بہ عالي بنو يفرن کے پاس مقام تاکرونہ
مين رھے • جب محمد بن ادريس بن يحيى نے انتقال کيا ' تو
عوام الناس نے ادريس عالي کو دوبارہ مالقہ کا بادشاہ بنا ديا • حسني
خاندان مين يہ آخري بادشاہ ہين جو مالقہ پر حکمران ھوئے • جب
اِن کا انتقال ھو گيا ' تو اُن کي متفقہ رائے يہ ھوئي کہ حسنيون کو اندلس
سے خارج کرکے سرحد پر بھيج ديا جائے ' اؤر جو مقامات اُن کے قبضے
مين تھے اُن کو ضبط کرکے اپنے حسب خواہش حکومت کي جائے
چنانچہ انھون نے ايسا ہي کيا ؛ اؤر وہ جو کچھ ارادہ کرچکے تھے پورا
ھو گيا • جزيرهٔ خضراء اؤر اس کے گرد و نواح کے قريہ جات سے ليکر
تاکرونہ ' مالقہ اؤر ان کے مضافات تک اؤر اُدھر قلعهٔ منکب ' اغرناطہ

اؤر اس کے اعمال ' یہ سب بربریوں کے قبضے مین تھا ۔ مزید برآن وہ اشبیلیہ کے بعض اعمال پر بھي قابض تھے : مثلاً قلعۂ اشونہ ' قرمونہ اؤر شلبر ۔ وہ اسي طرح تمام علاقہ جات پر قابض رھے ' تا آنکہ اشبیلیہ مین جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب المعتضد باللہ ابو عمرو عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد لخمي نے ان سے چھین لیا ۔ پھر ان کے بیٹے ابو القاسم المعتمد علي اللہ نے وہ کام پورا کر دیا جو ان کے والد نے شروع کیا تھا *

یہ ھین آخري حالات خاندان حسني کے اؤر اس کے دیگر متعلقات ' جیسا کہ ابو عبد اللہ محمد بن ابي نصر حُمیدي نے بیان کئے ھین ' مین نے اکثر حالات مین اُن ھي پر اعتماد کیا ھي اؤر اُن ھي کي کتاب سے نقل کیا ھي ؛ سواء اُن مواقع کے ' جھان مین نے اُن کي اغلاط کو ظاھر کیا ھي اؤر اپنے مقدور بھر اُن کي اصلاح کي ھي ' و علي اللہ قصد السبیل و ھو المسئول في الھدایة قولا و عملاً *

فصل

متضمن بحالات اندلس بعد از انقطاع دعوت بنو اُمیہ ' بطور اجمال نہ بطریق تفصیل

دعوت بنو اُمیہ کے اختلال کے بعد تمام ملک اندلس کي یہ حالت ھو گئي کہ اھالي اندلس علیحدہ علیحدہ فرقون مین منقسم ھو گئے ۔ ھر طرف لوگ غلبہ حاصل کرنے لگے ' اؤر جس کو جو علاقہ مل گیا ضبط کر بیٹھا ۔ اسي طرح سب نے القاب خلافت بھي آپس مین تقسیم کر لئے ۔ چنانچہ اُن مین سے کسي کا نام معتضد تھا ' کسي کا مامون ' کسي کا مستعین ' کوئي مقتدر تھا ' کوئي معتصم ' معتمد ' موفق ' متوکل وغیرہ وغیرہ ۔ اسي کیفیت کے متعلق ابو علي حسن بن رشیق کھتا ھي کہ :-

۱ "مما یزھدني في ارض اندلس　　سماع مقتدر فیھا و معتضد
القاب مملکة في غیر موضعھا　　کالھر یحکي انتفاخا صولة الاسد"

مین اس فصل مین ان شاء اللہ اُن بادشاھون کے اوٗر اُن علاقہ جات کے نام لکھونگا جن پر وہ غالب ھو گئے تھے ۔ مگر جیسا کہ مین شرط کر چکا ھون، یہ سب بیان بر سبیل اجمال ہي ھوگا ؛ کیونکہ اُن مین سے ہر ایک کے حالات، سیر اوٗر وقائع اتنے ہین کہ اگر مین اُن کي تفصیل کرون تو یہ تصنیف حدِ تلخیص سے متجاوز ھوکر تفصیل و تطویل کے درجے تک پہنچ جائیگي ۔ نیز جو بات مجھے اُن لوگون کے تمام و کمال حالات قلمبند کرنے سے مانع ھوتي ہي، وہ یہ ہي کہ اوٗل تو میرے پاس کتب قلیل تعداد مین ہین، پھر یہ کہ میرے محفوظات دماغي کا بہت سا حصہ بالکل مختل ھو چکا ہي ۔ غرضیکہ :—

سب سے پہلے حصۂ جنوبي پر ایک شخص غالب ھوا، جس کا نام سلیمان ابن ھود اوٗر لقب مؤتمن تھا، اُس کے بیٹے کا مقتدر اوٗر پوتے کا مستعین ۔ یہ بنو ھود اِس حصۂ جنوبي مین طرطوشہ اوٗر اس کے اعمال، سرقسطہ اوٗر اس کے اعمال، افراغہ، لاردہ اوٗر قلعۂ ایوب پر قابض تھے ۔ آج یہ سب علاقہ جات اہل فرنگ کے قبضے مین ہین، اوٗر صاحب برشنونہ (لعنہ اللہ) اُس کا مالک ہي ۔ یہ وُھي ملک ہي جس کو اَرغن کہتے ہین ۔ اس نام سے وہ تمام علاقہ موسوم ہي، جو برشنوني کي سلطنت کے آخر مین بلاد فرانس سے ملحق ہي *

ان بنو ھود کا ایک اوٗر ہمسایہ تھا، جس کا نام عبد الملک بن عبد العزیز تھا اوٗر کنیت ابو مروان ۔ وہ زمانۂ قدیم سے رئیس چلا آتا تھا ۔

---

۱ ترجمہ :— سر زمین اندلس مین جو بات مجھے اُس سے نفرت کرنے اور اُسے ترک کرنے پر مجبور کرتی ھی وہ یہ ھی کہ اُس مین ھر طرف سے مقتدر اور معتضد کے الفاظ سنائی دیتے ھین :

یہ شاھی القاب ھین جو بالکل بیجا ھین، اور ایسے معلوم ھوتے ھین جیسے کوئی بلی اپنے آپ کو پھلا پھلا کر شیر کی سي صولت کا اظھار کرے ۔ (مترجم)

اگر تقدم کا لحاظ کیا جائے ' تو بہ لحاظ شرافت خاندان وہ تمام ملوک اندلس سے زیادہ مستحق ہي ۔ مین اُس کے لقب سے واقف نہین هون ۔ وُہ بلنسیہ اوٗر اُس کے اعمال کا مالک تھا *

اسي سرحد سے ملا هوا ایک اوٗر شخص تھا ' جو ابو مروان بن رزین کہلاتا تھا ۔ اُس کا ملک اعمال طلیطلہ تک تھا *

جو شخص طلیطلہ اوٗر اُس کے اعمال کا مالک تھا وہ امیر ابو الحسن یحیی ابن اسماعیل بن عبد الرحمان بن اسماعیل بن عامر بن مطرف بن موسيٰ بن ذي النون تھا ۔ یہ ابو الحسن از روٗئي ریاست تمام پادشاهان اندلس مین اقدم ہي ۔ وہ سب سے زیادہ شریف النسب اوٗر تقدم مین سب سے زیادہ مستحق تھا ۔ اُس کا لقب مأمون تھا ۔ اُس کے باپ نے پہلے ہي طلیطلہ پر قبضہ کرلیا تھا ' اوٗر اُس کے ملک مین سب سے پہلے فتنہ و فساد برپا کیا تھا ۔ ابو الحسن طلیطلہ اوٗر اُس کے اعمال پر قابض رہا تا آنکہ اُسے وهان سے ادفنش (لعنہ اللہ) نے خارج کردیا ' اوٗر اُس پر سنہ ۴۷٦ مین نصاريٰ قابض هوگئے ۔ چنانچہ وہ آج ہمارے وقت تک نصاريٰ کا دار السلطنت ہي *

قرطبہ اوٗر اُس کے اعمال پر سرحد تک جہور بن محمد بن جہور قابض تھا ۔ ہم اس کا ذکر کرچکے ہین ' اوٗر اس کا نسب بھي لکھ چکے ہین ۔ آخر کار صاحب طلیطلہ اسماعیل بن ذي النون ' والد ابو الحسن مذکور ' نے اُس پر غلبہ پالیا *

اشبیلیہ اوٗر اُس کے اعمال پر قاضي ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد لخمي وهان سے قاسم بن حمود اوٗر اُس کے دونون بیٹون محمد اوٗر حسن کو خارج کرکے قابض هوگیا تھا ۔ ان شاء اللہ اس کي طرف بھي ہم آگے چل کر اشارہ کرینگے *

مالقہ ' جزیرہ ' اغرناطہ اوٗر اُس علاقے کے قرب و جوار پر اہل بربر مین سے بنو برزال صنہاجي قابض تھے ' جیساکہ ہم بیان کرچکے ہین *

مُوریه اؤر اس کے اعمال پر خادم زهیر عامري قابض هوا • پهر خادم خیران عامري نے قبضه کیا • اِن دونون کے بعد اُس پر ابو یحییٰ محمد بن معن بن صمادح الملقب به معتصم نے غلبه پایا' اؤر اُس وقت تک اُس پر متصرف رها که جب سنه ۴۸۴ کے دوران مین یوسف ابن تاشفین لمتوني نے اُسے وهان سے خارج کردیا *

دانیه اؤر اُسکے اعمال کا مالک مُجاهد عامري تها • وه رومي النسل تها' اؤر ابو عامر محمد بن ابي عامر کے موالي مین سے تها • اُس کے بعد اُس کے بیٹے علي بن مجاهد نے اُس کو قبضے مین رکها اؤر موفق لقب اختیار کیا • اندلس مین جتنے اشخاص غلبه یاب هوئے اُن مین سے' جهان تک مجهے علم هي' کوئي شخص اُس سے زیاده خود دار' پاک و خالص عزت و آبرو رکهنے والا اؤر صاف باطن نهین هوا • نه وه خود کبهي شراب پیتا تها' نه شراب خوار کو اپنے قریب آنے دیتا تها • علوم شرعیه سے خوب واقف تها' اؤر علماء شریعت کي تعظیم و تکریم کرتا تها • فتنۂ مرابطین سے چند روز قبل اُس کا انتقال هوا • اُس کي تاریخ وفات مجهے تحقیق طور پر معلوم نهین هوئي *

جو علاقے اندلس کي شمالي جهت مین واقع تهے' اؤر بعض وه شهر جو بحر اعظم سے ملحق هین' اُن پر ابن افطس الملقب به مظفر قابض تها • اُس کا نام مجهے یاد نهین رها • اُس کے بعد اُس کے بیٹے عمر نے قبضه جمایا' جس کي کنیت ابو محمد تهي اؤر لقب المتوکل علي الله • وه بطلیوس اؤر اُس کے اعمال' یابره' شنترین اؤر اشبونه پر قابض تها • یه مظفر علم ادب کے جمع کرنے مین سب سے زیاده حریص تها؛ بالخصوص فنون نحو' لغت' شعر' نوادر اخبار اؤر عیون التاریخ کا بهت شائق تها • جو کچهه اُس نے جمع کیا تها' اُس سے انتخاب کرکے ایک بڑا ذخیره تیار کیا گیا تها اؤر اُس کا نام اُسي کے نام پر رکها گیا تها • وه اُسي نوعیت کي کتاب تهي جیسي روحي

کي "الاختيارات" اؤر ابو محمد ابن قتيبه کي "عيون الاخبار" هين ۔ يه کتاب تقريباً دس عدد ضخيم جلدون مين تهي ۔ مين نے اُس کا اکثر حصه ديکها هي : اُس کا نام "المظفري" تها ۔ اُس کا بيٹا ايک طرف صناعت نظم و نثر مين اعليٰ پايه رکهتا تها اؤر دوسري طرف نهايت درجه شجاعت اؤر اعلي درجے کي شهسواري کي صفات سے متصف تها : وه کبهي کسي جنگ مين غائب نهين رها ' اؤر کوئي شغل اُسے جنگ سے نه روکتا تها ۔ وه برابر اُس وقت تک حکومت کرتا رها که جب مرابطين يعني يوسف بن تاشفين کے آدميون نے اُسے اؤر اُسکے بيٹون ' فضل اؤر عباس ' کو نهايت بے رحمي سے قتل کرديا *

سنه ۴۸۵ کے آغاز هي مين اُن سب کي گردنين ماردي گئين ۔ غرب اندلس مين بنو مظفر کا زمانه لوگون کے لئے گويا دن عيد اؤر رات شب برات تهي ۔ بنو مظفر اهل ادب کے ملجأ و ماؤي تهے ۔ وه لوگ هميشه اُنکے هان رها کرتے تهے ' اؤر اُنکے ايسے ايسے قصايد هين جنهون نے بنو مظفر کے حالات و مآثر کو مضبوط و محکم کرديا هي اؤر اُن کے نام نيک کو زمانے مين زنده رکها هي ۔ اُنهين کے متعلق وزير کاتب فاضل ذو الوزارتين ابو محمد عبد المجيد بن عبدون نے ' جو شهر يابره کے باشنده تهے ' وه قصيدهٔ غرا ' نهين بلکه عقيلهٔ عذرا ' تصنيف کيا هي ' جو رشک سخن هي ' محسن سحر و فن هي ؛ جس نے عقول کے ساته وهي کيا هي جو شراب کرتي هي ؛ کيا تاب که برتري مين کوئي اُس سے مقابله کرے ' يا حُسن و خوبي مين مباهله کرے ؛ جس کي نظير ناياب هي ' جس کي طرف اشاره کرنے والے بے حساب هين ' اؤر جو اپني تفضيل و تقديم مين باقل اؤر جرير کا بهي جواب هي ؛ سبحان الله ! يه بهي عجيب نازنين پرده نشين هي که اپني سهولت مين اس قدر قريب هي که اُس کي طمع هوتي هي ' پهر بهي دور اؤر منيع القدر هي ۔ مين نے اسے اپني اس کتاب مين نقل کيا هي ' گو که اس کا طول

مجھے میری حد رسمی سے باہر لے گیا ہی ' اور میری شرط تلخیص و اختصار میں مخل ہوا ہی ؛ کیونکہ اُس کے مبانی نہایت درست ہین ' اور الفاظ و معانی نہایت چست ہین ؛ اس کے نظم کرنے میں ابو محمد (رحمہ اللہ) نے ایسا طریقہ اختیار کیا ہی جس کا اُن سے پہلے نشان نہ تہا ' اور ایسے اسلوب پر چلے ہین جس کا کسی کو شان و گمان نہ تہا ؛ یہی وجہ ہی کہ اُس کی مثال کمیاب ' نہیں بلکہ نایاب ہی ؛ اور اُس کی نظیر اس قدر عزیز و منیع ہی ' کہ وہم و گمان سے بہی بدرجہا رفیع ہی ؛ اور وہ قصیدہ یہ ہی :—

(۱) الدهر يفجع بعد العين بالاثر فما البكاء على الاشباح و الصور
(۲) انهاك انهاك لا آلوك موعظة عن نومة بين ناب الليث والظفر
(۳) فالدهر حرب وان ابدي مسالمة والبيض والسود مثل البيض والسمر
(۴) ولا هوادة بين الراس تاخذه يد الضراب و بين الصارم الذكر
(۵) فلا تغرنك من دنياك نومتها فما صناعة عينيها سوي السهر
(۶) ما لليالي اقال الله عثرتنا من الليالي و خانتها يد الغير
(۷) في كل حين لها في كل جارحة منا جراح وان زاغت عن النظر

ترجمہ :—

(۱) زمانہ هم کو اصلی چیز دینے کے بعد اُس کی نشانی بھی چھین کر درد ناک کرتا هی · پہر آخر ان فرضی شکلون اور صورتون پر رونے سے کیا حاصل ہے ؟

(۲) مین تم کو منع کرتا هون ' مین تم کو روکتا هون ؛ هان ! مین تم کو نصیحت کرنے مین کوتاهی نهین کرتا : کہ شیر کے پنجون اور کچلیون کے درمیان هرگز بے خبر هوکر نہ سونا !

(۳) گو کہ زمانہ صلح و امن دکھاتا هی ' پہر بہی وہ اصل مین جنگ هی ہے ؛ یہ سب گورے اور کالے گویا سفید تلوارین اور گندم گون نیزے هین !

(۴) کسی تلوارچی کے ایک ضرب سے سرکاٹنے اور اُس کی تیغ نرینہ کے درمیان کسی طرح کی نیکی یا اُمید صلاح نهین هو سکتی .

(۵) خبردار ! دنیا کی اس خوابیدگی سے دهوکا نہ کهانا ! اُس کی آنکھون مین سواہ بیخوابی کے اور کچھ نهین سماتا .

(۶) خدا هماری لغزشهائی شبانہ کو معاف کرے ! ان راتون کو کیا هوگیا هی کہ ان سے بہی زمانہ کی گردشون نے خیانت کی .

(۷) زمانہ کا یہ حال هی کہ وہ هر لمحہ همارے کسی نہ کسی عضو کو مجروح کرتا رهتا هی ؛ گو کہ وہ هماری نگاهون سے پوشیدہ هی .

(۸) تسر بالشيئ لكن كي تغربه	كالايم صار الي الجاني من الزهر
(۹) كم دولة وليت بالنصر خدمتها	لم تبق منها وسل ذكراك من خبر
(۱۰) هوت بداراً و فلت غرب قاتلة	وكان عضبا علي الاملاك ذا اثر
(۱۱) واسترجعت من بني ساسان ماوهبت	ولم تدع لبني يونان من اثر
(۱۲) والحقت اختها طسماً وعاد علي	عاد و جرهم منها ناقص المرر
(۱۳) وما اقالت ذوي الهيات من يمن	ولا اجارت ذوي الغايات من مضر
(۱۴) و مزقت سبا في كل قاصية	فما التقي رائح منهم بمبتكر
(۱۵) وانفذت في كليب حكمها ورمت	مهلهلا بين سمع الارض و البصر
(۱۶) ولم تردّ علي الضلّيل صحته	ولا ثنت اسدا عن ربها حجر
(۱۷) ودوّخت آل ذبيان و اخوتهم	عبسا و غضت بني بدر علي النهر
(۱۸) يوم القَليب بنو بدر فنوا وسعي	قليب بدر بمن فيه الي سقر

ترجمہ :-

(۸) وہ ہم کو کسی چیز سے خوش کرتا ہی ؛ مگر اُس پر پورا اعتبار بھی تو نہین ہوتا . وہ ایک سانپ کی طرح ہی ' جو پھول پتون مین سے نکل کر ڈس لیتا ہی .

(۹) کتنی سلطنتین تھین جن پر تم فتح کرکرکے قابض ہوئے تھے : اب اُن کا کوئی نشان بھی باقی نہین ہی . اب تاریخ سے اُن کا حال دریافت کرو .

(۱۰) وہ جلد جلد فنا ہوگئین اور اُن کے قاتل کی تیزی بھی کند ہوگئی ' حالانکہ وہ ملکون کو بہت تیزی سے کاٹتی تھی .

(۱۱) زمانے نے جو کچھ بنو ساسان کو دیا تھا اُن سے واپس لے لیا ' اور بنو یونان کا نشان بھی باقی نہین چھوڑا .

(۱۲) پھر اُس نے اُن کی سی قوم ' طسم ' کو بھی اُن ہی سے ملا دیا ؛ عاد پر تعدی کی اور جرہم سی کمزور قوم کو بھی غارت کر دیا .

(۱۳) نہ اُسنے یمن کے ذی ہیات پر رحم کیا ' نہ بنو مضر کے ذوی الغایات کو پناہ دی

(۱۴) اُس نے اہل سبا کو ہر دور و دراز مقام مین بھی فنا کر دیا اور کسی صبح خیز شخص نے بھی اُن کی خوشبو نہ سونگھی .

(۱۵) اُس کا حکم بنو کلیب مین جاری ہوا . اُس نے مہلہل کو زمین کے کانون اور آنکھون کے سامنے پھینک دیا .

(۱۶) نہ اُس نے ضلّیل کو اُس کی صحت واپس دی ' نہ بنو اسد کو اُن کے مربّی حُجر سے پھیرا .

(۱۷) اُس نے بنو ذبیان اور اُن کے بھائی بند بنو عبس کو اپنا مطیع کیا ' اور بنو بدر کو دریا پر ذلیل و خوار کیا .

(۱۸) بنو بدر جنگ قلیب مین فنا ہوگئے ' اور بدر کا کنوان اپنے اندر کے آدمیون کو لیکر دوزخ مین چلا گیا .

(۱۹) والحقت بعدي بالعراق علي يد ابنه احمر العينين والشعر
(۲۰) واهلكت ابرويزا بابنه ورمت بيزدجرد الي مرو فلم يحر
(۲۱) و بلغت يزده جرد الصين واختزلت عنه سوي الفرس جمع الترك والخزر
(۲۲) ولم ترد مواضي رستم وقنا ذي حاجب عنه سعد افي ابنة الغير
(۲۳) ومزقت جعفرا بالبيض واختلست من غيله حمزة الظلام للجزر
(۲۴) واشرفت بخبيب فوق فارعة والصقت طلحة الفياض بالعفر
(۲۵) و خضبت شيب عثمان دما وخطت الي الزبير ولم تستحيي من عمر
(۲۶) ولا رعت لابي اليقظان صحبته ولم تزوده الا الضيح في الغمر
(۲۷) واجزرت سيف اشقاها ابا حسن وامكنت من حسين راحتي شمر
(۲۸) وليتها اذ فدت عمرا بخارجة فدت عليا بمن شاءت من البشر
(۲۹) وفي ابن هند وفي ابن المصطفى حسن اتت بمعضلة الالباب والفكر

ترجمہ :-
(۱۹) اور عدی کو عراق مین اُس کے سرخ آنکھون اور سرخ بالون والے بیٹے سے ملا دیا ۔
(۲۰) پرویز کو اُس کے بیٹے سے مروا دیا ، اور یزد جرد کو اس طرح مرو مین پھینکا کہ پھر وہ وھان سے واپس نہ آسکا ۔
(۲۱) یزد جرد کو اُس نے چین پہنچا دیا ، اور اھل فارس کے علاوہ ترکون اور اھل خزر نے اُس کو چھوڑ دیا ۔
(۲۲) نہ اُس نے رستم کی تلوار کو پھیرا ، نہ بنت الغیر کے بارے مین ذو حاجب کے نیزے کو سعد سے روکا ۔
(۲۳) اُس نے جعفر کو تلوارون سے چیر پھاڑ دیا ، اور حمزۂ ظلام کو اُس کے رود بار سے نکال کر درندون کا شکار بنا دیا ۔
(۲۴) اُس نے خبیب کو پہاڑ پر بلند کیا ، اور طلحۂ فیاض کو خاک مین ملا دیا ۔
(۲۵) اُس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سفید داڑھی کو خون سے رنگا ؛ وہ زبیر کی طرف بڑھا ، اور اُسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی شرم نہ آئی ۔
(۲۶) اُسنے ابو یقظان کی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی بھی کچھہ رعایت نہ کی ، اور اُن کو پانی کے موجود ھوتے بھی صرف دھوپ ھی کا توشہ دیا ۔
(۲۷) اُسنے اپنے بد ترین کی تلوار کو ابو حسن کے لئے تیز کیا ، اور شمر کے ھاتھون کو امام حسین رضی اللہ عنہ پر قادر کیا ۔
(۲۸) ای کاشکہ جب اُس نے عمر (رضی اللہ) کے بدلے ایک خارجی کو قربان کردیا تھا ، ویسے ھی علی (رضی اللہ عنہ) کے عوض کسی اور شخص کو فدا کر دیتا !
(۲۹) ابن ھند اور حسن ابن مصطفیٰ کے بارے مین اُس نے ایک ایسی صورت پیش کی جس نے عقل و فکر کو عاجز درماندہ کر دیا ۔

(٣٠) فبعضنا قائل ما اغتاله احد | و بعضنا ساكت لم يوت من حصر
(٣١) واردت ابن زياد بالحسين فلم | يبو بشسع له قد طاح او ظفر
(٣٢) وعممت بالظبي فودي ابي انس | ولم ترد الردي عنه قنا زفر
(٣٣) وانزلت مصعبا من رأس شاهقة | كانت بها مهجة المختار في وزر
(٣٤) ولم تراقب مكان ابن الزبير ولا | راعت عياذته بالبيت والحجر
(٣٥) واعملت في لطيم الجن حيلتها | واستوسقت لابي الذبان ذي البخر
(٣٦) ولم تدع لابي الذبان قاضبة | ليس اللطيم لها عمرو بمنتصر
(٣٧) واحرقت شلو زيد بعد ما احترقت | عليه وجداً قلوب الآي والسور
(٣٨) واظفرت بالوليد بن اليزيد ولم | تبق الخلافة بين الكاس والوتر
(٣٩) حبابة حب رمان أتيح لها | واحمد قطرته نفحة القطر
(٤٠) ولم تعد قضب السفاح نابئة | عن راس مروان او اشياعه الفجر

ترجمہ :-

(٣٠) هم میں سے کوئی تو بولنے والا هی اور کسی نے اُس کو هلاک نہیں کیا هی ؛ اور کوئی ساکت هی ' حالانکہ اُس کی بات میں بستگی نہ تھی .

(٣١) زمانے نے ابن زیاد کو حسین (رضی اللہ عنہ) کے مقابلے میں لا کھڑا کیا اور اُن کے گھر میں تسمہ تک نہیں لگا رکھا اور نہ کسی کو آلودۂ زشت کئے بغیر چھوڑا .

(٣٢) اُس نے ابو انس کے سر کو تلوار کی دھاروں کا عمامہ پہنایا ' اور زفر کے نیزوں نے اُس سے موت کو نہیں روکا .

(٣٣) اُسنے مصعب کو ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر سے اُتارا جہاں مختار کی جان بوجھ سے لدی هوی تھی .

(٣٤) اُس نے ابن زبیر کے مرتبے کی حفاظت نہ کی ' اور نہ اس بات کا لحاظ کیا کہ اُنھوں نے بیت اللہ اور سنگ اسود کے پاس پناہ لے رکھی تھی .

(٣٥) اُسنے لطیم الجن کے بارے میں اپنے حیلے سے کام لیا اور ذو البخر کو ابو الذبان کے قابو میں دے دیا .

(٣٦) اُس نے ابو الذبان کے پاس اُس کی تیغ برندہ نہ رهنے دی ' اور نہ عمر و لطیم نے اُس کی داد دی .

(٣٧) اُس نے زید کے جسم کو جلا کر راکھ کر دیا . اس سے پہلے هی اُس پر آیات و سور کا دل جل رها تھا .

(٣٨) وہ ولید بن یزید کے خلاف کامیاب هو گیا اور اُس نے کاسۂ شراب اور مرو کے درمیان بھی خلافت کو باقی نہ رهنے دیا .

(٣٩) حبابہ کے لئے صرف ایک دانۂ انار مقدر تھا : اور احمد کو ایلوے کی لکڑی کی خوشبو هی نے زمین پر پچھاڑ دیا .

(٤٠) اُس نے مروان یا اُس کے اشیاع فاجرین کے سروں پر سے السفاح کی تلواروں کو نہیں باز رکھا .

(۴۱) واسبلت دمعة الروح الامين علي دم بفم لال المصطفي هدر
(۴۲) و اشرقت جعفر او الفضل ينظره والشيخ يحيي بريق الصارم الذكر
(۴۳) واخفرت في الامين العهد و انتدبت لجعفر بابنه والاعبد الغدر
(۴۴) و ما وفت بعهود المستعين ولا بما تاكد للمعتز من مرر
(۴۵) و او ثقت في عراها كل معتمد و اشرقت بقذاها كل مقتدر
(۴۶) و روّعت كل مامون و مؤتمن و اسلمت كل منصور و منتصر
(۴۷) و اعثرت آل عبّاد لعالهم بذيل ..... لم تنفر من الذعر
(۴۸) بني المظفر والايام لا نزلت مراحل والوري منها علي سفر
(۴۹) سحقا ليومكم يوما ولا حملت بمثله ليلة في غابر العمر
(۵۰) من للاسرة او من للاعنة او من للاسنة يهديها الي الثغر
(۵۱) من للظبي وعوالي الخط قد عقدت اطراف السنها بالعي والحصر
(۵۲) و طوقت بالمنايا السود بيضهم فاعجب بذاك و ماMنها سوي الذكر

ترجمه :-

(۴۱) اُس نے خاندان نبوی (صلی الله علیه و سلم) کے خون کے هدر هو جانے پر روح امین کے بهی آنسو بہائے .

(۴۲) جعفر کو، فضل اور عمر رسیده یحییٰ کے سامنے هی برنده و تیز تلوار کی دهار سے گلے مین پهندا لگاکر مار ڈالا .

(۴۳) اُس نے امین سے عهد شکنی کی اور جعفر سے اُس کے بیٹے اور دوسرے غدار و نمک حرام غلامون کے ساتهه معارضه کیا .

(۴۴) اُس نے المستعین کے وعدون کو پورا نهین کیا اور نه اُس طاقت و توانائی سے وفا کی جس کو اُسی نے المعتز کے لئے مضبوط کیا تها .

(۴۵) اس نے اپنے دستون مین هر ایک معتمد کو باندهه دیا اور اپنے خار و خاشاک سے هر مقتدر کی آنکهین بهر دین .

(۴۶) اُس نے هر مامون و موتمن کو خوف زده کر دیا اور هر منصور و منتصر کو چهوڑ دیا .

(۴۷) اُس نے آل عباد کو پهسلا دیا .... جو کبهی کسی خوف سے نهین بهاگتے تهے .

(۴۸) بنو مظفر اور ایام همیشه مراحل اور لوگ همیشه مسافر هی رهینگے .

(۴۹) دوری هو تمهارے دن کے لئے ! اور کوئی رات زمانهٔ گذشته مین ایسی نهین گزری جیسی تمهاری .

(۵۰) تختهائے شاهی یا عنانون کا کون کفیل هی ؟ اور کون کفیل هی اُن نیزون کا جن کو سرحد پر لیجایا جاتا هی .

(۵۱) کون کفیل هی تلوارون کی دهارون کا اور خطی نیزون کا جن کی زبانون کے اطراف عاجزی اور بے چارگی سے بند هوگئے هین ؟

(۵۲) اُن کے سفید آدمی سیاه موتوں کا طوق پهنے هوئے هین : اس پر تعجب کرو اور ذکر هی کرکرکے خاموش هو جاو .

(۵۳) من للبراعة او من للبراعة او — من للسماحة او للنفع والضرر
(۵۴) او دفع كارثة او ردع آزفة — او قمع حادثة تعيي علي القدر
(۵۵) ويب السماح و ويب الباس لو سلما — و حسرة الدين والدنيا علي عمر
(۵۶) سقت ثري الفضل والعباس هامية — تعزي اليهم سماحاً لا الي المطر
(۵۷) ثلثة ما راي السعدان مثلهم — و اخبر و لو عززا في الحوت بالقمر
(۵۸) ثلثة ما ارتقي النسران حيث رقوا — و كل ما طار من نسر و لم يطر
(۵۹) ثلثة كذوات الدهر منذ نأوا — عنّي مضي الدهر لم يربع ولم يحر
(۶۰) و مر من كل شيئ فيه اطيبه — حتي التمتع بالاصال و البكر
(۶۱) اين الجلال الذي غضت مهابته — قلوبنا و عيون الانجم الزهر
(۶۲) اين الاباء الذي ارسوا قواعده — علي دعائم من عز و من ظفر
(۶۳) اين الوفاء الذي اصفوا شرائعه — فلم يرد احدا منها علي كدر

ترجمہ :-

(۵۳) کون کفیل ھی یراعت کا یا براعت کا یا سماحت کا یا نفع و ضرر کا ؟

(۵۴) یا کون کفیل ھی مصیبت کے دفعیہ کا یا قیامت کو ٹال دینے کا یا کسی حادثہ کے قلع و قمع کا جو مقدر کے خلاف عاجز کر دیتے ھیں ؟

(۵۵) خرابی و ھلاکت ھی سخاوت و شجاعت کے لئے اگر وہ دونوں بیکار کردی جائیں اور دین و دنیا کی حسرت زندگی بھر باقی رھے !

(۵۶) چشم اشکبار فضل و عباس کی قبروں کو آنسووں سے سیراب کرتی ھی . وہ اُن کے جود و سخا کی تعزیت کرتی ھیں نہ باراں سے .

(۵۷) تین چیزیں ھیں جن کا مثل ستارگان سعد نے بھی نہیں دیکھا .

(۵۸) تین چیزیں ھیں جن تک نہ ستارگان نسر اور نہ کوئی اڑنے والی کرگس پہنچی ھی .

(۵۹) تین چیزیں ھیں جو زمانے کی خصوصیات کی طرح جب سے میرے پاس سے غائب ھوئی ھیں تب ھی سے زمانہ بھی غائب ھوگیا ھی ، نہ ٹھیرا ھی نہ واپس آیا ھی .

(۶۰) وہ ھر لذیذ و عمدہ چیز کو اپنے ساتھ لے گیا ھی ، یہاں تک کہ شام اور صبح کو بھی .

(۶۱) وہ جلال کہاں ھی جس کی ھیبت نے صرف ھمارے ھی نہیں بلکہ ستارگان درخشندہ کے دلوں کو بھی پر کر رکھا تھا ؟

(۶۲) وہ احساس غیرت و انکار کہاں ھی جس کی بنیادوں کو اُن لوگوں نے عزت و فتحمندی کے ستونوں پر قائم کیا تھا

(۶۳) وہ وفاداری کہاں ھی جس کے راستوں کو انہوں نے اس طرح صاف کیا تھا کہ کوئی اُسے کبھی گدلا نہیں پاتا تھا ؟

(٦٤) كانو رواسي ارض الله مذ مضوا — عنها استطارت بمن فيها و لم تقر
(٦٥) كانوا مصابيحها فمذ خبوا عثرت — هذي الخليقة يا لله في سدر
(٦٦) كانوا شجي الدهر فاستهوتهم خدع — منه باحلام عاد في خطي الحضر
(٦٧) و يلمه من طلوب الثار مدركه — منهم باسدٍ سُراةٍ في الوغي صبر
(٦٨) من لي ولا من بهم ان اظلمت نوب — و لم يكن ليلها يفضي الي السحر
(٦٩) من لي ولا من بهم ان عطلت سنن — و اخفقت السن الاثار والسير
(٧٠) من لي ولا من بهم ان اطفبت محن — ولم يكن وردها يدعو الي صدر
(٧١) علي الفضائل الا الصبر بعدهم — سلام مرتقب للاجر منتظر
(٧٢) يرجو عسي وله في اختها امل — والدهر ذو عقب شتي و ذو غير
(٧٣) قرطت اذان من فيها بفاضحه — علي الحسان حصي الياقوت والدرر

ترجمه :-

(٦٤) وه خدا کی زمین کی نهرین تهین ؛ جب وه چلے گئے تو وه بهی زمین کے مافیها کو همراه لیکر اڑ گئین .

(٦٥) وه لوگ زمین کے چراغ تهے . جب سے وه بجهه گئے تب هی سے بار خدایا ! یه طبیعت و خو بهی دریا برد هو گئی !

(٦٦) وه همیشه شادمان و طربناک رهتے تهے ، مکر مکر و فریب نے تنگ و دو کرکے اُن کی عقلون کو چهین لیا .

(٦٧) بدله لینے والے بد بخت هین که وه اُن جیسے شیران بیشهٔ شجاعت اور حمله آوران مستقل پر دهاوا کرتے هین .

(٦٨) کون میرے یا اُن کے لئے کفیل هوگا ایسے حال مین که مصائب کا گهٹاٹوپ چها جائے اور اُن کی رات کی کبهی سحر هی نهو ؟

(٦٩) کون میرے یا اُن کے لئے کفیل هوگا اگر سنتین بیکار هوجائین اور اخبار و سیر کی زبانین خاموش هو جائین ؟

(٧٠) کون میرے یا اُن کے لئے کفیل هوگا اگر مصیبت و محنت طول پکڑے ، اور آدمی اُن مین داخل هوکر دوباره باهر آنے کی اُمید نه کر سکے ؟

(٧١) اُن لوگون کے بعد سوا اس کے اور کیا هو سکتا هی که فضائل پر صبر کیا جائے اور ایک ایسے شخص کی طرح سلام کیا جائے جو اجر و ثواب کا منتظر و مترصد هو ؟

(٧٢) اور جو زمانے کے کسی شعبه سے کوئی اُمید باز گشت رکهتا هو ؟ زمانے کے نتائج طرح طرح کے اور تغیر پذیر هوتے هین .

(٧٣) اس نے اهل دنیا کے کانون مین کوشوارهٔ فضیحت پهنا دیا جو اپنے خوبصورت یاقوت ریزون اور مروارید پر گویا اضافه کیا هی .

(۷۴) سیّارةٌ في اقاصي الارض قاطعةٌ شقا شقاً هدرت في البدو والحضر
(۷۵) مطاعة الامر في الالباب قاضية من المسامع ما لم يقض من وطر

یه ابو محمد ' المتوکل علي الله کے هاں کاتب تھے ' اور اُن ہي کے هاں اُن کو ترقي نصیب هوئي تھي • وہ المغرب کے اُن کاتبوں میں سے ایک تھے ' جن میں کتابت اور شاعري کي دونوں فضیلتیں جمع تھیں • با وصف اس کے وہ شعر بہت کم کہتے تھے ' اور اُن کي غزارت آداب اور نباهت قدر کي نسبت سے جو کچھہ اُن سے نقل کیا گیا ہي بہت کم ہي • ہم عنقریب اُن کے رسائل میں سے انتخاب کرکے اِس کتاب میں کسي موزوں موقع پر نقل کرینگے جس سے معلوم هوگا کہ همنے جو تعریف کي وہ بجا ہي *

اُنہوں نے خود ہي اپنا قصه سنایا (خدا اُن پر رحم کرے) کہ جب اُن کي عمر تیرہ سال کي تھي اور وہ اپنے استاد سے پڑھتے تھے ' تو ایک مرتبه اُن کے استاد کي زبان پر یه مصرعه آیا :—

الشعر خُطّة خسفٍ

اور بار بار اس قول کو دهراتے رهے • وزیر ابو محمد (رحمه الله) کہتے ہیں کہ ”میں نے اُس کا دوسرا مصرعه اپني طرف سے لگایا اور اپني تختي پر لکھا جو یه تھا :—

لكل طالب عُرْفٍ

پھر میرے ذہن میں اُس کا دوسرا شعر بھي آ گیا اور وہ یه تھا :—

للشيخ عَيبةُ عيبٍ و للفتي ظَرفُ ظَرفِ

ترجمه :—

(۷۴) وہ زمین کے دور ترین مقامات میں گھومتا اور بدو و حضر کے مقامات بانگ بردار کو چیرتا پھاڑتا رهتا هی .

(۷۵) وہ هر امر میں مطاع هی ' عقلوں پر حکومت کرتا هی اور وہ وہ باتیں سناتا هی کہ جن کو سنتے سنتے سیری نہیں هوتی . (مترجم)

میرے اُستاد نے مجھے دیکھ لیا اور پوچھا کہ "عبدالمجید! تم کیا لکھ رہے ہو؟" میں نے اپنی تختی دکھادی۔ اُنہوں نے اُسے دیکھ کر میرے تھپڑ مارا اور کان کھینچے اور کہا کہ "اس شغل میں نہ پڑو۔" مگر وہ دونوں شعر اپنے پاس لکھ لئے *

اُن (رحمہ اللہ) کے حافظہ کی غزارت کا ذکر وزیر اجل ابو بکر محمد بن وزیر ابو مروان عبد الملک بن ابی العلاء زھر بن عبد الملک بن زھر نے کیا ہے۔ ان ابو بکر نے تقریباً اسی (۸۰) سال کی عمر طویل میں انتقال کیا۔ اُن کا بیان ہے کہ "ایک دن میں اپنے مکان کے مردانے میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پاس ایک کاتب بھی تھا، جس کو میں نے کتاب الاغانی نقل کرنے کا حکم دیا تھا۔ وہ کتاب کے کچھ اجزاء لکھ کر میرے پاس لایا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ "اصل کتاب لاو جس سے تم نے نقل کیا ہے، تاکہ میں تمھارے ساتھ اُس سے مقابلہ کر سکوں"۔ اُس نے کہا "وہ تو میں اپنے ہمراہ نہیں لایا"۔ ابھی ہم دونوں ان باتوں میں مشغول ہی تھے کہ ہمارے پاس مردانے میں ایک شخص آیا، جو برے حال میں تھا، موٹے جھوٹے اور زیادہ تر صوف کے کپڑے پہنے ہوئے تھا، اور ایک پگڑی باندھے ہوئے تھا اور وہ بھی بالکل ڈھیلی ڈھالی۔ میں نے اُسے دیکھ کر یہ سمجھا کہ شاید کوئی گنوار ہے۔ وہ شخص سلام کرکے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ "بیٹا! ذرا وزیر ابو مروان سے میری اطلاع کرکے ملنے کی اجازت لے دو"۔ میں نے کہا "وہ سو رہے ہیں": اور یہ جواب بھی میں اپنے بچپن کی شرارت کی وجہ سے نہایت تکلف سے دیا، کیونکہ میں نے اُس شخص کی حالت ایسی خراب و زدہ دیکھی تھی۔ اِس پر وہ شخص کچھ دیر چپ رہا: پھر کہنے لگا کہ "تم دونوں کے سامنے یہ کیا کتاب رکھی ہے؟" میں نے کہا "آپ اسے کیوں پوچھتے ہیں؟" اُس نے کہا "میں اس کتاب کا نام معلوم کرنا چاھتا ہوں۔ مجھے بھی کبھی کتابوں کے نام معلوم تھے"۔ میں نے کہا "یہ کتاب الاغانی

ہي "۔ اُس نے سوال کیا کہ " کاتب اس کتاب کي کہان تک نقل
کر چکا ہي ؟" میں نے جواب دیا کہ " فلان مقام تک پہنچا ہي " :
اوٗر میں اُس سے محض تمسخر کے طور پر باتیں کرنے اوٗر ہنسنے لگا ۔ اُسنے
کہا " تمھارا کاتب آگے کیون نہیں لکھتا ؟ میں نے کہا کہ " میں نے اُس
سے اصل کتاب طلب کي تھي ' تا کہ اُس سے اِس کا مقابلہ کر سکون '
مگر وہ کہتا ہي کہ میں اصل لایا ہي نہیں " ۔ اُس نے کہا " بیٹا ! اپنے
اجزاء کتاب اُٹھالو اوٗر مقابلہ کرو " ۔ میں نے کہا " کس سے مقابلہ کرون ؟
اصل کہان ہي ؟ " اُس نے کہا کہ " میں نے اپنے بچپن میں یہ کتاب
حفظ کي تھي " ۔ میں اُس کے اِس قول سے مسکرا پڑا ۔ اُس نے میرے
تبسم کو دیکھ کر کہا کہ " ھان بیٹا ! لو اب سنو " ۔ میں سننے لگا اوٗر
اس نے پڑھنا شروع کیا ۔ واللہ کہ اس نے کہیں بھي ایک واو یا ایک
" ف " کي غلطي نہیں کي ۔ اسي طرح تقریباً دو اجزاء پڑھتا
چلا گیا ۔ پھر میں نے اس سے وسط اوٗر آخر کتاب میں سے پڑھنے کو کہا
اوٗر ہر مقام پر اُس کا حفظ بالکل یکسان پایا ۔ مجھے اِس سے سخت
تعجب ھوا : فوراً اُٹھا اوٗر اپنے والد کے پاس جاکر اُن سے یہ قصہ بیان کیا
اوٗر اُس شخص کي شکل صورت بتائي ۔ وہ اس وقت ایک چادر اوڑھے
بیٹھے تھے ' قمیص بھي پہنے ھوئے نہ تھے ۔ اُسي حالت میں فوراً برھنہ
سر برھنہ پا باہر نکلے : دم بھي تو نہ لیا ' اوٗر برابر مجھے ملامت کرتے
جاتے تھے ۔ وہ سیدھے تیر کي طرح اُس شخص کے پاس پہنچے اوٗر
اُس سے بغل گیر ھوے ' اوٗر اُس کا سر اوٗر ھاتھ کو بوسہ دیکر کہنے لگے کہ
" مولائي من ! مجھے معاف کیجئیگا ۔ واللہ اس لڑکے نے ابھي ابھي مجھ
سے آپ کي آمد کي اطلاع کي ہي " ۔ وہ مجھے برا بھلا کہتے جاتے تھے :
مگر وہ شخص انکسار کرتا اوٗر یہ کہتا تھا کہ " اِسنے مجھے پہچانا نہیں " ۔
اوٗر میرے والد کہتے تھے کہ " اچھا بالفرض اس نے آپ کو نہیں بھي
پہچانا ' تو حُسن ادب کو ترک کرنے کے لئے اُسکے پاس کیا عذر ہي ؟ "

اس کے بعد والد اُسے مکان مین لے گئے اوٖر تعظیم کے ساتھ بٹھایا اوٖر بہت دیر تک خلوت مین باتین کرتے رہے ۔ پھر وہ شخص نکلا اوٖر میرے والد بھي برھنہ پا اُس کے ہمراہ تھے ۔ جب وہ دروازے پر پہنچ گئے تو والد نے اپنا خاص جانور منگاکر اس پر چار جامہ کسوایا اوٖر اُس شخص کو قسم دي کہ وہ ضرور اس پر سوار ہو اوٖر پھر اُس جانور کو کبھي واپس نہ کرے ۔ جب وہ شخص چلا گیا ' تو مین نے اپنے والد سے کہا کہ " یہ کون صاحب تھے جن کي آپ نے اس قدر تعظیم کي ؟ " اُنہون نے کہا " خاموش ' افسوس کہ تم اتنا بھي نہین جانتے کہ یہ اندلس کے ادیب ہین ' اوٖر علم ادب مین اندلس کے امام و سید ہین ۔ یہ ابو محمد عبد المجید بن عبدون ہین ۔ کتاب الاغاني کا حفظ ہونا تو اُن کي ذکاوت اوٖر جودت طبع کے مقابلہ مین ایک ذرا سي بات ہے " ۔

مین نے یہ قصہ ابو بکر بن زهر (رحمہ اللہ) سے اُس وقت سنا تھا جب وہ سنہ ۵۹۵ کے دوران مین امیر المومنین ابو عبد اللہ محمد بن ابي یوسف سے تجدید بیعت کي غرض سے ایک وفد کے ہمراہ مراکش سے آئے تھے اوٖر مین اُن سے ملنے کے لئے گیا تھا ۔ اُسي روز وزیر ابو بکر موصوف نے مجھ سے میرا نام اوٖر نسب پوچھ اوٖر سن کر اپنے نام و نسب کا بھي ذکر کیا تھا اوٖر محض تواضع ' شرافت نفس اوٖر تہذیب خلق کي روسے بغیر میري استدعاء کے اپنے ہي یہ اشعار سنائے تھے (قدس اللہ روحہ و سامحہ) :—

[1] لاح المشیب علي رأسي فقلت لہ   الشیب والعیب لاواللہ ما اجتمعا
یا ساقي الكاس لا تعدل الي بها   فقد هجرت الحمیّا والحمیم معا

[1] ترجمہ :— میرے سر پر پیری نمودار ہوئی تو مین نے اس سے کہا کہ " واللہ پیری اور عیب ایک جگہ جمع نہین ہوا کرتے ."

ای ساقی ! جام کو میری طرف مت لا ؛ کیونکہ مین نے نشاط جوانی اور خویشاوند و ہمناسا سب ہی کو ترک کر دیا ہے ۔ (مترجم)

اسي طرح اُنہون نے یہ اشعار بھي سنائے اوٗر کہا کہ میري طرف سے ان اشعار کو بھي یاد رکھنا :—

۱ اني نظرت الي المرآت اذ جُلیتْ   فانکرتْ مقلتاي ,کلما رأتا
رأیت فیها شنیجا لست اعرفه   و کنت اعرف فیها قبل ذاك فتا

اپنے یہ اشعار اُنہون نے مجھے خود ہي اپنے ہي الفاظ مین سنائے :
خدا اُن پر رحم کرے ! اُنکے بہت سے اشعار ہین جن مین اکثر نہایت نفیس ہین ۔ خصوصاً موشحات کے تو وہ امام اوّلین ہین اوٗر اُن مین اُن کا طریقہ وہ غایت قصوی ہي کہ جو شخص اُن کے بعد آئیگا وہ اُن ہي کي پیروي کریگا ۔ صنف شعر مین آخري با کمال شاعر ہین ۔ اگر یہ رسم نہ ھوتي کہ تاریخي کتب مین موشحات درج نہ کئے جائین ' تو اُن کا اس نوع کا کلام جس قدر مجھے یاد ہي اُس مین سے کچھ نہ کچھ ضرور یہان درج کر دیتا ۔

اب ہم پھر احوال اندلس کي طرف رجوع کرتے ہین ۔ یہ رؤساء ' جن کے نام ہم بیان کر چکے ہین ' فتنہ کے بعد اندلس کے ممالک اوٗر اُس کے علاقون پر قابض ھو گئے تھے ۔ اِن مین سے ہر رئیس اپنے اپنے طور پر اُس علاقے کے انتظام مین مصروف تھا جس وہ قبضہ کر بیٹھا تھا ۔ دعوت خلافت بالکل منقطع ھو گئي ' اُس کا نام تک منبرون پر سے اُٹھ گیا اوٗر اندلس بھر مین کہین خلیفۂ اُموي یا ھاشمي کا ذکر بھي باقي نہین رھا ' ما سواء چند ایام کے کہ جب اقتضاء حیلہ اوٗر اضطرار تدبیرِ وقت کے مطابق اشبیلیہ اوٗر اُسکے اعمال مین ہشام المؤید بن الحکم المستنصر کي طرف سے دعوئ سلطنت کیا گیا ۔ آخر کار اسکا بھي انقطاع ھو گیا

۱ ترجمہ :— جب آئینہ میرے سامنے لایا گیا اور مین نے اس مین اپنا چہرہ دیکھا تو میری آنکھون نے جو کچھ دیکھا اُسے نہین پہچانا ۔
مین نے آئینہ مین ایک پیر ترنجیدہ پوست کو دیکھا جس کو مین نہین پہچانتا ' کیونکہ پہلے مین اُس مین ایک جوان کو دیکھا کرتا تھا ۔ (مترجم)

جیسا کہ ان شاء اللہ تعالی آگے اس کا بیان آئیگا۔ فتنۂ اندلس کے بعد اُس کے بادشاہون کا وهي حال هو گیا تھا جو دارا بن دارا کے قتل کے بعد ایران مین طوائف الملوکي کي صورت مین نمودار هوا تھا۔ اُن لوگون کا یہي حال رہا' اندلس کا حال دن بدن ضعیف هوتا گیا' اُسکي حدود پر اختلال برپا رہا' اور اُس کے همسایہ اہل روم کي طمع بڑھتي اور اُنکي نگاہ تیز هوتي چلي گئي: تا آنکہ خدائي تعالی نے اُن مین اتفاق پیدا کیا' شگاف ناچاقي بند هوا' تفرقہ کے بعد نظام پیدا هوا' اختلاف مٹ گیا' دین غالب هوا' اسلام کا بول بالا هوا اور دشمن کي طمع توٹ گئي: اور یہ سب امیر المسلمین ناصر الدین ابو یعقوب یوسف بن تاشفین لمتوني (رحمہ اللہ) کي برکت نفس کے طفیل سے هوا۔ اُن کے بعد اُنکے بیٹے علي کو بھي یہي علو شان نصیب رهي' اور اندلس دوبارہ اپنے امن و امان اور قدیم عیش و سرسبزي پر آ گیا۔ اُن دونون کے زمانے مین اندلس ایک مقام استوار اور جائي امن بن گیا تھا۔ سب سے پہلے اِن دونون هي کے زمانے مین اندلس کے منبرون پر خلافت عباسیہ (ابقاها اللہ) کے لئے دعا کي گئي۔ دعوت عباسیہ اور خلفاء عباسیہ کا ذکر المغرب اور اندلس کے منابر پر اُس وقت تک رہا کہ جب بلاد سوس مین ابن تومرت اور المصامدہ کے قیام سے اُس کا انقطاع هوا' جیسا کہ ان شاء اللہ عز و جل هم آگے چل کر بیان کرینگے۔

فصل

هم برسبیل اجمال اُن ملوک اندلس کا ذکر کر چکے هین جو فتنہ کے بعد اُس پر قابض هو بیٹھے تھے۔ اب هم جزیرہ نمائي اندلس مین سے بالخصوص مملکت اشبیلیہ اور اُس کے بادشاهون کے ذکر کي طرف رجوع هوتے هین۔ اسي سلسلۂ سخن سے وہ حالات بھي متصل هو جائینگے جو همارا مقصود هي اور یہي تذکرہ هم کو اپني اُس غایت کي طرف

لے جائیگا : کیونکہ بادشاہ اشبیلیہ ہي یوسف بن تاشفین اوٚر المرابطون کے اندلس مین داخل ہونے کا سبب ہوا تھا ' جیسا کہ انشاء اللہ تعالي عنقریب بیان کیا جائیگا ۔

اشبیلیہ کے حالات یہ ہین کہ وہ کچھ روز فاطمیّون یعني علي ابن حمود ' قاسم بن حمود اوٚر یحییٰ بن علي بن حمود ' کے قبضے مین رہا ۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہي امر سلطنت و حکومت اُن ہي کے مابین دائر و سائر رہا ۔ جب یحییٰ بن علي نے بربریون کو ہمراہ لیکر قرطبہ پر فوج کشي کي ' اوٚر قاسم بن حمود وہان سے بھاگ گئے اوٚر اشبیلیہ کي طرف جانے کا قصد کیا ' جہان اُن کے دو بیٹے محمد اوٚر حسن مقیم تھے ۔ تمام اہل اشبیلیہ نے اس امر پر اجماع و اتفاق کیا کہ محمد اوٚر حسن کو اُن کے والد قاسم کي آمد سے پہلے ہي شہر سے خارج کردیا جائے ۔ چنانچہ اُنہون نے اُن دونون کو خارج کردیا ۔ جب قاسم آئے تو اُن کو بھي شہر مین داخل ہونے سے روک دیا ' اوٚر بالاتفاق یہ رائے قرار پائي کہ اپنے ہي مین سے کسي ایسے شخص کو آگے کیا جائے جس کو وہ اپنا مرجع بنا سکین اوٚر جس سے اُن کے مابین اتفاق کلي کي صورت قائم ہو سکے ۔ آخرکار خلوص رائے اوٚر تنقیح تدبیر سے اُن سب نے متفقہ طور پر قاضي ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد لخمي کا انتخاب کیا ' کیونکہ وہ لوگ اُن کي عقل کي استواري ' آزادي خیال ' علوء ہمت اوٚر حُسن تدبیر سے واقف تھے ۔ اُنہون نے قاضي موصوف سے اپني رائے کا اظہار کیا ' تو پہلے تو قاضي صاحب کو اس استبداد مین حصہ لینے اوٚر آخر مین تنہا رہ جانے سے خوف ہوا اوٚر انکار کردیا : مگر یہ شرط کي کہ وہ لوگ اپنے ہي مین سے چند لوگون کو اُن کا مددگار ' وزیر اوٚر شریک بنائین اوٚر یہ کہ کوئي امر اُن کے بغیر عمل مین نہ آئے اوٚر کوئي نئي بات اُن کے مشورے کے بغیر نہ کي جا سکے ۔ اس غرض کے لئے جن لوگون کا اُنہون نے نام لیا یہ تھے :—

(۱) وزیر ابوبکر محمد بن حسن زبیدي '
(۲) محمد بن یریم الهاني '
(۳) ابو الاصبغ عیسی بن حجاج حضرمي '
(۴) ابو محمد عبد الله بنْ علي ہوْزني ' اوْر

دیگر حضرات کے نام میرے ذہن سے اُتر گئے ہین ' مگر مین اُن کے قبائل اوْر خاندانون سے واقف ہون ۔ چنانچه یہي کیا گیا ' اوْر جو کچھہ اُنہون نے چاہا اُن لوگون نے وہي کیا ۔ وہ اسي طرح اشبیلیه کے تدبیر امور پر قائم رہے اوْر یه سب مذکور حضرات اُن کے وزراء رہے ۔ اُن کے دو بیٹے تھے ' ایک اسماعیل جس کي کنیت ابو الولید تھي اوْر وہي بڑا تھا ' اوْر دوسرا عباد جس کي کنیت ابو عمرو تھي ۔ جب قاضي ابو القاسم کو یه امید ہو گئي که وہ اُن قلعون پر قبضه کر سکینگے جو اشبیلیه کے قریب ہین ' تو اسماعیل افواج اشبیلیه مین سے ایک لشکر کو ہمراہ لیکر بربریون کے مقابلے کے لئے روانه ہوا ۔ اُسکا اوْر صاحب صنہاجه کا مقابله ہوا ۔ مگر اسماعیل کي افواج نے اُس کا ساتھہ چھوڑ دیا اوْر وہ سب سے پہلے قتل ہوا اوْر اُس کا سر کاٹ کر ادریس بن علي فاطمي کے پاس پہنچا دیا گیا ' جیسا که ہم پہلے بیان کر چکے ہین ۔

حالات ملکي ویسے کے ویسے ہي رہے اوْر قاضي ابو القاسم ملک کا بہترین انتظام کرتے رہے ' تا آنکه اُنہون نے سنه ۴۳۹ کے دوران مین انتقال کیا ۔ وہ ایک صالح و مصلح آدمي تھے ۔

ولایت المعتضد بالله عبّادي

قاضي ابو القاسم کے بعد اشبیلیه اوْر اُس کے اعمال پر اُن کے بیٹے ابو عمرو عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد جانشین ہوئے ۔ وہ اصلاح حال ' حسن تدبیر اوْر انصاف و عدل مین کچھہ عرصه اپنے باپ کے

نقش قدم پر چلتے رهے : پهر اُن کو امور سلطنت مین استبداد کرنے کي سوجهي ۔ وہ چست و چالاک ' صاحب ذہن رسا ' سخت دل ' شجاع النفس ' عالي حوصله اوٗر ذہین آدمي تهے ۔ اس کے ساتهہ ہي تقدیر نے بهي اُن کي مدد کي ۔ وہ وزراءِ مذکور مین سے ایک ایک کي بیخ کني کي کوشش کرتے رهے : اُن مین سے کسي کو قتل کردیا ' کسي کو جلا وطن کیا اوٗر کسي کو خمول و فقر مین مبتلا کرکے مروا ڈالا ' یہان تک که جو کچهہ ارادہ کیا تها اُس کو پورا کرلیا اوٗر پوري طرح اپنا استبداد امر قائم کرکے خود کو المعتضد بالله سے ملقب کیا ۔

کہتے ہین که اُنهون نے یه ادعا کیا تها که ہشام الموید بالله بن الحکم المستنصر بالله اُن کے پاس تهے ' اوٗر جس وجه سے اُنهون نے یه تدبیر و حیله اختیار کیا وہ یہہ تهي که اُن کو اہل اشبیلیه کے اختلاف کو دیکهہ کر یه خوف دامن گیر هوا تها که عامة الناس اُن کے خلاف کهڑے هو جائینگے ' کیونکه اُن لوگون نے المستظہر ' المستکفي اوٗر المعتد جیسے اُمراء بنو اُمیه کے قرطبه مین ظاہر هونے کا حال سنا تها اوٗر اُنهون نے بغیر ایک خلیفه کے رهنا مناسب نہین سمجها تها ۔ نیز یه که اُن کو یه خبر بهي ملي تهي که اُن وزراء نے اولاد بنو اُمیه سے علم خلافت بلند کرنے کي استدعا کي تهي ۔ اس لئے اُنهون نے جو کچهہ دعوي کیا کیا ۔

بیان کیا جاتا ہي که ہشام اُن کے قصر مین رهتا تها ؛ اُن کے حشم مین سے ہشام کے لئے خواص مقرر تهے ۔ ہشام اُن کے لئے بطور حاجب کے کام کرتا تها ' اُن کے احکام کا نفاذ اُسي کے سپرد تها اوٗر وهي اُن کے لئے منابر پر دعاوٗن کے اجراء کا بند و بست کرتا تها ۔ یه کیفیت کئي سال تک قائم رهي ۔ اس کے بعد اُس نے سنه ۴۵۵ مین اُن کا انتقال کرنا ظاہر کیا ' اوٗر رعایا کو خبر مرگ دي اوٗر یه ظاہر کیا که (بزعم خود) اُنهون نے ہشام مذکور سے یه وعدہ کیا تها که وهي اُن کے بعد تمام اندلس پر امیر سلطنت هوگا

المعتضد مختلف ممالک کو تسخیر اؤر اقطار اندلس کے باشاهون کو اپنا مطیع کرتے رهے • اُنہون نے اپنے قصر کے صحن مین لکڑیان لگا رکھي تهین' اؤر جس طرح قصرون مین درخت لگے هوتے هین اُنہون نے بجائے درختون کے اُن لکڑیون کو بادشاهون اؤر رئیسون کے سرون سے آراستہ کر رکھا تھا اؤر اس باغ کے متعلق کہا کرتے تھے کہ "اسے خوب سجانا چاهئے" • اس شخص کے تمام حالات یہ بتاتے هین کہ وہ شہامت' رسائي فکر و ذہن' شجاعت قلب اؤر حدت نفس مین یکتائي زمانہ تھے • لوگ اُن کو ابو جعفر المنصور عباسي سے تشبیہ دیا کرتے تھے • اُن کا خوف اؤر هیبت دور و نزدیک سب کے لئے برابر تھي' خصوصاً اُس وقت سے کہ جب سے اُنہون نے اپنے سب سے بڑے بیٹے اؤر ولي عہد اسماعیل کو نہایت بے رحمي کے ساتھ قتل کروایا تھا • اس کي وجہ یہ تھي کہ اُن کو یہ اطلاع پہنچي تھي کہ اُن کا یہ بیٹا اپني حیات کي درازي اؤر باپ کي موت کي تمنا کرتا هي • المعتضد اس سے باپ کي طرح چشم پوشي اؤر تغافل کرتے رهے : مگر آخر کار اس تغافل کا انجام یہ هوا کہ ایک رات کو اسماعیل نشے مین متوالا هوکر اُس قصر کي دیوار پر غلامون اؤر رذیلون کو همراہ لیکر چڑھ گیا جس مین المعتضد رهتے تھے اؤر اُن کو قتل کر دینے کا ارادہ کیا • مگر دربانون اؤر چوکیدارون کو خبر هو گئي • اسماعیل کے آدمي بھاگ گئے' مگر ایک شخص پکڑا گیا اؤر اُس نے اُن سب کے سامنے اقرار کرلیا اؤر جو کچھ هونے والا تھا سب کچھ کہہ سنایا • یہ بھي کہا جاتا هي کہ اسماعیل اُن لوگون کے ساتھ نہ تھا' بلکہ اُس نے ان کو ایسا کرنے پر برانگیختہ کیا تھا اؤر جو شخص اُس کے باپ المعتضد کو قتل کردے اُس کے لئے ایک زبردست انعام مقرر کیا تھا • واللہ اعلم • المعتضد نے اپنے بیٹے اسماعیل کو پکڑ لیا' اؤر اُس کا تمام مال ضبط کرکے اس کي گردن ماردي • اس واقعہ کے بعد اُنکے خواص مین کوئي بھي ایسا شخص نہ تھا جو اُن سے نہ ڈرتا هو •

مجھے معلوم ہوا ہي که اُنهون نے ایک نا بینا شخص کو مکه شریف مین قتل کرا دیا' جو وهان اُن کے حق مین بد دعا کیا کرتا تها ۔ وه شخص بادیۂ اشبیلیه کا باشندہ تها ۔ المعتضد نے اُس کے مال پر هاته مارا تها' اور وه باقي مال کے بهي ضایع هو جانے سے بالکل فقیر هوکر مکه چلا گیا تها ؛ جہان وه المعتضد کے حق مین بد دعا کیا کرتا تها ۔ جب المعتضد کو اس امر کي اطلاع هوئي' تو اُنهون نے ایک شخص کو بلایا جو حج کو جا رہا تها اور اُسے ایک صندوقچه دیا' جس مین زهر آلود دینار بهرے هوئے تهے ۔ اُنهون نے اس سے کہا که "اس صندوقچه کو نه کهولنا تا وقتیکه مکه مین فلان نا بینا شخص کو دے دو' اور اُس سے ہمارا سلام کہه دینا" جب وه شخص مکه پہنچا' تو اُس نے اُس نا بینا سے ملاقات کر کے وه صندوقچه اُس کو دے دیا اور کہا که "یه المعتضد نے بهیجا ہي" ۔ نا بینا نے لینے سے انکار کیا اور کہا که "یه کیا بات ہي که اشبیلیه مین تو وه مجه پر ظلم کرتا ہي اور حجاز مین میرے پاس صدقات بهیجتا ہي" ۔ مگر وه شخص اُسے سمجهاتا رہا' اور آخر اُسے تسکین هو گئي تو اُس نے وه صندوقچه لے لیا اور سب سے پہلا کام اُس نے یه کیا که اُس صندوقچه کو کهول کر اُس مین سے ایک دینار نکالا اور منهه مین رکهه لیا اور باقي دینارون کو بهي هاته سے الٹتا پلٹتا رہا ۔ آخر زهر نے اپنا اثر کیا اور رات بهي نه آنے پائي تهي که مر گیا ۔ ذرا غور کیجئے که یه کسقدر تعجب کا مقام ہي که ایک شخص جو انتہاء مغرب مین رہتا ہي وه حجاز مین رہنے والے کے قتل کي فکر کرتا ہي ! بالکل اسي طرح اُنهون نے اهل اشبیلیه مین سے ایک مؤذن کو قتل کرایا تها' جو اُن سے ڈر کر طلیطله بهاگ گیا تها اور صبح کو اُنکے لئے بد دعا کیا کرتا تها ۔ وه خیال کرتا تها که چونکه اب مین کسي اور کي سلطنت مین هون اس لئے المعتضد کي شرارت سے امن مین هون ۔ مگر المعتضد برابر حیله جوئي کرتے رہے' اور آخر کار ایک ایسے شخص کو اُس پر مامور کیا جو اُسکا سر کاٹ کر اُن کے پاس لے آیا *

اُن کے ہمسایہ متغلبین مین سب سے بڑے رنج دینے والے اوٗر سب سے شدید بربري صنہاجہ اوٗر بنو برزال تھے' جو اشبیلیہ کے گرد و نواح مین قرمونہ اوٗر اُس کے اعمال پر قابض تھے . اُن کے لئے المعتضد کبھي حیلے کرتے اوٗر کبھي فوج کشي کرتے تھے . آخر اُن کو ذلیل کیا' اُن مین تفرقہ ڈال دیا' اُن کے نظام کو پریشان کردیا' اوٗر اُن کو اُن تمام شہرون سے خارج کردیا : تب جاکر اُن کا راستہ صاف ہوا .

المعتضد کا ایک جاسوس قرمونہ مین رہتا تھا' جو المعتضد کے طرح طرح کے حیلون کے ذریعے اُن کو اہل بربر کي خبرین دیا کرتا تھا . ایک مرتبہ المعتضد نے اپنے اُس قرمونہ والے جاسوس کو کچھ لکھنا چاہا . اس غرض کے لئے اُنہون نے بادیۂ اشبیلیہ کا ایک گنوار بلوایا' جو نہایت بیوقوف اوٗر سخت غافل آدمي تھا' اوٗر اُس سے کہا کہ " اپنے کپڑے اُتار دے " . پھر اُسے ایک جبہ پہناکر اُس کي جیب مین ایک خط رکھکر سلوا دیا اوٗر اُس شخص سے کہا کہ " تم قرمونہ جاوٗ' اوٗر جب اُسکے قریب پہنچو تو ایک گٹھا لکڑي کا جمع کرکے شہر مین جانا اوٗر لکڑي بیچنے والون کي جگہ جاکر کھڑے ہوجانا' اوٗر اپني لکڑیان صرف اُسي شخص کے ہاتھ فروخت کرنا جو تمہین پانچ درم قیمت دے " . یہ تمام باتین اُنہون نے پہلے ہي اپنے جاسوس قرمونہ سے مقرر کررکھي تھین . غرض کہ وہ گنوار اُسي طرح وہان سے روانہ ہوا جسطرح المعتضد نے حکم دیا تھا . اُس نے قرمونہ کے پاس پہنچکر لکڑیان جمع کین (حالانکہ اس سے قبل اُس نے کبھي یہ کام نہ کیا تھا) اوٗر ایک چھوٹا سا گٹھا جمع کرکے شہر مین داخل ہوا اوٗر لکڑہارون کے کھڑے ہونے کي جگہ جاکر کھڑا ہوگیا . لوگ اسکے پاس سے گزرتے اوٗر قیمت پوچھتے' تو وہ کہہ دیتا " مین پانچ درم سے کم مین نہ فروخت کرونگا " جو کوئي سنتا ہنسکر چلا جاتا . اُسے یون ہي کھڑے کھڑے رات ہوگئي . لوگ اُس کا مذاق اُڑاتے تھے؛ کوئي کہتا تھا کہ " یہ آبنوس ہي " :

کوئي کہتا تھا " نہين بلکه عود ہندي ہي " : وغيرہ وغيرہ ۔ آخر المعتضد کا جاسوس بهي وهان سے گزرا اور اُس سے پوچھا کہ " یہ گٹھا کتنے مين بيچوگے ؟ " اُس نے کہا " پانچ درم مين " ۔ جاسوس بولا " اچھا " مين خريدتا هون ۔ ميرے مکان تک پہنچادو ۔ " چنانچه وہ شخص اُسے اُٹھاکر لے چلا اور وہ جاسوس اُس کے آگے آگے روانه هوا ۔ گھر پہنچ جانے پر اُس سے وہ گٹھا رکھوا ليا اور اُسے پانچ درهم دے دئے ۔ وہ ليکر چلنے لگا ' تو جاسوس نے کہا " اس وقت کہان جاتے هو؟ تم جانتے هو که راسته خطرناک ہي ۔ آج رات ميرے ہي پاس سو رهو ۔ صبح کو اپنے گھر چلے جانا ۔ " اس نے مان ليا ۔ جاسوس نے اسے اپنے گھر مين بلا ليا ' اسکے سامنے کھانا لاکر رکھا ' اور اس سے اس طرح سوالات کرنے شروع کئے که گويا اُسے جانتا ہي نہين ۔ اُس سے پوچھا که " تم کہان کے رهنے والے هو ؟ " اُس نے کہا " باديۂ اشبيليه کا ۔ " پھر جاسوس نے کہا که " تم اِس جگه کيون آئے هو؟ حالانکه تم بربريون کي شرارتون ' سختيون اور خونريزيون سے واقف هو ۔ " اُس نے کہا که " مين يہان ايک ضرورت سے آيا هون " اور يه نہين ظاهر کيا که اُسے المعتضد نے بهيجا ہي ۔ غرض که وہ شخص اُس سے باتين کرتے کرتے سو گيا ۔ جب جاسوس نے اُس پر نيند کا غلبه ديکھا تو اس سے کہا که " اپنے کپڑے اُتاردو تا که تمہين نيند اچھي طرح آجائے اور جسم ہلکا رهے ۔ " اُس شخص نے کپڑے اُتار دئے اور سو گيا ۔ المعتضد کے جاسوس نے جبه اٹھايا ' جيب پھاڑي ' خط نکالکر پڑھا ' اور اس کا جواب لکھکر پھر جيب ہي مين رکھکر اسے پہلے کي طرح سي ديا ۔ صبح هوئي تو اس شخص نے اپنا جبه پہنا ' اور اشبيليه چل ديا ۔ جب وہ دارالامارت کے دروازے پر پہنچا اور باريابي کي اجازت مانگي ' تو فوراً المعتضد کے پاس پہنچا ديا گيا ۔ المعتضد نے کہا که " يه جبه اتار ڈالو ۔ " پھر اسے ايسے عمده عمده کپڑے پہنا دئے که وہ خوش هو گيا اور اِس خوشي مين وهان سے نکلا که اسے خلعت

پہنائي گئي ہي ۔ اسے خبر بھي نہ ہوئي کہ وہ کيون گيا اوٗر کيون آيا ۔ المعتضد نے جبہ کي جيب مين سے خط نکال کر پڑھا ' اوٗر جو کچھ کرنا چاہا تھا کيا *

المعتضد تدبير ملک اوٗر استحکام امر کے لئے عجيب و غريب حيلون اوٗر راؤن سے کام ليتے تھے ' اوٗر وہ رائين اکثر ايسي تھين کہ پہلے کسي نے نہ کي تھين ۔ اگر ہم ان کا شمار کرين ' تو بہت طول ہو جائے اوٗر اس کي تفصيل اختصار کي حد سے نکل جائے *

جب ' حسب بيان بالا ' انہون نے اپنے بيٹے اسماعيل کو ' جسکو انہون نے الموید کے لقب سے ملقب کيا تھا ' قتل کر ديا تو انہون نے اپنے بيٹے ابو القاسم محمد بن عباد بن محمد بن اسماعيل بن عباد کو اپنا وليعہد بنايا ' اوٗر اسے المعتمد علي اللہ کا لقب ديا ۔ اس ابو القاسم کي سيرت اپنے باپ کي حين حيات اوٗر بعد از ممات بہت اچھي رہي *

المعتضد باللہ کي امارت کے دوران مين بربريون کے دو بڑے بڑے قبيلے ' لمتونہ اوٗر مسوفہ ' ميدان مراکش مين آکر اترے اوٗر چونکہ وہ مقام تمام بلاد کے وسط مين واقع تھ اس لئے اسي کو اپنا دار الملک قرار ديا ۔ جب وہ وہان اترے ہين اس وقت وہان جنگل تھا ' آبادي نہ تھي ۔ يہ نام بھي انہون نے ايک حبشي غلام کے نام پر رکھا تھا ' جو وہان رہتا تھا اوٗر راستہ لوٹا کرتا تھا ۔ اس حبشي کا نام مراکش تھا ۔ جيسا کہ ہم بيان کر چکے ہين ' بربريون نے اسي کو اپنا وطن بنا ليا ' اوٗر ايک شخص تاشفين بن يوسف نامي کو اپنا سردار مقرر کر ليا ۔ المعتضد ہر وقت اہل سرحد کي خبر دريافت کرتے رہتے تھے کہ آيا بربري مراکش کے ميدان مين آکر اترے ہين يا نہين ۔ اس کي وجہ يہ تھي کہ ايک بزرگ سے ' جو ان کے پاس رہا کرتا تھا ' ان کو يہ معلوم ہوا تھا کہ يہ قوم ان سے يا ان کے بيٹے سے خلع کرائيگي اوٗر اس کو ملک سے خارج کر ديگي ۔ جب ان کو ان لوگون کے وہان جاکر اترنے کي اطلاع ہوئي ' تو انہون نے

اپنے بیٹون کو اپنے پاس بلایا ' انھین اوپر سے نیچے تک دیکھا اور کہنے لگي " کاش که مجھے یه معلوم هو جاتا که اس قوم کي مصیبت مجھپر آکر پڑیگي یا تم پر! " انکے بیٹون مین سے ابو القاسم نے کہا که " خدا مجھکو آپ پر فدا کرے ' اور جو افتاد آپ پر پڑنے والي هے وه مجھ پر پڑے ! " اتفاق کي بات هے که جو دعا انھون نے کي تھي وه ان هي کے مقدر مین تھي ·

المرابطون کے قبیلے ' لمتونه اور مسوفه ' سنه ۴۶۳ کے صدر مین مراکش کے میدان مین آکر اترے ' اور وه سب کے سب سنه ۵۴۰ کے وسط مین یکبارگي وهان سے نکل گئے · اس حساب سے ان کي مدت اقامت ' جب سے وه میدان مراکش مین آئے اور المصامده نے آکر ان کو وهان سے نکالا ' چھیتر (۷۶) سال کي هوتي هے *

المعتضد بالله نے ماه رجب سنه ۴۶۴ مین انتقال کیا · ان کي موت کے سبب مین اختلاف هے · کوئي کہتا هے که بادشاه روم نے ان کے پاس کپڑے بھیجے تھے جن مین زهر تھا ؛ اور کوئي کہتا هے که وه اپني موت مرے · والله اعلم *

ولایت ابو القاسم بن عباد المعتمد علی الله

اُن کے بعد ان کے بیٹے ابو القاسم محمد بن عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد تخت پر بیٹھے اور اپنے لقب " المعتمد علي الله " پر " الظافر بحول الله " کا اضافه کیا · یه المعتمد اپني ذکاوت اور غزارت ادب مین هارون الواثق بالله خلیفهٔ عباسي سے مشابه تھے · ان کے اشعار ایسے تھے جیسے که زیورات بکھرے هوے هوتے هین · ان کے پاس اتنے شعراء اور اهل ادب جمع تھے که ان سے پہلے کسي بادشاه اندلس کے پاس اتنے جمع نه هوئے تھے · علوم مین صرف علم ادب اور اس کے متعلقات کے شوقین تھے · اس کے علاوه ان مین ایسے فضائل ذاتي جمع

تھے ' جن کا حد و شمار نہین : مثلاً شجاعت ' سخاوت ' حیا ' لطافت '
نیز اوٗر باتین جو ان اخلاق شـریفه کے مناسب ہین • مختصر یه ہي
که مین کسي ایسي خصوصیت کو نہین جانتا جس سے آدمي متصف
ہو سکتا ہي ' اوٗر اس کا سب سے بڑا حصه خدا نے المعتمد کو عطا
نه فرمایا ہو • اگر وقت فتح سے المعتمد کي تخت نشیني تک اندلس
کي خوبیان شمار کي جائین ' تو المعتمد ان مین سب سے یکتا اوٗر
سب سے بڑے ہین *

المعتمد اپنے والد کے بعد اشـبیلیه کے امور کے متولي ہوئے • اس
وقت ان کي عمر ۳۷ سال کي تھي • ان پر خلع اوٗر ملک سے جلا وطني
کي جو مصیبت پڑي وہ ماہ رجب سنه ۴۸۴ مین واقع ہوئي • اس
حساب سے ان کي مدت ولایت خلع اوٗر قید کے وقت تک بیس
(۲۰) سـال کي ہوئي • مگر انہون نے اسي عرصه مین ایسے ایسے مآثر
جمع کر لئے ' جو کوئي اوٗر شخص سـو برس یا اس سے بھي زیادہ مین
جمع نه کر سـکتا • ان مین (خدا ان پر رحمت کرے) وہ باتین تھین '
جن سے ان کي تعریف ہمیشه ہمیشه کے لئے باقي رہ گئي *

منجمله انکے شعراء کے ایک صاحب مرسیه کے رہنے والے عبد الجلیل
بن وهبون نامي تھے • وہ بہت اچھا شـعر کہتے تھے اوٗر بہت خوب
مضامین پیدا کرتے اوٗر لطیف معاني نہایت نفاست سے نکالتے تھے •
ایک روز المعتمد کے سامنے حاضرین مین کسي نے عبد الجلیل بن وهبون
کے یه دو شعر پڑھے ' جو انہون نے المعتمد کي خدمت مین حاضر ہونے
سے پہلے کہے تھے :—

۱ قلّ الوفاء فما تلقاہ في احد ولا یمر لمخلوق علي بال

و صار عندهم عنقاء مغربة او مثل ما حدّثوا عن الف مثقال

---

۱ ترجمه :- وفا کمیاب هی ' اور تو اُسے کسی مین بھی نه پائیگا ' نه کسی مخلوق
کے دل مین اُس کا خیال گزرتا هی •

وہ اُن کے لئے مثل عنقاء مغرب کے هوگئی هی ' یا مانند اُس کے جیسے لوگ هزار
مثقال کی باتین کرین • (مترجم)

المعتمد کو ان اشعار نے تعجب مین ڈال دیا' اور اُنہون نے پوچھا کہ "یہ اشعار کس کے ہین؟" حاضرین نے بتایا کہ "یہ عبد الجلیل بن وہبون کے ہین جو حضور کے خدم مین سے ہین. المعتمد نے کہا کہ "وائے بد بختی کہ ایک شخص ہمارے خدام مین سے ہو' ہم پر بھروسہ کرنے والا ہو اور پھر یہ کہے کہ "یہ ایسی بات ہے کہ جیسے لوگ ایک ہزار مثقال کا ذکر کیا کرتے ہین"! کیا کوئی شخص ہمارے متعلق اس سے بھی بد تر بات کہہ سکتا ہے؟" اور یہ کہہ کر حکم دیا کہ عبد الجلیل کو ایک ہزار مثقال دے دئے جائین. جب عبد الجلیل پھر اُن کی خدمت مین شکریہ ادا کرنے کے لئے باریاب ہوئے تو اُنہون نے پوچھا کہ "ابو محمد! اب تو تم نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ وہ خبر سچ ہے؟" کہا کہ "واللہ حضور! دیکھ لیا": اور المعتمد کے طول بقا کی دعا کی. جب اُنہون نے واپس جانے کا ارادہ کیا' تو اُنہون نے کہا کہ "ابو محمد! اب کچھ شعر شاعری کی باتین کرو اور اُس (یعنی ایک ہزار مثقال) کا ذکر نہ کرو".

خدا اُن پر رحمت نازل فرمائے' اُن کے ایسے بہت سے اشعار ہین' جن مین وہ اکثر شاعرون سے بڑھ گئے ہین اور غضب کے شعر نکالے ہین. ہم اُن کے حالات کی تحریر کے دوران مین اُن کے ایسے ایسے حالات بیان کرینگے' جو صاحبان تمییز کے لئے اُن کے کمال کی شہادت ہونگے. اُن کے اشعار مین سے مین نے یہ اقوال انتخاب کئے ہین:—

۱ علّل فوادك قدابلّ علیل ‌ ‌ ‌ ‌ واغنم حیاتك فالبقاء قلیل

---

۱ ترجمہ :- اب کہ مریض اچھا ہوگیا ھے' اپنے دل کو کسی اور طرف مشغول کرو' اور اپنی زندگی کو غنیمت جانو' کیونکہ زندگی تھوڑی ھی ھے.
اگر تم کو ایک ھزار سال کامل کی بھی عمر دی جائے' تب بھی یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ زندگی طویل ھی.
کیا تم کو غم و اندوہ اسی طرح موت کی طرف لے جاتی ھی؟ حالانکہ عود عود ھی رھتا ھی اور باد شمال بھی وھی باد شمال.
رنج و غم تمہارے نفس کو سختی سے کہین نہین لے جا سکتا' حالانکہ پیالہ تمہارے ھاتھ مین ایک شمشیر صیقل کی طرح ھی.
غم و اندوہ عقل ھی کی وجہ سے دل پر حاوی و طاری ہو جاتے ھین; اس لئے مین اسی کو عقل سمجھتا ہون کہ عقلین زائل ہو جائین. (مترجم)

لو ان عمرك الف عام كامل — ما كان حقا ان يقال طويل
اكذا يقود بك الاسي نحو الردي — والعود عود والشمول شمول
لا يستعبيك الهم نفسك عنوة — والكاس سيف في يديك صيقل
بالعقل تزدحم الهموم علي الحشا — فالعقل عندي ان تزول عقول

اُن کے چلنے — نہین بلکه اُترنے — والے اشعار مین سے وہ اشعار ہین جو اُنہون نے ایک چہوتے سے غلام کے متعلق کہے تھے، جو اُنکی خدمت مین رہا کرتا تہا ۔ اُس کو صاحب طلیطله نے اُن کی خدمت کے لئے پیش کیا تہا، اور اُسکا نام "سیف" تہا ۔ وہ اشعار یه ہین :—

سموہ سیفا و في عينيه سيفان — هذا لقتلي مسلول و هذان
اما كفت قتلة بالسيف واحدة — حتي اتيح من الاجفان ثنتان
اسرته و ثناني غنج مقلته — اسيره فكلانا آسر عان
يا سيف امسك بمعروف اسير هوي — لا يبتغي منك تسريحا باحسان

اُن کے رشیق و ملیح اور ہلکے پھلکے اشعار مین سے ذیل کے اشعار بھی ہین جو سلاست مین آب روان ہین اور ملاست مین سنگ تابان ۔ یه اشعار بھی اُنہون نے اُسی غلام کے متعلق کہے تھے اور بہت ہی خوب کہے تھے :—

[1] تم له الحسن بالعذار — و اقترن الليل بالنهار
اخضر في ابيض تبدّي — ذلك آسي وذا بهاري
فقد حوي مجلسي تماما — ان كان من ريقه عقاري

ایک دن وہ اپنے قبه مین بیٹھے ہوئے کچھ لکھ پڑھ رہے تھے اور اُن کے پاس اُن کی ایک خواص کھڑی تھی ۔ ایک روزن مین سے اُن پر

---

[1] ترجمة :— حسن اُس کے رخسارون مین کامل ہوگیا ہی ۔ اُس مین رات اور دن دونون مل گئے ہین ۔
سفید مین سبز اس طرح ظاہر ہو رہا ہی، جیسے ایک گلشن مین گل آس اور گل بہار ۔
میری تمام مجلس بھر گئی ہی ۔ کاش که اُسکا آب دہن میری شراب ہوتا ۔ (مترجم)

دھوپ آ گئي ' تو وہ خواص اس طرح کھڑي ھو گئي کہ اُن پر دھوپ نہ پڑے ۔ اس پر اُنھون نے (خدا اُن پر رحمت کرے) في البديہہ کہا کہ :—

۱ قامت لتحجب ضوء الشمس قامتها عن ناظري حجبت من ناظر الغير
علما لعمرك منها انها قمر هل تكشف الشمس الا صورة القمر

اسي وقت اُن کے خواص مين سے ايک اور لڑکي اُن کے پاس کھڑي ھوئي اُن کو شراب پلاتي جاتي تھي : پيالہ اُس کے ھاتھ ھي مين تھا کہ بجلي چمکي ' جس سے وہ کانپ اُٹھي ۔ يہ کيفيت ديکھ کر اُنھون نے (رحمہ اللہ) في البديہہ کہا کہ :—

۲ ريعت من البرق وفي كفها برق من القهوة لماع
عجبت منها وهي شمس الضحى كيف من الانوار ترتاع

ان کے علاوہ اُن کے اور بھي قطعات ھين ' جو اُنھون نے اپني مجالس اُنس مين يا اپنے اپنے خاص جلساء کي استدعاء پر کہے ھين ۔ وہ اشعار مجھے بہت کم ياد رہ گئے ھين ' اس لئے مين اُن کو نقل نہين کر سکتا ۔ عنقريب اُن کے وہ اشعار نقل کئے جائينگے جو اُنھون نے اپني مصيبت کے زمانے مين کہے ھين اور جو پتھرون کو پگھلا ديتے اور پہاڑون کو پارہ پارہ کر ديتے ھين ۔

المعتمد صرف ايسے ھي شخص کو اپنا وزير بناتے تھے جو شاعر و اديب ھوتا تھا ۔ اس لئے اُن پاس اتنے وزير شعراء جمع ھو گئے تھے کہ اُن سے پہلے کسي کے پاس نہ تھے ۔ اُنکے وزراء مين سے ايک وزير اجل ذو الرياستين ابو الوليد احمد بن عبد اللہ بن احمد بن زيدون بھي تھے ۔ وہ ايک اديب باکمال اور شاعر رائع تھے ' اندلس کے بڑے زبردست اور نفيس القول شعراء مين سے تھے ۔

---

۱ ترجمہ :— وہ اس لئے کھڑی ھوئی ھی کہ اُس کا قد آفتاب کی ضيا کو ميری آنکھ سے روک دے اور وہ اغيار کی نگاہ سے محفوظ ھی ۔
قسم ھی تمھاری جان کی کہ وہ جانتی ھی کہ وہ خود چاند ھی ۔ اور سواء چاند کی صورت کے آفتاب کو کون پوشيدہ کر سکتا ھی ؟ (مترجم)

۲ ترجمہ :— وہ بجلی سے ڈر گئی ' حالانکہ اُس کے ھاتھ مين برق شراب ھی ۔
مجھے تعجب ھی کہ وہ خود آفتاب چاشت ھوکر بھی روشنيون سے ڈرتی ھی ۔ (مترجم)

نسب کي تعریف کرتے تو لوگ کُثیّر کو بھول جاتے تھے ' مدح کرتے تو زھیر کو مات کرتے تھے ' اۆر فخریہ اقوال مین امرؤ القیس بھي گرد ھو جاتا تھا ۔ چنانچہ جو قطعات اُن کي جودت طبع اۆر اتقان صنعت پر شاہد ہین ' اُن مین سے اُن کے یہ اشعار بھي ہین :—

١ بیني و بینك ما لو شئت لم یضع　　سر اذا ذاعت الاسرار لم یذع

یا بائعاً حظه مني ولو بُذلت　　لي الحیاة بحظي منه لم ابع

یکفیك انك ان حمّلت قلبي ما　　لا تستطیع قلوب الناس یستطع

تِهْ احتمِلْ واستطلْ اصبرْ و عِزّ اَهُنْ　　ووَلِّ اُقبِلْ و قلْ اَسمَعْ و مُرْ اُطِع

المعتمد کي وزارت کرنے سے قبل وہ بنو جہور کے ھان وزیر تھے ' کیونکہ اُن کي اصل شہر قرطبہ سے تھي ۔ مگر جب بنو جہور کے ھان اُن کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ' تو وہ اُن کو چھوڑکر قرطبہ کو خیرباد کہہ کر المعتمد کے ھان اشبیلیہ پہنچے ' جہان اُن کا رتبہ بلند ھوا ۔ پھر بھي اُنکو بنو جہور کي طرف سے ایسي ایسي باتین پہنچتي رھین جن سے اُنکو رنج ھوتا تھا اۆر قرطبہ سے بیش از پیش نفرت ھوتي جاتي تھي ۔ اُنہون نے (خدا اُن پر رحم کرے) بنو جہور کو مخاطب کرتے ھوئے یہ اشعار کہے ہین :—

٢ بنو جہور احرقتموا بجفائکم　　فوادي فما بال المدائح تعبق

---

١ ترجمہ :- میرے اور تمہارے درمیان مین وہ بات ھی کہ اگر تم چاھتے تو وہ ضائع نہ ھوتی . گوکہ تمام اسرار فاش ھو جاتے ھین ' مگر وہ راز فاش نہ ھوتا .

ای میری طرف سے اپنے حظ کو فروخت کرنے والے ! اگر میری حیات بھی بدل جاتی تب بھی مین اُس کی طرف سے اپنے حظ و نصیب کو فروخت نہ کرتا .

تمہارے لئے یہی کافی ھی کہ تم میرے دل کو اُس بار سے لاد دو کہ جسے اور قلوب برداشت نہین کر سکتے مگر وہ برداشت کرے .

تم تکبر کرو ' مین برداشت کرتا ھون ؛ تم ظلم کرو ' مین صبر کرتا ھون ؛ تم چیرہ دستی کرو مین ذلت برداشت کرونگا ؛ تم رو گردانی کرو ' مین پیش قدمی کرونگا ؛ تم کہو ' مین سنونگا ؛ تم حکم دو ' مین امتثال امر کرونگا ؛ (مترجم)

٢ ترجمہ :- ای بنو جہور ! تم نے میرے دل کو اپنے ظلم و جفا سے جلا دیا ھی . پھر کیا وجہ ھی کہ تعریفین پھیل رھی ھین ؟

تم نے مجھے عنبر ورد سمجھا : کیونکہ اُس کے انفاس کی خوشبو تم تک جب ھی پہنچتی ھی کہ وہ جلایا جائے . (مترجم)

تعدونني كالعنبر الورد انما تفوح لكم انفاسه حين يحرق

اُن کے تشبیب کے اشعار کي يہ کيفيت تهي کہ وہ اپني رقت مين روح سے اوْر لطافت مين اجزاء ہوا سے مماثل و مشابہ تهے ۔ چنانچہ اُن کے تشبيب و تغزل کي مثال اُن کے اُن اشعار مين ملتي ہي ' جو اُنہون نے اشبيليہ کے قيام کے دوران مين المہدي کي لڑکي ولادہ کي محبت مين لکهے ہين جو قرطبہ مين مقيم تهي : اوْر وہ يہ ہين :-

(۱) بِنتم و بِنا فما ابتلّت جوانحنا شوقا اليكم ولا جفّت مآقينا

(۲) نكاد حين تناجيكم ضمائرنا يقضي علينا الاسي اولا تأسّينا

(۳) حالت لفقدكم ايامنا فغدت سودا وكانت بكم بيضاً ليالينا

(۴) اذ جانب العيش طلق من تالفنا و مورد اللهو صافٍ من تصافينا

(۵) و اذ هصرنا غصون الانس دانية قطوفها فجنينا منه ماشئنا

(۶) لِيَسْق عهدكم عهدُ السرور فما كنتم لارواحنا الا رياحينا

(۷) من مبلغ مُلبسينا بانتزاحهم حُزناً مع الدهر لا يبلي و يبلينا

ترجمہ :-

(۱) تم اور هم جدا هوگئے . نہ هماری پسلیان تمہاری محبت کے مرض سے شفایاب هوئین ، نہ همارے گوشہائے چشم خشک هوئے .

(۲) جب همارے دل تم سے سرگوشی کرتے هین ، تو همارا یہ حال هو جاتا هی کہ گویا غم و اندوہ عنقریب هم پر حکم لگانے والے هین . اگر هم کو تسلی نہ هو جاتی .

(۳) تمہاری گم گشتگی کے سبب سے همارے دن سیاہ هوگئے هین ، حالانکہ تمہاری محبت مین وہ سفید تهے .

(۴) جب کہ خوش عیشی هماری الفت و محبت سے آزاد هوگئی ، حالانکہ چشمۂ لہو و لعب هماری آپس کی صفائی سے صاف تها .

(۵) جب کہ هم نے اُنس کی قریب پهل والی شاخون کو جهکاکر اپنے قریب کیا ، اور اُس مین جو کچهہ هم چاهتے تهے هم نے چن لیا .

(۶) زمانۂ سرور کو چاهئے کہ تمہارے عہد و دیدار کو سیراب کرے ، کیونکہ تم هماری روحون کے لئے بمنزلہ ریاحین کے تهے .

(۷) کون هی جو هماری طرف سے اُن لوگون کو ، جنہون نے هم کو ایسے زمانے مین رنج و غم کا لباس پہنا دیا هی ، جو بوسیدہ نہین هوتا ؛ مگر هم بوسیدہ هوتے جا رهے هین ؛ یہ پیغام پہنچادے کہ :-

(۸) أنّ الزمان الذي ما زال يُضحكنا — انساً بقربهم قد عاد يُبكينا

(۹) غيظ العدي من تساقينا الهوى فدعوا — بان نَغَصّ فقال الدهر آمينا

(۱۰) فانحلّ ما كان معقود بانفسنا — و انبتّ ما كان موصول بايدينا

(۱۱) و قد نكون و ما يُخشي تفرّقنا — فاليوم نحن وما يُرجي تلاقينا

(۱۲) يا ساري البرق غاد القصر فاسق به — من كان صرف الهوي والود يسقينا

(۱۳) و يا نسيم الصبا بلغ تحيّتنا — من لو علي البعد حيّا كان يحيينا

(۱۴) لا تحسبوا نايكم عنا يغيّرنا — ان طال ما غيّر النأي المحبّينا

(۱۵) والله ما طلبت اهواؤنا بدلا — منكم ولا انصرفت عنكم امانينا

(۱۶) يا روضة طال ما اجنت لواحظنا — وردا جناه الصبا غضا و نسرينا

(۱۷) و يا حياة تملانا بزهرتها — مُني ضروبا و لذات افانينا

ترجمہ :-

(۸) وھی زمانہ جو اُن کے قرب کی وجہ سے ھم کو برابر ھنساتا رھتا تھا ، اب ایسا ھوگیا ھی کہ ھم کو رلاتا رھتا ھی ۔

(۹) ھم نے جو ایک دوسرے کو محبت سے سیراب کیا ، اُس پر ھمارے اعداء کو غصہ آگیا اور اُنھون نے دعا کی کہ ھماری زندگی تلخ ھو جائے : چنانچہ زمانے نے اس پر آمین کھی ۔

(۱۰) نتیجہ یہ ھوا کہ ھم مین جو دلبستگی تھی وہ ختم ھوگئی اور جو چیز کہ ھمارے ھاتھون مین رھتی تھی وہ منقطع ھوگئی ۔

(۱۱) حالانکہ ھم ایسے تھے کہ ھمارے جدا ھو جانے کا کبھی خوف نہ تھا ۔ مگر آج ھم ھی ایسے ھین کہ اب ھمارے ملنے کی اُمید نہین پڑتی ۔

(۱۲) ای برق دار ابر شب ! تو صبح کو قصر کی طرف جا اور وھان اُس شخص کو سیراب کر جو ھم کو عشق و محبت پر متصرف رکھتا تھا ۔

(۱۳) اور ای نسیم صبا ! اُس شخص کو ھمارا سلام پہنچادے ، جو کو کہ دور ھی سے سلام کرتا ھی مگر ایک وقت تھا کہ ھمین زندہ رکھتا تھا ۔

(۱۴) تم یہ نہ سمجھنا کہ تمھارا بعد ھم کو بدل دیگا ۔ دوری اگرچہ طویل ھی ھو پھر بھی عاشقون مین تغیر نہین پیدا کرتی ۔

(۱۵) خدا کی قسم ھماری خواھشون نے کبھی تمھارے عوض کسی اور کو نہین طلب کیا ، اور نہ ھماری آرزوئین ختم ھوئی ھین ۔

(۱۶) ای باغ ! عرصہ ھوگیا ھی کہ ھماری نگاھون نے وہ گلھاے رنگین اور وہ نسرین نہین چنے جن کو محبت نے سخت محنت کے بعد چنا تھا ۔

(۱۷) ای وہ زندگی ! جس کی آرزوؤن کے شگوفون اور طرح طرح کی لذات سے ھم اپنے آپ کو پر سمجھتے ھین !

(۱۸) لسنا نسمّیك اجلالا و تكرمة فقدرك المعتلي عن ذاك يغنينا

(۱۹) اذا انفردت فما شوركت في صفة فحسبك الوصف ايضاحا و تبيينا

(۲۰) كاننا لم نبت والوصل ثالثنا والسعد قد غضّ من اجفان واشينا

(۲۱) سرّان في خاطر الظلماء يكتمنا حتي يكاد لسان الصبح يفشينا

(۲۲) يا جنة الخلد ابدلنا بسلسلها والكوثر العذب زقوما و غسلينا

(۲۳) انا قرانا الا سي يوم النوي سُوَرا مكتوبة و اخذنا الصبر تلقينا

مین نے اس قصیدے کو بر سبیل انتخاب نقل کیا ہي نہ کہ مطابق نسق ۔ ممکن ہي کہ میرے ترک کردہ اشعار مین سے اکثر ان اشعار سے اچھے ہون جن کو مین نے یہان نقل کیا ہي ۔ حق یہ ہي کہ مین نے جو اختصار بیان کي شرط کي ہي اُس وعدے کي ایفاء نے مجھے اس قصیدے کے بالتمام والکمال نقل کرنے سے باز رکھا ہي ۔ خدا اُنپر رحم کرے٬ اُن کے بچپن کے زمانے کے نظم کئے ہوئے اشعار مین سے یہ ہین :—

ترجمہ :-

(۱۸) ہم اجلال اور مکرمت کے لحاظ سے تمہارا نام نہین لیتے ٬ کیونکہ تمہارا مرتبہ عالی ہم کو اس سے غنی کر دیتا ہی ۔

(۱۹) جب تم منفرد ہو اور کسی صفت مین کسی کے شریک نہین ہو٬ تو تمہاری یہی صفت از روئی ایضاح و صراحت کافی ہی ۔

(۲۰) ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہم نے کبھی ایسی حالت مین شب باشی ہی نہین کی کہ وصل ہم مین ثالث ہو٬ اور خوشی نے تو گویا ہمارے چغل خورون کی آنکھون کو بندھی کردیا ہی ۔

(۲۱) ہم گویا ایسے تھے کہ جیسے دو اسرار ہین جن کو رات چھپائے رہتی ہی اور بالاخر صبح ہمارا افشا کرتی تھی ۔

(۲۲) ای جنت خلد ! جس نے ہم کو اپنے چشمون٬ اور کوثر کے بدلے زقوم اور غسلین دے رکھا ہی٬

(۲۳) ہم نے جدائی کے دن رنج و غم کی سورتین پڑھی تہین اور اُن سے صبر کا سبق اخذ کیا تھا ۔ (مترجم)

١ اخذتُ ثلث الهوي ولي ثلث و للمحبين فيما بينهم ثُلث
تالله لو حلف العشاق انهم موتي من الوجد يوم البين ما حنثوا
قوم اذا هجروا من بعد ما وصلو ماتوا فان عاد من يهوونه بعثوا
تري المحبّين صرعي في عراصهم كفتية للكهف ما يدرون ما لبثوا

ان اشعار مین سے' جو انهون نے المهدي كي مذكوره بيتي كے عشق مين اور اس كے ايام ملاقات اور قرطبه كي ياد مين كهے هين اور ان كو متنبي كے قصيدۂ كافوريه كے پهلے شعر :—

بما التعلل لا اهل ولا وطن ولا نديم ولا كاس ولا سكن

[يعني :— نه يهان اهل هين' نه وطن هي' نه نديم هي' نه جام شراب هي' نه سكون هي؛ پهر آخر كس طرح تسلي هو! (مترجم)] سے تضمين كيا هي' ايك قصيده هي جس كے شروع كے اشعار يه هين :—

٢ هل تذكرون غريباً عاده سجن من ذكركم و جفا اجفانه الوسن

---

١ ترجمه :- مين نے عشق کا ايك تهائي حصه حاصل كيا ، ايك تهائي ميرے هي پاس تها ، اور باقي ايك تهائي ديگر تمام عشاق مين هي .
قسم به خدا كه اگر عشاق يه قسم اٹهالين كه وه جدائي كے دن غم سے مرجائينگے' تو وه هرگز اس قسم كو فسخ نه كرين .
وه لوگ ايسے هين كه اگر وه وصل سے با مراد هونے كے بعد اپنے محبوبون سے جدا هو جائين ، تو وه مر جاتے هين : ليكن اگر زمانۂ وصل پهر عود كرے تو پهر جي اٹهتے هين .
تم ديكهوگے كه عشاق اپنے ميدانون مين اسي طرح مرده پڑے هين جس طرح اصحاب كهف تهے كه وه يهي نهين جانتے تهے كه كتنے عرصے سے سو رهے هين . (مترجم)
٢ ترجمه :- كيا تم كبهي اس غريب كو بهي ياد كرتے هو جو هر وقت تمهاري ياد كے قيد و غم مين مبتلا رهتا هي اور جس كي آنكهون پر نيند نے ظلم ڈها ركها هي ؟
نيند اس كي سوزشون كو چهپاتي هي اور شوق اسے ظاهر كرتا هي . اس طرح اس كے لئے پوشيدگي اور اظهار دونون برابر هين .
هائے ! كيا اس كا دل اس كي پسليون مين ره گيا هي ؟ حالانكه وه پهاڑيون اور ٹيلون كے هاتهه مين گرو هي !
رات كي مستقل تاريكي مين ايك كبوتري ، جسے - اور مجهے بهي - غم نے لاغر و نزار كر ركها هي ، ميري آنكهه كو بيدار ركهتي هي .
اب حال يه هي كه ايك طرف مين ايك طرف اپني شاخ ايكه پر وه كبوتري رات بسر كرتے هين ، اور شاخ بهي همارے مابين آرام كے خيال سے هلتي اور پهڑكتي هوئي رات گزارتي هي .
هائے ! كيا مين كبهي ان لوگون مين پهر بهي بيٹهه سكونگا جن سے مين محبت كرتا هون ؟ ايك وقت تها كه ان مين اور هم مين ايك عهد تها ، مگر اب وه كينه توز هوگئے هين .
يا كيا تم ان عهدون كو محفوظ ركهوگے جن كو مين ضائع نهين كرتا ؟ بزرگ لوگون كا امتحان عهد كي حفاظت هي سے هوا كرتا هي . (مترجم)

تخفي لواعجه و الشوق يفضحه فقد تساوي لديه السر والعلن
يا و يلتاه ايبقي في جوانحه فواده وهو بالاطلال مرتهن
و ارّق العين و الظلماء عاكفة ورقاء قد شفّها او شفّني حزن
فبتّ اشكو و تشكو فوق ايكتها و بات يهفو ارتياحا بيننا الغصن
يا هل أجالس اقواما احبّهم كنا و كانوا علي عهد فقد ضغنوا
او تحفظون عهودا لا اضيّعها ان الكرام بحفظ العهد تمتحن

اسي قصيدے مين سے يه اشعار بهي هين :—

١ ان كان عادكم عيد فرب فتي بالشوق قد عاده من ذكركم حزن
و افردته الليالي من احبته فبات ينشدها مما جني الزمن
بما التعلل لا اهل ولا وطن ولا نديم ولا كاس ولا سكن

منجمله ان کے اوٗر وزراء کے ایک وزیر ابو بکر محمد بن عمار بهي تهے ' جو ایک نہایت ذکي النفس اوٗر راسخ العلم بزرگ تهے ۔ وہ اندلس کے زبردست شعراء مین سے تهے ' اوٗر ابو القاسم محمد بن هاني اندلسي کے رنگ مین شعر کہتے تهے : بلکه اکثر اشعار ابن هاني سے بهي زیادہ لطیف و شیرین هین ۔ ان کا دیوان شعر اندلس مین هاتهون هاتهه پهرتا هي ۔ مین نے اپنے هم عصر علماء آداب مین کسي کو ایسا نهین پایا جو ان کے شعر کي تقدیم و تاثیر کا قائل نه هو ۔ بلکه اکثر اوقات ان مین سے بعض اس قدر غلو کرتے هین که ابن عمار کو ابو الطیب متنبي اوٗر هیهات سے تشبیه دیتے هین ۔ ان کے نهایت نفیس و لطیف قصائد مین سے ایک وہ قصیدہ هي ' جو انهون نے سرقسطه مین اس وقت لکها تها جب المعتضد بالله نے ان کو المعتمد سے الگ کر دیا تها ؛ کیونکه

١ ترجمه :- اگر تمهارے هان عیدین بار بار آتی هون تو آتی هون ؛ مگر بهت سے جوان ایسے هین جو تمهاری محبت اور یاد کی وجه سے هروقت غم و اندوہ مین مبتلا رهتے هین ' جن کو راتون نے اُن کے محبوبون سے جدا کردیا هی اور وہ زمانے کی سختیون کی وجه سے اُن راتون کی هجو کرتے هوئے رات بسر کرتے هین ۔ (مترجم)

موخر الذکر اپنے اکثر امور کو چھوڑ چھاڑکر ان ہي کے ساتھ مشغول رهتے تھے : اور وہ یہ ہي :—

* علي و الا ما بكاء الغمائم و في و الا ما نياح الحمائم
و عني اثار الرعد صرخة طالب لثار و هز البرق صفحة صارم
و ما لبست زهر النجوم حدادها لغيري ولا قامت له في مآتم

اسي قصیدہ مین وہ المعتضد باللہ کي مدح کرتے ہوئے کہتے ہین :—

ابي ان يراه الله الا مقلدا حميلة سيف او حمالة غارم

[یعني :— اللہ اُس کو صرف اس حالت مین دیکھنا چاھتا ہي کہ وہ دوال شمشیر سے کمر باندھے ہوئے ہو یا کسي تاوان بردار کا بوجھ برداشت کرے ۔ (مترجم)]

ان کے تغزل کي ایک عمدہ مثال ان کے اِس قصیدے مین ملتي ہي ' جو انہون نے المعتضد باللہ کي مدح مین کہا تھا :—

(۱) جاه الهوي فاستشعروه عاره و نعيمه فاستعذبوه اواره
(۲) لا تطلبو في الحب عزا انما عبدانه في حكمه احراره
(۳) قالوا اضرّ بك الهوي فاجبتهم يا حبذاه و حبذا اضراره

* ترجمہ :- ابر کا رونا اگر مجھہ پر نہین تو اور کس پر ھی ؟ کبوتریون کا نوحہ اگر میرے بارے مین نہین ھی تو کس کے لئے ھی ؟

مجھہ ھی سے تو رعد نے ایک بدلہ لینے والے کی طرح غل مچانا سیکھا ھی ' اور مجھہ ھی سے تو برق نے تلوار کا پھلو چمکانا لیا ھی !

سیارھائے درخشندہ نے میرے لئے ھی تو یہ سوگ کے کپڑے پہنے ھین اور ماتم کرنے کو کھڑے ہوئے ھین ' نہ کہ کسی اور کے لئے ! (مترجم)

ترجمہ :-

(۱) اُنھون نے جاہ محبت کو عار سمجھا ' اور اُس کی گرمی کو عذاب جانا .

(۲) عشق مین عزت نہ طلب کرو ؛ کیونکہ وھان یہہ حال ھی کہ آزاد اُس کے غلام ھوتے ھین .

(۳) لوگون نے مجھہ سے کہا کہ " تم کو عشق نے تکلیف دی ھی " . مین نے جواب دیا " سبحان اللہ ! عشق اور اُس کے ضرر وھی کیسے اچھے ھین ! "

(۴) قلبي هو اختار السقام لجسمه زيًّا فخلوه و ما يختاره

(٥) عيّرتموني بالنحول و انما شرف المهند ان ترقّ شفاره

(٦) و شمتّم لفراق من آلفته و لربما حجبَ الهلالَ سراره

(٧) احسبتم السلوان هب نسيمهٗ او ان ذاك النوم عاد غراره

(٨) ان كان اعيى القلب عن حرب الجوى خذلته من دمعي اذاً نصاره

(٩) من قد قلبي اذ تثني قده و اقام عذري اذ اطل عذاره

(١٠) ام من طوي الصبح المنير نقابه و احاط بالليل البهيم خماره

(١١) غصن و لكن النفوس رياضه رشأ و لكن القلوب عراره

(١٢) سخرت ببدر التم غرته كما ازرت علي آفاقه ازراره

(١٣) مازال ليل الوصل من فتكاته تسري الي بعرفة اشجاره

ترجمه :-

(۴) " میرے هی دل نے امراض کو اپنے جسم کا لباس بنایا هی . مهربانی کرکے وه جو کچهه چاهے اُسے اختیار کرنے دو " .

(٥) " تم مجهه پر نزار و نحیف هونے کا عیب لگاتے هو : ذرا یه تو سمجهو که ایک هندی تلوار کی بڑائی اسی مین هی که اُس کی دهار باریک هو ! "

(٦) " تم میرے محبوب و مالوف کے فراق سے خوش هوتے هو : حالانکه بسا اوقات یه هوتا هی که مهینے کی آخری تاریخ مین چاند چهپ جایا کرتا هی ! "

(٧) "کیا تم سمجهتے هو که تسلی و بے غمی کی هوا چل پڑی هی ? یا یه که وه نیند هی جو اونگهه کی صورت مین آئی هی ? "

(٨) " اگر دل سوزش عشق کا مقابله کرنے سے عاجز و درمانده هو گیا هو ، تو خدا کرے که اسی کے مددگار یعنی میرے آنسو اُسے بے یار و مددگار چهوڑ دین ! "

(٩) وه که جس کے قد کے نگاه کے سامنے سے هٹ جانے نے میرے دل کو پاره پاره کر دیا هی ، اور جس کے طول رخسار سے میرا عذر قائم هوا هی .

(١٠) یا وه که جسکے نقاب نے صبح روشن کو پا مال کردیا هی ، اور جسکے دوپٹه نے شب تاریک کو احاطه کر لیا هی .

(١١) وه ایک شاخ هی ، مگر جانین اس کا باغ هین ؛ وه ایک آهو بره هی ، مگر دل اس کے لئے بمنزله درختان عرار کے هین .

(١٢) اُس کی پیشانی بدر کامل پر هنستی هی ، بعینه جیسے که اُس کے تکمه هائے قمیص آفاق کو حقیر سمجهتے هین .

(١٣) اُس کے اشجار شبهائے وصل مین خوشبو کے ساتهه اُس کی بے باکیون اور خونریزیون کو لئے هوئے میرے پاس آیا کرتے تهے .

(۱۴) ویجود روض الحسن من وجناته   دمعي فینديٰ رنده و بهاره
(۱۵) حتي سقاني الدهر کاس فراقه   فسکرت سکرا لا یفیق خماره
(۱۶) و وقفت فی مثل المحصّب موقفا   للبین من حب القلوب جماره
(۱۷) حیران اعمی الطرف وهو سماؤه   و اذاب فیه القلب وهو قراره
(۱۸) و لئن یذبه وهو مثواه فکم   قد احرقت عود العفارة ناره
(۱۹) ان یهنه انی اذعت لحبه   قلبی و ذاعت عنده اسراره
(۲۰) فلیهن قلبی ان شکاه وشاحه   لسواره فاقتص منه سواره
(۲۱) فوحسنه لقد انتدبت اوصفه   بالبخل لولا ان حمصا داره
(۲۲) بلد رمتنی بالمنی اغصانه   و تفجرت لی بالندی انهاره

اِن ابن عمار کو المعتمد کے ساتھ عجیب واقعات پیش آئے ۔
اہل اندلس نے اُن کے جمع کرنے مین اعتنا کیا ہی ' اور مین انشاء اللہ

ترجمہ :-
(۱۴) میرے آنسو ٹپک ٹپک کر باغ حسن کو سیراب کرتے ھین ' جس سے اُس کے گلہائے رند و بہار تر و تازہ ہو جاتے ھین ۔
(۱۵) آخر زمانے نے مجھے اپنا جام فراق پلا دیا ' جس سے مین ایسا مد ھوش ھو گیا کہ اس مد ھوشی سے کبھی افاقہ نہین ۔
(۱۶) اور مین مقام محصب کی طرح کھڑا رہ گیا ' کہ دلون کی محبت اُس پر جدائی کے سنگریزے برساتی ھی ۔
(۱۷) حیران اور کور چشم ' حالانکہ وہ اس کا آسمان ھی ۔ اس نے اس مین دل کو پگھلا دیا ھی ' حالانکہ وھی اس کا مقر تھا ۔
(۱۸) اور اگر اس نے اُس کو اُس کی قرارگاہ مین پگھلا دیا ' تو یہ کچھ تعجب کی بات نہین ھی ' کیونکہ اس کی آگ اکثر عفارہ درخت کی لکڑی کو جلا دیا ھی ۔
(۱۹) اگر وہ اس سے خوش ھوتا ھی کہ مین نے اس کی محبت مین اپنے دل کو پگھلا دیا ھی اور اس کے پاس اسی کے راز فاش ھوگئے ھین '
(۲۰) تو میرے دل کو خوش ھونا چاھئے ' اگر اس کا ھار اس کی ھدت اور تیزی کی شکایت کرے ' کہ اس کی شدت کم ھو گئی ۔
(۲۱) قسم ھی اس کے حسن کی کہ اگر شہر حمص اس کا گھر نہ ھوتا تو مین اُسے ضرور بیابان کہتا ۔
(۲۲) وہ ایک ایسا شہر ھی جس کی شاخون نے میرے دل کو آرزومند کر دیا ھی اور جس کے دریاون نے مجھے پانی سے سیراب کر دیا ھی ۔ (مترجم)

اُن مین سے مجھے جو کچھہ یاد ہي یہان درج کرونگا : مگر اُسي شرط کے ساتھہ جس کا مین نے التزام کیا ہي ' اوٗر اس حد سے نہ گزرونگا جو مین نے مقرر کي ہي • وجہ یہ ہي کہ مین نے شروع شباب مین ابن عمار کے ان حالات کي طرف ' جو المعتمد کي صحبت مین آداب کے متعلق گزرے ' خاص توجہ کي تہي • مین نے اپنے حافظہ کے خزانے کو تلاش کیا ' تو ان مین سے بہت کم کو موجود پایا ' اوٗر وہي مین انشاء اللہ عز و جل یہان بہي درج کرتا ہون *

اِن کا نام محمد بن عمار اوٗر کنیت ابوبکر ہي • ان کي اصلیت شہر شلب کے اعمال مین سے شنبوس نامي ایک قریہ سے ہي • ان کا اوٗر ان کے والد کا مولد یہي مقام ہي • ان کا خاندان ایک گمنام خاندان تہا • ان کو یا ان کے اسلاف کو زمانۂ قدیم یا خود ان کے ایام مین کوئي ریاست یا شہرت حاصل نہ تہي ' نہ اس زمانے مین ان مین سے کسي کا ذکر کیا گیا ہي • ابن عمار ابہي طفلي ہي مین تہے کہ شلب مین وارد ہوئے • وہین بڑہے اوٗر وہین علماء کي ایک جماعت سے ' جن مین ابوالحجاج یوسف بن عیسیٰ الاعلم بہي شامل ہین ' علم ادب حاصل کیا • پہر قرطبہ گئے • وہان بہي علم ادب حاصل کیا ' شعر و شاعري مین مہارت پیدا کي اوٗر اسي کو اپنا ذریعۂ معاش بنایا • وہ اندلس بہر مین اسي سے فائدہ اتہاتے پہرتے تہے • وہ سوا بادشاہان اندلس کے اوٗر کسي بادشاہ کي مدح کي خصوصیت نہین کرتے تہے • وہ اسکي پرواہ نہ کرتے تہے کہ ان کو کوئي بادشاہ عطیہ دیتا ہي یا معمولي بازاري آدمي • اس کے متعلق ان کا ایک عجیب لطیفہ ہي : وہ یہ کہ وہ اپنے مختلف اسفار مین سے ایک کے دوران مین شلب گئے • اس وقت ان کي یہ حالت تہي کہ ان کے پاس سواء ایک سواري کے جانور کے اوٗر کچھہ نہ تہا ؛ اوٗر طرہ یہ کہ اس جانور کے لئے بہي چارہ تک نہ تہا • انہون نے بازاریون مین سے ایک بڑے آدمي کي شان مین چند اشعار

کہہ کر اس کے پاس بھیج دئے ۔ اس شخص نے ان کي یہ قدر کي کہ جو کا توبرہ بھرکر ان کے پاس بھیج دیا ' اور انہون نے اس کو بہت ہي بڑا صلہ اور بہترین انعام سمجھا ۔ پھر یہ اتفاق ہوا کہ ابن عمار کے حال مین ترقي ہوتي چلي گئي ' قسمت نے ان کي مساعدت کي اور بخت نے یاوري ۔ ہوتے ہوتے یہ نوبت آئي کہ المعتمد نے صاحب امر ہوتے ہي ان کو شہر شلب اور اس کے اعمال کا حاکم مقرر کردیا ۔ چنانچہ وہ اپنے بہت سے سوار ' غلام اور حشم لیکر وہان پہنچے ؛ اور ایسي نخوت دکھلائي کہ المعتمد علي اللہ نے اپنے والد المعتضد باللہ کي طرف سے وہان کا حاکم مقرر ہونے کے وقت نہ ظاہر کي تھي ۔ ابن عمارنے سب سے پہلي بات جو وہان جاکر دریافت کي وہ اپنے جو عطا کرنے والے شخص کے متعلق تھي ۔ انہون نے دریافت کیا کہ " وہ شخص کیا کرتا ہي ؟ زندہ بھي ہي ؟ " لوگون نے کہا " ہان " ۔ یہ سنکر انہون نے وہي توبرہ ' جو اس نے جو سے بھرکر بھیجا تھا ' درہمون سے بھرکر اسکے پاس بھیج دیا اور اپنے قاصد کے ہاتھہ کہلا بھیجا کہ " اگر تم اس کو گندم بھرکر بھیجتے تو ہم سونا بھرکر دیتے " ۔ غرض کہ ابن عمار یون ہي پریشان حال رہے ' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین ' تمام اندلس مین طالب جود و عطف مین سرگردان پھرتے رہے ' تا آنکہ ان کي المعتضد باللہ ابو عمر تک رسائي ہو گئي اور انہون نے ان کي مدح مین اپنا وہ مشہور و معروف قصیدہ پڑھا ' جس کي ابتداء یون ہوتي ہي کہ :—

۱ ادر الزجاجۃ فالنسیم قد انبري　　والنجم قد صرف العنان عن السرا

والصبح قد اھدي لنا کافورہ　　لما استرد اللیل منا العنبرا

اسي قصیدے مین المعتضد کي مدح مین کہتے ہین کہ :—

---

۱ ترجمہ :— آبگینہ کو گردش دو ' کہ نسیم چلنے لگی ھی اور ستارون نے بھی اپنے سفر شبینہ سے باگ موڑی ھی ۔

اور صبح نے اپنا کافور ھم کو دکھا دیا ھی ' کیونکہ رات نے اپنا عنبر ھم سے واپس لے لیا ھی ۔ (مترجم)

۱ عباد المخضر نائل كفه　　والجوء قد لبس الرداء الاغبرا
قدّاح زند المجد لا ينفك من　　نار الوغي الا الي نار القرا
يختار ان يهب الخريدة كاعبا　　والطرف اجرد والحسام مجوهرا

اسي قصيدے مين ايک واقعه كي تعريف مين ، جو المعتضد كو بربر مين پيش آيا تها ، كهتے هين :—

۲ شقيت بسيفك امة لم تعتقد　　الا اليهود و ان تسموا بربرا
اثمرت رمحك من رؤوس كماتهم　　لما رايت الغصن يعشق مثمرا
وخضبت سيفك من دماء نحورهم　　لما عهدت الحسن يلبس احمرا

اس قصيدے مين ايک بيت هي كه اُس كا مثيل نه كسي متقدم نے كها نه متاخرنے ؛ اور وه يه هي :—

السيف افصح من زياد خطبة　　في الحرب ان كانت يمينك منبرا

[يعني :— تلوار دوران جنگ مين زياد سے بهي زياده فصاحت كے ساتهه تقرير كرتي هي ، بشرطيكه آپ كا داهنا هاتهه منبر هو . (مترجم)]

المعتضد نے اس قصيدے كو سن كر بهت پسند كيا ، ابن عمار كو مال اؤر كپڑے اؤر سواري عطا كي ، اؤر حكم ديا كه اُن كا نام شعراء كے دفتر مين درج كرديا جائے . پهر اُنكا تعلق المعتمد علي الله سے هو گيا ،

۱ ترجمه :— عباد ، جس كے هاتهه كی بخشش تر و تازه رهتی هی ، اور جوء نے غبار آلود چادر اوڑهه لی هی .
وه مجد كے چقماق سے آگ نكالتا هی ، اور آتش جنگ سے عليحده هوتا هی تو آتش مهمان نوازی هی كو سوزان كرتا هی .
جب وه كسی كو انعام دينے لگتا هی تو دختر نار پستان ، اسپ اجرد اور شمشير جواهر نگار كو انتخاب كرتا هی . (مترجم)
۲ ترجمه :— آپ كی تلوار سے ايک ايسی قوم پر بد بختی ٹوٹ پڑی جو اعتقادا يهودی هی اور بربر كهلاتی هی .
آپ نے اپنے نيزے كو اُن لوگون كے دلاورون كے سرون سے باردار كرديا ، جب آپ نے ديكها كه شاخ باردار اچهی معلوم هوتی هی .
اور آپ نے اپنی تلوار كو ان كے سينون كے خون سے رنگ ديا ، جب آپ نے ديكها كه حسن سرخ رنگ كے لباس سے پيدا هوتا هی . (مترجم)

جو اُن دنوں جوان تھے ۔ اُن کی وجہ سے اُن کے حال میں اور بھی ترقی ہوتی چلی گئی؛ اور ان کے طفیل و وسیلہ سے ان کی قرت بھی بڑھ گئی اور مضبوط ہوتی گئی' یہاں تک کہ وہ المعتمد کے مقربان خاص میں سے ہو گئے اور یہہ نوبت آ گئی کہ المعتمد اُن کو اپنے مُوئے سینہ بھی زیادہ عزیز اور اپنی حبل ورید سے بھی زیادہ قریب رکھنے لگے' اور دن رات میں کسی وقت اُن سے جدا نہ ہوتے ۔ اسکے بعد اتفاق یہ ہوا کہ المعتمد علی اللہ اپنے والد کی جانب سے شلب کے حاکم مقرر ہو گئے ۔ اُنھوں نے ابن عمار کو اپنا وزیر بنا لیا اور تمام امور کو اُن ہی کے ہاتھ میں دے دیا ۔ ابن عمار ان پر اس شدت سے غالب ہو گئے کہ دونوں کی برائیاں سنتے سنتے لوگوں کے کان پک گئے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ المعتضد نے بھی یہی مُناسب سمجھا کہ دونوں کو علیحدہ کردیا جائے ۔ چنانچہ' جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا ہی اُن کو وہاں سے نکال دیا گیا ۔ وہ انتہاء بلاد اندلس میں یوں ہی مُسافرانہ پھرتے رہے ۔ آخر جب المعتضد کا انتقال ہو گیا' تو المعتمد نے ان کو دوبارہ بلاکر پھر مقربان خاص میں شامل کرلیا : یہاں تک کہ وہ المعتمد کے ساتھ ایسے ایسے امور میں شریک تھے کہ جن میں کوئی شخص اپنے بھائی یا باپ کو بھی شریک نہیں کرتا ۔ جس زمانے میں یہ دونوں شلب میں تھے' ابن عمار پر ایک عجیب واقعہ گزرا ۔ وہ یہ کہ ایک رات کو المعتمد نے ان کو اپنی مجلس اُنس میں بلایا' جیسا کہ اُن کی عادت تھی ۔ لیکن اُس رات انھوں نے ان پر زیادہ اکرام مبذول فرمائے ۔ جب سونے کا وقت ہوا' تو المعتمد نے ابن عمار کو قسم دی کہ وہ ان ہی کے تکیہ پر سر رکھ کر سوئیں ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ ابن عمار کا بیان ہی کہ "خواب میں میں نے سنا کہ ہاتف غیب مجھ سے کہتا ہی کہ "ای مسکین! اس پر غرہ نہ ہونا ۔ یہ شخص تجھ کو عنقریب قتل کردیگا' کچھ ہی عرصہ گزریگا!" میں گھبراکے جاگ اُٹھا اور تعوذ کیا ۔ مگر پھر

سویا تو ہاتف نے پہلے کي طرح پھر مجھ سے یہي کہا ۔ میں پھر بیدار ہوگیا ؛ اوٗر پھر سویا تو تیسري مرتبہ پھر وھي بات سني ۔ میں پھر جاگ اُٹھا ' کپڑے اُتار ڈالے اوٗر ایک بوریا اپنے اوپر لپیٹ لیا ۔ پھر یہ ارادہ کیا کہ قصر کے دروازے تک پہنچ جاؤں اوٗر صبح ھو تو پوشیدہ طور پر نکل جاؤں ' ساحل بحر پر پہنچ کر سرحد کو چلا جاؤں ' بربر کے پہاڑوں میں جا رھوں اوٗر وھیں مر جاؤں ۔ اتنے میں المعتمد کي آنکھ کھل گئي ۔ اُنہوں نے مجھے دیکھا تو نہ پایا اوٗر میرے ڈھونڈھنے کا حکم دیا ۔ مجھے قصر کے قریب ڈھونڈھا گیا ۔ وہ خود تلوار پر ٹیکي لگاتے ہوئے نکلے اوٗر ایک شخص اُن کے آگے آگے شمع اُٹھائے ہوئے تھا ۔ آخر اُنہوں نے ہي مجھے ڈھونڈھ نکالا : اوٗر وہ اِس طرح ھوا کہ وہ قصر کے دروازے پر اِس خیال سے آئے کہ یہ دیکھیں کہ آیا دروازہ کھلا ھوا ہي یا نہیں ۔ پھر وہ اُس بورئے کے سامنے آ کھڑے ھوے جس میں میں لپٹا ھوا تھا ۔ اتفاق سے میں اُس کے اندر ہل پڑا ' جس سے اُن کو میرا اُسي میں ھونا معلوم ھوگیا ' اوٗر پوچھا کہ "اِس بورئے میں کیا ہي ؟" اُنہوں نے اُس بورئے کو کھولنے کا حکم دیا ' تو میں اُسکے اندر سے برہنہ جسم صرف پا جامہ پہنے ھوے بر آمد ھوا ۔ المعتمد مجھے دیکھ کر آنسو بھر لائے اوٗر کہنے لگے "ابوبکر ! تم نے یہ حرکت کیوں کي ؟" مجھے سواء اسکے کچھ چارہ نہیں رہا کہ سچ بولوں ۔ میں نے اپنا تمام قصہ شروع سے آخر تک بیان کردیا ۔ وہ سن کر ہنس پڑے اوٗر بولے کہ "یہ یوٗن ہي فضول خیال تھا ' جو خمار کي وجہ سے پیدا ھوگیا" ۔ پھر کہنے لگے کہ "میں تم کو کیوں کر قتل کرسکتا ھوں ؟ کیا تم نے دیکھا ہي کہ کوئي شخص اپنے آپ کو قتل کرتا ہي ؟ کیا تم میرے لئے ایسے ہي نہیں ھو جیسے خود میري ذات ؟" ابن عمار نے اُن کا شکریہ ادا کیا ' اوٗر اُن کے طول عمر کي دعا کي ۔ دونوں اِس واقعہ کو بھول بسر گئے ۔ چند روز اِس پر گزر گئے اوٗر وہ واقعہ پیش آیا ' جس کي طرف عنقریب اشارہ کیا

جائیگا : ابن عمار کا خواب صحیح هو گیا ' اور المعتمد نے بقول اپنے خود هي کو قتل کردیا *

القصه ' جیسا که هم ذکر کرچکے هین ' جب المعتمد بادشاه هوئے تو ابن عمار نے اُن سے ولایت شلب کي درخواست کي ' جو اُن کا شهر تها اور جهان اُنهون نے پرورش پائي تهي . المعتمد نے اُنکي درخواست منظور کي ' اور وهان کا والي مقرر کردیا . وهان کے تمام امور خارجي و داخلي اُن کے سپرد کردئے . چنانچه وهان ابن عمار کي ولایت قائم رهي : مگر المعتمد کو اُن سے ملنے کا اس قدر شوق هوا که صبر نه کرسکے . اُن کو وهان سے بلالیا اور ولایت شلب سے معزول کرکے اپنا وزیر بنا لیا . المعتمد کے ساتھ اُن کي وهي کیفیت هوگئي ' جو هارون الرشید کي جعفر بن یحیی برمکي کے ساتھ تهي . المعتمد اُن بڑے بڑے امور پر متعین کرتے اور مراتب عالیه دیتے رهے . ابن عمار کو بهي جو کام ملتا تها اُسے بخوبي انجام دیتے تهے . بلاد اندلس مین اُنکي شهرت هوگئي ؛ یهان تک که ادفنش بادشاه روم کے سامنے جب کبهي ابن عمار کا نام آتا تو کهتا که وه " جزیره نما والا " هي . ابن عمار هي نے اُس کو اشبیلیه ' قرطبه ' اور اُن دونون کے اعمال پر حمله کرنے سے روک دیا تها . اس کا قصه یه هي که جب ادفنش بهت ضخیم فوج لے کر المعتمد کے ملک پر چڑهائي کرنے نکلا ؛ تو لوگ اُس سے ڈرنے لگے ' سب پر اُس کا رعب پڑ گیا ' اور اُن لوگون نے اپني کمزوري کي وجه سے یه یقین کرلیا که وه اُس کو روک نه سکینگے . ابن عمار نے نهایت عمده حیلے اور آسان تدبیر سے اُسکو وهان سے واپس لوٹا دیا . اُس حیلے کي صورت یه تهي که ابن عمار نے ایک شطرنج (بساط اور مهرے) ایسي مضبوط اور عجیب و غریب بنوائي تهي که اُس جیسي کسي بادشاه کے پاس بهي نه تهي . مهرے آبنوس ' عود رطب اور صندل کے تهے ' جن پر سونے کا کام تها . اُس کي بساط بهي بڑي مضبوط تهي . ابن عمار المعتمد کے سفیر بن کر

ادفنش کے پاس گئے ' اور بلاد اسلام کے آغاز سرحد ہي مين اُس سے ملاقي هوئے . ادفنش نے اُن کا بڑي تعظيم کے ساتھ خير مقدم کيا ' بہت اکرام کيا ' اپنے ارکان دولت کو اُن کي خدمت پر مامور کيا ' اور حکم ديا کہ اُن کي تمام ضروريات بہت جلد مهيا کي جائين . ابن عمارنے وه بساط نکال کر ادفنش کے بعض خواص کو دکهلائي . اُنهون نے اپنے بادشاه کو اُس کي اطلاع کردي . يه بے دين يعني ادفنش شطرنج کا بڑا شوقين تها . جب وه ابن عمار سے ملا ' تو پوچهنے لگا که " آپ شطرنج کيسي کهيل سکتے هين ؟ " ابن عمار کو شطرنج کهيلنے مين نهايت اعلي درجه کي مهارت تهي . چنانچه اُنهون نے ايسا هي کهه ديا . ادفنش نے کہا که " مجهے معلوم هوا هي که آپ کے پاس ايک عجيب و غريب شطرنج هي " . ابن عمارنے کہا " هان " . اُس نے کہا که " هم اُس کو کيون کر ديکهه سکتے هين ؟ " ابن عمارنے ترجمان سے کہا که " کهه دو که مين شطرنج لئے آتا هون ' مگر اس شرط سے که مين تمهارے ساتهه کهيلونگا . اگر تم نے مجهے هرا ديا تو شطرنج تمهاري ' اور اگر تم هار گئے تو مين تم سے جو چاهون کروالون . " ادفنش نے کہا که " شطرنج يهان لے آؤ تا که هم اُسے ايک نظر ديکهه لين . " چنانچه ابن عمارنے ايک شخص کو بهيجا ' جو جاکر شطرنج لے آيا . جب اُسے اُس بے دين کے سامنے رکها گيا ' تو اُس نے ازروئي ادب و استعجاب اپنے سينے پر صليب کي شکل بنائي اور کهنے لگا که " مجهے يه خيال بهي نه تها که شطرنج کي درستي اور مضبوطي اس حد کو پهنچ سکتي هي . " پهر ابن عمار کي طرف مخاطب هوکر کہا که " آپ کي کيا رائے هي ؟ " اُنهون نے اپنے پہلے هي کلام کا اعاده کيا . ادفنش نے کہا که " مين آپ کے ساتهه کسي نا معلوم شرط پر نه کهيلونگا . خبر نهين آپ مجهه سے کيا طلب کرين ' اور وه مجهه سے ممکن نه هو " . ابن عمارنے کہا که " مين بغير اس شرط کے نه کهيلونگا . " يه کهه کر اُنهون نے شطرنج اُٹهالي . ابن عمارنے ارادے کا

راز ادفنش کے چند ثقہ ارکان دولت کو بتا دیا ' اور اُن کو بہت سا مال اس شرط پر دیا کہ وہ ادفنش کو کھیلنے کا مشورہ دیں ۔ چنانچہ اُنہون نے یہی کیا ۔ اُس بے دین کا دل بھی شطرنج مین پڑا رہا ' اور اس کے خواص دولت نے بھی اُسے وہی مشورہ دیا ' جو ابن عمار نے سکھا دیا تھا ۔ اُنہون نے اس معاملے کو اس کے سامنے آسان کرکے ظاہر کیا اور کہا کہ اگر آپ اس پر غالب ہو گئے ' تو آپ کے پاس وہ شطرنج آ جائیگی جو کسی بادشاہ کے پاس بھی نہ نکلیگی ؛ اور اگر وہ آپ پر غالب آ گیا ' تو اس کی کیا مجال ہی کہ وہ آپ پر کوئی حکم لگائے ۔ اور یہ بھی ایک عیب ناک امر ہی کہ کوئی شخص بادشاہ سے کچھ طلب کرے اور وہ اپنا عجز ظاہر کرے ۔ اگر ابن عمار نے آپ سے کوئی ایسی بات طلب کی ' جس کا اتمام نا ممکن ہو ' تو ہم اُس کو رد کر دینے کا ذمہ لیتے ہین ۔ " غرض کہ اُنہون نے اسی قسم کی باتین کین ' یہان تک کہ ادفنش نے منظور کر لیا اور ابن عمار کو بُلا بھیجا ۔ وہ آئے تو اپنے ہمراہ شطرنج بھی لیتے آئے ۔ ادفنش نے اُن سے کہا کہ " مجھے آپ کی شرط منظور ہی ۔ " ابن عمار نے کہا کہ " میرے اور اپنے درمیان مین چند گواہ مقرر کردو " جنکے نام اُنہون نے بتا دئے ۔ چنانچہ ادفنش نے اُن لوگون کو بلوا بھیجا ۔ وہ لوگ آ گئے ' اور کھیل شروع ہوا ۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہین ' ابن عمار اتنے بڑے شاطر تھے کہ کوئی شخص اُن کے مقابلے مین نہین ٹھیر سکتا تھا ۔ اُنہون نے تمام حاضرین کے سامنے ادفنش پر ایسا غلبہ پایا کہ اُس بے دین کو اُس مین کسی طرح کی چون و چرا کرنے کی گنجائش باقی نہ رہی ۔ جب غلبہ تسلیم کر لیا گیا ' تو ابن عمار نے کہا کہ " اب میرے لئے جائز ہی کہ جو چاہون حکم لگاؤن ۔ " ادفنش نے کہا " ہان ۔ بتلائیے کیا حکم ہی ۔ " ابن عمار نے جواب دیا کہ " یہ ہی کہ تم یہان سے اپنے شہر کو واپس چلے جاؤ ۔ " یہ سن کر اُس بے دین کا مُنھہ کالا ہو گیا ۔ وہ کبھی کھڑا ہوتا اور کبھی بیٹھتا تھا ۔ پھر

اُسنے اپنے خواص دولت سے کہا کہ "مین اسي سے ڈرتا تھا ۔ تم ہي نے مجھ پر یہ امر آسان کرکے ظاہر کیا تھا ۔" اور اسي قسم کي باتین کین ۔ اُس نے ارادہ کیا کہ اپنے عہد و اقرار سے پھر جائے ' اور اس معاملے سے روگرداني کرے ۔ مگر خواص دولت نے اس بات کو قبیح قرار دیا اور کہا کہ " آپ کے لئے ایسا کرنا موزون نہین ہي ' کیونکہ آپ اپنے وقت مین تمام نصاریٰ کے بادشاہ ہین ۔" غرض کہ وہ لوگ اسي نوع کي باتین کرتے رہے ۔ آخر اُسکو تسکین ہو گئي اور کہنے لگا کہ " مین اُس وقت تک یہان سے نہ جاؤنگا کہ جب تک مین اس سال کے علاوہ اور دو سال کے محاصل وصول نہ کرلون ۔" ابن عمارنے کہا کہ " ہان ہم یہ سب کچھ تم کو دے دینگے ۔" چنانچہ جتنا کچھ ادفنش نے طلب کیا تھا ابن عمارنے اُسے دے دیا : ادفنش اُسے لے کر واپس چلا گیا ۔ خدا نے اُس کي شرارت کو روک دیا ' اور اپنے فضل و کرم سے اُس کو مسلمانون کے مقابلے سے با حسن الوجوہ دفع کردیا ۔ ابن عمار اشبیلیہ واپس چلے گئے ' اور المعتمد اُن سے بہت خوش ہوئے *

اس واقعہ کے بعد المعتمد کو مرسیہ اور اس کے اعمال پر ' جو تدمیر کے نام سے مشہور تھا ' قبضہ جمانے کي ہوس پیدا ہوئي ۔ یہ تمام علاقہ ابو عبد الرحمان محمد بن طاہر کے قبضے مین تھا ۔ وہي اُسکا مدبر امر بھي تھا ۔ المعتمد نے بڑي بڑي فوجین جمع کین اور ابن عمار کو اس امر کا کفیل بنایا کہ وہ ان افواج کو لیکر جائین اور ابن طاہر کو مرسیہ سے خارج کردین ۔ چنانچہ ابن عمار نے اپنے اس عہدے کو بخوبي سرانجام دیا ' اور ابن طاہر کو وہان سے نکال دیا ۔ ابن طاہر وہان سے نکل کر بلنسیہ مین بنو عبد العزیز سے جا ملا ' اور وہین رہتے رہتے انتقال کیا : (رحمہ اللہ) *

جب ' حسب ذکر بالا ' ابن عمار بنو طاہر کے دارالملک ' مرسیہ ' پر قابض ہو گئے ' تو ان کي نیت بگڑ گئي ۔ اُن کي بد نیتي نے اُن کو

یہ سکھایا کہ اس علاقے پر دست درازی کریں اور خود قابض ہو جائیں ۔ وہ اس کے لئے طرح طرح کے حیلے کرتے رہے : اور بعض حیلے کارگر بھی ہوئے ' اور مرسیہ* اور اس کے اعمال ان کے مطیع ہو گئے ۔ پھر ان کو ملک بلنسیہ کی طمع پیدا ہوئی ۔ آخر ان کے بر خلاف اہل مرسیہ میں سے ایک شخص ابن رشیق نامی کھڑا ہوا گیا ۔ ابن رشیق کا باپ افواج مرسیہ کا ایک مشہور سپاہی تھا ۔ صورت حال یہ ہوئی کہ ابن عمار اپنے کسی امر کے لئے باہر گئے تھے ۔ ابن رشیق نے اس علاقے پر دعوی کیا ' اور عوام الناس اور کچھ فوج ان کے ساتھ ہو گئی ۔ ابن عمار نے یہ سنا ' تو وہ یلغار کرتے ہوئے پہنچے : مگر شہر کے دروازے بند تھے ۔ انہوں نے اپنے ہمراہیوں کو لیکر چند دن تک شہر کا محاصرہ کئے رکھا ۔ مگر شہر نے ان کا مقابلہ کیا ' اور وہ اس میں داخل نہ ہو سکے ۔ اب وہ حیران تھے کہ کیا کریں اور کہاں جائیں ۔ المعتمد کو معلوم ہو چکا تھا کہ ابن عمار ان کے خلاف ہوکر اطاعت سے نکل چکے ہیں ۔ ابن عمار کو سوا اس کے اور کوئی چارہ نہ سوجھا کہ وہاں سے بھاگ کر کوئی پناہ کی جگہ تلاش کریں ۔ چنانچہ وہ فرار کرکے سرقسطہ میں بنو ہود کے پاس جا پہنچے ' اور وہیں قیام کیا ۔ آخر وہ ان پر بھی بار معلوم ہونے لگے ۔ بنو ہود بھی ان کی فتنہ پردازی سے خائف ہو گئے ' اور جو کچھ انہوں نے اپنے آقا اور ولی نعمت کے ساتھ کیا وہ ان کی نگاہ میں کھٹکنے لگا ۔ چنانچہ بنو ہود نے ان کو اپنے بلاد سے نکال باہر کیا ۔ اب یہ کیفیت رہی کہ وہ ایک شہر سے دوسرے کی طرف نکال دئے جاتے تھے اور سب بادشاہ ان کو برا سمجھتے تھے ۔ شدہ شدہ وہ اندلس کے قلعوں میں سے ایک قلعہ موسومہ بہ شقورہ میں پہنچے ' جو نہایت مضبوط و محصون تھا اور جس پر ایک شخص ' ابن مبارک ' متغلب تھا ۔ اس نے ان کی خوب آؤ بھگت کی اور اچھی طرح مہمان نوازی سے پیش آیا ۔ مگر چند دن کے بعد اسے بھی ایک تدبیر سوجھ گئی '

اؤر اُس نے اُن پر قبضہ پاکر اُن کو قید کردیا اؤر اپنے قید خانے مین محبوس کردیا ۔ جب ابن عمار نے اُس کا یہ سلوک دیکھا ، تو اُنھون نے ابن مبارک سے کہا کہ " تمھارے لئے مناسب یہ ہي کہ تم تمام شاھان اندلس کو اس امر کي اطلاع دو کہ مین تمھاري قید مین ھون ، اؤر مجھے ان سب کے پاس پیش کرو ۔ اُن مین سے کوئي بھي ایسا نہ ھوگا جو میري خواہش نہ کریگا ۔ جس کو میري طرف زیادہ رغبت ھوگي وہ تمکو انعام دیگا ، اؤر تم مجھے اُسي کے پاس بھیج دینا " ۔ ابن مبارک نے یہي کیا ۔ اندلس کے ہر ایک بادشاہ نے ابن عمار کو لینے کي خواہش کي ۔ اُن ہي مین سے المعتمد نے بھي اُن کو بلانے کے لئے لکھا ۔ اسي واقعہ کے متعلق ابن عمار کہتے ہین کہ :—

اصبحت في السوق ينادي علي　　راسي بانواع من المال

والله ما جار علي ماله　　من ضمني بالثمن الغالي

[یعني :— میري یہ حالت ھوگئي کہ میرے لئے طرح طرح کے مال و زر کي قیمتین پڑنے لگین ۔ بخدا جس شخص نے میرے لئے بڑي قیمت لگائي اُس نے اپنے مال پر کچھ ظلم نہین کیا ۔ (مترجم)]

اسي قید کي حالت مین ابن عمار نے کسي سے استنظاف کي غرض سے ایک نورہ (استرا) مانگا ؛ مگر عذر کیا گیا ۔ پھر اُنھون نے موسي مانگا ، تو اُس نے لا دیا ۔ اس واقعہ کا وہ یون ذکر کرتے ہین :—

بوسا لشقورة عندي　　اربي علي كل بوسا

فقدت هرون فيها　　فظلت اطلب موسى

[یعني :— میرے لئے شقورہ نہایت منحوس تھا ؛ ایسا منحوس کہ اُس کي نحوست سب سے بڑھي ھوئي تھي ۔ وھان مین نے ھارون کو گم کردیا ، تو مین موسي کو مانگنے لگا ۔ (مترجم)]

المعتمد علي اللہ نے اپنے چند آدمیون کو زر و مال اؤر گھوڑے دیکر اس غرض سے روانہ کیا کہ وہ جاکر ابن عمار کو ابن مبارک کے ھاتھ سے

چھڑا لائین ؛ اور اُن سے کہہ دیا کہ جب ابن عمار اُن کی سپردگی مین آجائین تو وہ اُن کی احتیاط کرین اور بیڑیان ڈال دین ۔ غرض یہ لوگ اُن کو لیکر نکلے ' اور قرطبہ پہنچے ۔ اتفاق سے اُن دنون المعتمد بھی وہین تھے ۔ ابن عمار بد ترین اور تباہ حال سے قرطبہ مین داخل ہوئے ۔ وہ خچر پر سوار تھے ' اور دو ہوشیار محافظ ساتھ تھے ۔ اُن کی بیڑیان لوگون کو صاف نظر آتی تھین ۔ المعتمد نے ہر خاص و عام کو حکم دیا تھا کہ سب نکلکر ابن عمار کو اس بد حالی مین دیکھین ۔ اس سے قبل جب ابن عمار قرطبہ مین داخل ہوئے تھے ' تو خوشی منائی گئی تھی ؛ رؤساء و اعیان شہر ان کے استقبال کے لئے بر آمد ہوئے تھے ' اور اُن مین سے جو ابن عمار کے ہاتھ کو بوسہ دے سکا تھا یا جس کے سلام کا اُنہون نے جواب دے دیا تھا وہ خود کو خوش نصیب سمجھتا تھا ' اور باقی لوگون کا تو یہ حال تھا کہ اگر وہ ان کے پاس تک پہنچ بھی سکے تھے تو یا اُن کی رکاب کو چوم سکے تھے یا اُن کے کپڑے کے پلے کو ۔ بلکہ اس وقت ایسے لوگ بھی رہ گئے تھے ' جو اُن تک نہ پہنچ سکے بلکہ صرف دور ہی سے دیکھ لیا ۔ پاک ہی الله جو احوال کو بدلتا اور دولتون کو گردش دیتا رہتا ہی ! القصہ ابن عمار ' عزت و سرفرازی ' بلندی دولت اور ریاست عالیہ کے بعد ' اُس ذلت و خواری کی حالت مین قرطبہ مین داخل ہوئے جو ہم نے بیان کی ہی ۔ وہ ذلیل تھے ' خائف تھے ' فقیر تھے ' اور سوائے اُن کپڑون کے جو اُن کے جسم پر تھے وہ کسی چیز کے مالک نہ تھے ۔ پاک ہی وہ ذات جس نے اپنا دیا ہوا اُن سے چھین لیا اور جتنا مال و متاع اُن کے پاس تھا اُس سے اُنکو روک دیا !!

ابن عمار کے محافظین مین سے ایک نے اُن کے فرط ذکاوت اور سرعت ذہن کا یہ قصہ بیان کیا ہی کہ " جب ہم قرطبہ کے قریب اس طرح پہنچے کہ لوگ ہمین دیکھ رہے تھے ' تو ہم نے دیکھا کہ ایک سوار شہر سے نکلکر گھوڑا دوڑاتا ہوا ہماری طرف آ رہا ہی ۔ جب ابن

عمار نے اُس کو دیکھا ' تو اُنہوں نے اپنا عمامہ سر سے اُتار لیا ۔ وہ سوار آیا ' ہم تک پہنچکر ابن عمار کی طرف دیکھا اور ہماری صف مین شامل ہوکر چلنے لگا ۔ ہم نے اُس سوار سے سوال کیا ' کہ " تم کیون آئے ہو؟ " اُس نے کہا کہ " مین جس کام کے لئے آیا تھا ' وہ اس شخص نے اپنے تک پہنچنے سے پہلے ہی کرلیا ۔ " اُس وقت ہم کو معلوم ہوا کہ یہ سوار اس لئے بھیجا گیا تھا کہ وہ ان کا عمامہ ان کے سر سے اُتار دے " ۔

الغرض ابن عمار المعتمد علی اللہ کے سامنے اس حال مین پیش کئے گئے جو بیان کیا گیا : کہ وہ اپنی بیڑیان پہنے ہوئے چل رہے تھے ۔ المعتمد نے اُن کے سامنے اپنے عطیات اور نعمتون کو گننا شروع کیا ' اور ابن عمار سر جھکائے ہوئے سب کچھہ سنتے رہے ' اور ہمکے تک نہین ۔ جب المعتمد سب کچھہ کہہ چکے تو ابن عمار نے صرف یہ ہی جواب دیا کہ " جو کچھہ حضور نے (خدا آپ کو سلامت رکھے) فرمایا ہی ' مین اُس سے انکار نہین کرتا ۔ اور اگر انکار کرون بھی تو ناطق چیزین تو ایک طرف رهین ' جمادات تک میرے خلاف شہادت دینگے ۔ مین نے بیجا کیا ' حضور معاف فرمائین ؛ مین نے گناہ کیا ' حضور عفو فرمائین " ۔ المعتمد نے کہا " افسوس ' یہ ایسا گناہ نہین کہ معاف کیا جائے " ۔ اُنہون نے حکم دیا کہ ابن عمار کو کشتی مین بٹھاکر اشبیلیہ لے جائین ۔ چنانچہ ان کو آشبیلیہ مین بھی اُسی حال سے داخل کیا گیا جس سے وہ قرطبہ مین داخل ہوئے تھے ' اور المعتمد کے قصر کے پھاٹک کے ایک جھروکے مین رکھے گئے ۔ اس قصر کا نام " القصر المبارک " تھا ' اور وہ ہمارے وقت تک باقی ہی ۔ ابن عمار وهان مدتون قید رہے ۔ اسی قید کے دوران مین ان سے بہت سے قصائد مذکور ہین ' اور وہ ایسے ہین کہ اگر ان قصائد کے توسل سے زمانے سے مدد مانگی جاتی تو وہ اپنے جور سے باز آجاتا ' اور اگر فلک سے ان کے طفیل سے التجا کی جاتی تو وہ اپنا دور چھوڑ دیتا ۔ مگر وہ قصائد ایسے تعویذ تھے ' جنہون نے کوئی

اثر نہین کیا ؛ وہ دعائین تہین ' جو قبول نہین ہوئین ؛ اور وہ منتر تہے ' جنہون نے کوئي نفع نہین دیا ۔ چنانچہ ان قصائد مین سے یہ اشعار بھي ہین:—

(۱) سجایاك ان عافیت اندي و اسجح — وعذرك ان عاقبت اجلي و اوضح
(۲) و ان كان بین الخطتین مزیّة — فانت الي الادني من الله تجنح
(۳) حنانیك في اخذي برایك لا تطع — عداي ولو اثنوا علیك و افصحوا
(۴) فان رجاي ان عندك غیر ما — یخوض عدوي الیوم فیه و یمرح
(۵) ولم لا و قد اسلفت ودًّا و خدمة — یكرّان في لیل الخطایا فیصبح
(۶) و هبني و قد اعقبت اعمال مفسد — اما تفسد الاعمال ثمت تصلح
(۷) اقِلْني بما بیني و بینك من رضي — له نحو روح الله باب مفتح
(۸) و عفّ علي آثار جرم سلكتها — بهبّة رحمي منك تمحو وتمصح
(۹) و لا تلتفت قول الوشاة و رایهم — فكل اناء بالذي فیه یرشح

ترجمہ :-

(۱) اگر آپ معاف فرمائین ' تو آپ کے اخلاق و خصائل نہایت با سخا اور نیک ہین : اور اگر آپ سزا دین ' تو آپ کا عذر نہایت روشن اور واضح ہی ۔

(۲) اگر طریقون کے مابین کوئی مزیت ہو ' تو آپ اس کی طرف مائل ہوتے ہین جو اللہ سے نزدیک ہو ۔

(۳) آپ مجھہ پر یہ لطف و کرم فرمائیے کہ میرے متعلق اپنی رائے کو کام مین لائیے ؛ مگر میرے دشمنون کی بات نہ مانیے ' گوکہ وہ آپ کی تعریف کرین اور فصاحت سے کام لین ۔

(۴) کیونکہ میری امید وہ نہین ہی جس مین آج میرا عدو خوض کرتا اور اکڑ اکڑ کر چلتا ہی ۔

(۵) اور کیون نہ ہو ' جب کہ مین زمانۂ سلف مین دوستی اور خدمت کا دم بھرتا تھا ' جو خطاون مین شب گزارتی تہین اور پھر صبح کرتی تہین ۔

(۶) مین نے یہ بھی فرض کیا کہ آپ نے ایک مفسد کے اعمال کی سزا دی ہی ۔ لیکن کیا اعمال ایک مرتبہ بگڑ کر پھر درست نہین ہوا کرتے ؟

(۷) مجھے اپنے اور میرے مابین کے امور کے لئے معاف فرمائیے اور خوشنودی کو کام فرمائیے ' جو خوشنودی الہی کی طرف ایک کھلا دروازہ ہی ۔

(۸) مین نے جو جرم کیا ہی اس کے آثار کو مٹا دیجئے ۔ آپ ایک ذرا سے رحم سے اس کو محو اور بوسیدہ کر سکتے ہین ۔

(۹) آپ چغل خورون کی بات اور رائے کی طرف التفات نہ فرمائیے ؛ کیونکہ ہر برتن مین سے وہی چیز ٹپکتی ہی جو اس مین ہوتی ہی ۔

(۱۰) سياتيك في امري حديث وقد اتي ‏ ‏ بزور بني عبد العزيز موشّع

(۱۱) وما ذاك الاما علمت فانني ‏ ‏ اذا ثبت لا انفك آسو و أجرح

(۱۲) كاني بهم لادرّ لله درهم ‏ ‏ اشاروا تجاهي بالشمات وصرحوا

(۱۳) و قالوا استجزيه فلان بفعله ‏ ‏ فقلت و قد يعفو فلان و يصفح

(۱۴) الا ان بطشا للموید يرتمي ‏ ‏ و لكن حلما للموید يرجح

(۱۵) و ماذا عسي الو اشون ان يتزيدوا ‏ ‏ سوي ان ذنبي واضح متصحح

(۱۶) نعم لي ذنب غير ان لحلمه ‏ ‏ صفاة يزل الذنب عنها فيسفح

(۱۷) عليه سلام كيف دار به الهوي ‏ ‏ الي فيدنوا او علي فينزح

(۱۸) و يهنيه ان متّ السلوّ فانني ‏ ‏ اموت و لي شوق اليه مبرح

(۱۹) و بين ضلوعي من هواه تميمة ‏ ‏ ستنفع لو ان الحمام يجلح

ترجمہ :-

(۱۰) عنقریب آپ میرے متعلق کوئی بات سنینگے : بنو عبد العزیز کی رنگین دروغ بافی تو آپ تک پہنچ ہی چکی ہی ۔

(۱۱) اور وہ وہی بات ہی جس سے آپ واقف ہین ؛ کیونکہ مین جب کبھی صحت یاب ہو جاتا ہون ، تو پھر غمزدہ اور مجروح ہو جاتا ہون ۔

(۱۲) گویا کہ مین ان کو دیکھ رہا ہون (خدا ان کو سمجھے) کہ وہ لوگ یہ کہہ رہے ہین اور صاف صاف کہہ رہے ہین کہ آپ میری اس مصیبت سے خوش ہین :

(۱۳) اور وہ کہتے ہین کہ فلان شخص اُسے اسکے فعل بد کا بدلہ دیگا ۔ مگر مین نے کہا کہ نہین فلان معاف کریگا ۔ اور درگزر کریگا ۔

(۱۴) ہان ، ایک موید شخص کے لئے یکبارگی حملے کا اندیشہ ہو سکتا ہی ، مگر ایک موید شخص کے لئے حلم و بردباری مرجح چیز ہی ۔

(۱۵) یہ بھی ممکن ہی کہ شاید میرے دشمن چغل خور اور یہی باتین بڑھا بڑھا کر کہین، علاوہ اس کے کہ میری خطا واضح اور یقیناً صحیح ہی ۔

(۱۶) ہان میری خطا ضرور ہی : مگر اس کی برداشت کے لئے ایک صاف و ہموار چٹان بھی ہی ، جس پر سے وہ خطا پھسل جائیگی اور گر جائیگی ۔

(۱۷) اُس پر سلام ہو ، خواہ پھر اُس کی خواہش اُسے میری طرف راغب کرکے مجھ سے قریب کردے یا میرے خلاف کرکے مجھ سے جدا کردے ۔

(۱۸) اگر مین مر جاون تو اُسکا مجھے بھلا دینا مبارک ہو ؛ کیونکہ مین اس حالت مین مرونگا کہ میرے دل مین اُس کے لئے ایک سوزان عشق موجزن ہوگا ۔

(۱۹) میری پسلیون مین اُس کی محبت کا ایک تعویذ ہی ۔ وہ ضرور نفع دیتا ، مگر موت حملے کر رہی ہی ۔ (مترجم)

جس وقت یہ قصیدہ المعتمد کے پاس پہنچا اور ان کے سامنے پڑھا گیا، اس وقت ان کی مجلس میں ایک بغدادی شخص موجود تھا۔ وہ اِس شعر پر کہ "وبین ضلوعي ... الخ" اعتراض کرنے اور یہ کہنے لگا کہ "شاعر کی اس قول سے کیا مراد ہی؟" المعتمد نے جواب دیا کہ "اگر خدا نے اس سے مروت اور وفاداری نہ سلب کرلی ہوتی، تو وہ اپنی فطنت و ذکاوت کو بھی کم نہ کرتا۔ بات یہ ہی کہ اس نے ھذلیّ کے اِس شعر کو اچھی طرح آنکھیں کھول کر نہیں پڑھا کہ :—

و اذا المنیة انشبت اظفارها　　　الفیت کل تمیمة لا تنفع

[یعنی :— جب موت، اپنے پنجے گاڑ دیتی ہی، تو میں نے دیکھا ہی کہ کسی طرح کا تعویذ کام نہیں دیا کرتا۔ (مترجم)]

یہ ابن عمار برابر المعتمد کی قید میں رہے اور آخر سنہ ۴۸۹ کے دوران میں نہایت بے رحمی سے قتل کئے گئے۔ ان کے قتل کے حالات کا خلاصہ یہ ہی کہ جب ان کے قید کی مدت بہت بڑھ گئی تو انہوں نے المعتمد کے پاس ایک قصیدہ لکھکر بھیجا۔ المعتمد کا دل کچھ نرم ہوا، اور انہوں نے ایک رات اپنی ایک بے تکلف مجلس کے دوران میں ابن عمار کو بلا بھیجا۔ وہ اپنی بیڑیوں کو گھسیٹتے ہوے آئے۔ المعتمد نے ان کے سامنے اپنے احسانات و عطیات گننے شروع کئے۔ ابن عمار نہ کوئی جواب دے سکے نہ عذر کرسکے؛ بلکہ رونے لگے، المعتمد کے سامنے گڑگڑانے اور ایسے الفاظ کہنے لگے کہ جن سے المعتمد کے دل میں مہربانی پیدا ہو۔ چنانچہ اس میں انکو کسی قدر کامیابی بھی ہوئی، اور اِن باتوں نے ان کی زمانۂ سابق کی مہربانی اور قدیم حرمت و عزت کو پھر پیدا کردیا۔ المعتمد نے ان سے ایسی باتیں کیں جو عفو پر متضمن تھیں؛ مگر وہ بھی تعریضاً نہ کہ تصریحاً۔ پھر ان کو قید خانہ میں لے جانے کا حکم دیا۔ ابن عمار نے یہ کیا کہ فوراً ان میں

اؤر المعتمد مین جو باتین هوئي تهین سب انکے بیٹے الراضي بالله کو لکھ دین ۔ جس وقت یہ خط الراضي کے پاس پہنچا اس وقت ان کے پاس ایسے لوگ بیٹھے هوئے تھے جن کو ابن عمار سے عداوت قدیمہ تھي ۔ الراضي نے خط پڑھکر ان سے کہا کہ "مجھے یہ معلوم هوتا ہي کہ ابن عمار بہت جلد رہا هو جائینگے" ۔ ان لوگون نے پوچھا کہ "حضور کو یہ کیسے معلوم هوا ؟" انہون نے جواب دیا کہ "ابن عمار نے اپنے اِس خط مین لکھا ہي کہ مولانا المعتمد نے ان سے رہا کردینے کا وعدہ کیا ہي" ۔ یہ سن کر ان لوگون نے بہ ظاهر تو خوشي کا اظہار کیا ؛ مگر دل مین رنجیدہ هوئے ' اؤر جب الراضي کي مجلس سے اُٹھے تو ابن عمار کے متعلق بري بري باتین مشہور کردین ' بلکہ ان مین اؤر بھي قبیح زیادتیان کین ' جن سے مین نے اپني اِس کتاب کو محفوظ و مصئون رکھا ہي ۔ المعتمد کو اس امر کي اطلاع هوئي ' تو انہون نے ابن عمار سے پوچھ بھیجا کہ "کل جو کچھ میرے اؤر تمہارے مابین باتین هوئي تھین ان سے تم نے کسي اؤر کو بھي مطلع کیا ہي ؟" ابن عمار نے قطعي انکار کیا ۔ المعتمد نے قاصد سے کہا کہ "اس سے جاکر یہ کہو کہ تم نے جو مجھ سے کاغذ کے دو اوراق مانگے تھے ' ایک پر تو تم نے قصیدہ لکھا تھا ' دوسرا ورق کیا کیا ؟" ابن عمار نے کہا کہ "دوسرے پر مین نے قصیدہ کو صاف کرکے لکھا تھا" ۔ المعتمد نے کہا کہ "اس کا مسودہ پیش کرو" ۔ ابن عمار کو اِس کا کوئي جواب نہ ملا ۔ المعتمد غصہ مین اُٹھے اؤر تبر هاتھ مین لیکر نکل کھڑے هوئے ' اؤر جس جھروکے مین ابن عمار مقید تھے اس پر چڑھ گئے ۔ ابن عمار ان کو دیکھتے ہي جان گئے کہ وہ ضرور ان کو قتل کر ڈالینگے ۔ وہ اپني گران بار بیڑیون کو گھسیٹتے هوئے چلے اؤر المعتمد کے قدمون پر جا گرے اؤر قدمبوسي کرنے لگے ۔ مگر المعتمد نے ایک بھي پرواہ نہین کي ' اؤر اسي تبر سے اتنا مارا کہ ابن عمار ٹھنڈے هو گئے ۔ المعتمد نے واپس جاکر ابن عمار کے غسل و تکفین کا

حکم دیا ' ان پر نماز پڑھي اور قصر مبارک مین دفن کرا دیا ۔ ابن عمار کے یہ حالات ہین ' جو ہم تک پہنچے ہین ' اور جو کچھ مجھے یاد تھا مین نے بطریق اختصار بیان کردیا ہي *

المعتمد اسي طرح اپني تمام مدت ولایت مین حکومت کرتے رھے ۔ زمانہ ان کا مساعد رھا اور جو کچھ وہ چاھتے تھے اس مین انکا ھاتھہ بٹاتا اور مدد کرتا رھا ۔ ھوتے ھوتے ان کي سلطنت مین اتنے بلاد اندلس شامل ھوگئے کہ ان سے قبل کسي اور بادشاہ (یعني متغلب) کي حکومت مین نہ تھے ۔ اندلس کے ایسے ایسے شہران کي اطاعت مین داخل ھوگئے تھے کہ جن سے اور بادشاہ عاجز و درماندہ رہ گئے تھے ۔ ان کي مملکت بڑھتے بڑھتے مرسیہ تک پہنچ گئي تھي ۔ یہي وہ شہر ہي جسکو تدمیر کہتے ہین ۔ اس مین اور اشبیلیہ مین تقریباً بارہ مراحل کا فاصلہ ہي ' اور ان دونون کے مابین وسیع شہر اور بڑے بڑے قصبے آباد تھے ۔ انہون نے سنہ ۴۷۱ مین ماہ صفر کے اختتام سے سات دن قبل سہ شنبہ کے دن قرطبہ پر قبضہ جماکر ابن عکاشہ کو وھان سے نکال باھر کیا ' اور اپنے بیٹے عباد کو المامون کا لقب دیکر وھان چھوڑا اور خود اشبیلیہ واپس چلے آئے ۔ المامون اُن کا سب سے بڑا بیٹا تھا ۔ وہ اُن کے والد المعتضد کي حیات مین پیدا ھوا تھا ' اور ان ہي نے اسکا نام عباد رکھا تھا ۔ المعتضد اکثر اسے اپنے سینے سے لگاکر کہا کرتے تھے کہ " اي عباد ! کاش مجھے معلوم ھوتا کہ قرطبہ مین کون قتل ھوگا ' مین یا تو " ۔ چنانچہ قرطبہ مین عباد نے والد المعتمد کي زندگي ہي مین اس سال قتل ھوا جس سال ان کے ھاتھہ سے ملک نکلا *

سنہ ۴۷۹ مین المعتمد براہ دریا یوسف ابن تاشفین سے ملنے کے لئے مراکش گئے تا کہ ان سے اہل روم کے خلاف جنگ کرنے کے لئے مدد طلب کرین ۔ یوسف ان سے خوب گہرے ملے ' اکرام کے ساتھ اپنے ھان ٹھیرایا ' اور ان سے ان کي حاجت دریافت کي ۔ المعتمد نے کہا کہ

"میں چاھتا ھوں کہ اہل روم سے جنگ کروں اور اس جنگ میں گھوڑوں اور آدمیوں کی مدد خود آپ ہی سے لینا چاھتا ھوں" ۔ امیر المسلمین مذکور فوراً اس پر آمادہ ھوگئے ' اور المعتمد سے کہا کہ "اِس دین کی مدد کے لئے میں سب سے پہلے آمادہ ھوں ' اور اس مہم پر سواء میرے اور کوئی شخص مامور نہ کیا جائیگا" ۔ امیر المسلمین کے وعدۂ امداد سے خوش ھوکر المعتمد اندلس کو واپس چلے گئے اور یہ نہ سمجھے کہ اس تدبیر میں خود ان ہی کی تباہی مقصود ہی ' اور وہ تلوار جو میان سے نکلی ہی اور جسے وہ اپنے حق میں مفید سمجھتے ہیں وہ خود ان ہی کے خلاف ہی ۔ چنانچہ ویسا ہی ھوا جیسا کہ ابو فراس کہتا ہی کہ :-

اذا کان غیر اللہ للمرء عدۃ　　اتتہ الرزایا من وجوہ الفواید
کما جرت الحنفاء حتف حذیفۃ　　و کان یراھا عدۃ للشدائد

[یعنی :- جب انسان سواء خدا کے کسی اور پر تکیہ کرتا ہی ' تو اس کے فائدے کی باتوں سے بھی اس پر مصیبتیں ٹوٹ پڑتی ہیں ؛ جس طرح حذیفہ کی موت اس کے گھوڑے حنفاء کی وجہ سے ھوئی ' حالانکہ وہ اسے شدائد کے وقت میں کار آمد سمجھتا تھا ۔ (مترجم)]

سال مذکور کے ماہ جمادی الاولی میں امیر المسلمین یوسف بن تاشفین نے جزیرہ نمائی اندلس میں جانے کا قصد کیا ' اور افسران فوج اور عمائد قبائل بربر میں سے جتنے آدمی ان سے جمع کئے گئے جمع کر لئے ۔ چنانچہ سات ہزار کے قریب سوار اور ایک کثیر تعداد میں پیدل سپاہی مہیا کرکے اِس تمام لشکر ضخیم کو ہمراہ لیکر شہر سبتہ کے راستے سے سمندر کو عبور کیا اور مشہور شہر جزیرۂ خضرا میں جاکر اترے ۔ المعتمد اپنے ارکان دولت کو ہمراہ لیکر وھاں ان سے ملاقی ھوئے ' اور امیر المسلمین کا وہ اعزاز و اکرام کیا کہ ان کے خیال میں بھی نہ تھا اور ایسے ایسے شاھانہ تحفے ' ھدئے اور ذخائر پیش کئے کہ یوسف کو خیال

بھي نه تھا که کسي بادشاه کے پاس ايسے ھو بھي سکتے ہين ۔ ان ہي اشياء کو ديکھکر ان کے دل مين جزيرۂ نمائي اندلس کو اپنے قبضے مين کرلينے کا خيال پيدا ھوا تھا ۔ غرض اس کے بعد وہ جزيرۂ خضراء سے اپني فوج ليکر شرقي اندلس کے ارادے سے نکلے ۔ المعتمد نے ان سے اپنے دارالسلطنت اشبيليه مين چلنے ' چند ايام آرام کرکے سفر کي تکان دور کرنے اور پھر اپنا قصد پورا کرنے کي درخواست کي ۔ مگر انہون نے انکار کيا اور کہا که "مين يہان دشمن سے جہاد کرنے کے لئے آيا ھون ۔ جہان کہين دشمن ھوگا ' اسي طرف جاونگا" ۔ ان دنون ادفنش (لعنه الله) مسلمانون کے ايک قلعه مسمي به حصن الليط کا محاصره کئے ھوئے پڑا تھا ۔ جب اسے يه معلوم ھوا که اہل بربر عبور کر آئے ہين ' تو وہ قلعه چھوڑکر اپنے بلاد کي طرف اس ارادے سے واپس ھوا که فوج جمع کرکے اہل بربر کا مقابله کرے ۔ يوسف ابن تاشفين اُسي محصور قلعه کو جانے کي نيت سے مشرقي اندلس کي طرف روانه ھوئے ۔ ان کا يه بھي اراده تھا که المعتمد علي الله اور اس شخص کے درميان صلح کراديں ' جو مرسيه پر قابض ھو بيٹھا تھا اور جس کا نام ابن رشيق تھا ۔ اُس کا ذکر ابن عمار کے حال مين آ چکا ہے ۔ امير المسلمين يوسف نے ان دونون مين اس شرط پر صلح کرادي که ابن رشيق مرسيه چھوڑدے اور خود ان کے مقرر کرده مال کي مقدار المعتمد اس کو دے دين اور اشبيليه مين کسي علاقه کا حاکم بناديں ۔ ابن رشيق نے تسليم کيا ' اور المعتمد مرسيه اور اس کے اعمال پر قابض ھو گئے ۔ امير المسلمين يوسف ان بادشاھون سے ملتے گئے ' جو انکے راستے مين پڑے : مثلاً صاحب اغرناطه ' المعتصم بن صمادح صاحب مريه ' ابن عبد العزيز ابوبکر صاحب بلنسيه ۔ پھر يوسف مذکورنے اپني فوج کو حصن لرقه کي طرف بھيجا ' اور انہون نے اپنے اہل فوج کي وہ باتين ديکھين جن سے وہ خرش ھو گئے ۔ انہون نے المعتمد علي الله سے کہا که " آئيے اب اس کام کي طرف چلين

جسکے لئے ہم آئے تھے ' یعني جہاد اوْر دشمن کا قصد " . وہ جزیرہ نماي اندلس مین تھیرنے کا افسوس اوْر مراکش کا شوق ظاہر کرتے رھے اوْر برابر اندلس کي بے قدري کا اظہار بھي کرتے رھے : اکثر اوقات کہا کرتے تھے کہ " جب تک ہم نے اس جزیرہ نما کو نہین دیکھا تھا اس کي قدر ہماري نگاہ مین بہت بڑي تھي . لیکن اب کہ ہم نے اس کو دیکھہ لیا ہي تو تعریف کے خلاف پاتے ہین " . اوْر حقیقت یہ تھي کہ انکے دل مین کچھہ اوْر تھا ' مگر ظاہر کچھہ اوْر کرتے تھے . الغرض المعتمد انکے آگے آگے طلیطلہ کے قصد سے روانہ هوئے . انکے پاس بھي تمام اقطار اندلس سے بہت بڑي فوج جمع هو گئي ' اوْر لوگ ہر طرف سے جہاد کے لئے توت پڑے . ان کے علاوہ جزیرہ نمائي اندلس کے بادشاهون نے بھي جہان تک ان سے ممکن هو سکا اپني طرف سے سوارون ' پیادون اوْر اسلحہ سے المعتمد اوْر یوسف کي مدد کي . اس طرح تقریباً بیس ہزار ایسے مسلمانون کي جماعت جمع هو گئي جن مین تنخواہ دار اوْر بلا تنخواہ کے آدمي شامل تھے . وہ سب بلاد روم کے آغاز سرحد پر دشمن سے مقابل هوئے . ادفنش (لعنه الله) نے سب چھوتے بڑون کو جمع کر رکھا تھا ' اوْر اپنے ملک کے دور ترین حصون سے بھي ہر اس شخص کو اپنے ساتھہ لے لیا تھا ' جو جنگ کے قابل تھا . غرض کہ وہ جہاز جھنکاز تک کو ہمراہ لے کر چلا . اس کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ اہل بربر کو جزیرہ اندلس سے بد دل کرکے ان پر اپني ہیبت جمادے . شاهان اندلس مین سے کوئي بھي ایسا باقي نہ رها تھا جس نے اس کا هاتھہ نہ بٹایا هو ' اوْر وہ سب کو حقیر سمجھتا تھا اوْر اس قابل نہین جانتا تھا کہ ان کے ساتھہ مل کر چلے . جب مسلمانون اوْر عیسائیون کي افواج ایک دوسرے کے مقابل هوئین ' تو یوسف بن تاشفین اوْر ان کے ہمراہیون کو یہ مہم بہت ہي بڑي معلوم هوئي . ان لوگون کي کثرت تعداد ' اسلحہ کي عمدگي ' اوْر ان کے گھورون اوْر ان کي قوت کے ظہور سے ان کے دلون مین

هول بیٹھ گیا ۔ یوسف نے المعتمد سے کہا کہ "اِس پر خدا کي پھتکار هو' مین نهین سمجھتا تها که یه سؤر اس حد تک پهنچ جائیگا"۔ یوسف نے اپنے آدمیون کو جمع کرکے ایسے لوگ مقرر کئے جو ان کے سامنے پند و نصیحت کرین اؤر بہادري کے قصے یاد دلائین ۔ چنانچه ایسا کرنے سے ان لوگون کي صدق نیت' شوق جهاد اؤر شہادت کو محض آسان سمجھنے کا حال معلوم کرکے یوسف اؤر مسلمان خوش هو گئے ۔ دونون افواج ۱۲ رمضان کو جمعرات کے دن ایک دوسرے کے آمنے سامنے هوئین تھین ۔ پھر فریقین مین آغاز جنگ اؤر تیاري کا دن مقرر کرنے کے متعلق رسل و رسائل دوڑے ۔ ادفنش (لعنه الله) نے کہا که "جمعه تمهارا مبارک دن هي اؤر سبت (شنبه) یهودیون کا دن هي' جو همارے وزراء اؤر کتاب هین اؤر هم ان کو نظر انداز نهین کر سکتے ۔ اس لئے مناسب یه هي که دو شنبه کے دن هم لوگ اپنے مقصد کا کام شروع کرین"۔ در حقیقت اس کا اصلي مطلب مسلمانون کو دهوکا دینا تها؛ مگر وه اپنے ارادے مین کامیاب نهین هوا ۔ جب جمعه کا دن آیا' تو مسلمانون نے نماز جمعه کي تیاري کي ۔ اس وقت تک ان کے هان کسي شخص کو امارت جنگ پر مامور کرنے کا اہتمام نه هوا تها؛ اؤر یوسف بن تاشفین نے اس خیال کي بناء پر امارت کو قائم کیا تها که بادشاه غدر نهین کیا کرتے : غرض که وه اؤر ان کے همراهي لباس فاخره پهن کر نماز کے لئے نکلے ۔ لیکن المعتمد نے حزم و احتیاط سے کام لیا' اؤر وه اؤر انکے همراهي پوري طرح مسلح هوکر بر آمد هوئے ۔ انهون نے امیر المسلمین سے کہا که "آپ اپنے آدمیون کے ساتھ نماز ادا کیجئے' کیونکه آج کے دن میرا کچھ جي نهین خوش هوتا ۔ مین آپ کے پیچھے هون' اؤر میرا خیال هي که اِس سؤر نے اپنے دل مین مسلمانون کو اچانک قتل و غارت کرنے کا اراده کر رکھا هي"۔ چنانچه یوسف اؤر انکے همراهي نماز مین مشغول هو گئے ۔ ابھي ان کي پہلي هي رکعت تھي که ان کے سامنے عیسائیون

کي طرف سے سوار نظر آئے ' اور ادفنش (لعنه الله) نے اپنے رفقاء کو لے کر دھاوا کر دیا ؛ کیونکه اسے یه خیال تھا که اسے اچھي فرصت ھاتھ آگئي ہي • یکایک المعتمد اور ان کي فوج ان لوگون کے پیچھے سے اُن پر جا پڑي • اس دن انھون نے وہ کمال کرکے دکھایا که کبھي کسي دن نه دیکھا گیا تھا • المرابطون نے بھي اپنے اسلحه سنبھال لئے اور گھوڑون پر سیدھے سوار ھو گئے • دونون فوجین آپس مین خلط ملط ھو گئین • یوسف ابن تاشفین اور ان کے ساتھیون نے وہ صبر اور عزم و ثبات دکھایا که جس کا المعتمد کو گمان تک نه تھا • الله نے دشمن کو ہزیمت دي ' اور مسلمانون نے ان کا تعاقب کیا اور ان کو ہر طرف قتل کرنے لگے • مگر ادفنش (لعنه الله) اپنے نو عدد رفقاء کے ساتھ بچ گیا • اندلس کي ان مشہور فتوح مین سے ایک فتح یه بھي تھي جس مین الله نے اپنے دین کو غالب اور اپنے کلمه کا بول بالا کیا ؛ اور ادفنش (لعنه الله) کي طمع جزیرہ نمائي اندلس سے منقطع ھو گئي ' حالانکه وہ اس سے پہلے یه سمجھا کرتا تھا که وہ اس کا مال ہي اور وھان کے رؤسا اس کے غلام ہین • یه سب کچھ امیر المسلمین کے حُسن نیت کا نتیجه تھا • یه جنگ واقعۂ زلاقه کے نام سے موسوم ہي • جیسا که ہم لکھ چکے ہین ' مسلمانون نے سنه ۴۸۰ مین ماہ رمضان کي تیرھوین تاریخ کو عیسائیون سے یه جنگ کي تھي ' اور وہ جمعه کا دن تھا •

یوسف ابن تاشفین اور ان کے ہمراہي اُس میدان جنگ سے مظفر و منصور واپس آئے • فتح ان ہي کے لئے اور ان ہي کے ھاتھون ھوئي تھي • اہل اندلس اس سے بہت خوش ھوئے ' اور اس فتح کو امیر المسلمین کے یمن و برکت پر محمول کیا • منبرون پر اور مسجدون مین ان کے لئے بہت دعائین ھوئین ' اور تمام جزیرہ نمائي اندلس مین ان کي ثنا و توصیف اس قدر پھیلي که ان کو اندلس کي اور بھي زیادہ طمع ھو گئي • وجه یه تھي که ان سے پہلے نصارٰي ہر جگه غلبه پذیر ھو گئے تھے

اؤر اندلس کے تمام بادشاهون سے انہون نے اپني اطاعت کرالي تهي ۰ جب الله نے دشمن پر قہر ڈهایا اؤر اس کو امیر المسلمین کے هاتھ سے ہزیمت دي ' تو لوگون نے ان کي عظمت ظاہر کي اؤر ان کي محبت دلون مین جاگزین هو گئي ۰ تب تو انکو یه خیال آیا که سیر و تفریح کے طور پر اندلس مین گهومین : حالانکه انکا قصد کچھ اؤر ہي تها ۰ چنانچه انہون نے چکر لگایا ' اؤر جو کچھ چاهتے تهے حاصل کرلیا ۰ پهر اس تمام عرصے مین وه برابر المعتمد کي تعظیم و تکریم ہي ظاہر کرتے رهے ' اؤر صاف طور پر یه کہا کرتے تهے که "ہم تو اس شخص کے مہمان اؤر اس کے حکم کے ماتحت ہین ۰ وه جب تک چاهیگا ہم اس کے پاس تهیرینگے"۰ شاهان جزیره نما مین سے جس کو امیر المسلمین سے اختصاص پیدا هو گیا تها ' جس کا اُن کو لحاظ تها اؤر جس کو ان سے تقرب حاصل تها ' وه ابو یحیی محمد بن معن بن صمادح المعتصم ' صاحب مریه ' تها ۰ یه المعتصم ہمیشه المعتمد سے دشمني کرتا تها ' اؤر قدیم زمانے سے ان کا حاسد تها ۰ ملوک جزیره نما مین اس کے سواء کوئي اؤر شخص ایسا نه تها جو المعتمد کو برا سمجهتا هو ۰ ان دونون کے درمیان مین بعض اوقات بري بري خط و کتابت هوا کرتي تهي ۰ المعتصم اپني مجالس مین المعتمد کي عیب چیني کیا کرتا تها ۰ ادہر المعتمد کي یه کیفیت تهي که وه اپني مروت ' نزاہت نفس ' پاکیزگي سیرت اؤر شدت ملوکیت کي وجه سے ایسا کرنے سے باز رهتے تهے ۰ امیر المسلمین کے ورود سے چند عرصه پیشتر المعتمد مشرقي اندلس مین دوره کرنے اؤر اپنے عمال و رعیت کي حالت معلوم کرنے کے لئے گئے تهے ۰ جب وه المعتصم کے بلاد کے پاس پہنچے ' تو وه اپنے ارکان دولت کو لے کر ان سے ملنے کے لئے آیا تها ' اؤر المعتمد سے یه چاها تها که وه اس کے بلاد مین داخل هون ۰ مگر المعتمد نے انکار کیا ۰ آخرکار بہت کچھ درخواست اؤر خواہش پر دونون نے اس پر اتفاق کیا که وه المعتصم کي

حدود بلاد کے شروع اور المعتمد کے بلاد کي حدود کے آخر مين ايک دوسرے سے ملين ۔ چنانچه ايسا هي هوا ' اور دونون مين به ظاهر صلح هوگئي ۔ المعتصم نے ان کے اکرام کے لئے ايک مجلس منعقد کي ؛ اور ايسے ايسے آلات سلطانيه اور ذخائر شاهانه دکهلائے ' جو ايسے موقعون کے لئے موزون هوتے هين ' اور يه سمجها که اس سے المعتمد کو رنج و غم هوگا ۔ مگر الله نے المعتمد کو اس سے محفوظ رکها ' اور ان کے خلق کريم نے ان کو بچا ليا ' اور خدا کے فضل سے وه اس طرح محفوظ ره گئے ۔ المعتمد تين هفتے ان کے مهمان ره کر اپنے ملک کو واپس آ گئے ' اور بعد ازان مراکش چلے گئے ۔ امير المسلمين کے آنے تک ان دونون کے درميان يهي کيفيت جاري رهي ' جيسا که هم ذکر کر چکے هين ۔ المعتصم هدايائي فاخره اور تحفه هائے گران لے کر امير المسلمين سے ملے ' ان کي خدمت مين بهت سرگرمي دکهائي ' تا آنکه يوسف نے ان کو اپنا نهايت درجه مقرب بنا ليا ' اور اپنے رفقاء سے ان دونون کي نسبت يه کها کرتے تهے که "يه دونون (يعني المعتمد اور المعتصم) اس جزيره نما کے خاص آدمي هين"۔ المعتصم کے مقرب بن جانے کي بڑي وجه يه تهي که المعتمد نے امير المسلمين سے اس کي بهت ثنا کي تهي ' اور اسے تمام فضائل سے متصف بتايا تها ۔ حق تو يه هي که وه اوصاف المعتصم سے بهت دور نه تهے ' جو المعتمد نے اس کي نسبت بيان کئے تهے ۔ جب المعتصم کو امير المسلمين کے مزاج مين بهت درخور هو گيا تو اس نے يه کوشش شروع کي که کسي طرح ان کا دل المعتمد کي طرف سے پهير کر دونون مين فساد برپا کردے ۔ اس کي سوء رائے ' نا پاک سيرتي اور انجام بيني کے لئے ضعف بصيرت نے اس کے دل مين يه بات پيدا کردي ۔ اصل يه هي که خدائے تعالي جو کچهه کرنا چاهتا هي اسے پورا کرکے رهتا هي ' جو کچهه مقدر هوتا هي وه ضرور اپنے وقت پر هوکر رهتا هي ؛ اور جب الله کسي کام کو پورا کرنا چاهتا هي تو اس کے اسباب پيدا

کردیتا ہي ۔ المعتصم کا جو کچھہ ارادہ تھا ' اسکي تدابیر اس نے شروع کردین ؛ مگر وہ یہ نہ سمجھا کہ وہ خود بھي اسي کنوین مین گرنے والا ہي جو وہ کھود رہا ہي ' اور ان اسلحہ سے خود ہي قتل ہونے والا ہي جو اس نے تیز کئے ہین ۔ جہان اس نے اور باتین امیر المسلمین تک پہنچائین ' ان ہي مین سے ایک یہ بھي اظہار کیا کہ المعتمد اپني ذات سے سخت مغرور و متکبر ہي اور یہ کہ وہ کسي کو اپني برابر نہین سمجھتا: بلکہ ان سے ایک مرتبہ یہ بھي کہہ دیا تھا کہ المعتمد نے یہ کہا کہ " یہ شخص (یعني امیر المسلمین) بہت عرصے سے جزیرہ نما مین پڑا ہوا ہي ۔ اگر مین اپني انگلي بھي ہلاؤن ' تو وہ ایک شب بھي یہان نہین ٹھہر سکتا اور نہ اسکے ہمراہي رہ سکتے ہین ۔ (گویا کہ آپ المعتمد کي دشمني سے ڈرتے ہین) آخر یہ بچارہ اور اس کے ساتھي ہین کیا چیز! یہ لوگ اپنے ملک مین اپني ہستي کے قیام کي کوشش کرتے رہتے تھے اور بھوکے مرے جاتے تھے ۔ ہم ان کو اس ملک مین کھلانے پلانے کے لئے لے آئے ہین ۔ جب انکے پیٹ بھر جائینگے ' تو پھر ان کو ان ہي کے ملک کي طرف نکال دینگے ۔" غرض اسي نوع کے اور تحقیر کے کلمے المعتمد کي طرف منسوب کئے ۔ اس امر مین امراء اندلس نے بھي المعتصم کي اعانت کي ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جس طرح وہ لوگ چاہتے تھے اسي طرح یوسف امیر المسلمین کا دل المعتمد کي طرف سے پھیر دیا ۔ في الاصل امیر المسلمین نے اپنے اور اپنے ہمراہیون کے قیام اندلس کے لئے ایک خاص وقت اور حد مقرر کردي تھي ۔ اس سے زیادہ وہ وہان نہ ٹھیرتے ۔ ان کے وہان جانے کي غرض صرف یہ تھي کہ المعتمد کي دلجوئي اور تسکین خاطر ہوجائے ۔ جب وہ مدت گزر گئي اور ان کے جانے کا وقت قریب آگیا ' تو امیر المسلمین اس کیفیت کے ساتھ سرحد کي طرف چلے گئے کہ انکا دل دشمني سے بھر گیا تھا اور مزاج متغیر ہو چکا تھا ۔

وما النفس الا نطفة في قرارة　اذا لم تكدر كان صفوا غديرها

پھر یہ تمام باتین علاوہ اس کے تھین کہ ان کو جزیرہ نما کي طمع اؤر اس پر قبضہ پانے کا بیحد شوق تھا۔ قبل اس کے کہ امیرالمسلمین وھان سے روانہ ھون، المعتمد کو بہت سي ایسي باتین معلوم ھوگئي تھین جن سے انہون نے یہ سمجھ لیا تھا کہ یوسف کا دل ان کي طرف سے بدل گیا ہي *

غرض کہ امیرالمسلمین مراکش کو واپس چلے گئے، اؤر ان کے دل مین جزیرہ نمائي اندلس کے متعلق سخت بے چیني لگي رھي۔ مجھے معلوم ھوا ہي کہ انہون نے اپنے عمائد اصحاب مین سے ایک ثقہ شخص سے یہ کہا کہ ”مین سمجھتا تھا کہ میرے پاس بھي کچھ ہي۔ مگر جب مین نے اس ملک (یعني اندلس) کو دیکھا، تو میري نگاہ مین میري مملکت حقیر معلوم ھونے لگي: اس کو حاصل کرنے کے لئے کیا حیلہ کرنا چاھئے؟“ ان کي اؤر ان کے اصحاب کي یہ رائے قرار پائي کہ المعتمد سے خط و کتابت کرکے اس امر کي اجازت طلب کي جائے کہ ان کے ھان کے صلحاء اندلس مین جاکر جہاد کي نیت سے اقامت کرین، دشمن سے جنگ کرین اؤر ان چند قلعون مین مدت تک رھین جو عیسائیون کے قبضے مین ہین۔ چنانچہ انہون نے ایسا ہي کیا: کہ المعتمد کو لکھا؛ اؤر المعتمد نے ابن الافطس المتوکل، بادشاہ سرحد، کے اتفاق کرنے پر ان کو ایسا کرنے کي اجازت دے دي۔ اصل یہ ہي کہ اس سے یوسف اؤر ان کے اصحاب کا منشا یہ تھا کہ ان کے حمایتي اندلس کے شہرون مین پھیلے رھین، اؤر جب ان کے قیام دعوت یا اندلس پر اظہار حکومت کرنے کا موقعہ آئے تو ان کو ہر شہر مین اپنے مدد گار مل جائین۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہین، اہل اندلس کے دل یوسف اؤر ان کے اصحاب کي محبت کا شربت پي چکے تھے۔ امیرالمسلمین نے اپنے چیدہ چیدہ ارکان سلطنت کو انتخاب کیا اؤر اپنے رشتہ دارون مین سے بلجین نام ایک شخص کو ان سب کا سردار

مقرر کردیا ۔ اس شخص کو انہوں نے خفیہ طور پر اپنا دلی منشا بتا دیا
تھا ۔ بلجین روانہ ہوا ' اور جزیرہ نما کے باقی بادشاہوں کو چھوڑکر سیدھا
المعتمد کے ہاں پہنچا اور ان سے پوچھا کہ " آپ مجھے کہاں جانے کا
حکم دیتے ہیں ؟ " المعتمد نے اپنے چند آدمی اس کے ساتھ کر دئے '
جنہوں نے اسے ایک قلعہ میں جاکر ٹھیرا دیا جو انہوں نے اس کے لئے
منتخب کر رکھا تھا ۔ چنانچہ وہ اور اس کے ساتھی جہاں ٹھیرائے گئے
ٹھیر گئے ' اور اس وقت تک وہیں مقیم رہے کہ جب المعتمد کے خلاف
فتنہ برپا ہوا ۔ اور وہ سنہ ۴۸۳ کے ماہ شوال میں اس طرح شروع ہوا
کہ ' بغیر کسی ایسے ظاہری سبب کے جو ایسا کرنے پر آمادہ کرے '
سرحدی شہر طنجہ کے مقابل کے جزیرۂ طریف پر قبضہ کرلیا گیا ۔ ان
کی جماعتیں پراگندہ ہوگئیں ' اور ان لوگوں کی طبیعتیں کھیل کود
میں لگی ہوئی تھیں ۔ ان کے بلاد بکھر گئے ' جہاں کے باشندوں کے دلوں
میں ان کی محبت جاگزین ہوچکی تھی ۔ جب المرابطون نے
جزیرہ طریف لے لیا اور اس میں امیر المسلمین کی دعوت کا اعلان
ہوگیا ' تو بلاد اندلس میں اس امر کی شہرت ہوگئی اور وہ لوگ
جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں کہ مختلف قلعوں میں ٹھیرائے گئے تھے '
اٹھ کھڑے ہوئے اور جاکر قرطبہ کا محاصرہ کرلیا ۔ وہاں عباد بن المعتمد
الملقب بہ المامون مقیم تھا ' جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے ' اور جو
المعتمد کا سب سے بڑا بیٹا تھا ۔ باغی شہر میں داخل ہوگئے ' اور
عباد کو قتل کر دیا ۔ مگر عباد نے بھی مرنے سے پہلے خوب خوب
بہادریاں دکھلائیں ۔ یہ سنہ ۴۸۴ میں ماہ صفر کے شروع کا واقعہ ہے ۔
اس طرح دشمنی اور تکالیف بڑھ گئیں اور فتنہ و فساد برابر اپنی
تیزی میں ترقی کرتا رہا ۔ ایک جمعیت جنگ کے لئے اشبیلیہ پہنچ
گئی ۔ المعتمد کو اس گروہ کے حالات و ارادات سے اطلاع دی گئی ۔
ان پر دشمنوں کی اصلی مراد کھلی ' اور ان کی بد طینتی ظاہر ہو گئی ۔

ان کو ان لوگون کے چھڑون کي آواز کي حرص و آز هوي ؛ وہ ان لوگون کي خونریزي اوٗر اُن کے ہتک حریم اوٗر کشف حرم پر آمادہ هوئے ۔ مگر ان کے مجد اثیل ٬ رائي اصیل اوٗر مذهب جمیل نے ان کو ایسا کرنے سے باز رکھا ؛ اوٗر خدا نے ان کو حسن یقین اوٗر صحت عقل و دین سے جو بھرہ عطا فرمایا تھا اس نے ان کو اس کام سے روک دیا ۔ آخر ان لوگون کو ان کے غرہ نے سال مذکور کے ماہ رجب کے نصف میں سہ شنبہ کے دن قیام پر مجبور کیا ٬ اوٗر وہ اپني فوج بے نصرت اوٗر اپنا دستہ فوج ٬ جس کے عقب مین کچھ نہ تھا ٬ ہمراہ لیکر آگے بڑھے ۔ المعتمد اپنے قصر سے تلوار هاتھ مین لئے هوئے نکلے ۔ زیر جامہ کے نیچے ان کا شاماکچہ چمک رہا تھا ۔ نہ انکے هاتھ مین ڈھال تھي ٬ نہ بدن پر زرہ ۔ انہون نے شہر کے ایک دروازے موسوم بہ باب الفرج پر ایک سوار کو داخل هوتے دیکھا جو اپني شجاعت مین مشہور تھا اوٗر اس وقت پوري طرح مسلح تھا ۔ اس سوار نے ان پر ایک چھوٹے سے لچک دار اوٗر لمبي اني کے گرہ دار نیزے سے حملہ کیا ٬ جو ان کے شاماکچہ مین سے گزرتا هوا بغل مین سے نکل گیا ۔ اللہ نے المعتمد کو اس سے بچا لیا اوٗر اپنے فضل سے اسے ان سے دور کر دیا ۔ انہون نے اس سوار کے شانہ پر اپني تلوار کا ایک ایسا هاتھ دیا جس سے اس کي پسلیون تک جسم شق هو گیا ٬ اوٗر وہ تیورا کر گر پڑا ۔ ان جماعتون کو ہزیمت هوئي ٬ اوٗر ان فصیلون پر یکبارگي حملہ کرنے والے وهان سے اتر گئے ۔ اہل اشبیلیہ کو یہ خیال هوا کہ اب اس گلوگیري سے نجات حاصل هوئي ۔ جب اسي دن عصر کا وقت هوا تو لوٹ پھر واپس آئے ۔ شہر پر وادي کي طرف سے حملہ هوا ٬ اوٗر وهان کے باشندون کي امیدین ٹوٹ گئین ۔ حاسد و دشمن کو اس سے اوٗر بھي امید بندھ گئي ٬ اوٗر انکے بد خواهون مین آگ بھڑک اٹھي ۔ اس وقت ان کي امیدین تو ایک طرف ٬ منھ سے بات نکلني بھي محال تھي اوٗر هاتھ پاٗون ڈھیلے هو گئے تھے ۔ جن

لوگون نے خشکي کي طرف سے آکر حملہ کیا تھا ان مین امیرالمسلمین یوسف کا ایک آدمي حُدیر بن واسنوا بھي تھا ' اؤر وادي کے لوگون مین سے ایک اؤر شخص تھا جسے "سپہ سالار ابو حمامہ" کہا کرتے تھے اؤر بنو سجوت کے موالي مین سے تھا ۔ چند دن تک یہ معاملہ اسي طرح معرض التوا مین رہا ۔ آخر امیر سیر ابن ابي بکر بن تاشفین ' یعني امیرالمسلمین کا بھتیجا ' ایک زبردست فوج اؤر اپني رعیت کي جماعت کثیرہ کے ساتھ آ پہنچا ۔ ان ایام کے دوران مین پریشاني نے لوگون کو دیوانہ کر رکھا تھا اؤر خوف و ہراس ان کے دلون مین جا گزین ہو گیا تھا ۔ لوگ دور دور کي مسافتین طے اؤر دریاؤن کو عبور کرکے آرہے تھے ۔ انکو گندے نالے پار کرنے پڑتے تھے اؤر اونچي اونچي فصیلون پر چڑھنا پڑتا تھا ۔ اؤر غرض صرف یہ تھي کہ اپني جانین بچالین ' اپنے وعدون کو پورا کرین اؤر خالص دوستي پر قائم رہین ۔ چنانچہ وہ لوگ اس دن تک ثابت قدم رہے کہ سنہ مذکور کي اکیسوین رجب اؤر یکشنبہ کو واقعۂ عظمیٰ اؤر نظارۂ رستخیز پیش آیا ۔ اس دن امر واقع نے نہایت شدت اختیار کرلي اؤر بات ہاتھ سے نکل گئي ۔ لوگ وادي کي طرف سے شہر مین داخل ہو گئے اؤر شہري اؤر دیہاتي سب ہي پر مصیبت توٹ پڑي ۔ فریقین نے جنگ و قتال مین نہایت سرگرمي سے کام لیا اؤر دونون جماعتین جان توڑکر لڑین ۔ المعتمد کي مدافعت ' شجاعت اؤر جانبازي سے یہ بات ظاہر ہوگئي کہ اس سے زیادہ بہادري غیر ممکن الوقوع ہي اؤر کسي سے رونما نہین ہو سکتي ۔ اسي واقعہ کے متعلق المعتمد نے ' اس وقت کہ جب وہ مقید اؤر درماندہ ہوکر سرحد پر اترے ہین ' یہ اشعار کہے ہین :—

۱ لما ثما سكت الدموع	و تنهنه القلب الصديع
قالوا الخضوع سياسة	فليبد منك لهم خضوع
والذ من طعم الخضو	ع علي فمي السم النقيع
ان تستلب عني الدني	ملكي و تسلمني الجموع
فالقلب بين ضلوعه	لم تسلم القلب الضلوع
لم أستلب شرف الطبا	ع ايسلب الشرف الرفيع
قد رمت يوم نزالهم	الا تحصنني الدروع
و برزت ليس سوي القميـ	ـص عن الحشي شئ دفوع
و بذلت نفسي كي تسيـ	ـل اذا يسيل بها النجيع
اجلي تاخر لم يكن	بهواي ذلي والخشوع
ما سرت قط الي القتا	ل و كان من املي الرجوع
شيم الالي انا منهم	والاصل تتبعه الفروع

---

۱ ترجمہ :- نہ آنسو رکے اور نہ پارہ پارہ شدہ دل باز رہا۔

لوگ کہتے ھین کہ عاجزی اچھی تدبیر ھی ؛ لہذا چاھئے کہ تم بھی ان کے سامنے عجز کا اظہار کرو۔ مگر (حق یہ ھی کہ) مجھے عجز و خضوع کے ذایقہ سے زھر ہلاھل زیادہ لذیذ معلوم ھوتا ھی۔

اگر دنیا نے مجھہ سے میرا ملک چھین لیا اور فوج نے مجھہ کو چھوڑ دیا ،

تو دل تو ابھی اپنی پسلیون مین موجود ھی اور پسلیون نے تو دل کو نہین چھوڑا ھی ؛

نہ مجھہ سے شرافت نفس غصب کی گئی ھی۔ کیا کبھی شرافت رفیعہ بھی چھینی جا سکتی ھی ؟

جنگ کے دن مجھہ پر تیر اندازی ھوی ، اور مین جانتا تھا کہ زرھین بھی مجھہ کو نہ بچائینگی۔

اور مین اس حالت مین جنگ کے لئے نکلا تھا کہ میرے جسم کو محفوظ رکھنے کے لئے سوا قمیص کے اور کچھہ نہ تھا۔

اور مین نے اپنے جسم کو اس طرح سپرد سنان کیا کہ اگر بہے تو خون خالص بہے۔

میری موت مین تاخیر ھوگئی ھی۔ مگر ذلت اور خشوع کی مجھے کبھی خواھش نہ تھی۔

مین کبھی اس امید سے جنگ کو نہین گیا کہ وھان سے واپس بھی آونگا۔

یہ ان لوگون کی خوبیان ھین جن کی مین اولاد مین سے ھون ؛ اور شاخین جڑھی کی پیروی کرتی ھین۔ (مترجم)

غرض کہ شہر میں قتل و غارت کا بازار گرم رہا' اور اہل بربر نے کسی اہل شہر کے پاس ایک تنکا تک نہیں رہنے دیا۔ المعتمد کے محلوں کو بری طرح لوٹا گیا' اور وہ خود بھی گرفتار ہو گئے۔ انکو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے دونوں بیٹوں المعتد باللہ اور الراضی باللہ کو خط لکھیں۔ وہ دونوں اندلس کے دو مشہور قلعوں میں تھے' اور اگر یہ چاہتے تو وہاں اس طرح محفوظ رہ سکتے تھے کہ ان تک کوئی شخص نہ پہنچ سکے۔ ایک قلعہ کا نام رندہ تھا اور دوسرے کا مارتُلہ۔ چنانچہ المعتمد (رحمہ اللہ) اور سیدۂ کبریٰ نے' جو ان دونوں کی والدہ تھیں' ان دونوں سے استعطاف و استرحام کرتے اور یہ بتاتے ہوئے خط لکھے کہ ان دونوں ہی کے ثبات پر سب کا خون مرہون ہے۔ مگر ان دونوں بھائیوں نے اس ذلت کو پسند نہ کیا' اور اس سے انکار کر دیا کہ وہ اپنے والدین کے بعد کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دیں۔ اس کے بعد سیدہ نے ان سے رحم کی درخواست کی اور دوبارہ لکھا کہ ان کو والدین کے حقوق کا خیال کرنا چاہئے' جو اللہ عز و جل کے حق کے برابر ہیں۔ تب تو دونوں بھائی اپنے فرض کو پورا کرنے کے لئے کمربستہ ہو گئے' اور دنیا کو الگ پھینک کر اپنے قلعوں سے نکل پڑے اور نہایت پختہ عہد اور محکم وعدے کئے۔ المعتد باللہ کا تو یہ ہوا کہ جو افسر فوج انکی طرف گیا تھا اس نے انکی تمام مملوکہ چیزوں پر قبضہ کر لیا۔ باقی رہے الراضی باللہ: وہ اپنے قصر سے نکلتے وقت دھوکے سے قتل کر دئے گئے' اور ان کی لاش چھپا دی گئی۔

استیصال حالات کے بعد المعتمد اور ان کے خاندان کو وہاں سے روانہ کر دیا گیا۔ ان کے پاس ذرا سا بھی زاد راہ نہ تھا۔ وہ کشتی پر سوار ہوئے' اور سرحد پر پہنچ کر نہایت گمنامی کے عالم میں وہاں مقام طنجہ میں کچھ عرصہ مقیم رہے۔ وہیں ان سے حُصری شاعر ملا' جو اپنی دریوزہ گری اور کثرت سوال کی قبیح عادات کی وجہ سے ان کے ساتھ ساتھ ہو گیا۔ اس نے اپنے پرانے اشعار' جو المعتمد کی مدح میں

تھے' ان کے سامنے پیش کئے؛ اور ان ہي اشعار کے ساتھ اس نے اس قصیدہ کا بھي اضافہ کیا' جو اس نے المعتمد کے وھان پہنچنے پر کہا تھا۔ جہان تک مجھے معلوم ھوا ہي' اس وقت المعتمد کے پاس چھتیس مثقال سے زیادہ زاد راہ نہ تھا۔ المعتمد نے وھي رقم اسکے پاس بھیج دي' اور اس کے ساتھ ہي ایک قطعۂ اشعار لکھ کر حصري سے تحریراً معذرت کي کہ ان کے پاس مال کي قلت ہي۔ وہ قطعہ میرے ذھن سے اتر گیا ہي۔ حصري کو جو کچھ ملا اس نے اسے حقیر سمجھ کر جواب نہین دیا۔ یہ شخص' یعني حصري' نا بینا تھا۔ شعر بہت جلد کہتا تھا؛ مگر وہ کچھ زیادہ نفیس نہ ھوتے تھے۔ المعتمد علي اللہ نے ایک اور قطعہ لکھ کر' جس کے ابتدائي اشعار ذیل مین درج ہین' اس سے جواب کي تحریک کي :—

قل لمن قد جمع العلم وما احصي صوابه
كان في الصرة شعر فتنظرنا جوابه
قد اثبناك فهلا جلب الشعر ثوابه

جب شعراء کي جماعت اور اہل دریوزہ کے حلقہ کو اس واقعہ کي خبر ھوئي کہ المعتمد نے حصري سے کیسا سلوک کیا ہي' تو وہ لوگ ہر طرف سے المعتمد کے گرد جمع ھونے اور ہر گمنام گڑھے سے ان کے پاس آنے لگے۔ اس کے متعلق المعتمد (رحمہ اللہ) کہتے ہین کہ :—

۱ شعراء طنجة كلهم والمغرب ذهبوا من الاعراب ابعد مذهب

---

۱ ترجمہ :— طنجہ اور المغرب کے تمام شعراء عربون سے بھی کچھ بڑھے ھوے ھی ھین۔

وہ لوگ ایک قیدی شخص سے ایک مشکل چیز کا سوال کرتے ھین' حالانکہ خود وھی شخص ان سے سوال کرنے کا زیادہ حق رکھتا ھی۔ تعجب سا تعجب ھی!

اگر حیا اور لخمی عزت نہ ھوتی' جس نے دل کو گھیر رکھا ھی' تو وہ بھی امر طلب مین ان ھی کے برابر ھوتا۔

ایک زمانہ تھا کہ اُس کی یہ حالت تھی کہ اس سے بخشش طلب کی جاتی تھی' تو وہ بہت کچھ دے نکلتا تھا اور جب اسکے دروازے پر کھڑے ھوکر پکارا جاتا کہ "سوار ھوجاو" تو وہ سوار ھو جاتا تھا۔ (مترجم)

سئلو العسير من الاسير و انه | بسؤالهم لاحق فاعجب و اعجب
لولا الحياء و عزة لخمية | طي الحشا ساواهم في المطلب
قد كان ان سئل الندي يجزل و ان | نادي الصريخ ببابه اركب يركب

اسي معني مين كهتے هين كه :—

۱ قبّح الدهر فماذا صنعا	كلما اعطي نفيسا نزعا
قد هوي ظلما بمن عادته	ان ينادي كل من يهوي لعا
من اذا الغيث همي منهمرا	اخجلته كفه فانقطعا
من غمام الجود من راحته	عصفت ريح به فانقشعا
من اذا قيل الخنا صمّ و ان	نطق العافون همسا سمعا
قل لمن يطمع في نائله	قد ازال الياس ذاك الطمعا
راح لا يملك الا دعوة	جبر الله العفاة الضيّعا

المعتمد (رحمه الله) اسي حال مين ' جسكا ذكر پهلے گزر چكا هي ' چند دن طنجه مين قيام پذير رهے ۔ پهر وهان سے شهر مكناسه مين منتقل هوے ' اور چند ماه وهان تهيرے ۔ بالاخر حكم هوا كه ان كو شهر اغمات مين پهنچا ديا جائے ۔ چنانچه وه لوگ المعتمد (رحمه الله) كے دم مرگ تك وهين مقيم رهے ۔ ان كو وهين دفن كيا گيا ' اور ان كي قبر وهان مشهور هي ۔ ان كي وفات سنه ۸۷ يا بقولے سنه ۸۸ كے كسي

۱ ترجمه :— زمانے كا برا هو ' اس نے كيا كيا ! جب كبهی اسنے كوئی عمده چيز دی ' ضرور چهين لی ۔

اس نے اس شخص پر ظلم ڈهايا هی ' جس كو عادت تهی كه كسی كو گرتا هوا ديكهتا تو فوراً " يا الهی خير ! " پكار اٹهتا تها ؛ جس كا يه عالم تها كه جب موسلا دهار بارش هو رهی هوتی تهی ' تو اس كے هاتهه كی جود و عطا اسے شرما ديتی تهی اور بارش بند هو جاتی تهی ؛ جس كی يه حالت تهی كه اگر بری بات كهی جاتی ' تو بهره هو جاتا ' اور اگر سوال كرنے والے بالكل نا معلوم طور سے بهی بولتے تو وه سن ليتا تها ۔

جو شخص اب اسكی جود و عطا كی طمع ركهتا هی ' اس سے كهه دو كه اب ياس نے وه طمع و خواهش دور كردی هی ؛ اور اب اسكی يه حالت هوگئی هی كه سواء دعوت كے اب وه كسی چيز كا مالك نهين رها : خدا هی سوال كرنے والے تباه حال لوگون كی حالت كو درست كرے تو هو ! (مترجم)

مہینے مین ہوئي ۔ واللہ اعلم ۔ وفات کے وقت ان کي عمر اکاون (۵۱) سال کي تھي ۔ مجھ تک پہنچے ہوے بہترین اشعار مین وہ بھي ہین جو ابن اللبانہ کے مرثیۃ المعتمد علي اللہ مین سے منتخب ہین ' اور جس کے شروع کے اشعار یہ ہین :—

لکلّ شیيء من الاشیاء میقاتُ و للمُنَي من منا یا هنّ غایاتُ
والدهر في صبغة الحرباء منغمس الوان حالاته فیها استحالات
و نحن من لعب الشطرنج في یده و ربما قُمرتْ بالبیدق الشاة
فانفض یدیك من الدنیا و ساکنها فالارض قد اقفرت والناس قد ماتوا
و قلْ لعالمها الارضي قد کتمتْ سریرة العالَم العلوي اغمات
طوت مظلَّتَها لا بل مذلتها من لم تزل فوقه للعز رایات
من کان بین الندي والباس انصلهُ هندیّة و عطایاه هُنَیدات
انکرت الا التواء للقیود به و کیف تُنکرفي الروضات حیات
و قلت هن ذوابات فلم عکست من راسه نحو رجلیه الذوابات
راوه لیثا فخافوا منه عادیة عذرتُهم فلعدوي اللیث عادات

اسي شاعر کا ایک اور قصیدہ ہي ' جس مین وہ ان لوگون کا مرثیہ کہتا ہي ۔ وہ نہایت عمدہ ہي ' اور اس کے شروع کے اشعار یہ ہین :—

تبکي السماء بدمع رائح غادي علي البها لیل من ابناء عباد
علي الجبال التي هدت قواعدها و کانت الارض منهم ذات اوتاد
والرابیات علیها الیانعات ذوت انوارها فغدت في حفض اوهاد
عریسة دخلتها النائبات علي اساود لهم فیها و آساد
و کعبة کانت الامال تعمرها فالیوم لا عاکف فیها ولا باد
تلك الرماح رماح الخط ثقّفها خطب الزمان ثقافا غیر معتاد
والبیض بیض الظبا فلت مضاربها ایدي الردي و ثنتها دون اغماد
لما دنا الوقت لم تخلف له عدة و کل شیيء لمیقات و میعاد
کم من دراريّ سعد قد هوت ووهت هناك من درر للمجد افراد

نُور و نَور فهذا بعد نعمته ذوي و ذالك خبي من بعد ايقاد
يا ضيف اقفر بيت المكرمات فخذ في ضمّ رحلك و اجمع فضلة الزاد
و يا مؤمّل واديهم ليسكنه خَفّ القطين و جَفّ الزرع بالوادي
ضلت سبيل الندي بابن السبيل فسر لغير قصد فما يهديك من هادي

اسي قصيدے مين كهتا هي كه :—

لنسيت الا غداة النهر كونهم في المنشئات كاموات بألحاد
والناس قد ملئو العبرين و اعتبروا من لولؤ طافيات فوق ازباد
حُطّ لقناع فلم تستر مخدّرة و مُزقت اوجه تمزيق ابراد
تفرقوا حيرة من بعد ما...... * اهلا باهل و اولادا باولاد
حان الوداع فضجّتْ كل صارخة و صارخٍ من مفداة و من فاد
سارت سفائنهم والنوح يتبعها كانها ابل يحدو بها الحادي
كم سال في الماء من دمع وكم حملت تلك القطائع من قطعات اكباد
من لي بكم يا بني ماءِ السماء اذا ماء السماء ابي سقيا حشي الصاد

يه قصيده نهايت طويل هي • مين نے اس مين سے صرف ان اشعار كو منتخب كيا هي • اِس ابن اللبانه كا نام ابوبكر محمد بن عيسي هي • وه شهر دانيه كا باشنده تها ' جو ساحل بحر رومي پر واقع هي • مجاهد عامري اؤر اس كا بيٹا علي الموفق اس شهر پر قابض تهے ' جيسا كه پهلے بيان هو چكا هي • اِس ابن اللبانه كا ايك بهائي عبد العزيز نام بهي تها • يه دونون بهائي شاعر تهے • مگر عبد العزيز نے شعر كو صنعت اؤر كمائي كا ذريعه نهين بنايا تها : وه سوداگرون مين سے تها • ابوبكر نے البته شعر كو اپني بضاعت اؤر ذريعۂ معاش بنا ركها تها • اس نے بهت اشعار لكهے تهے ' اؤر ان كو ليكر وه بادشاهون تك پهنچتا ' ان پر انعام

---

* يهان كے الفاظ اصلی قلمی نسخے مين نهين پڑھے جا سكے . علامه دوزی نے يه جگه خالی چهوڑ دی هی . (مترجم)

وصول کرتا اوٗر ان ہي کے ذریعے سے ان لوگون کے ھان بڑے بڑے مراتب حاصل کرتا تھا۔ اس کے اشعار کا ماخذ بلند اوٗر طریق حسین اوٗر روشن ھوتا تھا۔ اشعار مین سہولت الفاظ، نزاکت، جودت معاني اوٗر لطافت جمع ھوتي تھي۔ وہ المعتمد ہي کے پاس رھا کرتا تھا اوٗر انکے دیگر شعراء کے زمرہ مین شامل تھا۔ چونکہ وہ ان کے آخري زمانے مین ان کے پاس پہنچا تھا، اس لئے المعتمد کي مدح مین اس کے اشعار کم ہین۔ خدا اس پر رحم فرمائے، با وجود سہولت اوٗر کثرت اشعار کے اسے اسالیب و وجوہ اشعار سے کم ہي واقفیت تھي۔ اس نے علوم اشعار پر زیادہ غور و خوض نہین کیا تھا؛ بلکہ صرف اپني جودت طبع اوٗر قوت ذھانت پر اعتماد کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے ایک قصیدے مین ایک شعر اس امر کي کافي دلیل ہي، اوٗر اس کا کچھہ انتخاب اپنے موقعہ پر آئیگا۔ (وہ کہتا ہي کہ) :—

من کان ینفق من سواد کتابہ　　فانا الذي من نور قلبي انفق

جب المعتمد علي اللہ کو تخت سے اتار کر اشبیلیہ سے خارج کر دیا گیا، تو ابوبکر شہر بہ شہر مارا مارا پھرتا رھا، تا آنکہ وہ جزیرۂ میرقہ پہنچا، جس پر مبشر عامري الملقب بہ الناصر قابض تھا۔ ابن اللبانہ کو وھین فروغ ھوا، اوٗر اسي کي صحبت مین اس کے حالات ترقي پذیر ھوئے۔ الناصر کي مدح مین اس کے کئي قصائد ہین جن مین وہ اپنے مطالب کو نہایت خوبي سے ادا کرتا ہي۔ ان ہي مین سے ایک قصیدہ ہي، جس مین اس نے ایسا طریقہ اختیار کیا ہي، جو مین نے کبھي کسي متقدم یا متاخر شاعر کے متعلق نہین سنا: یعني یہ کہ اس نے تمام قصیدے مین شروع سے آخر تک ہر شعر کے شروع کے حصہ مین تغزل اوٗر دوسرے مین مدح ممدوح کي ہي؛ اوٗر یہ بات مین نے کسي کے اشعار مین نہین سني۔ قصیدہ کي ابتداء یون ھوتي ہي :—

وضحتْ و قد فضحت ضياءُ النير فكانما التحفتْ ببشر مبشّر
و تبسمت عن جوهر فحسبته ما قلدته محامدي من جوهر
و تكلمت فكان طيب جَدْيها مُتّعتُ منه بطيب مسك اذفر
هزت بنغمة لفظها نفسي كما هزت بذكراه اعالي المنبر
اذْنبتُ واستغفرتها فجرتْ علي عاداتها في المذنب المستغفر
جادت عليّ بوصلها فكانه جدوي يديه علي المقل المفقر
و لثمت فاها فاعتقدتُ بانني من كفه سوّغتُ لثم الخنصر
سمحتْ بتعنيقي فقلت صنيعة سمحت علاه بها فلم نتعذر
نهد كقسوة قلبه في معرك و حشاً كلين طباعه في محضر
و معاطف تحت الذوائب خلتها تحت الخوافق ماله من سمهري
حسنت امامي في خمار مثل ما حسن الكميّ امامه في مغفر
و توشحت فكانه في جوشن قد قام عنبره مقام العثير
غمزت ببعض قستية من حاجب ورنت ببعض سهامه من محجر
آومت بمصقول اللحاظ فخلته يومي بمصقول الصفيحة مُشهر
وضعت حشاياها فويق ارائك وضع السروج علي الجياد الضمر
من رامة او رومة لاعلم لي أ آتت عن النعمان ام عن قيسر
بنت الملوك فقل لكسري فارس تُعزي و الا قل لتبّع حمير
عاديت فيها عز قومي فاغتدوا لا ارضهم ارضي ولاهم معشري
و كذلك الدنيا عهدنا اهلها يتعافرون علي الثريد الاعفر
طافت علي بجمرة من خمرة فرايت مريخاً براحة مشتري
فكان انملها سيوف مبشر وقد اكتست علق النجيع الاحمر
ملك ازرة بُرده ضمت علي باس الوصي و عزمة الاسكندر

يهي هي جو كچهه كه مين نے اس قصيدے مين سے انتخاب كيا هي • اس كي مليح اور خفيف الروح تشبيب كا نمونه ان اشعار مين پايا جاتا هي ' جن سے وه اسي مبشر كي تغزل كرتا اور مدح كهتا هي :—

١ هلا ثناك عليّ قلب مشفقٌ	فترى فراشا في فراش يحرق
قد صرت كالرمق الذي لا يرتجي	و رجعت كالنفس الذي لا يلحق
و غرقت في دمعي عليك وغمتي	طرفي فهل سببٌ به اتعلق
هل خدعة بتحية مخفية	في جنبه وعدك الذي لا يصدق
انت المنية والمني فيك استوي	ظلّ الغمامة والهجير المحرق
لك قدّ ذابلة الوشيج ولونها	لكن سنانك اكحل لا ازرق
و يقال انك ايكة حتي اذا	غنيت قيل هو الحمام الاورق
٢ يا من رشقت الي السلو فردني	سبقت جفونك كل سهم يرشق
لو في يدي سحر و عندي أخذة	لجعلت قلبك بعض حين يعشق

---

١ ترجمہ :- کیا تجھے تیرے مہربان دل نے میری طرف نہین پھیرا کہ تو دیکھتی کہ ایک صاحب فراش فرش پر پڑا جل رہا ھی ؟

مین رمق کی طرح ہو گیا ہون ، جس کی کوئی امید نہین ہو سکتی ، اور ایک ایسا سانس ہو گیا ہون جس سے کوئی چیز ملحق نہین ہو سکتی . مین تیری محبت کی وجہ سے اپنے آنسوون مین غرق ہو گیا ہون ! میری آنکھ میرا بادل ھی : تو کیا کوئی ایسا ذریعہ ھی جس پر مین سہارا پا سکون ؟

کیا تیرے غیر صادق وعدون کے پہلو مین کسی پوشیدہ سلام و پیام کا دھوکہ بھی ھی ؟

تو موت ھی ؛ اور تیرے متعلق جو آرزوئین ہین ، ان مین بادلون کا پانی اور جلا دینے والی دو پہر دونون یکسان ہین .

تیرا قد دبلے پتلے بوٹے کا سا ھی اور رنگ بھی ویسا ھی ھی ؛ مگر تیرا سنان سرمگین ھی نہ کہ ازرق .

کہتے ہین کہ تو ایکہ کا درخت ھی ؛ لیکن جب تو گاتی ھی ، تو کہا جاتا ھی کہ تو قمری ھی .

٢ ترجمہ :- ای وہ کہ جسنے مجھے تسلی اور فراموشی کی طرف جانے سے روک دیا . تیری پلکین ہر اس تیر سے سبقت لے گئی ہین جو کسی پر چلایا جائے .

کاش کہ میرے ہاتھ مین جادو ہوتا اور مجھ مین طاقت گرفت ہوتی ! تو مین تیرے دل کو ایسا کردیتا کہ کسی وقت اسے ضرور عشق ورزی کرنی پڑتی ، تا کہ تو بھی سوزش و فراق کے اس الم کا ذائقہ چکھ سکتا جو مین چکھ رہا ہون ، اور تا کہ تو میری حالت کو دیکھکر نرم دل اور شفیق ہو جاتی .

میرا جسم تیرے بارے مین اعداء مین سے ھی ، کیونکہ وہ ایک ناظر آنکھ سے افاقہ حاصل نہین کرتا .

تیرے خیال شبینہ کو میرے بستر کے مقام کی خبر نہین ہوئی ، تو مین نے اس کو معذور سمجھا کہ وہ کبھی آتا ھی نہین .

تیری وجہ سے میرے منابت و منابع خشک ہو گئے ہین . آنسو بہتا ھی اور شوق و محبت بے نیل مرام واپس آتے ہین . (مترجم)

لتذوق ما قد ذقت من الم الجوي   و ترقّ لي مما تراه و تشفق
جسدي من الاعداء فيك لانه   لا يستفيق لطرف طيف يرمق
لم يدر طيفك موضعي من مضجعي   فعذرته في انه لا يطرق
جفت عليك منابتي و منابعي   فالدمع ينشغ و الصبابة تورق
و كانّ اعلام الامير مبشر   نشرت علي قلبي فاصبح يخفق

اسي قصیدے میں یوم مہرجان میں اسطول کے کھیل کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہي کہ :-

بشري بيوم المهرجان فانه   يوم عليه من احتفائك رونق
طارت بنات الماء فيه و ريشها   ريش الغراب و غير ذلك شوذق
و علي الخليج كتيبة جرارة   مثل الخليج كلاهما يتدفّق
و بنو الحروب علي الجواري التي   تجري كما تجري الجياد السبّق
ملا الكماة ظهورها و بطونها   فاتت كما ياتي السحاب المُغدق
خاضت غدير الماء سابحةً به   فكانما هي في سراب اينُق
عجبا لها ماخلت قبل عيانها   ان يحمل الاسد الضواري زورق
هَزت مجاديفا اليك كانها   اهدابُ عين للرقيب تحدق
و كانها اقلام كاتب دولة   في عرض قرطاس تخط و تمشق

اس میں اس نے اور بہت سي نزاکتیں دکھائي ہیں • اس کا ایک اور قصیدہ ہي٬ جس میں یوں تغزل کرتا ہي :—

فوادي معنّي بالحسان معنّتُ   و كل موقي في التصابي موقّتُ
ولي نفس يخفي و يخفت رقةً   ولكن جسمي منه اخفي واخفت
و بي ميّت الاعضاء حتي دلاله   غرامي به حي و صبريَ ميت
جعلت فوادي جفن صارم جفنه   فيا حر ما يصلي به حين يصلت
اذل له في هجره وهو ينتمي   و اسكن بالشكوي له وهو يسكت
وما انبت حبل منه اذ كان في يدي   لريحان ريعان الشبيبة منبت

اس کے بہترین اشعار مین سے وہ قصیدہ بھي ہي ' جو اس نے مبشر ناصر الدولہ کي مدح مین کہا ہي اور جس کا آغاز یون ہوتا ہي کہ :—

راق الربیع و رقّ طبع ھوائه　فانظر نضارة ارضه و سماءه
واجعل قرین الورد فیه سلافة　یحکي مشعشعها مصعّد ماءه
لولا ذبول الورد قلت بانه　خد الحبیب علیه صبغ حیاءه
ھیهات این الورد من خد الذي　لا یستحیل علیك عهد وفاءه
الورد لیس صفاته کصفاته　والطیر لیس غناؤها کغناءه
یتنفس الاصباح والریحان من　حرکات معطفه و حسن رواءه
و یجول في الارواح رَوح ما سرت　ریاه من تلقائه بلقاءه
صرف الهوي جسمي شبیه خیاله　من فرط خفّته و فرط خفاءه

اس کے جو اشعار مجھے یاد ہین ان مین سے بہترین اس کے یہ دو اشعار ہین ' جن مین وہ ایک خال رخسار کي تعریف کرتا ہي :—

بدا علي خده خال یزینه　فزادني شغفا فیه الي شغف
کانّ حبة قلبي عند رویته　طارت فقال لها في الخد منه قف

[یعني :— اس کے رخسار پر ایک خال ہي ' جو اسے زینت دیتا ہي اور جس نے میرے شغف و محبت کو بہت بڑھا دیا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہي کہ اسے دیکھکر میرے دل کي محبت اس کي طرف سے ہٹ گئي ' تو اس خال نے اس سے کہا کہ اس معشوق کے رخسار مین ٹھیر جا ۔ (مترجم)]

اس ابن اللبانہ کے بہت سے عمدہ عمدہ اشعار ہین ۔ مگر خوف طوالت ' اور نیز یہ امر کہ یہ کتاب اس کام کے لئے موضوع نہین ' مجھے ان کے نقل کرنے سے روکتا ہي ۔ البتہ اس کتاب مین ایسے اشعار نقل کئے جائینگے جو بیانات کے لحاظ سے ضروري ہونگے ۔

اب ہم پھر المعتمد علي اللہ کے حالات کي طرف رجوع کرتے ہین ۔ مین نے سنا ہي کہ بنو عباد پر اس مصیبت عظمي کے واقع ہونے سے

چند ماہ پیشتر ایک شخص نے شہر قرطبہ میں یہ خواب دیکھا کہ ایک شخص آکر منبر پر چڑھ گیا اور لوگوں کي طرف متوجہ ہوکر بہ آواز بلند یہ اشعار پڑھے :—

رب رکب قد اناخوا عیسهم في ذري مجدهم حین بسق
سکت الدهر زمانا عنهم ثم ابکاهم دما حین نطق

[یعني :— کئي قافلے ایسے ہیں جنہوں نے اپنے مجد و شرف کي بلندي کے دوران میں اپنے شتران سفید کو بٹھایا ۔ زمانہ کچھ عرصہ ان سے بالکل خاموش رہا؛ مگر جب بولا، تو ان کو خون رلایا ۔ (مترجم)]

چنانچہ چند ہي ماہ گزرے تھے کہ بنو عباد پر جو آفت آني تھي آ گئي اور، حسب قول بالا، زمانے نے ان کو رلا دیا ۔

اغمات میں المعتمد علي اللہ کے حالات کے متعلق یہ بھي معلوم ہوا ہي کہ ان کي ایک نہایت مرجم، منظور نظر اور بزرگ ترین بیٹي کي حالت سقیمہ اِس نوبت کو پہنچ گئي تھي کہ وہ لوگوں سے غزل کي استدعا کرتي تھي، تا کہ وہ اس کي اجرت سے اپني بد حالي اور اختلال زندگي کو درست کرسکے ۔ منجملہ اور غزلوں کے جو اس کے پاس پہنچیں ایک غزل بنت عریف یعني اس کے والد کے ایک کوتوال شہر کي لڑکي کي تصنیف تھي ۔ یہ وہ کوتوال تھا، جو بادشاہ کي سواري کے نکلنے کے اوقات میں انتظام و اہتمام کیا کرتا تھا اور سوا اس خاص دن کے کبھي نہیں دکھائي دیتا تھا ۔

اسي اثناء میں یہ اتفاق ہوا کہ سیدۂ کبریٰ علیل ہو گئیں ۔ اس وقت وزیر ابو العلاء زہر بن عبد الملک بن زہر مراکش میں تھے اور امیر المسلمین کي استدعا پر ان کے معالجہ میں مشغول تھے ۔ المعتمد نے ان کو ایک خط لکھ کر سیدہ کے علاج کے لئے خواہش ظاہر کي اور لکھا کہ وہ خود آکر سیدہ کے حالات کا مطالعہ کریں ۔ وزیر نے اس خط کا جواب لکھا، جس میں انہوں نے اپنا حق پوري طرح ادا کیا اور بادشاہ کي طلب کے موافق حاضر ہونے کا اظہار کیا ۔ انہوں نے اپنے خط میں

بادشـاہ کو طول بقاء کي دعا بهي دي ' جس کو پڑھکر المعتمد نے یہہ اشـعار کہے :—

١ دعالي بالبقاء و كيف يهوي	اسـير ان يطول به البقاء
اليس الموت اروح من حياة	يطول علي الشقيّ بها الشقاء
فمن يك من هواه لقاء حِبّ	فان هواي من حتفي اللقاء
اارغب ان اعيش اري بناتي	عواري قد اضر بها الحفاء
خوادم بنت من قد كان اعلي	مراتبه اذا أبدوا النداء
و طردُ الناس بين يدي ممري	و كفهم اذا غص الفناء
و ركض عن يمين او شـمال	لنظم الجيش ان رُفع اللواء
يعنيه امام او وراء	اذا اختل الامام او الوراء
ولكن الدعاء اذا ادعاه	ضمير خالص نفع الدعاء
جزيت ابا العلاء جزاء بر	..... * ... و صاحبك العلاء
سيُسلي النفس عن مافات علمي	بانّ الكل يدركه الفناء

١ ترجمه :- اس نے میرے لئے بقاء کی دعا کی هی ؛ مگر یہ کیسے هو سـکتا هی که ایک قیدی شخص اپنی زندگی کے طول کی خواهش کرے .

کیا موت ایسی زندگی سے زیادہ آرام دہ نہین هی ' جس مین کسی بد بخت کی بد بختی مین اور بهی طول اور اضافه هوجائے ؟

اس کی خواهش تو وہ کرے ' جس کو اپنے معشـوق سے ملاقات کی آرزو هو : مجهے تو صرف موت هی سے ملاقی هونے کی تمنا هی .

کیا میری یہ خواهش هو سکتی هی که مین زندہ رهون ' اور اپنی بیٹیون کو اس حال مین دیکهون که وہ برهنه هین اور برهنه پائی کے سـاتھ پهرنے سے انهین تکلیف هوتی هی ' اور یہ که وہ خادمه هو جائین اُس شخص کی بیٹی کی ' جس کا بلند ترین مرتبه یہ تها که جب وہ (میری لڑکیان) نکلا کرین تو لوگون کو هٹانے کے لئے آواز لگائے اور میرے راستے مین سے لوگون کو هٹاکر علیحدہ کرے اور جب تمام صحن آدمیون سے پر هو جائے ' تو ان کو چپقلش کرنے سے باز رکهے ' اور علم برداری کے وقت لشکر کے انتظام کے لئے چپ و راست بهاگتا پهرے ' اور آگے اور پیچهے بهی دوڑے جب کبهی ان اطراف مین کچھ خلل واقع هو .

مگر جب دعا ایک خالص دل سے نکلتی هی ' تو ضرور نفع دیتی هی .

ای ابو العلاء ! تجهے اس کا اچها اجر ملے ...... اور علوشان تیری همدم رهے !

مگر چونکه مین جانتا هون که آخر الامر هر چیز کو فنا هونا هی ' اس لئے نفس کو کچھ تلسی هو جاتی هی . (مترجم)

* یہان کے الفاظ علامه دوزی سے قلمی نسخے مین نہین پڑهے گئے اس لئے چهوڑ دئے گئے . (مترجم)

متقدم الذکر ابوبکر بن اللبانه ایفاء وعده اؤر اداء شکر نعمت کے لئے اغمات مین المعتمد کي خدمت مین حاضر هوا. المعتمد اس کے ورود سے بهت خوش هوئے' اؤر جب ابن اللبانه نے واپسي کا قصد کیا تو المعتمد نے اپني وسعت کے مطابق اس کے لئے خرچ کیا. چنانچه اس کے پاس بیس (۲۰) مثقال اؤر دو کپڑے بهیجے' جن کے همراه ذیل کے اشعار بهي تهے :—

۱ الیك النزر من کف الاسیر	فانْ تقبل تکن عین الشکور
تقبّل ما یذوب له حیاء	و ان عذرته حالات الفقیر
ولا تعجب لخطب غضّ منه	الیس الخسف ملتزم البدور
و رجِّ لجبره عقبيٰ یداه	فکم جبرت یداه من کسیر

---

۱ ترجمه :— یه حقیر چیزین ایک قیدی کے هاتھ سے تمهارے پاس آتی هین. اگر ان کو قبول کرلو' تو عین شکریه کا باعث هی.

قبول کرلو ایک ایسی چیز کو جس کے لئے حیا بهی پگھلی جاتی هی؛ اگرچه ایک فقیر کے حالات اس کو معذور رکھتے هون.

ایسے حادثه سے تعجب نه کرو' جس سے وه تنگ آگیا هو. کیا چاند کے لئے گرهن لازمی نهین هی؟

اسکے هاتهون کے مآل کار سے ترمیم و درستی کی امید رکهو' کیونکه اسکے هاتهون نے بهت سے شکستگان کو درست کیا هی.

اس کی بلندی نے اکثر اشخاص کو گڑھے سے نکال کر بلندی پر پهنچایا هی' اور بهت سے امیرون کو اس کی تلوار کی دهارون نے گرا دیا هی. بهت سے منبرون اور تختون نے آرزو کی هی که اس کے اعلی جائے نشست بن جائین.

اس وقت که جب شریف النسل گهوڑے دونون طرف سے هلاک کن موت لیکر اسپر چڑھ آئے' منحوس آنکهون نے اس کی طرف دیکها اور ایک معدوم النظیر شخص کو تباه کر دیا.

خوش انجامی کے وقت وه منحوس هو گئین. خدائے قدیر کی قدرتین یون هی گردش کیا کرتی هین.

بهت سے منظور نظر آدمیون کو اس کی رضا مندی نے خوش اور با اقبال کر دیا' اور بهت سے مشهور اشخاص کو اسی کی علو منزلت نے مشهور کیا.

اس وقت که جب زمانے پر ظلم کرنے والے بادشاه اس کے ملک مین حصه حاصل کرنے کی خواهش کرنے لگے' اور جب که خوف و هراس سے جری اور بهادر اشخاص حواس باخته هو جاتے اور اس کو کوه ثبیر سے بهی گران پاتے هین. (مترجم)

و کم اعلت علاه من حضيض　　و کم حطت ظباه من امير
و کم من منبر حذت اليه　　اعالي مرتقاه و من سرير
زمان تزاحفت عن جانبيه　　جياد الخيل بالموت المبير
فقد نظرت اليه عيون نحس　　مضت منه بمعدوم النظير
نحوس كن في عقبي سعود　　كذاك تدور اقدار القدير
و کم احظي رضاه من حظي　　و کم شهرت علاه من شهير
زمان تنافست في الحظ منه　　ملوك قد تجور علي الدهور
بحيث يطير بالابطال ذعر　　و يلفي ثم ارجح من ثبير

ابن اللبانه نے ان اشیاء کو قبول کرنے سے انکار کیا ' اور ان کو واپس کرتے ہوئے اِن اشعار میں جواب دیا :—

(۱) سقطت من الوفاء علي خبير　　فذرني والذي لك في ضميري
تركت هواك وهو شقيق ديني　　لئن شققت بردي عن غدور
ولا كنت الطليق من الرزايا　　لئن اصبحت أجحف بالاسير
اسير ولا اصير الي اغتنام　　معاذ الله من سوء المصير
اذا ما الشكر كان و ان تناهي　　علي نعمي فما فضل الشكور
جذيمة انت والايام خانت　　وما انا من يقصر من قصير
(۷) انا ادري بفضلك منك اني　　لبست الظل منه في الحرور
(۸) غني النفس انت و ان الحت　　علي كفيك حالات الفقير
(۹) تصرف في الندي حيل المعالي　　فتسمح من قليل بالكثير

---

* میں ضروری نہیں سمجھتا کہ ان تمام اشعار کا ترجمہ دیا جائے ۔ بنظر تلخیص مضمون چیدہ چیدہ اشعار کا ترجمہ کئے دیتا ہوں :—

(۱) تم وفا کے حقیقت کار کے واقف تک پہنچے ہو ؛ پس مجھکو اور ان خیالات کو جو میرے دل میں تمہارے لئے موج زن ہیں ' الگ رہنے دو ۔

(۷) میں جانتا ہوں کہ تمہارا فضل و احسان میرے لئے ایک سایہ ہے کہ مجھے اس باد گرم سے محفوظ رکھتا ہے ۔

(۸) تم غنی النفس ہو ' اگرچہ فقیرانہ حالات تم کو گھیر ہوئے ہیں ۔

(۹) تم معالی کے حیلوں کو تصرف میں لاتے ہو ' اور ذرا سی بات پر بڑی سخاوت دکھاتے ہو ۔

(۱۰) أحدّث منك عن نبع عريب تفتّح من جنازهر نضير
(۱۱) و اعجب منك انك في ظلام و ترفع للعفاة منار نور
(۱۲) رويدك سوف توسعني سرورا اذا عادك ارتقاءك للسرير
(۱۳) و سوف تحلّني رتب المعالي غداة تحل في تلك القصور
تزيد علي ابن مروان عطاءً بها و انيف ثَمّ علي جرير
(۱۵) تاهّب ان تعود علي طلوع فليس الخسف ملتزم البدور

المعتمد نے اس کا ان اشعار سے جواب دیا :—

* ردّ بری بغیا عليّ و برّا و جفا فاستحق لوما و شكرا
حاط یزري اذ خاف تاکید ضري فاستحق الجفاء اذ حاط نزرا
فاذا ما طويت في البعض حمدا عاد لومي في البعض سرا و جهرا

ترجمہ :—

(۱۰) مین تمهارا اس طرح ذکر کرتا هون که گویا تم ایک خالص نبع هو، جس مین تر و تازه شگوفه ظاهر هوتا هی ۔

(۱۱) اس سے بهی عجیب تر بات یه هی که گوکه تم خود تاریکی مین هو، لیکن اپنے سائین کے لئے نور کی مینار بلند کرتے هو.

(۱۲) ذرا اور ٹهیر جاو؛ تم کو عنقریب سرور کی وسعت حاصل هوگی، جب که تم دوباره تخت پر بلندی حاصل کروگے ۔

(۱۳) اور جب تم ان محلون مین پهنچ جاوگے تو عنقریب مجهکو بلند مراتب پر سرفراز کروگے ۔

(۱۵) طلوع کی طرف عود کرنے کے لئے تیار هو جاو. چاند کے لئے گرهن کچھ لازمی امر نهین هی ۔ (مترجم)

* خلاصهٔ اشعار یه که تمهارے اس طرز عمل پر مین تمهارا شکریه بهی ادا کرتا هون اور تمکو قابل ملامت بهی سمجهتا هون . شعر ما قبل آخر مین کهتے هین که "ای ابوبکر! تم ایک مسافر و بے کس شخص کے وفا دار هو. خدا نه کرے که هم تم جیسے ایک خزانے کو مغرب مین گم کردین ." آخری شعر مین کهتے هین که " ایک برادر شقیق کی احتیاط بهلا کس کام آ سکتی هی . مین تو مصیبت مین مر هی رها هون ، پهر مصیبت سے کیون ڈرون ." (مترجم)

یا ابابکر الغریب وفاءً لا عدمناك في المغارب دخرا

اي نفع یجدي احتیاط شقیق مُت ضراً فکیف ارهب ضرا

ابن اللبانه (رحمه الله) نے یون جواب دیا :—

(۱) ایها الماجد السمیدع عَذرا صرفيَ البر انما کان برّا

(۲) حاش لله ان اجیع کریما یتشکي فقرا و کم سدّ فقرا

لا ازید الجفاء فیه شقوقا غدر الدهر بي لئن رمتُ غدرا

لیت بي قوة اواوي لرکن فتري للوفاء مني سرا

(۵) انتَ علّمتني السیادة حتي ناهضت همتي الکواکب قدرا

ربحت صفقة ازیل برودا عن ادیمي بها والبس فخرا

(۷) و کفاني کلامك الرطب نیلا کیف الفي درّا و اطلب تبرا

(۸) لم تمتْ انما المکارم ماتت لا سقي الله بعدك الارض قطرا

ترجمه :—

(۱) ای صاحب مجد ، ای مہتر و بزرگ ، ای بسیار عطا ، ای میرے ساتھ نیکی کرنے والے ، جو خود ھی نیکی ھی !

(۲) حاشا و کلا که مین اس مرد کریم کی موت چاهون ، جو فقر کا شاکی ھی ، حالانکه اس نے اکثر فقر کو روکا ھی .

(۵) تم نے ھی تو مجھے سیادت سکھاکر اس قابل کیا ھی که مین همت مین کواکب سے مقابله کرتا هون .

(۷) تمھارا کلام شیرین ھی میرے لئے بطور انعام کے کافی ھی . اگر وہ نه هو تو مجھے موتی اور سونا کہان سے ملے ؟

(۸) تم کو موت نہین آئی ، بلکه مکارم ھی مرگئے . خدا نه کرے که تمھارے بعد زمین کو ایک قطرے سے بھی سیرابی نصیب هو . (مترجم)

المعتمد نے اپني موت کے وقت جو اشعار کہے تھے اور حکم دیا تھا کہ ان کو قبر پر لکھوا دیا جائے ' ان میں سے ذیل کے اشعار ہیں :—

* قبر الغريب سقاك الرائح الغادي	حقاً ظفرت بأشلاء ابن عباد
بالحلم بالعلم بالنعمي اذا اتصلت	بالخصب ان اجدبوا بالري للصادي
بالطاعن الضارب الرامي اذا اقتتلوا	بالموت أحمر بالضرغامة العادي
بالدهر في نقم بالبحر في نعم	بالبدر في ظلم بالصدر في النادي
نعم هو الحق حاباني به قدر	من السماء فوافاني لميعادي
ولم اكن قبل ذاك النعش اعلمه	ان الجبال تهادي فوق اعواد
كفاك فارفق بما استودعت من كرم	روّاك كل قطوب البرق رعاد
يبكي اخاه الذي غيّبت وابله	تحت الصفيح بدمع رائح غادي
حتي يجودك دمع الطل منهمر	من اعين الزهر لم تنجل باسعاد
ولا تزل صلوات الله دائمة	علي دفينك لا تحصي بتعداد

* ترجمہ :—

ای مسافر کی قبر ! خدا کرے کہ تجھ کو صبح و شام کے ابر سیراب کریں ' اس حق کی بناء پر کہ تو ابن عباد کے جسم پر حاوی ھی . تو کامیاب ھوئی ھی حاوی ھونے مین حلم اور علم اور نعماء پر جب وہ گو کہ خشک ھین ' ایک پیاسے کو سیراب کرنے کے لئے مل جاتے ھین ؛ ایک نیزہ زن ' شمشیر زن ' تیر افگن اور ھیبر زیان پر جو جنگ کے وقت سرخ ھو جاتا ھی ؛ زمانے پر نقمت مین ' بحر پر نعمتون مین ' بدر پر تاریکیون مین اور محفل کے صدر پر .

ھان یہ وہ حق ھی کہ قضا و قدر آسمانی نے مجھ کو دیا تھا ' مگر اب میعاد کے پورا ھوجانے پر مجھ پر آ پڑے .

اس نیکو حالی سے پہلے مین نہین جانتا تھا کہ پہاڑ تختون پر بھی گر پڑا کرتے ھین .
تیرے لئے کافی ھی . تجھ کو جو کچھ ودیعت دی گئی ھی اسی کو اچھی طرح رکھ .
خدا کرے کہ ھر برق دار اور گھنگھور بادل تجھے سیراب کرے ! جو صبح شام اپنے اس بھائی کے لئے آنسو بہاتا ھی ' جس کی بارش کو تونے پتھرون کے نیچے چھپا دیا ھی : حتی کہ شگوفون کی آنکھون سے تری کے آنسو بہتے ھین ' مگر تجھ کو نیک بخت نہین بناتے .

اور خدا کرے کہ تیرے اندر مدفون شخص پر ھمیشہ ھمیشہ خدا کی بے شمار رحمتین نازل ھوتی رھین . (مترجم) .

اِن المعتمد علي الله کا ایک بیٹا تھا ' جس کا لقب فخر الدولہ تھا ۔ انہون نے اس کو اپنے بعد حکومت کرنے کے لئے تربیت دي تھي ؛ پھر اپنا ولي عہد بناکر " المؤید بنصر الله " کے لقب سے ملقب کیا تھا ۔ مگر اس فتنہ نے ان کو اپني مراد تک نہ پہنچنے دیا ' اوْر قضا و قدر اس کے اصدار و ایراد مین حائل ہوگئي ۔ اس فتنہ کے بعد یہ فخر الدولہ برابر گردش ایام مین مبتلا رہا ۔ آخر اس نے خود کو بازار کے سپرد کر دیا اوْر مختلف صنائع مین سے صوّاغي کي صنعت سیکھي ۔ ایک مرتبہ متقدم الذکر محمد ابن اللبانہ ' اس کے باپ کا شاعر ' اس کے پاس سے گزرا اوْر اس کي حالت پر یہ اشعار کہے :—

(۱) اذکي القلوب اسي ابکي العیون دما — خطب وجدناک فیہ یشبہ العدما

(۲) افراد عقد المني منا قد انتثرت — و عقد عروتنا الوثقي قد انفصما

(۳) شکاتُنا فیک یا فخر العلي عظمت — والرزء یعظم فیمن قدرہ عظما

(۴) طُوّقت من نائبات الدهر مخنقۃ — ضاقت علیک و کم طوّقتنا نعما

(۵) و عاد کونک في دکان قارعۃ — من بعد ما کنت في قصر حکي اِرما

(٦) صرّفتَ في آلۃ الصواغ انملۃ — لم تدر الا الندي والسیف والقلما

ترجمہ :—

(۱) اس حادثہ نے ' جس مین ہم تم کو مبتلا پاتے ہین اور جو عدم سے مشابہ ہی ' دلون مین غم و اندوہ کی آگ بھڑکادی ہی اور آنکھون کو خون رلایا ہی ۔

(۲) ہماری تمناون کے ہار کے افراد بکھر گئے ہین ' اور ہمارے مضبوط دستے کی گرہ کھل گئی ہی ۔

(۳) ای فخر علا ! تمہاری وجہ سے ہماری شکایات بڑھ گئی ہین ' کیونکہ جس کا مرتبہ بلند ہو ' اس کی طرف سے جو مصیبت پڑتی ہی وہ بھی بڑی ہی ہوتی ہی ۔

(۴) زمانہ کے مصائب اس طرح تمہارے گلے کا ہار ہو گئے ہین کہ دم گھٹا جاتا ہی اور ضیق پیدا ہو گیا ہی ' حالانکہ تم نے اکثر ہماری گردنون مین نعمت و احسان کے ہار ڈالے ہین !

(۵) و (٦) اس کے بعد کہ تم ارم نما قصرون مین رہتے تھے ' اب تمہاری ہستی ایک کوٹنے والے کی دکان مین رہ گئی ہی ؛ اور تم نے اپنی ان انگلیون سے ' جو سوائے جود و کرم اور کچھ نہ جانتی تھین آلۂ صواغی مین کام لینا شروع کیا ہی ۔

(۷) يد عهدتُك للتقبيل تبسطها	فتستقل الثريا ان تكون فما
(۸) يا صائغاً كانت العليا تصاغ له	حليا و كان عليه الحلي منتظما
(۹) للنفخ في الصور هول ما حكاه سوي	هول رأيتك فيه تنفخ الفحما
(۱۰) وددت اذ نظرتْ عيني اليك به	لو ان عيني تشكو قبل ذاك عما
(۱۱) ما حطك الدهر لما حط من شرف	ولا تحيّف من اخلاقك الكرما
(۱۲) لُحْ في العلي كوكبا اِن لم تلح قمرا	و قم بهاربوة ان لم تقم علما
(۱۳) واصبر فربتما احمدتَ عاقبة	من يلزم الصبر يحمدْ غِبّ مالزما
(۱۴) والله لوانصفتك الشهب لانكسفت	ولو وفي لك دمع المزن لانسجما
(۱۵) بكي حديثك حتي الدرحين غدا	يحكيك رهطا والفاظا و مبتسما
(۱۶) و روضة الحزن من ازهارها عريت	حزنا عليك لان اشبهتها شيما

ترجمه :-

(۷) وه هاتھ، جس کو میں نے دیکھا ھی کہ تم بوسہ لینے کے لئے پھیلایا کرتے تھے اور اگر ثریا بھی کسی کا منھہ بن جاتا تو تم اسے حقیر سمجھتے تھے!

(۸) و (۹) ای وہ ڈھالنے والے، جس کے لئے بلند مراتب ڈھالے جاتے تھے اور جسپر زیور نہایت عمدگی سے آراستہ ہوتے تھے! نفخ صور میں جو ہول و دہشت پنہاں ھی، وہ صرف اسی ہول کی مانند ھی جو مجھہ پر تم کو کوئلے پھونکتے ہوے دیکھکر طاری ہوتی ھی۔

(۱۰) جب میری نگاہ تم پر پڑی، تو میرا جی یہ چاھا کہ کاش کہ اس سے پہلے ھی میری آنکھہ اندھی ھوجاتی۔

(۱۱) جب زمانے نے تم کو شرف سے گرایا، تو تم کو پست نہیں کیا اور نہ تمھارے اخلاق میں سے کرم کو مٹایا۔

(۱۲) اگر تم بلندی میں قمر ھوکر نہیں تو ستارہ ھوکر ھی چمکو، اور اگر جائے نشان مند میں نہیں تو مقام بلند ھی میں کھڑے ھو جاو۔

(۱۳) صبر کرو، کیونکہ تمھارے امور کے انجام اکثر قابل تعریف ھی ھوے ھیں۔ جو شخص صبر کو لازم پکڑتا ھی، وہ اس کے لزوم کے بعد ضرور قابل ستائش ھوتا ھی۔

(۱۴) بہ خدا اگر شہاب ھاے ثاقب تم سے انصاف کرتے، تو چاھئے تھا کہ وہ ڈوب جاتے؛ اور اگر بارش کے آنسو تم سے وفا کرتے، تو ان کو جم جانا چاھئے تھا۔

(۱۵) تمھاری باتیں بھی روتی ھیں، حتیٰ کہ مروارید، جب کہ وہ گروہ، الفاظ اور تبسم میں تمھاری نقل کرتے ھیں۔

(۱۶) چونکہ تم خصلت میں شگوفہ کی مانند تھے، اس لئے تمھارے غم میں مرغزار کے باغات بھی اپنے شگوفوں سے عاری ھوگئے ھیں۔

(۱۷) بعدالنعيم ذوي الريحان حين راي ريحانك الغض يذوي بعد ما نعما

(۱۸) لم يرحم الدهر فضلا انت حامله من ليس يرحم ذاك الفضل لا رحما

(۱۹) شقيقك الصبح ان اضحیٰ يشارقه و انت في ظلمة فالصبح قد ظلما

فصل

ہم نے المعتمد علي الله کے حالات اؤر انکے متعلقات کا یہ مختصر سا بیان، گو کہ وہ ہمارے مقصد سے خارج ہي، اس لئے قلمبند کیا ہي کہ ہم نے اس سے پہلے ان کے فضل، غزارت ادب اؤر ایثار کے باب مین جو کچھ بیان کیا ہي، اس پر دلیل ہو. اسي طرح اب ہم مملکت اندلس کے ان حالات کے نسق کو المرابطون یعني اصحاب یوسف بن تاشفین کے کوائف سے متصل کرینگے. اس امر کي ایک اؤر تیسري وجہ یہ ہي کہ المعتمد مذکور کے حال کو جس امر نے نباہت سے خمول، بلندي سے پستي اؤر بسط سے قبض تک پہنچایا، وہ منجملہ ان عبرتون کے ہي، جو زمانے نے ہم کو دکھائین، اؤر ان مواعظ مین سے ہي جس سے دنیا اصحاب فہم کي نگاہ مین ذلیل و خوار معلوم ہوتي ہي *

المعتمد پر قبضہ پانے کے بعد یوسف بن تاشفین کے لئے اندلس کا معاملہ بالکل مجتمع ہوگیا؛ کیونکہ وہي اسکے سرلشکر، عین الاعیان اؤر بمنزلۂ واسطۂ نظم کے تھے. یوسف بن تاشفین کے ہمراہي اسي طرح ایک ایک ملک کرکے تمام ممالک کو سمیٹتے رہے، تا آنکہ تمام

ترجمہ :-

(۱۷) جب ریحان نے دیکھا کہ تمھارا ریحان ناز و نعم کے بعد پژ مردہ ہوگیا ھی، تو ریحان بھی خوش عیشی کے بعد پژ مردہ ہوگیا.

(۱۸) زمانے نے ان فضائل پر رحم نہین کیا، جن کے تم حامل ہو. جو اس فضیلت پر رحم نہین کرتا، اس پر رحم نہین کیا جاتا.

(۱۹) صبح گویا تمھاری توام ھی، جس وقت وہ روشن ہوتی ھی. مگر چونکہ تم تاریکی مین ہو، اس لئے صبح بھی تاریک ھی. (مترجم)

جزیرہ نما ان کا مطیع ہو گیا ۔ ان کے امر کے آغاز ہی میں دشمن کی گوشمالی، مسلمانوں سے مدافعت غنیم اور حمایت حدود میں اس قسم کے امور ظہور پذیر ہوئے، جن کی لوگوں کے خیالات نے تصدیق کی، اور ان کے دلوں کو سرور ہوا اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچی ۔ اس طرح اہل اندلس کو ان سے اور بھی زیادہ محبت ہو گئی اور ملوک روم بھی بیش از پیش خائف ہو گئے ۔ یوسف بن تاشفین اس تمام عرصے میں دم بہ دم لشکر پر لشکر اور فوج پہ فوج بھیج بھیج کر ان کی مدد کر رہے تھے، اور اپنی ہر مجلس میں کہا کرتے تھے کہ "ہماری غرض اس ملک میں آنے سے یہ تھی کہ ہم اسے اہل روم کے ہاتھوں سے خلاصی دلادیں۔ مگر ہم نے دیکھا کہ اس ملک کے اکثر حصے پر ان کا غلبہ ہو گیا ہے، اور اس کے بادشاہ غافل، جنگ آزمائی میں سست، اوروں کے دست نگر اور ان کے سامنے ذلیل ہیں، آرام طلبی کو ترجیح دیتے ہیں، ہر ایک کی ہمت اسی میں صرف ہوتی ہے کہ وہ جام شراب نوش کرے، کسی مغنیہ کا گیت سنے اور لہو و لعب میں اپنے دن تیر کرے ۔ اگر میں زندہ رہا تو ان تمام ممالک کو، جن پر اس فتنے کے دوران میں اہل روم نے قبضہ کر لیا ہے، دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ میں پہنچا دونگا ۔ میں اہل روم کے خلاف اس ملک کو سواروں اور پیادوں سے بھر دونگا ۔ نہ ان کو ناز پروری کا موقعہ ملیگا، نہ خوش عیشی کا علم تک ہوگا: بلکہ ان کی ہمت گھوڑوں کو سدھانے اور ماہر کرنے اسلحہ کی درستی اور دعوت جنگ کا جواب دینے میں صرف ہوگی"۔ اور اسی قبیل کی اور باتیں کہا کرتے تھے ۔ اس کی خبر نصاریٰ کے بادشاہوں تک پہنچی، تو ان کا خوف و ہراس اور بھی بڑھ گیا، اور مسلمانوں کے، بلکہ یوں کہئے کہ خود ان کے، حالات حاضرہ سے ان کی نا امیدی اور بھی زیادہ قوی ہو گئی *

جب یوسف امیر المسلمین نے جزیرہ نمائي اندلس پر قبضہ کرلیا ' اؤر وہ تمام ملک انکا مطیع و منقاد هوگیا اؤر کسي طرح کا اختلاف باقي نہ رہا ' تو وہ اسي دن سے شاهان اندلس مین شمار هونے لگے اؤر بادشاہ کے نام کے مستحق هوگئے ۔ وہ اؤر ان کے ہمراہي " المرابطون " کے نام سے موسوم هوگئے ۔ وہ اؤر انکا بیٹا اکابر ملوک مین شمار هونے لگے ؛ کیونکہ جزیرہ نمائي اندلس مغرب اقصیٰ کے سامنے واقع ہي ' اس کے لئے بمنزلہ ام القریٰ کے ہي اؤر معدن فضائل ہي ۔ چنانچہ عموماً ہر قسم کے علماء اسي سے منسوب ہین اؤر اسي مین محسوب هوتے ہین ۔ وہ ملک علوم کے شموس و اقمار کے طلوع کا مقام ہي ' فضائل کا مرکز اؤر قطب ہي ' ہوا کے لحاظ سے تمام اقالیم کے مقابلے مین معتدل ترین ہي ' اس کا آسمان صاف ترین ' اس کا پاني نہایت شیرین ' اس کي روئیدگي نہایت خوشبو ' اس کي پہاڑیان بہ کمال سرسبز ' اس کي صبحین نہایت پاکیزہ اؤر شامین بہ غایت پر لطف ہین ۔ (ابیات) :—

وہ ایک ایسي سرزمین ہي کہ اس کي آرام گاہ اؤر اسکے باشندون کے شوق سے میرا دل اڑکر وهان جانا چاهتا ہي ۔ وہ ایسے لوگ ہین ' جن کے ذکر ہي سے گویا مین گلہائے تر چن رہا هون ۔ کیا ان کي ملاقات سے مین گلہائے آس بھي چن سکونگا ؟

تمام جزیرہ نما سے ہر علم کے بہترین علماء ٹوٹ ٹوٹ کر امیر المسلمین کے پاس آگئے اؤر انکا دربار ایسا هوگیا جیساکہ عین عروج سلطنت کے زمانے مین بنو عباس کا تھا ۔ انکے اؤر انکے بیٹے کے هان ایسے ایسے زبردست مصنف اؤر فصیح و بلیغ اشخاص جمع هوگئے تھے کہ شاید کبھي کسي زمانے مین ایسا اتفاق نہ هوا هوگا ۔ چنانچہ امیر المسلمین کے کتّاب مین سے ایک صاحب ابوبکر المعروف بہ ابن القصیرہ تھے ' جو المعتمد علي اللہ ابوبکر کے کاتب تھے ۔ وہ فصحاء مین سے تھے اؤر میدان بلاغت مین دیگر فضلاء پر سبقت رکھتے تھے ۔ وہ قدیم کاتبون کے طریقے

کے مطابق اختصار الفاظ اور صحت معاني کا لحاظ رکھتے تھے ' مگر اسجاع (جن کو متاخرین نے شروع کیا تھا) کي طرف کبھي التفات نہين کرتے تھے ۔ البتہ چند ایک رسائل ایسے ہین ' جو انہون نے بغیر استدعاء کے لکھے ہین اور جن مین سجع موجود ہي ۔ ورنہ باقي رسائل ' جو المعتمد کي طرف سے لکھے گئے ہین اور مین نے دیکھے ہین ' ان مین وہ صفت موجود ہي جس کي مین تعریف کر رہا ہون ۔ مگر اس وقت مجھے ان مین سے کچھ بھي یاد نہین ہي کہ درج کرون *

پھر ان ابوبکر کے بعد یوسف یا انکے بیٹے کے ہان وزیر اجل ابو محمد عبد المجید ابن عبدون کاتب ہوئے ۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہي ' اور اس قدر ہو چکا ہي کہ اب اس کے اعادہ و تکرار کي ضرورت باقي نہین ہي ۔ ان دونون کاتبون سے بھي قبل سیر بن ابي بکر بن تاشفین امیر کے کاتب تھے ۔ وہ اشبیلیہ مین المعتمد علي اللہ کے پاس گئے تھے ' اور اس وقت تک ان ہي کے ہان عہدۂ کتابت پر رہے کہ جب امیرالمسلمین کي استدعاء پر ان کے ہان گئے ۔ امیرالمسلمین کے نام ان کا ایک خط ہي ' جس مین وہ ان کو شہر شنترین (اعادہا اللہ) کي فتح کي خبر دیتے ہین ۔ سیر شہر مذکور کي فتح کے وقت وہان موجود تھے ۔ اسي کا ذکر کرتے ہوے ابو محمد نے یہ خط لکھا ہي :—

" اللہ امیرالمسلمین و ناصرالدین ابوالحسن علي بن یوسف بن تاشفین کے امر کو ہمیشہ قائم رکھے ' اس کے عَلم ہمیشہ دین کي مدد مین لہراتے اور اس کے قلمون کے تحریر کردہ احکام اقالیم سبعہ مین جاري رہین !

" از اندرون شہر شنترین —— جس کو خدائي تعالیٰ نے آپ کي حسن سیرت اور یُمن طبیعت سے اہل اسلام کے لئے فتح کردیا ہي ۔

" تمام ترین حمد اللہ ہي کے لئے ہي : ایسي حمد ' جس کے معاني تمام الفاظ شارحہ پر حاوي ہین ؛ جس کي قریب ترین نگاہ بھي

بلند ترین نگھون پر سبقت لے جاتي ہي ؛ جس کے چہرے کو بد دلي نہین پھیر سکتي؛ جسکي کنه کو کوئي تخصیص محدود نہین کرسکتي ؛ جس کو کسي مثال یا اندازہ کا قبض و بسطه احاطه نہین کرسکتا ؛ جسے نہ کسي خط کے ذریعے محصور کرسکتے ہین ' نه چپ و راست سے محدود ؛ نہ کوئي زمانہ اس قدر وسیع ہي کہ اس پر حاوي ھو ' نہ ابد مین اتني قوت ہي کہ اس کو پورا کرسکے ' اور نہ عدد اس کا حساب کرسکتا ہي ؛ اور ایسي حمد کہ جب اس کے پیش روندگان سبقت لے جاتے ہین تو پس آیندگان آگے آکر مل جاتے ہین . صلاة و سلام ھو محمد پر ' جو اس کے بندے ' اس کي وحي کے امانت دار ' اس کے اوامر و نواہي کے سرانجام دینے والے ' امت کے نظام ' ائمہ کے امام ' سر اولاد آدم ' اور فخر دنیا و ما فیہا ہین - صلاة تامہ ' جسکو ہم پورا کرتے ہین ' اور تحیۂ عامہ جس کو ہم ادا کرتے ہین ' جو ایک پھول کي طرح شگوفه مین سے کھل کر نکلتي اور مشک کي طرح اپنے پردے مین سے پھوٹتي ہي . انھون نے اپني توحید کا اظہار کیا ہي ؛ وعدہ و وعید پر لوگون کو جمع کیا ہي ؛ حق کو واضح کیا ہي ' اسے جلا دي ہي ؛ خلق خدا سے ہمدردي کي ہي اور اس کو ہدایت دي ہي : البته وہ لوگ اس سے مستثنی ہین ' جن کے لئے کلمۂ عذاب واجب ھو گیا ہي اور سب سے پہلے ام الکتاب ہي مین ان کي بد بختي کا ذکر ھو گیا ہي!

" خدائے غالب نے (عزت اسماءہ و جلت کبریاوہ) اپنے مذہب کو تمام مذاہب پر ' صلیبیون کے زعم اور بتون کے وھم پر فوقیت دي ہي . اسنے اپنا وعدہ ہم سے پورا کیا اور ہم کو اپنے رسول صلي الله علیه و سلم کے ساتھ اور ان کے بعد فتح مند کیا . اس نے اس جزیرہ نما مین اسلام کي شکست و برید کے بعد پھر ہماري پریشانیون کو اطمینان کي صورت مین جمع کیا ہي ' مشرکین کے مکر و خدع کو با وجود اس کے انتظام اور قوت کے قطع کردیا ہي ' اہل کتاب مین سے کافر ھو جانے والون کو

ہمارے سامنے ان کے قلعون مین سے اتار دیا ہي اور ہم ان کے پاؤن اور پیشانیان پکڑتے ہین •

" قلعۂ شنتریں (خدا امیر المسلمین کو ہمیشہ سلامت رکھے) مشرکین کي نہایت محفوظ جا ھائے پناہ مین سے تھا اور مسلمانون کے خلاف نہایت مضبوط مقام تھا • آپ کي سعي کے طفیل سے ' جسکي ہم پیروي کرتے تھے ' اور آپ کي ہدایت کي برکت سے ' جس کو ہم کافي سمجھتے تھے ' ہم ہمیشہ انکے کانٹون کو کاٹتے اور ان کي جڑون کو اکھاڑتے ہي رھے • ہم ان کو یکے بعد دیگرے حاصل کرتے اور وقتاً فوقتاً ان مین ایزاد کرتے جاتے تھے • گھڑي گھڑي بھر کے بعد ہم ان کے سردارون کو قتل کرتے اور بار بار ان کے بہادر سپاہیون کے پہلوؤن مین دھنس جاتے تھے • ہم انکي جنگ کے غارون مین گھس جاتے اور انکي مخالفت کے سمندرون مین کود پڑتے تھے : یہان تک کہ ان کے موھوم جسمون کو پھیلا دیتے اور ان کي ارواح قبض کرلیتے تھے • ہم ان کو نیزون کي طرف لے جاتے تھے اور ان کے سینون کو ان کے سرون سے بیندھ دیتے تھے • ہم ان کو آگ کي طرف ڈھکیلتے تھے ' جس کے شعلے ان کے سانس ہوتے تھے • ہم انہین یمني تلوارون کے ذریعے بھڑکتي ہوئي آگ کي جانب بھیجتے تھے ' اپني سعي و استعداد سے ان کے خفیہ مکر کے پردے کو اٹھا دیتے تھے ' اور خدائے قدیم و قدیر سے طلب خیر کرکے ان کي طاقت و قوت کي چٹانون کو گرا دیتے تھے • جب ہم نے دیکھا کہ یہ قلعۂ شریفہ ' جو تمام قلعون مین سب سے زیادہ مناسب اور تمام بقاع سلطنت مین بلند ترین ہي مگر اس کي دوا دشوار ہي اور مرض بالکل عاجز کن ہوگیا ہي ' تو ہم نے اس بلندي پر غالب آنے کے لئے اللہ تعالي سے طلب خیر کیا اور اس قصد کي تسہیل کے لئے اس کے سامنے گریہ و زاري کي • ہم نے اس سے سوال کیا کہ وہ ہمین ہمارے نفوس کے حوالے نہ کردے ' گو کہ یہ امر اس کي صیانت و دیانت مین

مبذول اؤر بذات خود پسندیده و نا پسندیده پر معمول هو۰ پهر هم
اس کي طرف چلے' اؤر موت کي طرح یکبارگي اس پر جا پڑے۰ هم
ایسے وقت مین وهان پهنچے که جب تمام راستون کے دروازے بند
هو چکے تهے' اؤر خدا کی مدد سے تمام حیلون نے اس قلعه کے اهالي
کو عاجز و درمانده کردیا تها۰ زمانے نے اپنا منهه کهول کر دانتون کي کنجي
دکهادي تهي' اؤر جو لوگ که دلدلون اؤر سیلابون مین تهے ثابت
قدمي کے ساتهه جمے هوئے تهے۰

" الغرض هم قوم کے میدان مین اترے' اؤر اس دن ان کي صبح
نهایت بري صبح هوئي۰ هم برابر ان پر محتسب اؤر مؤتجر کي طرح
حملے کرتے رهے' اؤر ایسے شخص کي طرح ان کو تاکتے رهے' جو امر
الهي کا منتظر اؤر مرتقب هوتا هي۰ هم هر چهار طرف سے ان کو غارت
و برباد کر رهے تهے۰ چنانچه جب همارے لشکران کي طرف جاتے تهے'
تو بالکل هلکے پهلکے هوتے تهے؛ مگر وهان سے لدے پهندے آتے تهے۰ اس سے
اعداء کے دل خوف هراس سے معمور هوگئے' اؤر همارے همراهیون کے هاتهه
مال و اسباب سے۰ هم نے حکم دیا که ان کے قیدیون اؤر اموال کا ایک
بازار قائم کیا جائے' تا که ان کے مرد اؤر عورت سب اسے دیکهین۰ اس
سے ان کي هوا بالکل رک گئي' اؤر ان کي آگ بجهه گئي۰ اؤر جب
محاصره کي تنگي نے ان کو گهیر لیا' اؤر هلاکت کي مرجین هر جانب
سے ان پر آ پڑین' بلا ان پر محیط هوگئي اؤر موت خدائے جبار کے
غضب کے ساتهه ان پر توت پڑي' جب انکے خوف و هراس کي رات
کے لئے کوئي ایسي صبح باقي نه رهي جس کي امید کي جاتي اؤر ان
کي مصیبت کے ورود کے لئے کوئي جائے صدور ایسي نه رهي جس پر
تکیه کیا جا سکتا' تو انهون نے ذلت و خواري کو موت پر ترجیح دي'
عبودیت کے لئے خود سپردگي اؤر اپنے اهل و عیال کے لئے قبول اسلام پر
راضي هوگئے : تا که اس طرح ان کو کفن کے مدارج اؤر قبور کے تهکانون

سے نجات مل جائے ؛ گو کہ وہ نجات ایسے وقت میں نصیب ہوئي کہ وہ جان بلب ہو چکے تھے ۔

" جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ' ان کے بڑے سردار اور عمدہ شہسوار قتل ہو چکے تھے ' اس لئے صرف ایک ذرا سا گروہ اور ایک ذلیل سي جماعت باقي رہ گئي تھي ۔ نہ تو انکي حیات سے کسي مؤحد کو ضرر پہنچ سکتا تھا اور نہ ان کي نجات سے کوئي ملحد خوش ہو سکتا تھا ۔ ہم نے ان کو موت کے داھنے ھاتھ سے ذلت کے بائیں ھاتھ کي جانب ' اور درد ناک محاصرہ سے سخت قید کي طرف منتقل کردیا ۔ انہوں نے ہم سے رحم کي درخواست کي تھي ؛ مگر ہم نے اس وقت تک ان کو جواب نہیں دیا ' جب تک کہ انہوں نے اپنے راز گویندگان کے سامنے عاجزي اور بیچارگي کا صدقہ ادا نہ کرلیا ' اور ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے کے حوالے کردیا ۔ ہم نے ان کو معاف کرکے اوروں کے لئے بھي یہ راستہ کھول دیا ؛ خصوصاً ان لوگوں کے لئے جنھوں نے ان کي طرح دوسرے دن (جب کہ ہم نے خدا کے حکم سے انکا محاصرہ کیا) یہ نیک کام کیا ۔

" یہ قلعہ ' جس کے قرارگاہ کي طرف ہم نے کوچ کیا اور اس کے حصون پر غالب ہوگئے ' وسعت میں تمام شہروں سے زیادہ وسیع اور سرسبز ہي ۔ نہ وہاں سے فراخ سالي اور بسیار باراني کبھي دور ہوتي اور ہٹتي ہي ' اور نہ کبھي خشک سالي اور قحط اس کي طرف رخ کرتا ہي نہ وہاں تھیرتا ہي ۔ اس کي شاخیں ثریا سے بھي بلند تر ہیں ' اور اس کي جڑیں تحت الثری کے نیچے مضبوطي کے ساتھ جاگزیں ہیں ۔ آسمان کے ستارے اس کے شگوفوں سے مفاخرہ ' اور اس کے اسرار سے جوزا کے کان سرگوشي کرتے ہیں ۔ اسکے سواء ہر جگہ باران کے مواقع غبار آلودہ و کف آلودہ ہیں ؛ حالانکہ وہ سرسبز اور تر و تازہ رھتا ہي ۔ انوار کے مطالع اس کے سواء باقي ہر جگہ غیر متیقن اور تاریک ہیں '

مگر وہ ایک ایسي آنکھ ہي جس کي روشني صاف و شفاف ہي • زمانۂ گزشتہ مین اس نے بڑے بڑے قیصرون کو عاجز کردیا تھا ' جنھون نے بارش کے قطرون سے بھي زیادہ تعداد کے لشکرون سے اس پر حملے کئے تھے ' اور سمندر سے بھي زیادہ وسیع و وقیع مدد کے ساتھ اس کو گھیرا تھا • مگر اس نے ان کي اطاعت سے قطعي انکار کردیا تھا ' اور ان کي اطاعت طلبي کے جواب مین پوري نافرماني اور سرکشي کي تھي • اللہ تعالی نے ہم کو اس کي چوٹي تک پہنچنے کي طاقت عطا فرمائي ' اور اس کے سوارون کو اس پر سے اتار دیا • "

اُن کے رسائل " الاخوانیّات " مین ایک خط ہي ' جو انھون نے ابو عبد اللہ محمد بن ابي الخصال کے نام لکھا ہي ' جس مین ان کي محبت و مروت سے خطاب کیا ہي ' اور پھر برادرانہ سلوک کي تجدید کي استدعاء کي ہي :—

" مین اپنے عماد اعظم — خدا اس کے علو کو ہمیشہ قائم رکھے ! — کے ساتھ ایک مسافر کے مانند ہون ' جس کو جد و جہد گرسنہ کردیتي ہي اور تہامہ مین ایک زمین پست اسے چھپا لیتي ہي ؛ جس کي باد بے ابر اور تڑپانے والي گرمي سے اسے کچھ نفع نہین ہوتا : پھر اس کا غرق کردینے والا سراب اور جھلس دینے والي شراب اسے ایک حمام مین پھینک دیتي ہي ' اور وہان اس دوزخ اور آگ کي بھڑک سے محض خدائے رحیم کي مدد سے ' جو اسے موت سے بچاتا ہي ' بلند ہوکر محفوظ رہتا ہي : پھر وہ ایک ٹیلے کي طرف پناہ کے لئے بھاگتا ہي اور کوہ فاران سے صبا کا سوال کرتا ہي ' تا کہ وہ نجد کي وساطت سے اس صبا کے جھونکون سے کچھ خنکي حاصل کرے ؛ وہ اپني نمناک ٹھنڈي ہوا اور نرم و نازک نسیم کے ذریعے اس مین جان ڈال دیتي ہي ' گویا کہ وہ في الحقیقت بیمار ہوکر تندرست ہوا ہي •

" میں نے جو کچھ کہ آپ سے خطاب کیا ہي ' اس میں میرا یہ ارادہ نہیں ہي کہ آپ پر فضیلت ابتدا حاصل کروں ؛ بلکہ میں تو راہ اقتدا کا سالک اور ہدایت طلبي کي دلیل کا پیرو ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے انوار سے نور حاصل کروں ' اور آپ کے آسمان کے ستاروں کو برانگیختہ کروں کہ وہ تاریکیوں میں میري راہبري کریں یا اس کے رجوم کو ابھاردوں کہ سرقۂ کلام سے مجھے باز رکھیں ۔ پس اگر جناب نے اس کے جواب سے مجھ پر کرم فرمایا ' تو مجھ کو جو کچھ جناب سے حاصل ہوگا اسپر مغالطہ ہوگا ' اور میرے پاس قمري اپنا راگ ' انصار اپنا حسان ' زمانہ اپني بہار ' بنوطي اپنے ولید و حبیب ' بنو سعد اپنے خالد و شبیب کو لیکر آئینگے ۔ اس نے مجھے جو کچھ فخر و راحت عاریت دیا تھا ' میں اس سب سے ناواقف ہوگیا اور میں نے ابو العتاھیہ کے لئے ثقیلۂ مُغرب اور خفیفۂ مُطرب میں کوئي چیز نہ چھوڑي ؛ بلکہ اپنے پہلو کو عبید کے نغموں سے لپیٹ لیا ' اور لبید کے اشعار سے روگرداني کي ۔ میں نے بلغاء عصر سے جمل مصر کي ضرب المثل کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اس پشتے پر تیر اندازي کرو اور اس کو دو نیم کردو ' اور اس غایت کي طرف جاؤ یا اسکو چھپادو : اگرچہ اس کے چمکتے ہوئے موتي میري ڈبیہ میں نہ رکھے گئے ہوں ' اور اسکے درخشندہ ستارے میرے برج میں نہ آئے ہوں ۔ میرا ہاتھ اسکے پھلوں کے چننے سے خالي ہي اور میري آنکھ اس کے اقمار کي روشني سے خشک و بے نور ۔ میں اس کے سمندر کے موتي اور اس کے دم سحر کي بازداشت کي وجہ سے دو طرح کے گناہوں میں مبتلا ہوں ' جن کي حقیقت کا نشان اور اصلیت کا پتہ مجھے نہیں ملتا ۔ ایک تو یہ ہي کہ میں نے یہ کہا کہ اُس نے میرے نام کو اپنے دل میں جاري کیا ہي ' مگر اُس نے مجھے نہ تو اپنے دوستوں میں پایا نہ اپنے شہر میں ' اور کہنے لگا کہ مجھے اس سے کوئي غرض نہیں ہي وہ تو مغرب

کي طرف کا باشندہ ہي' گو کہ وہ اپنے زعم صميم مين خود کو اہل عرب سے سمجھتا ہي؛ اؤر باقي رہا مغرب' سو وہ ممالک مين ايسا ہي ہي کہ جيسے سطرون کے لئے مابين السطور۔ اؤر دوسرا گمان يہ ہي کہ وہ اکثر اوقات ايسي باتين کہا کرتا ہي کہ اسے عقلين تسليم نہين کرتين۔ مين فلان شخص کي طرف سے زرقاء اليمامہ سے بھي زيادہ تيز نظري کے ساتھ نگاہ اٹھاکر ايسے شخص کي طرف ديکھتا ھون' جو عنقا سے بھي زيادہ مرتبہ رکھتا ہي۔ پھر وہ ابو العلاء بن سليمان شاعر معرۃ النعمان کا يہ قول پڑھتا ہي کہ :-

"اري العنقاء تکبر ان تصادا"

مجھے قسم ہي پر باران موسم بہار اؤر اس کے اوقات کے اتيلاف کي' شگوفہ آور بقيع اؤر اس کے مختلف الوان کي' شباب اؤر اسکي گردش کي' مضراب اؤر اس کي صولت کي' مجھے قسم ہي ترانون کي جب وہ گائے جائين' قسم ہي شيشون کي اؤر اس کي جو اسکے اندر ھوتي ہي - اؤر اگر مين ان مين سے بعض کي قسم کھاؤن' تو نہ ان کو داھني طرف پاونگا نہ بائين - کہ ميرا نام بڑے بڑے بليغ و فہيم لوگون مين ايسا ہي ہي جيسے کہ عنقا کا نام اؤر نامون مين؛ يعني ايسا نام ہي کہ جس کے لئے کوئي مسمي ہي نہين' اؤر ايسا لفظ ہي جو کسي معني پر دلالت ہي نہين کرتا۔ پس آپ کے ارادے کو مين کہان سے پا سکتا ھون۔ ميرا خط ميري تعريف يا سرزنش کے مابين گويا ايک قاصد ہي' جو ميرے گمانون کي سرزمين کو گراتا اؤر ميرے جنون کے تعويذون کو توڑتا ہي۔ جواب کے بارے مين رائے عالي اسي (آقا و ممدوح) کي ہي' باوجود اس خطا يا صواب کے جس پر مين اپنے گمان کي وجہ سے قائم تھا۔ ان شاء اللہ عز و جل۔ ميرے عماد اعظم اؤر امام پر ميرا عمدہ ترين اؤر کامل ترين سلام ھو! والسلام الاتم الاعم عليہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔"

وزیر ابو عبد الله نے اس کے جواب میں ایک خط لکھا تھا ' جس کا مثل کبھی نہیں لکھا گیا اور جو بہ درجۂ غایت بدیع تھا ؛ اگرچہ اس میں کسي قدر تکلف بھي تھا ۔ اس کا نام " الرسالۃ الحولیہ " ہي ۔ مگر اس کا طول اس کے اس تحریر میں درج کرنے سے مانع ہي ۔

ابو محمد عبد المجید مذکور الصدر کے اس قدر احسانات ہیں کہ وہ ملک میں ضرب الامثال کي طرح مشہور ہیں ' اور ان کا ذکر اس میں باد ہائے جنوبي و شمالي کي طرح جاري و ساري ہي ۔

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہي ' امیر المسلمین کا حال اسي طرح ایثار غزوات ' قلع و قمع ملوک روم اور جزیرہ نمائي اندلس کي حرص و طمع پر جاري رہا ' یہاں تک کہ انہوں نے سنہ ۴۹۳ کے دوران میں وفات پائي ۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے علي بن یوسف بن تاشفین قیام امر کے لئے قائم ہوگئے ۔ انہوں نے بھي اپنے والد کي طرح " امیر المسلمین " ہي کا لقب اختیار کیا اور اپنے ہمراہیوں کو " المرابطون " کے نام سے موسوم کیا ۔ انہوں نے بھي ایثار جہاد ' تخویف غنیم اور حمایت بلاد کے بارے میں اپنے والد کے طریقوں پر چلنا شروع کیا ۔ وہ نیک سیرت ' خوش مزاج ' پاک نفس اور ظلم سے کنارہ کش تھے : حتي کہ ان کي یہ حالت تھي کہ بجائے اس کے کہ ان کو بادشاہوں اور غلبہ حاصل کرنے والوں میں شمار کیا جائے یہ زیادہ قرین مصلحت ہي کہ ان کو زہاد اور گوشہ نشینوں میں گنا جائے ۔ انہوں نے نہایت شد و مد سے اہل فقہ اور اہل دین کو ترجیح دیني شروع کي ۔ وہ فقہاء سے مشورہ کئے بغیر مملکت کا کوئي کام نہ کرتے تھے ۔ چنانچہ جب وہ اپنے قضات میں سے کسي کو والي مقرر کرتے ' تو کسي امر کا یا کسي اور چھوٹے یا بڑے معاملہ کا فیصلہ نہیں کرتے تھے جب تک کہ چار فقہاء کا محضر پیش نہ ہو ۔ اس وجہ سے ان کے زمانے میں فقہاء ایسے زبردست رتبے پر پہنچ گئے تھے کہ فتح اندلس کے زمانۂ اولین میں بھي نہ تھے ۔ وہ

جب تک زندہ رھے ' فقہاء کے رسوخ و قدرت کي يہي حالت رھي اوٗر مسلمانون کے تمام امور اوٗر چھوتے بڑے ہر طرح کے احکام ان ہي کي طرف راجع اوٗر ان ہي پر منحصر رھے ۔ اس طرح ' جيسا کہ ہم نے کہا ہي ' فقہاء کو بڑي عظمت حاصل ھو گئي اوٗر لوگون کا رخ بھي ان ہي کي جانب ھوگيا ۔ اس سے ان کے اموال بکثرت بڑھ گئے اوٗر ان کے مکاسب وسيع ھو گئے ۔ اسي امر کے متعلق ابو جعفر احمد بن محمد المعروف بہ ابن البتي ' جو جزيرہ نمائي اندلس کے شہر جيان کا باشندہ تھا ' کہتا ہي :—

۱ اهلَ الرياء كسبتموا ناموسكم كالذئب أولج في الظلام العاتم
فملكتموا الدنيا بمذهب مالك وقسمتموا الاموال بابن القاسم
وركبتموا شهب الدواب باشهب وباصبغ صبغت لكم في العالم

ان ابيات مين ابو جعفر مذکورنے قاضي ابو عبد الله محمد بن حمدين قاضي قرطبہ کي طرف تعريض کي ہي ' اوٗر ان سے مقصود بھي وھي تھے ۔ اس کے بعد شاعر مذکورنے صريح طور پر ان کي ہجو کہي ' جس کے شروع کے ابيات يہ ہين :—

ادجّال هذا اوان الخروج ويا شمس لوحي من المغرب
يريد ابن حمدين ان يُعتفيَ وجدواه أنأيَ من الكوكب
اذا سُئل العرف حك استه ليثبت دعواه في تغلب

اسي قسم کے اوٗر اشعار بھي تھے ۔ قاضي ابو عبد الله بن حمدين خود کو وائل کي بيتي تغلب کي طرف منسوب کيا کرتے تھے ۔

---

۱ ترجمہ :- ای اصحاب ريا ! تم نے اس بھيڑيے کی طرح عزت و ناموس کمائی ھی جو سخت تاريکيون مين گھومتا پھرتا ھی . اس طرح تم نے امام مالک کے مذھب کے ذريعے دنيا پر قبضہ کرليا ھی اور اموال کو ابن قاسم کی وساطت سے تقسيم کيا ھی . تم مردان رسا و ذھين کے طفيل سے سفيد سفيد سواريون پر سوار ھوئے ' اور اپنے خاص خاص رنگون مين رنگے گئے . (مترجم)

امیر المسلمین کے ھان سواء ایسے شخص کے جس نے علم فروع ' یعني امام مالک کے فروع مذہب ' کو حاصل کیا ھو کبھي کسي کو قرب حاصل نہیں ھوتا تھا ' اؤر نه کوئي ان کا منظور نظر ھوتا تھا . اس زمانے مین اس مذہب کي تمام کتب ختم کي جاتي تھین ' اؤر ان ہي کے مقتضا پر عمل کیا جاتا تھا . ان کے سواء باقي اؤر جو کچھ تھا برباد کردیا گیا . اس بات کي اس قدر کثرت ھوگئي که کتاب الله اؤر حدیث نبوي (صلي الله علیه و سلم) پر غور و خوض کرنا بھي بھلا دیا گیا ؛ اؤر اس زمانے کے مشاہیر علماء مین سے کوئي بھي ان دونون کي طرف اعتنا نہین کرتا تھا . اگر کوئي شخص علوم کلام مین ذرا بھي غور و خوض کرتا ' تو وہ تکفیر سے ڈرتا تھا ؛ کیونکه فقہاء نے امیر المسلمین کے دماغ مین علم کلام اؤر سلف کے عیوب کي تقبیح کو پوري طرح بٹھا دیا تھا اؤر سمجھا دیا تھا که سلف مین اگر کسي شخص سے اس قسم کي کوئي بات صادر ھوتي تھي تو اس سے تعلقات ترک کر دئے جاتے تھے ' اؤر یه که یه امر بدعت في الدین ہي اؤر ایسے ایسے اقوال سے اکثر عقائد مین اختلال واقع ھو جاتا ہي . اس کا یه اثر ھوا که امیر المسلمین کے دل مین علم کلام اؤر اہل علم کلام کي طرف سے پوري طرح بغض بیٹھ گیا ' اؤر وہ ہر وقت نہایت شدت کے ساتھ مختلف بلاد کي طرف ایسي باتون مین غور و خوض کے انسداد کے لئے احکام جاري کیا کرتے تھے ' اؤر جن لوگون کے پاس ایسي کوئي کتاب نکلے ان کو وعید کرتے تھے . جب ابو حامد الغزالي (رحمه الله) کي کتابین المغرب مین پہنچین ' تو امیر المسلمین نے ان کے جلا دینے کا حکم دیا ' اؤر اعلان کردیا که جس کے پاس ایسي کوئي چیز پائي جائیگي اس سے خونریزي اؤر استیصال مال و اسباب کے ساتھ سلوک کیا جائیگا . یه امر نہایت شدید ھو گیا .

امیر المسلمین نے اپنی امارت کے آغاز ہي سے جزیرہ نمائي اندلس کے بڑے بڑے مصنفین کو اپنے هان بلانا اور ان پر عنایات کو مبذول کرنا شروع کردیا تھا ؛ یہان تک کہ ان کے پاس ایسے ایسے آدمي جمع هو گئے تھے کہ جو کبھي کسي اور بادشاہ کے هان نہ هوئے تھے : مثلاً ابو القاسم بن الجدّ المعروف بہ اجدب ' جو اصحاب بلاغت مین سے تھے ؛ ابو بکر محمد بن محمد المعروف بہ ابن قبطرنہ ؛ ابو عبد اللہ محمد بن ابي الخصال ' انکے بھائي ابو مروان ؛ اور ابو محمد عبد المجید ابن عبدون ' جن کا ابھي ذکر هو چکا ہي • غرض یہ ایک جماعت کي جماعت تھي جنکا ذکر بہت طویل ہي • ان سب مین جو امیر المسلمین کي نگاہ مین نہایت بلند اور رتبہ مین نہایت رفیع تھے ' وہ ابو عبد اللہ محمد بن ابي الخصال تھے ؛ اور ان کا حق بھي تھا ' کیونکہ وہ کُتّاب سلطنت مین سے واحد اور آخري شخص تھے جن پر علم ادب ختم هو گیا • اس کے علاوہ ان کو علم القرآن ' علم الحدیث والاثر اور اس کے متعلقات مین کمال اور یدطولي حاصل تھا • ان کي (رحمہ اللہ) تحریرون مین سے مین نے جو کچھ انتخاب کیا ہي وہ ان کے اس خط کا کچھ حصہ ہي ' جو انہون نے اپنے کسي بھائي کے ایک خط کے جواب مین لکھا ہي ' جس مین ان کے بھائي نے ان سے ان کا کچھ کلام طلب کیا تھا • ان کے بھائي کا نام ابو الحسن علي بن بسّام ہي ' جو "کتاب الذخیرہ" کے مصنف ہین • وہ انتخاب خط یہ ہي :—

" مجھ کو غلامي مین قبول کرنے والے آقا اور مجھ پر استحقاق رکھنے والے مالک کے پاس سے (خدا اس پر انعام فرمائے ' جس طرح کہ اس نے فضیلت کو اس پر موقوف کردیا ہي) اس کا بلیغ و پر لطف خط وصول هوا • اگر اس کا چقماق صرف چٹک کر نہ رہ جاتا ' اس کے افتتاح کي آنکھ نہ سو جاتي ' اسکے انبساط کا هاتھ منقبض نہ هو جاتا ' اور اس کي خوشي کا سودا نقصان دہ نہ هوتا ' تو مین اپني قدر کے مرکز

کو اُسي کے ساتھہ لازم و ملزوم کر دیتا اؤر اپنے سینے کے اسرار کو محفوظ رکھتا ۔ لیکن اس کے دمھائے سحر آگین سے بھرے سننے لگتے ہین ' ھاتھون کے نشان مٹ جاتے ہین ' دشوار کام آسان ھو جاتے ہین ' اؤر چٹانون مین سے دودھہ نکالا جاتا ہي ۔ پس جب اس کا آغاز مجھہ سے یکایک صادر ھونے لگا ' اؤر اسکي آواز میرے کان مین پڑي ' تو مین خالي الذہن ھوکر فکر مین لگ گیا اؤر میرا دل امن اؤر خوف مین متذبذب ھو گیا ۔ مین نے اپنے فقرون کے ذریعے جنگلون مین بھاگ جانے اؤر گرد مین غائب ھو جانے والے خیالات کا تعاقب کیا ' حالانکہ وہ اپنے ھانکنے والے پر گرد اڑاتے تھے اؤر اپنا تعاقب کرنے اؤر پکڑنے والون کي طرف توجہ نہین کرتے تھے ۔ مین سمجھہ گیا کہ یہ چیخ پکار ' خوف و ہراس ' اؤر درستي و غلطي کے معاملے ہین ؛ تا آنکہ دلون نے مجھہ کو مایوس کردیا ' اؤر تیز رو گھوڑون نے مجھہ کو پیچھے چھوڑدیا ۔ البتہ ایک ہلکا سا بادل تھا ' جو ایک شریف گھوڑے کا تعاقب کررھا تھا ' اؤر زر غیر خالص تھا کہ جو انتقاد کا متحمل نہین ھو سکتا ؛ اؤر مجھہ جیسے شخص سے ' جس کا دل خوف زدہ اؤر بضاعت قلیل ہي ' براعت خطاب اؤر فصاحت تحریر کیسے پیدا ھو سکتي ہي ۔ اگر بیان کے نشانات کا مٹ جانا اؤر اس حالت پر نیستي کا غلبہ نہ ھوتا ' تو اس مین مجھہ سے شخص کو کبھي کامیابي نہ ھوتي اؤر نہ اس بازار مین کبھي نفع حاصل ھوتا ۔ مگر وہ ایک خالي فضا اؤر جہلاء کا میدان ہي ۔ یہ خدا کي حکمت ہي اس کي خلق کے لئے ' اؤر اس کے تقسیم رزق کي ایک شان ہي ۔

"مین نے (خدا آپ کو عزت دے) اس آخري مقدار قلیل مین سے بہ قدر ایک ذخیرے کے محفوظ رکھہ لیا ہي ' اؤر مین دیکھتا ھون کہ وہ اپنے انتہا کو پہنچ گیا ہي اؤر اپني خصوصیات کو پورا کر چکا ہي ' مجھے اندیشہ ہي کہ اس کا قدح و اِخلال آپ کے اختیار مین ہي ۔

یہي وجہ ہي کہ خدا کي قسم میري عادت نہین کہ جو کچھہ مین لکھون اسکو کسي کتاب یا تحریر مین ثبت کردون کہ وھان سے وہ نقل کیا جا سکے ' اؤر نہ وضع مراتب مین ہمارے پاس کوئي مخاطب ہي جس کے ھان ہم جائین اؤر ملین ۔ اصل یہ ہي کہ یہ عفو فکر اؤر ذکر حقیر ہي ۔ عذر یہ ہي کہ (خدا آپ کو عزت دے) مین نے جو کچھہ بھي لکھا ہي ایسي حالت مین لکھا ہي کہ نیند گویا مجھے توم رھي تھي ' سردي نازل ھو رھي تھي ' اؤر ہوا کي یہ حالت تھي کہ وہ چراغ سے چھیڑ چھاڑ اؤر الحجاج کي طرح حملہ کرتي تھي : کبھي اسے نیزے کي طرح سیدھا کردیتي ' کبھي زبان کي طرح ہلاتي ' کبھي (۱) حُبابہ کي طرح لپیٹ دیتي ' کبھي گیسوؤن کي مانند پھیلا دیتي ' کبھي اس شعلہ کي سوئي بناکر سیدھا کھڑا کردیتي اؤر پھر بدل کر طلائي دانۂ گندم یا نیش عقرب بنا دیتي ' کبھي اسے کسي معشوقۂ نازنین کي ابرو کي طرح قوسي کردیتي ' کبھي اسکو اپني بتي پر مسلط کردیتي اؤر کبھي روغن سے دور کردیتي ' کبھي اسے ستارون کا سا خلعت پہنادیتي اؤر ایک چنگاري کي طرح بڑھا دیتي ' کبھي اس کي روح کو اس کي بتي مین سے نکال لیتي اؤر دوبارہ بحال کردیتي کبھي اس کي لو کسي شریف النسب گھوڑے کے کان کي سي اؤر اس کي نوک تدي کي آنکھہ کي سي ھو جاتي ' اس کا وجود ایسا تھا جیسے باریک کاغذ پر حروف ' کبھي وہ اپني روشني سے اپنے قندیل کو بوسہ دیتي اؤر اپني مندیل کو اس کے پہلو مین رکھ دیتي ۔ غرض کہ نہ تو اس سے آنکھ کو کچھہ فائدہ تھا ' اؤر نہ اس کے ذریعے ھاتھون کو کاغذ پر کسي طرح کي ہدایت ھوتي تھي ۔ اؤر رات کي یہ کیفیت تھي کہ وہ زنگي کي طرح سیاہ تھي ' جس کو ستارون نے چمکا رکھا تھا ۔ اس کي آبنوسي سیاہي ہم پر حاوي اؤر اس کي موجین ہم پر محیط

(۱) حبابہ ایک چھوٹے سے آبي جانور کا نام ھی ۔ (مترجم)

تھین ۔ نه تو دیکھنے کي مجال تھي۔ نه بولنے کا یارا ۔ اگر کوئي تیز نگاہ عورت اس کو دیکھتي تو اس کے سرمه لگ جاتا ' اور اگر اس سے سفید بالون پر خضاب کیا جاتا تو اس کا رنگ نه اترتا ۔ کتے کي ناک اسکي دم سے جا ملي تھي ' اور وہ خیمے اور اسکي طنابون کو نهین پهچانتا تھا ۔ اس پر کُهرے کے چابک پڑ رہے تھے ' جس سے اسکا سانس اکھڑا جاتا تھا ۔ ایسي حالت مین اس کي حفاظت جائز تھي ۔ نه وہ بھونکتا تھا نه غراتا تھا ۔ آگ ایسي تھي جیسے شراب یا کوئي عزیز دوست ۔ وہ دونون عنقاء مُغرب یا نجم مغرب کي طرح مفقود تھے ۔ اس سے دونون کے فرق مین استوا هو گیا ۔ اور آپ کے لئے تمام فضائل هین ۔ والسلام ۔"

ان هي ابو عبد الله کا ایک دیوان رسائل بھي هي ' جو ادبائي اندلس کے هاتھون مین رهتا هي اور جس کو انهون نے بطور ایک مثال اور امام کے قائم کر لیا هي جس کي وہ نقل اور پیروي کرتے هین ۔ اس دیوان مین سے مین ضرور کچھ نقل کرتا ؛ مگر اس کي بے جا طوالت اور زیادتي کے خوف سے چھوڑ دیا ۔ یه ابو عبد الله اور ان کے بھائي دونون امیر المسلمین کے کاتب رهے ' یهان تک که امیر المسلمین نے ابو مروان کو عهدۂ کتابت سے علیحده کر دیا ؛ کیونکه امیر المسلمین ان سے ناراض هو گئے تھے ۔ اس نا رضا مندي کي وجه یه تھي که انهون نے انکو اور ان کے بھائي کو حکم دیا تھا که وہ دونون بلنسیه کے لشکر کو خط لکھین جب که وہ لوگ بالکل سست اور ضعیف و کمزور هو گئے تھے ۔ اسکا انجام یه هوا که ابن رُذمیر (لعنه الله) نے انکو سخت هزیمت دي اور اکثر کو قتل کر دیا ۔ ابو عبد الله نے وہ مشهور و معروف خط لکھا ' جس کو تمام اهل اندلس اور سب چیزون سے بڑھ کر حفاظت سے رکھتے تھے ۔ مگر اس کا طول اس کي نقل سے مانع هي ۔ اسي طرح ابو مروان نے بھي اسي غرض سے ایک خط لکھا ' جس مین انهون نے المرابطون کو ضرورت سے زیاده

سخت سست کہا اور برے الفاظ مین یاد کیا ۔ چنانچہ اسي خط مین یہ بھي ہي :—

" اي بد بختون کے بچو اور اي ہزیمت کے گدھو! پرکھنے والا تم کو کب تک غیر خالص ٹھہرائیگا اور ایک واحد سوار تمھین لوٹاتا رھیگا ؟ کاش کہ تمھارے گھوڑے باندھنے کے ساتھ ساتھ تمھارے پاس بھیڑ بکریان ھوتین اور انکے دوھنے والے ھوتے ! اب وہ وقت آ پہنچا ہي کہ ہم تم کو سزا دین اور تم چہرون کو نقاب مین نہ لپیٹو ۔ وقت آ گیا ہي کہ ہم تم کو تمھارے صحراء کي طرف واپس کردین اور جزیرہ نما کو تمھارے وجودون سے پاک کردین ۔" اور اسي قبیل کي اور باتین تھین ۔ اس سے امیر المسلمین خفا ھو گئے ۔ انھون نے ان کو کتابت سے علیحدہ کردیا ' اور ان کے بھائي ابو عبد اللہ سے کہا کہ " ابو مروان کو المرابطون سے جو بغض ہي ہم کو اب تک اس مین شک ہي تھا ' مگر اب یقین ھوگیا ۔" جب ابو عبد اللہ نے یہ دیکھا تو انھون نے استعفا دے دیا ۔ امیر المسلمین نے ان کو خدمت سے الگ کردیا ' اور جب ان کے بھائي ابو مروان نے مراکش مین انتقال کیا تو وہ قرطبہ کو واپس چلے گئے اور المرابطون کے پہلے فتنے مین اپنے ہي مکان مین شہید ھو جانے تک وھین مقیم رھے ۔

سنہ ۵۰۰ کے بعد امیر المسلمین کے حالات مین اختلال شدید واقع ہو گیا ' اور ان کے ملک مین بہت سي خرابیان پیدا ھوگئین ' جس کا سبب المرابطون کے اکابر کا استیلاء اور دعوئ استبداد تھا ۔ اس کي انتہائي نوبت تصریح تک پہنچ گئي : یعني ان مین سے ہر شخص یہ دعوي کرتا تھا کہ مین امیر المسلمین سے بہتر اور ان سے زیادہ حقدار ھون ۔ عورتون نے بھي حالات پر غلبہ حاصل کرلیا اور امور ان کي طرف مبذول ھونے لگے ۔ چنانچہ لمتونہ اور مسوفہ کي ہر عورت تمام فسادیون' شریرون' راھزنون' شرابیون اور کنجر خانون پر حاوي ھوگئي ۔ امیر المسلمین

يه سب حالات ديكهتے تهے؛ مگر ان كي غفلت مين زيادتي هوتي جاتي تهي، زعف بڑهتا جاتا تها اۋر وه صرف امير المسلمين كے نام اۋر خراج كي آمدني پر قابض تهے۔ هر وقت عبادت اۋر گوشه نشيني مين رهتے تهے: چنانچه تمام رات نماز پڑهتے اۋر دن بهر روزه ركهتے تهے۔ ان كي يه حالت مشهور تهي۔ انهون نے امور رعيت كو غايت درجه اهمال كے ساتهه چهوڑ ركها تها۔ اس سبب سے بلاد اندلس مين سے اكثر خلل پذير هوگئے، اۋر قريب تها كه وه پهر اپنے پهلے هي حال پر آجائين، بالخصوص اس وقت كه جب ابن تومرت نے سوس مين دعوت شروع كردي تهي۔

ذکر قیام محمد ابن تومرت المتسمي به المهدي

سنه ٥١٥ مین سوس مین محمد بن عبد الله بن تومرت آمر بالمعروف و ناہي عن المنکر بن کر ظاہر ہوے • یه محمد اہل سوس مین سے تھے • ان کي ولادت وہین ایک گانون مین ہوئي تھي' جس کا نام ایجلي آن وارغن تھا • ان کے قبیله کا نام ہرغه تھا' جو ایسر غلیغن نام کي قوم مین سے تھا' جس کے معني المصامده کي زبان مین "شرفاء" کے ہوتے ہین • محمد بن تومرت کا نسب حسن بن حسن بن علي بن ابي طالب (رضي الله عنہم) سے ملتا ہي' جیسا که انکي تحریر سے پایا جاتا ہي • وه طلب علم کي غرض سے سنه ٥٠١ کے دوران مین مشرق کو گئے تھے • وہان سے بغداد گئے' اور ابوبکر شاشي سے اصول فقه اور اصول دین اخذ کئے' اور المبارک بن عبد الجبار اور ان جیسے دیگر محدثین سے حدیث پڑھي • بیان کیا جاتا ہي که وه ابو حامد غزالي سے ان کے تزهد کے زمانے مین ملے تھے *

کہا جاتا ہي که امام غزالي سے بیان کیا گیا که ان کي جو کتابین المغرب مین پہنچي تھین ان کے ساتھ امیر المسلمین نے ایسا اور ایسا سلوک کیا' اور ان کو جلا دیا اور برباد کردیا • ابن تومرت اس مجلس مین موجود تھے • جب امام غزالي کو یه خبر ملي' تو انہون نے کہا که "اس کا جو تھوڑا بہت ملک باقي ره گیا ہي وه بھي اس کے ہاتھ سے نکل جائیگا اور اس کا بیٹا قتل ہوگا؛ اور مین نہین سمجھتا که اس کام کو سواء اس شخص کے اور کوئي کریگا جو اس وقت ہماري مجلس مین موجود ہي" • ابن تومرت ان پر حمله کرنے کے متعلق دل ہي دل مین طرح طرح کي باتین سوچا کرتے تھے • انکي طمع بڑھ گئي • وہان سے واپس ہوکر وه اسکندریه پہنچے' جہان اپنے قیام کے دوران مین کبھي کبھي فقیه ابوبکر طرطوشي کي مجلس مین شامل ہوا کرتے تھے •

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق انکے ساتھ وھان کئی واقعات پیش آئے ۔ نتیجہ یہ ھوا کہ متولی اسکندریہ نے ان کو ان بلاد سے خارج کردیا ' اور وہ سمندر مین سفر کرنے لگے ۔ مجھے معلوم ھوا ہی کہ انہون نے جہاز مین بھی اپنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی عادت جاری رکھی ' اور آخرکار جہاز والون نے بھی ان کو سمندر مین پھینک دیا ۔ وہ نصف یوم سے زیادہ سمندر مین پڑے رھے ' مگر انھین کسی طرح کا گزند نہین پہنچا ۔ جہاز والون نے یہ کیفیت دیکھ کر ایک شخص کو پانی مین اتارا ' جو ان کو جہاز مین لے آیا ۔ اس واقعہ سے اہل جہاز کے دلون مین ان کی بہت کچھ عظمت بیٹھ گئی ' اور وہ برابر ان کی تعظیم کرتے رھے ' تا آنکہ وہ بلاد مغرب مین پہنچ کر بجایہ مین اترے ۔ وھان بھی انہون نے تعلیم و تدریس اور وعظ و نصیحت کا کام شروع کردیا ۔ آدمی جمع ھونے لگے ' اور ان کے قلوب انکی طرف مائل ھو گئے ۔ جب صاحب بجایہ کو ان کے افعال سے خوف ھوا ' تو اس نے ان کو وھان سے نکل جانے کا حکم دیا ۔ چنانچہ وہ وھان سے نکل کر مغرب کی طرف روانہ ھوئے ' اور ملّالہ نام کے ایک گاؤن مین اترے ' جو بجایہ سے ایک فرسنگ کے فاصلے پر واقع تھا ۔ وھان ان کی ملاقات عبد المومن بن علی سے ھوئی ' جو اس وقت طلب علم کے لئے مشرق کی طرف جا رھے تھے ۔ ابن تومرت نے ان کو دیکھتے ہی ان علامات کے ذریعے ' جو ان کو معلوم تھین ' پہچان لیا ۔ یہ ابن تومرت علم خط الرمل مین اپنے زمانے کے وحید روزگار شخص تھے ۔ اس کے علاوہ مشرق مین ان کو منجمون کا بنایا ھوا ایک کپڑا مل گیا تھا ' اور انہون نے وھین خلفاء بنو عباس کے خزانون کے چند کوئین بھی پائے تھے ۔ ان اشیاء کو انہون نے بڑی محنت کے بعد حاصل کیا تھا ' اور وہ اپنے دل مین برابر ایسی ہی باتین سوچتے رھتے تھے ۔ مجھے صحیح طریقون سے یہ معلوم ھوا ہی کہ جب وہ ملّالہ گاؤن مین (جس کا ذکر ھو چکا ہی) پہنچے ' تو وہ

بار بار لفظ ملالہ کو اپني زبان سے دھراتے تھے اؤر اس کے حروف پر غور کرتے تھے ۔ اس کي وجہ يہ تھي کہ انھون نے رمل کے ذريعے سے يہ معلوم کيا تھا کہ انکا امر ايسے مقام سے شروع ھوگا' جس کے نام کا سر حروف ميم ہي اؤر جس مين حرف لام دو مرتبہ آتا ہي ۔ الغرض' جيسا کہ ہم نے ابھي کہا ہي' وہ اس نام کو بار بار دھراتے تھے؛ مگر بار بار يہي کہتے تھے کہ "نہين يہ وہ جگہ نہين ہي"۔ وہ وھان کئي ماہ تک مقيم رھے: چنانچہ ان کے نام سے آج تک ايک مسجد وھان باقي ہي ۔ مجھے معلوم نہين کہ وہ ان ہي کے عہد مين بنائي گئي تھي يا ان کے بعد بني ہي ۔ انھون نے عبد المومن کو طلب کيا' اؤر خلوت مين ان سے ان کے اؤر ان کے والد کا نام' ان کے نسب' اؤر ان کے مقصد کے متعلق سوالات کئے ۔ انھون نے سب کچھ بتايا اؤر کہا کہ "مين طلب علم کے لئے مشرق جا رھا ھون"۔ ابن تومرت نے کہا کہ "اچھا اگر مين تم کو اس سے اچھي بات بتاؤن تو کيسا؟"

عبد المؤمن :— وہ کيا ہي؟

ابن تومرت :— دنيا اؤر آخرت کا شرف' بشرطيکہ تم ميرے ہمراہ رھو اؤر امور منکر کي بربادي' احياء علم اؤر غارت بدعت کے لئے مين جو جو کچھ کرنا چاھتا ھون' اس مين ميري مدد کرو"۔

عبد المؤمن نے ان ہي کے ارادے کے مطابق ان کو جواب ديا ۔ بعد ازان ابن تومرت ملالہ مين چند ماہ ٹھير کر وھان سے روانہ ھوگئے ۔ ان ہي کے خاندان کا ايک شخص مسمي عبد الواحد ان کے ہمراہ تھا' جسے المصامدہ عبد الواحد مشرقي کہتے ہين ۔ عبد المومن کے بعد وہ پہلا شخص تھا' جو ان کے ہمراہ ھوا ۔ مختصر يہ کہ ابن تومرت وھان سے مغرب کي طرف چلے *

ايک بيان يہ بھي ہي کہ عبد المومن انکو اس مقام مين ملے تھے جس کو فنزارہ کہتے ہين اؤر جو بلاد متيجہ مين سے ہي' اؤر يہ کہ وہ

اسي گانون کے لڑکون کو پڑھایا کرتے تھے • جب ابن تومرت انکو علامتون سے پہچان گئے (جیسا کہ اوپر ذکر ھوا) تو ان سے صحبت ' حصول تعلیم اؤر اعانت کا سوال کیا • اس قریہ مین ان کے قیام کے متعلق ایک عجیب و غریب قصہ بیان کیا جاتا ہي • وہ یہ ہي کہ جس زمانے مین وہ وھان تھے ' انہون نے خواب مین دیکھا کہ وہ امیرالمسلمین علي بن یوسف کے ہمراہ ایک ہي پیالہ مین کھانا کھا رھے ہین • ان ہي کا بیان ہي کہ "مین علي سے زیادہ دیر تک کھاتا رھا ' اؤر مین نے محسوس کیا کہ میرا نفس کھانے کي طمع کرتا ہي • کھاتے کھاتے مین نے وہ پیالہ اس کے سامنے سے اچک لیا اؤر اس مین سے اکیلا ہي کھانے لگا". جاگنے کے بعد انہون نے ایک شخص کو' جس سے وہ پڑھا کرتے تھے ' یہ خواب سنایا • (اس شخص کا نام عبد المنعم بن عشیر اؤر کنیت ابو محمد تھي) • جب وہ خواب کے آخري حصے تک پہنچے ' تو اسنے کہا کہ "بیٹا عبد المومن! ضروري ہي کہ خواب تمہارے لئے ہي ہو؛ کیونکہ یہ ایک ایسے شخص کے حق مین ہي ' جو حملہ آور ہو اؤر امیرالمسلمین پر دھاوا کرکے ان کے ملک کے کچھ حصے مین ان کا شریک ھو جائے ' اؤر بعد مین اس تمام ملک پر غلبہ حاصل کرکے اکیلا ہي اسکا مالک ھوجائے". اسي طرح ان کو وھان اؤر بھي عجیب عجیب اتفاقات سے سابقہ ھوا ' جو ایسے امور مین شامل ہین جن مین الفاظ عین مقدر کے مطابق منھہ سے نکلتے ہین : مثلاً یہ کہ الملک العزیز ابن منصور صنهاجي ' صاحب بجایہ و قلعہ ' کے امراء مین ایک شخص تھا ' جس سے بادشاہ موصوف ناراض ھو گئے • وہ خوف زدہ ھوکر وھان سے بھاگا اؤر اسي قریۂ مذکور مین پہنچا ' جس مین عبد المومن تھے • وھان پہنچ کر وہ بھي ان کے ساتھہ مل کر لڑکون کو پڑھانے لگا • رفتہ رفتہ اس شخص کي حالت افلاس تک پہنچ گئي • بعد مین اتفاق سے اسکا آقا اس سے راضي ھوگیا ' اؤر جب اس امر کي خبر اس شخص

کو ملي تو وہ بجایہ جاکر بادشاہ کي خدمت مین حاضر ھوا • اس نے پوچھا کہ "تم اس تمام زمانے مین کہان رھے ؟" اس شخص نے اپنا قصہ سنایا اؤر یہ بھي بتا دیا کہ کس طرح وھان کے لڑکون نے اسے ٹکڑے دے دے کر زندہ رکھا ہي • یہ سن کر بادشاہ ہنس پڑا اؤر کہا کہ "اچھا وہ گاؤن اؤر جو کچھہ اس مین ہي سب تمہارا ہي" • پھر حکم دیا کہ اسے مال اؤر سواري اؤر کپڑے بھي دئے جائین • وہ شخص وھان سے نکل کر مع اپنے خیل و رجال کے اس گاؤن مین پہنچا • وھان کے باشندے اس سے ملنے کے لئے گاؤن سے باہر آئے • لڑکے عبد المومن کے پاس گئے • اس وقت وہ مسجد کے صحن مین بیٹھے ھوئے تھے : لڑکون نے ان سے پوچھا کہ آپ پہچانتے ہین یہ کون صاحب ہین ' جن کي آمد کي خوشي مین یہان کي زمین بھي جھومي جاتي ہي ؟"

عبد المومن :— نہین •

لڑکے :— یہ فلان صاحب ہین جو آپ کے ساتھہ ہم کو پڑھایا کرتے تھے •

عبد المومن :— اگر اس شخص کي حالت اس حد کو پہنچ سکتي ہي ' تو کچھہ بعید نہین کہ مین بھي ایک دن امیر المومنین ھوجاؤن *

چنانچہ جیسا انہون نے کہا تھا ویسا ہي ھوا ؛ اؤر ان کے الفاظ عین مقدر کے مطابق ثابت ھوئے *

جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہي ' ابن تومرت مغرب کي جانب روانہ ھوئے ' اؤر سفر کرتے کرتے شہر تلمسان پہنچے ' جہان اپني عادت کے موافق شہر کے باہر ایک مسجد مین قیام پذیر ھوئے ' جس کو مسجد عبّاد کہتے تھے • کچھہ قدرتي بات تھي کہ نفوس کو ان سے ہیبت ھوتي تھي ' اؤر ان کي عظمت دلون مین بیٹھہ جاتي تھي • چنانچہ جو شخص ان کو دیکھہ لیتا تھا خوف زدہ ھو جاتا تھا • اسي طرح ان کا امر روز بروز ترقي پذیر رھا • وہ نہایت درجہ خاموش اؤر منقبض مزاج آدمي تھے : جب مجلس سے اُٹھتے تھے تو معلوم ھوتا تھا کہ اب

ایک لفظ بھی نہ بولینگے • مجھ سے تلمسان کے ایک شیخ نے کہا ہی
کہ " ایک مرد صالح میرے ساتھ مسجد عبّاد میں معتکف تھا • ایک
مرتبہ رات کے وقت وہ عشا کی نماز سے فارغ ہوکر ہم سے ملنے کو آیا •
اس نے پہلے ہمیں غور سے دیکھا ' پھر ایک شخص سے ' جو اسکے ہمراہ
تھا ' یہ سوال کیا کہ فلاں شخص کہاں ہی ? کہا گیا کہ وہ قید میں
ہی • یہ سنکر وہ اسی وقت اُتھا اور ہم میں سے ایک شخص سے کہا
کہ " میرے آگے چلو " • وہ اسے ساتھ لیکر سیدھا شہر پناہ پر پہنچا '
اور بڑے زور سے دروازہ کھتکھتاکر دربان کو دروازہ کھولنے کا حکم دیا •
دربان نے فوراً بلا درنگ و سستی اُتھ کر دروازہ کھول دیا • اگر امیر شہر
بھی ہوتا تو شاید وہ کھولنے میں کچھ عذر کرتا ؛ مگر اس شخص سے
کچھ نہ کیا • غرض کہ دروازے میں داخل ہوکر وہ اندر گیا اور سیدھا
قید خانے کی طرف چلا • وہاں کے منتظمین اور حراس اس کی طرف
دوڑے • اس نے پکارکر کہا کہ " اي فلاں ! " اس نے جواب دیا " ہاں " •
اس نے کہا کہ " نکل آؤ " • وہ شخص نکلا ' اور منتظمین حبس کی
یہ کیفیت تھی کہ وہ خاموش دم بخود کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے '
گویا ان پر کسی نے گرم گرم پانی ڈال دیا تھا • وہ اپنے اس ہمراہی کو
ساتھ لیکر وہاں سے مسجد عباد کو آ گیا • " اصل یہ ہی کہ وہ جو کچھ
کرنا چاہتے تھے اس میں ان کی یہی عادت تھی • ان کو کسی مراد
یا مقصد کے حاصل کرنے میں نہ کبھی کوئی رکاوٹ پیش آئی نہ کسی
تکلیف کا سامنا ہوا • رعیت کو تو انہوں نے گویا تسخیر ہی کرلیا تھا •
بڑے بڑے جبابرہ انکے مطیع و منقاد تھے • وہ جب تک تلمسان میں
رہے ' امیر سے لیکر مامور تک وہاں کے سب باشندے ان کی تعظیم
کرتے رہے • جب وہ وہاں کے سرداروں کو اپنی طرف مائل اور انکے قلوب
کو اپنے قبضے میں لا چکے ' تو شہر فاس کو روانہ ہوئے • وہاں پہنچکر
انہوں نے پھر اپنے علمی خیالات کا اظہار اور اسی موضوع پر تقریر و گفتگو

شروع کي ۰ وہ ہر امر مین لوگون کو عقائد اشعریہ کي پیروي کرنے کي دعوت دیتے تھے ۰ مگر' جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہي' ان ہي علوم سے اہل مغرب کو نفرت تھي اور جو شخص اس قسم کے خیالات کا اظہار کرتا تھا اس کے دشمن ہو جاتے تھے ۰ یہ معلوم کرکے والي شہر نے فقہاء کو بلایا اور ان کو بھي دعوت دي ۰ چنانچہ مناظرہ شروع ہوا' جس مین غلبہ اور کثرت و فوقیت ان ہي کے ھاتھ رھي؛ کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ ان کے مناظرین بمنزلہ ایک خالي خولي چٹیل میدان کے ہین' تمام علوم نظریہ سے عاري ہین اور سوا علم الفروع کے اور کچھ نہین جانتے ۰ جب فقہاء نے انکي گفتگو سني' تو والي شہر سے ان کو اس بناء پر خارج البلد کردینے کا اشارہ کیا کہ مبادا عوام الناس کي عقلون مین فتور و فساد واقع ہو ۰ چنانچہ والي شہر نے ان کو شہر بدر ہو جانے کا حکم دیا' اور وہ وہان سے مراکش کے جانب روانہ ہوئے ۰ اُدہر امیرالمسلمین علي بن یوسف کو ان کے حال سے اطلاع دي گئي ۰ وہ شہر مین داخل ہوئے' تو ان کو امیرالمسلمین کے سامنے پیش کیا گیا' اور فقہاء کو ان سے مناظرہ کرنے کے لئے طلب کیا گیا ۰ مگر ان سب مین سے ایک بھي تو ان کا مطلب نہ سمجھ سکا' اور سمجھا تو صرف ایک شخص' جو اندلس کا باشندہ تھا ۰ اس کا نام مالک بن وھیب تھا' اور وہ تمام علوم مین ان کا شریک و سہیم تھا ۰ مگر وہ بھي کبھي سوا ان خیالات کے جو اس زمانے مین رائج تھے کسي اور خیال کا اظہار نہ کرتا تھا' حالانکہ اسے متعدد علوم و فنون مین دسترس تھا ۰ چنانچہ مین نے اسکي ایک کتاب " قراضة الذہب في ذکر لئام العرب " دیکھي ہي' جس مین زمانہائے جاہلیت و اسلام کے لئام عرب کے حالات درج ہین اور جو دیگر آداب وغیرہ اس کے متعلق ہین وہ بھي اسي مین شامل و منضم ہین ۰ مختصر یہ کہ وہ ایک بے نظیر کتاب ہي' اور مین نے اسے بنو عبد المومن کے ذخیرۂ کتب مین دیکھا ہي ۰ اسي مالک بن وھیب

کو بعض اجزاء فلسفہ مین زبردست تحقیق حاصل ہي • مین نے خود اسي کے ہاتھہ کي لکھي ہوئي اس کي تصانیف "کتاب الثمرۃ لبطلمیوس في الاحکام" اور "کتاب المجسطي في علم الہیئتہ" دیکھي ہین • موخرالذکر پر ان کے حواشي اور تقییدات بھي تحریر ہین ' جو اس زمانے کي ہین جب وہ اسے ایک اہل قرطبہ موسوم بہ حمد الذہبي کو پڑھایا کرتے تھے • الغرض جب مالک نے محمد بن تومرت کا یہ کلام سنا ' ان کي حدت نفس کي کثرت ' ذکاوت خاطر اور وسعت عبارت کو بخوبي سمجھہ گیا اور امیر المسلمین سے انکے قتل کے لئے کہا اور کہا کہ "یہ شخص فسادي ہي • اس کے مکر و فریب سے بے خوف نہ رہنا چاہئے • جو شخص اسکا کلام سنیگا ضرور اسکي طرف مائل ہو جائیگا • اگر المصامدہ کے ملک کي یہ حالت ہوگئي ' تو ان کے ہان سے ایک شر کثیر ہم پر یکبارگي توٹ پڑیگا • " مگر امیر المسلمین نے ان کے قتل کا حکم دینے مین توقف کیا ' کیونکہ ان کا مذہب ان کو ایسا کرنے سے مانع تھا • گو کہ وہ ایک صالح ' مستجاب الدعوات ' قائم اللیل اور صائم النہار شخص تھے ' مگر خرابي یہ تھي کہ وہ خود بھي ضعیف تھے اور دوسرون کو بھي ضعیف خیال کرتے تھے • یہي وجہ تھي کہ ان کے آخري زمانے مین ملک مین بہت سي خرابیان پیدا ہوگئین ' اور چونکہ عورتون نے حالات حاضرہ پر استیلاء پا لیا تھا اور امور مین استبداد اور خود رائي سے کام کرتي تھین ' اس لئے فواحش شنیعہ کا بھي ظہور ہوا : حتی کہ ہر ایک بد معاش ' چور اور رہزن کسي نہ کسي عورت کي طرف منسوب کیا جاتا تھا جسے اس نے اپنا ملجا و ماوا بنا رکھا تھا • یہ سب کچھہ ہم پہلے ہي بیان کرچکے ہین • غرضیکہ جب مالک قتل ابن تومرت کے ارادے کے پورے ہونے سے مایوس ہوگیا ' تو اس نے امیر المسلمین سے کہا کہ "اسے موت کے وقت تک کے لئے قید کردیا جائے • " مگر امیر المسلمین نے کہا کہ "ہم کسي مسلمان آدمي کو بلا ایسي وجہ

کے ' جسکي ہم نے تعيين بهي نہين کي ہي ' کس طرح قيد کر سکتے ہين ? اور اصل تو يہ ہي کہ قيد موت کي بہن ہي ۔ ليکن خير ' ہم يہ حکم دئے ديتے ہين کہ وہ ہمارے شہر سے نکل جائے اور جہان اس کا جي چاہے چلا جائے ۔ " چنانچہ ابن تومرت اور ان کے ہمراہي وہان سے نکل کر سوس کو چلے ۔ وہان پہنچکر تينملل نام کے ايک مقام مين فروکش ہوئے ۔ وہين سے ان کي دعوت کا آغاز ہوا ' اور وہين ان کي قبر بهي ہي ۔ ان لوگون کے وہان نازل ہوتے ہي المصامدہ کے سردار وہان جمع ہو گئے ۔ انہون نے تعليم و تدريس اور دعوت الي الخير شروع کردي ' مگر اپنا اصلي امر ظاہر نہين کيا ؛ اور نہ بادشاہ نے ان کو طلب کيا ۔ انہون نے وہين کي زبان مين ' جس مين وہ اپنے زمانے کے فصيح ترين شخص تهے ' اپنا عقيدہ سمجهايا ؛ اور جب وہ لوگ اس عقيدے کے مطالب و معاني کو سمجهہ گئے ' تو انہون نے ان کي بہت تعظيم و تکريم کي ' اور ان کي محبت ان کے قلوب اور اطاعت انکے جسمون مين جاگزين ہو گئي ۔ جب ابن تومرت کو ان پر پورا پورا اعتماد ہو گيا ' تو انکو اپنے ساتهہ قيام کي دعوت دي اور شروع شروع مين اس دعوت قيام کو صرف امر بالمعروف اور نہي عن المنکر تک محدود رکها اور ان لوگون کو سختي کے ساتهہ خونريزي کرنے سے منع کرديا ۔ عرصے تک وہ يہي کرتے رہے ۔ بعد ازان انہون نے چند اشخاص کو ' جن کي عقلين صلاحيت پذير ہوچکي تهين ' آغاز دعوت اور رؤساء قبائل کي استمالت قلوب کرنے کا حکم ديا ۔ پهر انہون نے يہ کرنا شروع کيا کہ وہ ان لوگون کے سامنے امام مہدي عليہ السلام کا ذکر کرتے ' ان کو شوق دلاتے ' اور امام مہدي کے متعلق جسقدر احاديث وارد ہوئي ہين ان کو سناتے ۔ جب امام مہدي کي فضيلت اور ان کے نسب و تعريف نے ان لوگون کے دلون مين اچهي طرح گهر کرليا ' تو ابن تومرت نے خود مہدي ہونے کا دعوي کيا اور کہا کہ " مين محمد بن عبد اللہ ہون ۔ " اپنے نسب

کو حضور نبي کریم صلي الله علیه و سلم سے ملا دیا ' اؤر خود اپنے ہي
لئے دعوت عصمت کي تصریح کرکے کہا کہ "مین ہي مہدي معصوم
ہون ؟" بلکہ اس دعوت کے ثبوت کے لئے بہت سي احادیث بھي
بیان کین ۔ آخر ان لوگون کو یقین ہو گیا کہ ابن تومرت ضرور مہدي
ہین ۔ انہون نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا ' اؤر سب لوگون نے ان سے بیعت کرلي ۔
انہون نے کہا کہ "مین اسي چیز پر بیعت لیتا ہون جس پر رسول الله
صلي الله علیه و سلم کے اصحاب نے رسول الله صلي الله علیه و سلم سے
بیعت کي تھي ۔" پھر انکے لئے مختلف علوم کي کئي کتابین تصنیف
کین ' جن مین سے ایک کتاب کا نام "اعز مایطلب" تھا ۔ اسیطرح
چند کتب اصول دین اؤر عقائد پر بھي تصنیف کین ۔ وہ اکثر مسائل
مین ابو الحسن اشعري کے مذہب کے پیرو تھے ؛ مگر مسئلۂ اثبات
صفات کي نفي اؤر چند دیگر مسائل مین معتزلہ کے موافق تھے ۔
علی ہذا القیاس وہ تشیع کو بھي کسي قدر چھپائے رکھتے تھے ' صرف
فرق یہ تھا کہ وہ عوام الناس کے سامنے اس کا اظہار نہین کرتے تھے ۔
انہون نے اپنے پیروان کو طبقات مین تقسیم کیا ' اؤر ان کي دس
مختلف جماعتین قائم کین ' جن مین سے اولین جماعت مہاجرین
کي تھي جنہون نے ان کي دعوت کو سرعت کے ساتھ قبول کیا تھا ۔
انکو وہ "الجماعت" کہا کرتے تھے ۔ پھر انکي جماعت مین "الخمسین"
تھے ' جو طبقۂ دوم مین تھے ۔ یہ تمام طبقات کسي ایک ہي قبیلے
مین سے نہ تھے ' بلکہ مختلف قبائل کے افراد پر مشتمل تھے ۔ ان
سب کو وہ "مؤمنین" کہا کرتے تھے ' اؤر ان سے کہتے تھے کہ "تمام
روئے زمین پر کوئي شخص تم لوگون کا سا سچا اؤر حقیقي ایمان نہین
رکھتا ۔ تم ہي وہ جماعت ہو جو آن حضرت علیه السلام کے اس قول
مبارک مین معین ہو چکي ہي کہ "سرزمین مغرب مین ایک
جماعت حق کي حمایت مین برابر ظاہر ہوتي رہیگي ' اؤر انہین

کوئي شخص جو ان سے جدا ھو جائے ضرر نہ پہنچا سکیگا ' یہان تک کہ امر خداوندي آپہنچے ۔ " تم ہي وہ جماعت ھو ' جسکے ذریعے سے اللہ فارس اور روم کو فتح اور دجال کو قتل کرائیگا ۔ تم ہي مین سے وہ امیر بھي ہي ' جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کي نماز ادا کرتا ہي ۔ تا قیام قیامت یہ امر تم ہي مین رھیگا ۔ " مزید برآن وہ ان کو اور جزئیات کي بھي خبر دیا کرتے تہے ' جن مین سے اکثر واقع بھي ھوئین ۔ وہ کہا کرتے تہے کہ " اگر مین چاھون تو تمھارے تمام خلفاء کے نام بھي ایک ایک کرکے بتا دون ۔ " اس وجہ سے یہ فتنہ اور بھي زیادہ ھوگیا ' اور ان لوگون نے بیش از پیش اظہار اطاعت کیا ۔ اس تمام امر کي تخلید کے متعلق ہم نے جو کچھ ابن تومرت کے قول کے مطابق بیان کیا ہي ' اسے ایک شخص نے نظم مین ادا کیا ہي ' جو اہل الجزائر مین سے تھا اور اعمال بجایہ کے ایک شہر کا باشندہ تھا ۔ وہ تینملل مین امیر المومنین ابو یعقوب کے پاس گیا تھا ' اور وھان الموحدون کي ایک جماعت کے ساتھ ابن تومرت کي قبر پر کھڑے ھوکر اس نے ایک قصیدہ پڑھا تھا ' جس کے شروع کے اشعار یہ ہین :—

(۱) سلام علي قبر الامام الممجّد سلالة خیر العالمین محمد
(۲) و مشبهه في خلقه ثم في اسمه و فی اسم ابیه والقضاء المسدد
(۳) و محیی علوم الدین بعد مماتها و مظهر اسرار الکتاب المسدد
(٤) أتبنا به البشري بان یملأ الدنا بقسط و عدل في الانام مخلد
(۵) و یفتح الامصار شرقا و مغربا و یملك عُربا من مُغیر و مُنجد

ترجمہ :-
(۱) سلام ھو اس صاحب مجد امام کی قبر پر. جو دونون جہان کے بہترین فرد محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی اولاد مین سے ھی !
(۲) و (۳) اور اپنے اخلاق ' اپنے اور باپ کے نام مین اور اپنی قضاء محکم مین اس سے مشابہ ھی ; جو علوم دین کی موت کے بعد ان کو دوبارہ زندہ کرنے والا اور کتاب محکم کے اسرار کو ظاھر کرنے والا ھی !
(٤) و (۵) ھم کو اس سے یہ خوشخبری ملی ھی کہ وہ مخلوق مین اپنے عدل و انصاف پایندہ سے دنیا کو پُر کردیگا ' وہ مشرق و مغرب مین ھر طرف کے شہرون کو فتح کریگا اور عرب کے تمام نشیب و فراز کے باشندون کا مالک ھوگا ۔

(۶) فمن وصفه اقفي و اجلي و انه   علاماته خمس تبين لمهتدي

(۷) زمان و اسم و المكان و نسبة   و فعل له في عصمة و تايد

(۸) و يلبث سبعا او فتسعا يعيشها   كذا جاء في نص من النقل مسند

(۹) فقد عاش تسعا مثل قول نبيّنا   فذالكم المهدي بالله يهتدي

(۱۰) و تتبعه للنصر طائفة الهدي   فاكرم بهم اخوان ذي الصدق احمد

(۱۱) هي الثلة المذكور في الذكر امرها   و طائفة المهدي بالحق تهتدي

(۱۲) و يقدمها المنصور والناصر الذي   له النصر حزب اذ يروح و يغتدي

(۱۳) هو المنتقي من قيس عيلان مفخرا   و من مُرة اهل الجلال الموطّد

(۱۴) خليفة مهدي الاله و سيفه   و من قد غدا بالعلم والحلم مرتدي

(۱۵) بهم يقمع الله الجبارة الالي   يصدون عن حكم من الحق مرشد

ترجمه :-

(۶) وه كه جس كى توصيف نهايت صاف و واضح هى ؛ اسكى پانچ علامتين هين ، جو ايك هدايت طلب كے لئے ظاهر هين :-

(۷) زمانه ، نام ، مكان ، نسب ، اور اس كا وه فعل جو گناه سے مبرا اور خدا كى مدد سے بهره ور هى .

(۸) معتبر نقل كى نص مين يه لكها هى كه وه سات يا نو سال زنده رهيگا .

(۹) چنانچه وه همارے نبى (صلى الله عليه و سلم) كے فرمان كے مطابق نو سال زنده رها . يهى هى تمهارا وه مهدى جو الله كى طرف سے هدايت يافته تها .

(۱۰) اس كى مدد كے لئے ايك هدايت يافته جماعت اس كى پيروى كرتى هى . وه صاحبان صدق كس قدر كريم و قابل ستائش هين !

(۱۱) يهى هى وه جماعت جس كے امر كا قرآن شريف مين ذكر هى . يهى هى مهدى كا وه گروه جو حق سے هدايت كرتا هى ،

(۱۲) اور جس كا امام وه منصور و ناصر شخص هى كه فتح و نصرت شام و پگاه پرا باندهے اس كے همراه رهتى هى .

(۱۳) ازروئے فخر وه بنو قيس عيلان اور صاحب جلال بنو مره مين ايك برگزيده شخص هى .

(۱۴) وه خدا كے مهدى كا خليفه اور اس كى تلوار هى . وه وه هى جس نے علم و حلم كى چادر اوڑهـ لى هى .

(۱۵) ان هى كے ذريعے سے خدا ان جابرون كا قلع قمع كريگا ، جو ايك برحق اور هدايت دهنده حكم سے روگردانى كرتے هين ،

(۱۶) و یقطع ایام الجبابرة التي ابادت من الاسلام کل مشیّد
(۱۷) فیغزون اعراب الجزیرة عنوة ویعرون منها فارساً ......
(۱۸) و یفتتحون الروم فتح غنیمة و یقتسمون المال بالترس عن ید
(۱۹) و یغدون للدجال یغزونه ضحا یذیقونه حد الحسام المهند
(۲۰) و یقتله في باب لدّ و تنجلي شکوک امالت قلب من لم یوحد
(۲۱) و ینزل عیسی فیهم و امیرهم امام فیدعوهم لمحراب مسجد
(۲۲) یصلي بهم ذاک الامیر صلاتهم بتقدیم عیسی المصطفی عن تعمد
(۲۳) فیمسح بالکفین منه وجوههم و یخبرهم حقا بغر محدد
(۲۴) و ما ان یزال الامر فیه و فیهم الي آخر الدهر الطویل المسرمد

ترجمه :-

(۱۶) اور ان ظالمون کے زمانے کا خاتمہ کریگا ' جنھون نے اسلام کے ھر مضبوط و محکم امر کو برباد کیا ھی .

(۱۷) وہ الجزیرہ کے اعراب پر سختی سے حملہ کرینگے اور ...

(۱۸) وہ روم کو فتح غنیمت کے طور پر فتح کرینگے ' اور ڈھال کے ذریعے اپنے ھاتھون سے مال تقسیم کرینگے .

(۱۹) وہ دجال کے مقابلے مین دن دھاڑے جنگ کرینگے اور اس کو ھندی تلوار کی دھار کا مزا چکھائینگے .

(۲۰) وہ اسے مخاصمت کے باب مین قتل کریگا ' اور ان غیر موحد لوگون کے وہ شکوک مٹ جائینگے جنھون نے ان کے دلون کو اپنی طرف مائل کر رکھا ھی .

(۲۱) حضرت عیسی ان مین نازل ھونگے ' اور ان کا امیر و امام ان کو مسجد کی محراب کی طرف بلائیگا .

(۲۲) ان کا وہ امیر حضرت عیسی کی تقدیم کے ساتھہ ان کو نماز پڑھائیگا .

(۲۳) وہ اپنے دونون ھاتھون سے ان کی چہرون پر مسح کریگا اور ان کو حق کے ساتھہ شمشیر تیز کی خبر دیگا .

(۲۴) اور یہ امر اس مین اور ان مین ھمیشہ ھمیشہ باقی رھیگا .

* قلمی نسخے مین جو الفاظ کاتب نے پہلے لکھے تھے مٹا دئے گئے ھین ' اور میری سمجھہ مین نہین آتا کہ ان کی جگہہ اس نے کیا الفاظ رکھے ھین . معلوم ایسا ھوتا ھی کہ اس نے وکان قد لکھا ھی . مگر کان کے نون کے اوپر ایک ہ بنی ھوئی ھی . (دوزی)

(۲۵) فابلغ امیر المؤمنین تحیّة علي النائي مني والوداد المأكد
(۲۶) علیه سلام الله ما در شارق وما صدر الوراد عن ورد مُورد

کہتے ہیں کہ اس قصیدہ کا انشا کرنے والا خود اس قبر پر حاضر نہ تھا اوراس نے خود یہ قصیدہ نہیں پڑھا' کیونکہ کبر سنی اور بعد مقام اس کو ایسا کرنے سے مانع تھا؛ بلکہ اس نے یہ قصیدہ بھیج دیا تھا' اوراسے امام کی قبر پر پڑھ دیا گیا تھا۔ اس وقت عبد المومن زندہ تھے۔ والله اعلم *

یہ ایک طویل قصیدہ ہی۔ میں نے جو کچھ یہاں نقل کیا ہی' یہ صرف اس کا انتخاب ہی؛ اور میں نے ان آشعار کو یہاں اس وجہ سے نقل نہیں کیا ہی کہ وہ اشعار عمدہ ہیں' بلکہ اس خیال سے کہ ان سے پہلے جو بیان ہی یہ اس سے متعلق ہیں *

المصامدہ اسی طرح روز افزون کیفیت کے ساتھ ابن تومرت کے مطیع ہوتے رہے۔ انکا فتنہ ابن تومرت کے بل پر زیادہ شدید اور انکا ادب واحترام ان کے قلوب میں زیادہ راسخ و مضبوط ہوتا گیا' اور رفتہ رفتہ اس حد کو پہنچ گیا کہ اگر وہ ان میں سے کسی کو اسکے باپ' بھائی یا بیٹے کو بھی قتل کرنے کا حکم دیتے تو وہ فوراً بلا درنگ ایسا کرتا۔ اصل یہ ہی کہ چونکہ وہ لوگ خونریزی کو ایک نہایت معمولی بات سمجھتے تھے اس لئے ان کی ایسی طبیعت بھی ان کو اس کام میں مدد دیتی اور اسے آسان کردیتی تھی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ یہ کام ان کی فطرت و جبلت ہی میں تھا اور ان کے ملک کے جائے وقوع کا

ترجمہ:-
(۲۵) امیرالمومنین کو باوجود میری دوری کے میری پختہ دوستی کا سلام پہنچا دو۔
(۲۶) اللہ کا اس پر سلام ہو' جب تک آفتاب روشن ھی اور جب تک کہ کسی چشمے پر اس کے متلاشی وارد ھوتے ھیں۔ (مترجم)

بھي يهي اقتضا تھا ۔ ابو عبيد بکري اندلسي قرطبي اپني کتاب " المسالك والممالك " مين ايک شخص کي زباني يه حکايت بيان کرتا ہي که " بلاد مغرب مين کسي جگه سکندر کے پاس ايک گھوڑا پيش کيا گيا ' جس سے زياده بھاگنے اؤر سبقت لے جانے والا کوئي گھوڑا پيدا نہين ہوا تھا ۔ اس مين سوا اس کے که اس کو کبھي ہنہناتے ہوے نہين سنا گيا اؤر کوئي عيب نه تھا ۔ جب سکندر دوره کرتا ہوا کوه ھاے درن مين پهنچا ' جو بلاد مصامده مين واقع تھا ' تو اس کا وه گھوڑا اس زور سے ہنہنايا که پہاڑ تک ہل گيا ۔ سکندر نے اپنے حکيم کو لکھکر اس کا سبب دريافت کيا ۔ اس نے جواب مين لکھا که " وه شر و فساد اؤر سختي و درشتي کا ملک ہي ۔ وهان سے جلد نکل آؤ ۔ " غرض که انکے ملک کا يه حال ہي ۔ باقي رها يه امر که وه خونريزي کو ايک معمولي سي بات جانتے تھے ' اس کي کيفيت مين نے خود اس زمانے مين ديکھي جب مين سوس مين تھا ؛ اؤر وه بھي عجيب قصه ہي *

سنه ۵۱۷ مين انہون نے تينملل کے تمام مصامده اؤر ان لوگون کا ' جو سوس سے آکر ان کے ساتھ شامل ہو گئے تھے ' ايک لشکر جرار تيار کيا اؤر ان سے کہا که " ان کافرون اؤر مذہب کو بدلنے والون کي طرف جاؤ ' جنکو المرابطون کہتے ہين ۔ ان کو بد افعالي کي غارت گري ' عمل نيک کے احياء ' ازالۂ بدعت اؤر امام مہدي معصوم کے اقرار کي دعوت دو ۔ اگر وه تمہاري دعوت کو قبول کرلين ' تو وه تمہارے بھائي ہونگے اؤر تمہارا اؤر ان کا ماله و ما عليه ايک ہي ہو جائيگا ۔ ليکن اگر وه ايسا نه کرين تو ان سے لڑو ۔ سنت نبوي (صلي الله عليه و سلم) نے ان سے جنگ آزمائي تمہارے لئے حلال کردي ہي " ۔ انہون نے عبد المومن کو امير لشکر بناکر کہا که " تم لوگ مومنين ہو اؤر يه تمہارے امير ہين " ۔ اس دن سے عبد المومن کو امير المومنين کے نام کا استحقاق حاصل ہوگيا ۔ وه لوگ مراکش کي طرف روانه ہوئے ' اؤر ابھي اس کے قريب

ہي پہنچے تھے کہ ان کو بحیرہ نام ایک مقام پر المرابطون کا ایک لشکر ضخیم ملا ' جس مین لمتونہ کے سردار شامل تھے اؤر زبیر بن علي بن یوسف بن تاشفین ان کا سپہ سالار تھا ۔ جب دونون جماعتین ایک دوسرے کے مقابل ہوئین ' تو المصامدہ نے ابن تومرت کے حکم کے مطابق تمام مذکورہ بالا امور کي دعوت کے لئے ان لوگون کے پاس پیغام بھیجا ۔ مگر انہون نے اسے نہایت بري طرح رد کردیا ۔ عبد المومن نے امیر المسلمین علي بن یوسف کو ایک خط لکھا ' جس مین وہ تمام باتین شامل تھین جو محمد ابن تومرت نے ان سے کہي تھین ۔ امیر المومنین نے اس کے جواب مین ان کو تفرقۂ جماعت سے خوف دلایا ۔ اؤر خونریزي اؤر فتنہ انگیزي کے بارے مین خدا یاد دلایا ۔ مگر عبد المومن نے اسکي کچھ پرواہ نہ کي ؛ بلکہ وہ المرابطون کے اؤر بھي زیادہ حریص ہوگئے اؤرانہین انکے ضعف کا یقین ہوگیا ۔ فریقین ایک دوسرے کے مقابل ہوئے ۔ جنگ مین المصامدہ کو ہزیمت ہوئي ' اؤر ان کے بہت سے آدمي بھي کام آئے ۔ مگر عبد المومن اؤر چند اؤر آدمي بچ گئے ۔ جب ابن تومرت کو یہ خبر ملي ' تو انہون نے پوچھا " کیا عبد المومن بھي نہین بچے ؟ " کہا گیا " ہان بچ گئے ۔ ابن تومرت نے کہا " تب تو گویا کوئي بھي ضائع نہین ہوا ! " جب فوج کے باقي ماندہ افراد ان کے پاس پہنچے ' تو انہون نے انکي پسپائي کو محض معمولي واقعہ کرکے دکھایا ' اؤر انکے دل مین یہ بات بٹھا دي کہ ان کے مقتولین شہید ہوے ' کیونکہ وہ دین الٰہي کو خرابي سے بچانے والے اؤر سنت نبوي (صلي اللہ علیہ و سلم) کے مظہر تھے ۔ اس سے ان لوگون کي اپنے امر مین بصیرت اؤر بھي بڑھ گئي ' اؤر وہ اپنے دشمن سے جنگ و قتال کرنے کے لئے پہلے سے بھي زیادہ آمادہ و تیار ہوگئے ۔ اسي وقت سے المصامدہ نے نواحي مراکش کو تاخت و تاراج کرنا ' وہان کے سامان معیشت و آسائش کو منقطع کرنا شروع کردیا ۔ وہ قتل اؤر قید کرتے تھے ' اؤر جس جس شخص پر ان کا

قابو چلتا تھا اس پر کبھي رحم نه کرتے تھے ۔ اس طرح ان کي اطاعت مین داخل ہونے اؤر اؤرون سے توت کر انکي طرف آنے والون کي تعداد مین کثرت ہوتي گئي ؛ اؤر اس تمام عرصے مین ابن تومرت نے زہد ورزي اؤر قلت دنیا داري کو اؤر بھي چمکا دیا تھا ' اؤر خود کو صلحاء سے مشابه کرنے اؤر سنت أولیا کي طرح حدود شرعي کي نگراني مین تشدد کرنے پر تلے ہوئے تھے ۔

مجھ سے ایک معتبر شخص نے بیان کیا ہي که وہ لوگون کو شراب خواري پر کھجور کي چھال اؤر رسي ' اؤر پاپوشون سے سزا دیا کرتے تھے ' جیسا که صحابۂ کرام کیا کرتے تھے ۔ ایک شخص ' جو موقعه پر موجود تھا ' مجھ سے بیان کرتا ہي که ایک مرتبه ایک آدمي حالت سکر مین ان کے پاس لایا گیا ۔ انہون نے اسے سزا کا حکم دیا ۔ اسپر اسکے ایک ذي مرتبه ہمراہي ' یوسف بن سلیمان ' نے کہا که " اگر ہم اس پر اس وقت تک برابر سختي کئے جائین جب تک که وہ یه نه بتائے که اسنے کہان سے شراب پي ہي ' تو یقین ہي که اس علت کي بیخ کني ہو جائیگي " ۔ مگر ابن تومرت نے منہ پھیر لیا ۔ یوسف نے پھر یہي کہا ' اؤر ابن تومرت نے پھر روگرداني کي ۔ جب اسنے تیسري مرتبه ایسا ہي کہا ' تو انہون نے جواب دیا که " اگر ملزم نے یه کہا که ' مین نے یوسف بن سلیمان ہي کے گھر مین شراب پي ہي ' تو ہم کیا کرینگے ؟ " اس سے یوسف بن سلیمان شرمندہ ہوکر ساکت ہو گیا ۔ بعد مین اس امر کا یون انکشاف ہوا که یوسف ہي کے نوکرون نے اسے شراب پلائي تھي ۔ اؤر یه واقعه بھي منجمله ان واقعات کے ہو گیا ' جس سے یه فتنه اؤر بھي ترقي پذیر ہو گیا ؛ اؤر ابن تومرت کو جو خبرین ملتي تھین اؤر لفظ به لفظ صحیح ہوتي تھین ' ان کي وجه سے ان کي تعظیم و تکریم مین اؤر بھي زیادتي ہوگئي ۔

یه باتین یون ہي ہوتي رہین ؛ ابن تومرت کے احوال برابر نیکي کے ساتھ جاري رہے ' ان کے اصحاب غلبه یاب ہوتے رہے ' اؤر المرابطون کے

حالات مین اختلال بڑھتا گیا اور ان کي دولت و سلطنت ٹوٹتي چلي گئي — تا آنکه ابن تومرت نے سنه ۵۲۴ کے دوران مین وفات پائي ۔ اس وقت تک وہ تاسيس امور اور احکام تدبير کر چکے تھے ' اور اپنے ساتھيون کو اچھي طرح بتا چکے تھے که انکو کيا کيا کرنا چاھئے ۔

ذکر ولايت عبد المومن

ابن تومرت کے بعد عبد المومن بن علي نے قيام امر کيا ۔ المصامدہ نے ان سے بيعت کرلي ' اور الجماعت نے بھي ان کي تقديم و امارت کو قبول کرليا ۔ جن لوگون نے ان کي تقديم کے لئے سعي کي اور ان کو اس پر فائز کرايا وہ " الجماعت " کے تين افراد تھے :—

(۱) عمر بن عبد الله صنهاجي ' جو انکے هان عمر ازناج کهلاتے تھے ۔

(۲) عمر بن وُمزال ' جن کا نام اس وقت سے قبل فصکه تھا مگر ابن تومرت نے عمر نام رکھا اور عمر اينتي کھنے لگے تھے ؛ اور

(۳) عبدالله بن سليمان ' جو تينملل کے باشندہ اور قبيلۂ مسکاله مين سے تھے ۔

تمام اهل الجماعت ' اهل خمسين اور باقي کے تمام الموحدون نے ان سے اس امر مين اتفاق کيا ' جس کي وجه يه تھي که ابن تومرت نے اپني وفات سے کچھ عرصه پهلے ان لوگون کو جو " الجماعت " کے نام سے موسوم تھے اور اهل خمسين کو اپنے پاس بلايا ۔ (اور هم پهلے هي ذکر کرچکے هين که يه لوگ متفرق قبائل کے افراد تھے اور ان مين کوئي چيز سوا ان کے نام " المصامدہ " کے مشترک نه تھي ۔) جب وہ آئے تو ابن تومرت تکيه لگائے بيٹھے تھے ۔ ان کو ديکھ کر کھڑے ھوگئے ' اور الله کے شايان شان حمد و ثنا ' اس کے نبي محمد صلي الله عليه و سلم

پر صلات و سلام اور خلفائے راشدون کے لئے طلب رضائے الہی کرنے کے بعد ان کے ثبات دین اور عزم امر کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان حضرات مین سے کوئی بھی خدا کی طاعت اور رضا جوئی مین کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے تھے ۔ پھر وہ واقعہ بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو شراب خواری کی سزا دی تھی' اور حق پر کس قدر سختی اور پختگی سے قائم تھے ۔ بعد ازان اسی قسم کی اور باتین بیان کین اور کہا کہ " وہ جماعت گزر گئی — خدا ان کے چہرون کو تر و تازہ رکھے ؛ ان کے مساعی کا اجر دے ؛ اور امت نبوی کی طرف سے ان کو جزائے خیر عطا کرے ! — اور لوگون کو ایک فتنہ نے مخبوط الحواس کردیا' جس نے حلیم الطبع آدمی کو حیران اور عالم کو متجاہل و متذاہل کردیا ۔ علماء نے اپنے علم سے کوئی فائدہ نہین اٹھایا' بلکہ بادشاہون کے ھان پہنچے اور اس علم کے ذریعے سے دنیا حاصل کی' لوگون کو اپنی طرف مائل کیا' اور اسی قسم کی باتین کرتے رہے ۔ یہ سب یون ہی ہوتا رہا ۔ پھر ای لوگو! تم پر خدائے سبحانہ و تعالی نے (اور اسی کے لئے تمام تعریف ہی) یہ احسان فرمایا کہ تمھاری تائید کی اور اس زمانے والون مین اپنی حقیقت توحید کے لئے تم ہی کو مخصوص فرمادیا ؛ حالانکہ اس نے تم مین سے ہزارون کے لئے گمراہی مقدر مین لکھ دی تھی ۔ تم کسی کی ہدایت کو تسلیم نہین کرتے تھے ۔ تم اندھے تھے اور کچھ دیکھ نہ سکتے تھے ۔ نہ تم نیکی کو نیکی سمجھتے اور نہ بدی کو بدی جانتے تھے ۔ تم مین بدعتین پھیل گئی تھین ۔ بیہودہ اور باطل باتون نے تم کو اپنا گرویدہ کرلیا تھا ۔ شیطان نے تمھارے لئے گمراہی کو مزین کردیا تھا ۔ اور اسی قسم کی نامعقول اور خرافات باتین تھین' جن کے ذکر سے مین اپنے نطق کو بے لوث اور الفاظ کو دور ہی رکھتا ہون ۔ غرض کہ اللہ نے تم کو گمراہی کے بعد ہدایت اور کوری کے بعد بینائی عطا فرمائی ؛ تم کو متفرق ہوجانے کے

بعد مجتمع کیا؛ ذلت کے بعد عزت دي؛ تم پر سے ان نا مسلمان مسلمانون کا غلبہ اتھا لیا؛ اور عنقریب تم کو ان کي زمین اور ان کے ملک کا وارث بنائیگا۔ یہ سب کچھ اسي کے سبب سے ہي، جو کچھ کہ انکے ھاتھون نے کمایا اور ان کے دلون نے چھپایا، وما ربك بظلام للعبید۔ لہذا اب تم اللہ سبحانہ کے لئے اپني نیتون کي تجدید کرو؛ اور اپنے قول و فعل سے اس طرح اس کا شکر ادا کرو کہ اس سے تمہارے مساعي کا تزکیہ ھو، تمہارے اعمال قابل قبول ھون، اور تمہارا امر پھیل جائے۔ نا اتفاقي، اختلاف قول اور پریشاني رائے سے ڈرو اور اپنے دشمن کے لئے بمنزلہ ایک دست واحد کے ھو جاؤ؛ کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا، تو لوگ تم سے ہیبت کرینگے، تمہاري اطاعت قبول کرنے مین جلدي کرینگے، تمہارے پیروان کي تعداد مین اضافہ ھو جائیگا، اور خداء تعالی حق کو تمہارے ھاتھ سے ظاہر فرمائیگا۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا، تو ذلت تم کو پریشان کردیگي، خواري تمہارے لئے عام ھو جائیگي، عوام الناس تم کو حقیر جانینگے، اور خاصان قوم تم کو بد حواس کردینگے۔ اپنے تمام امور مین رحم کو درشتي سے اور نرمي کو سختي سے ملادو، اور یہ بھي خوب سمجھ رکھو کہ اِس قوم کا انجام کار صرف اسي بناء پر درست ھوگا جس پر اس کا آغاز امر درست تھا۔ ہم نے تمہارے لئے ایک شخص کو انتخاب کیا ہي اور اس کو تم پر امیر بنا دیا ہي۔ اور یہ بھي ہم نے اس وقت کیا ہي کہ جب ہم نے اس کے تمام احوال، اس کے لیل و نہار اور اس کي آمد و شد کو آزما لیا ہي، اسکے باطني و ظاہري حالات و کوائف کو جانچ لیا ہي، اور ان تمام باتون سے معلوم کرلیا ہي کہ وہ اپنے مذھب پر ثابت قدم اور اپنے امر مین متبصر ہي مجھے امید ہي کہ اس کے بارے مین کبھي اختلاف کا خیال نہ پید ھوگا۔ وہ مشار الیہ عبد المومن ہین۔ جب تک کہ وہ اپنے پروردگار کے مطیع و منقاد ہین، تم بھي بہ سمع و طاعت ان کي فرمانبرداري

کرو ۔ اگر وہ بدل جائیں ' یا پھر جائیں ' یا اپنے امر میں شک کریں ' تو خدا کے فضل سے الموحدون میں — خدا ان کو عزت دے ! — برکت اؤر خیر کثیر موجود ہے ؛ اؤر امر امر الہي ہے ' وہ جس کو چاہے اس سے سرفراز فرمائے " ۔

بعد ازاں سب لوگوں نے عبد المؤمن سے بیعت کي ۔ ابن تومرت نے ان کے لئے دعا کي اؤر ہر ہر فرد کے چہرے اؤر سینے پر ہاتھ پھیرا ۔ یہ ہي سبب عبد المومن کے امیر المومنین ہوجانے کا ۔ اس کے تھوڑے ہي عرصے کے بعد ابن تومرت نے وفات پائي ' اؤر المصامدہ کا امر بالاجتماع عبد المومن پر وارد ہوا ۔

فصل

عبد المومن مذکور کا نام عبد المومن بن علي بن علوي الکومي ہے ۔ ان کي والدہ بھي کومیہ اؤر ایک شریف و آزاد خاتون تھیں ۔ ان کي قوم بنو مجبر کہلاتي تھي ۔ عبد المومن کي ولادت اعمال شہر تلمسان کے ایک موضع میں ہوئي جس کو تاجرا کہتے تھے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ان کے سامنے کمیہ کا ذکر ہوتا تھا تو وہ یہ کہا کرتے تھے کہ " میں ان لڑکوں میں سے نہیں ہوں ۔ بلکہ ہم لوگ قیس عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان میں سے ہیں ۔ کمیہ کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم ان کے ہاں پیدا ہوئے اؤر بڑے ہوئے ' اؤر اس لحاظ سے وہ ہمارے اخوال ہیں ۔ علی ہذا القیاس میں انکي اولاد اؤر اولاد کي اولاد میں سے بھي جن جن سے ملا ہوں انہوں نے بھي خود کو قیس عیلان بن مضر ہي سے منسوب کیا ۔ اس وجہ سے خطباء نے یہ طریقہ اختیار کرلیا ہے کہ جب کبھي وہ ابن تومرت کے بعد ان کا ذکر کرتے ہیں ' تو ان کو شرافت نسب میں ان کا ہمسر بتاتے ہیں ۔ ان کي پیدایش یوسف بن تاشفین کے زمانے میں سنہ ۴۸۷ کے آخر میں ہوئي ' اؤر وفات

سنه ۵۵۸ کے ماہ جمادي الاخر مین ۔ جس وقت سے که امیر المسلمین علي بن یوسف کے انتقال یعني سنه ۵۳۷ سے ان کے امر کو استحکام اؤر مضبوطي حاصل هوئي ' تب سے ان کي وفات کي تاریخ مذکورہ تک علي التحقیق ان کي ولایت کا زمانه اکیس سال کا هوا ۔ ان کا رنگ سفید ' بدن دهرا اؤر تیز سرخ رنگ کا تها ؛ بال سیاہ ' قد معتدل ' چهرہ روشن اؤر آواز بلند تهي ۔ وہ فصیح اللفظ اؤر بسیار گو تهے ۔ لوگون مین عموماً پسند کئے جاتے تهے ۔ کوئي شخص ایسا نه تها که ان کو دیکهلے اؤر از خود رفته هوکر ان سے محبت نه کرنے لگے ۔ مجهے معلوم هوا هي که ابن تومرت ' جب کبهي ان کو دیکهتے تهے ' یه اشعار پڑها کرتے تهے :—

تکاملت فیك اخلاق خُصصت بها فکلنا بك مسرور و مُغتبط
فالسن ضاحکة والکف مانحة والصدر منشرح والوجه منبسط

[یعني :— تجه مین تمام اخلاق ' جو تیرے هي لئے مخصوص هین ' کمال کو پهونچ گئے هین ' اؤر هم سب تجه سے خوش هین اؤر تجه پر رشک کرتے هین ۔ تیرے دانت خندان هین ' هاته سخي هین ' سینه کشادہ ' اؤر چهرہ پُر از انبساط هي ۔ (مترجم)]

ان کي اولاد

ان کي اولاد مین سوله (۱۶) لڑکے تهے ' جن کے نام یه هین :—

(۱) محمد ' جو سب سے بڑا اؤر ولي عهد تها ۔ اس سے خلع کروایا گیا ۔

(۲) علي ؛ (۳) عمر ؛ (۴) یوسف ؛ (۵) عثمان ؛ (۶) سلیمان ؛ (۷) یحیىٰ ؛ (۸) اسماعیل ؛ (۹) حسن ؛ (۱۰) حسین ؛ (۱۱) عبد الله ؛ (۱۲) عبد الرحمان ؛ (۱۳) عیسىٰ ؛ (۱۴) موسىٰ ؛ (۱۵) ابراهیم ؛ اؤر (۱۶) یعقوب ۔

ان کے وزراء

عبد المومن کے آغاز امر سے لے کر ان کے استمرار و استقلال تک ابو حفص عمر ازناج وزیر رهے ۔ اس کے بعد ان کو معزول کردیا گیا' کیونکه انکو ان سے زیاده رتبے کے آدمی مل سکتے تھے ۔ چنانچه ابو حفص کی جگه ابو جعفر احمد بن عطیه کو وزیر بنا دیا ۔ وه وزیر بھی تھے اور کاتب بھی ۔ اسی وجه سے ان کا شمار کتاب اور وزراء دونوں میں هوتا هے ۔ عبد المومن نے بجایه کی فتح تک یه دونوں عهدے ان هی کے پاس رهنے دئے ۔ بعد میں اپنے هی خاندان میں سے ایک زبردست کاتب کو کتابت کا عهده دیا ۔ اس کا نام ابو القاسم قالمی تھا ۔ اس کا ذکر عبد المومن کے کتاب کی فصل میں آئیگا ۔ ابو جعفر کی وزارت اس وقت تک قائم رهی که جب عبد المومن نے انهیں سنه ۵۳ کے دوران میں قتل کرا دیا' اور ان کا مال و اسباب ضبط کرلیا ۔ ان کے بعد عبد السلام کُومی وزیر هوا ۔ چونکه عبد المومن کے هاں اسے بهت کچھ قرب حاصل تھا' اس لئے اسے "المقرب" کهتے تھے ۔ اس کی وزارت اس وقت تک جاری رهی که جب عبد المومن نے سنه ۵۵ کے دوران میں ایک آدمی بھیج کر اس کا گلا گھٹواکر مروا ڈالا ۔ اس کے بعد خود ان کا بیٹا عمر وزیر هوا' اور ان کی وفات تک وزیر رها ۔

ان کے کُتّاب

(۱) ابو جعفر احمد بن عطیه :—

ان کا ابھی وزراء میں ذکر هو چکا هے ۔ عبد المومن کے دربار میں پهنچنے سے قبل وه دولت لمتونیه میں علی بن یوسف کے هاں ان کے آخری ایام میں عهدۂ کتابت پر ره چکے تھے' اور بعد میں تاشفین بن علی بن یوسف کے بھی کاتب رهے تھے ۔ جب ان لوگوں کی حکومت کا خاتمه هوگیا تو وه وهاں سے بھاگے' اور اپنی هیئت بدل کر ایک

لشکري کا بھيس بدلا۔ وہ تير اندازي اچھي جانتے تھے، اور اس لشکر مين شامل تھے جو سوس کي طرف اس حملہ آور سے جنگ آزمائي کے لئے گيا تھا جو وھان پيدا ھوگيا تھا۔ اس لشکر کے سپہ سالار ابو حفص عمر اينتي (جن کا پہلے ذکر ھوچکا ہي) تھے اور اہل "الجماعت" کو اپنے ہمراہ لئے ھوئے تھے۔ جب اس حملہ آور کے ہمراہيون کو ہزيمت ھوئي اور وہ جماعتين برباد ھو گئين، تو ابو حفص کو ايک ايسے شخص کي ضرورت ھوئي جو اس تمام واقعہ کي خبر بذريعۂ تحرير مراکش کے المؤحدون کو پہنچادے۔ لوگون نے ابو جعفر کا نام ليا اور انکي عظمت قدر کي تعريف کي۔ ابو حفص نے ان کو بلايا، اور ابو جعفر نے انکي جانب سے المؤحدون کو ايک خط لکھا جس مين انہون تمام حال کي شرح کي اور اس کا بيشتر حصہ نہايت خوبي سے لکھا۔ مگر اس خط کا طول اس کے يہان نقل کرنے سے مانع ہي۔ جب وہ خط عبد المومن کے پاس پہنچا، تو انہون نے بہت تعريف کي اور ابو جعفر کو بلاکر پہلے کتابت کا عہدہ ديا، اور جب انہون نے ان کي شجاعت قلب، اور کمال عقل کو ديکھا تو اس پر عہدۂ وزارت کي ايزاد کي۔ جيساکہ ہم نے ابھي ذکر کيا ہي، وہ اس تاريخ تک وزير رهے جب عبد المومن نے ان کو قتل کرا ديا۔ انکے قتل کا سبب، جيسا کہ مجھے معلوم ھوا ہي، يہ تھا کہ ان کے پاس ابوبکر بن يوسف بن تاشفين کي بيٹي تھي جس کو بنت الصحراويہ کہا کرتے تھے، جس کا بھائي يحيیٰ المرابطون کا ايک مشہور شہسوار تھا۔ وہ بھي يحيیٰ بن الصحراويہ کہلاتا تھا۔ اس يحيیٰ نے المؤحدون کے ھان رہ کر خوب ترقي کي تھي، اور ان کي جانب سے لمتونہ کے مؤحدين کا سردار بنا ديا گيا تھا۔ وہ المؤحدون کے ھان ہميشہ وجيہ و عزيز رہا۔ اس کے افعال و اقوال کے متعلق چند باتين عبد المومن تک پہنچ گئين، جن کي وجہ سے وہ اس سے ناراض ھوگئے۔ عبد المومن نے ان مين سے چند باتين اپني مجلس مين بيان کين اور بعض اوقات يحيیٰ کو گرفتار کرلينے کا

بهي ارادہ کیا ۔ مگر ابو جعفر کو یہ خیال آیا کہ دونون مصالح یعني امیر المومنین کي خیر خواہي اوْر اپنے برادر زن کي تحذیر کو جمع کر دیا جائے ۔ چنانچہ انہون نے اپني زوجہ ' یعني یحیی کي ہمشیرہ ' سے کہا کہ " تم اپنے بہائي سے کہو کہ وہ اپني حفاظت کا سامان کرلین ۔ جب ہم کل انکو طلب کرین ' تو ان کو چاهئے کہ علالت کا بہانہ اوْر مریض ہونے کا اظہار کرین ۔ اوْر اگر فرار کرنے پر قادر ہون اوْر جزیرہ میرقہ کو جا سکین تو ضرور ایسا ہي کرین " ۔ چنانچہ یحیی کي بہن نے اسے اس بات کي اطلاع دے دي ؛ اوْر اس نصیحت کے مطابق یحیی نے مریض ہونے کا بہانہ کیا اوْر ظاہر کیا کہ اسے کفتہ پائي کي شکایت ہي ۔ اس کے چند عزیز دوست اس سے ملنے کو گئے اوْر اس سے مرض کا حال دریافت کیا ۔ اس نے ان مین جس جس کو نہایت قابل اعتماد دوست سمجہا اس سے وہ تمام ماجرا کہہ دیا ' جس کي خبر اسے وزیر سے ملي تهي ۔ ان احباب مین سے ایک شخص اٹہ کر عبد المومن کي اولاد مین سے ایک شخص کے پاس پہنچا اوْر اسے پورا پورا واقعہ سنا دیا ۔ ابو جعفر مذکور کے قتل کا سب سے بڑا سبب یہي تہا ۔ امیر المومنین عبد المومن نے یحیی کي گرفتاري کا حکم دیا ' اوْر قید کر دیا ۔ چنانچہ وہ اپني موت تک برابر قید ہي مین پڑا رہا *

(۲) ابو جعفر کے بعد ابو القاسم عبد الرحمان قالمي کاتب ہوا ۔ وہ قالم نام کے ایک موضع کا باشندہ تہا ' جو شہر بجایہ کے اعمال مین سے تہا *

(۳) قالمي کے ساتہ دوسرا کاتب ابو محمد عیاش بن عبد الملک بن عیاش بهي تہا ' جو اہل قرطبہ مین سے تہا *

ان کے قُضاۃ

(۱) ابو محمد عبد اللہ بن جبل ' جو اعمال تلمسان کے شہر وہران کے رہنے والے تہے *

(۲) عبد الله بن عبد الرحمن المعروف به مالقي • یه عبد المومن کي وفات کے بعد بھي ابو یعقوب کي خلافت کے ابتدائي زمانے تک قاضي رھے *

عبد المومن اہل علم کو عزیز رکھتے تھے ؛ ان سے محبت اؤر ان پر احسانات کرتے تھے ؛ انھین دیگر ممالک سے بلا بلاکر اپنے ھان رکھتے اؤر اپنے دربار مین قرب دیتے تھے ؛ ان کے لئے بڑي بڑي تنخواہین مقرر کرتے اؤر بہت قدر و منزلت اؤر عزت کرتے تھے • انہون نے طلبه کو دو جماعتون مین تقسیم کر رکھا تھا —

(۱) طلبة الموحدین ؛ اؤر (۲) طلبة الحضر

یه اس وقت عمل مین آیا تھا جب ابن تومرت نے المصامدہ کو "الموحدون" کے نام سے موسوم کیا ؛ کیونکه ان لوگون کے سوا اس زمانے مین اؤر کوئي فرد بشر کبھي علم الاعتقاد مین غور و خوض نہین کرتا تھا *

عبد المومن بذات خود قوي ہمت ؛ پاک نفس ؛ اؤر سخت گیر تھے ؛ گویا که یه بات انہون نے اپنے بزرگون سے یکے بعد دیگرے ورثه مین پائي تھي • وہ معالي امور کے سوا اؤر کسي بات کے لئے راضي نه ھوتے تھے • مجھے فقیه متفنن وزیر ابو القاسم عبد الرحمان بن محمد بن ابي جعفر نے اپنے والد کي زباني یه واقعه سنایا که ان کے دادا یعني وزیر ابو جعفر بیان کرتے تھے که "مین ایک مرتبه عبد المومن کے پاس گیا • اس وقت وہ اپنے باغ مین بیٹھے ھوئے تھے • باغ کے پھل پخته اؤر شگوفے شگفته تھے • پرندے درختون کي شاخون پر پھدکتے پھرتے تھے • غرضیکه ہر جہت سے وہ باغ اپنے کمال حسن پر تھا ؛ اؤر وہ اس مین ایک بلند گنبد مین بیٹھے ھوئے تھے • مین سلام کرکے بیٹھ گیا ؛ اؤر اس باغ کے حسن سے متعجب ھوکر مین اس کے سعد و نحس پر غور کرنے لگا • انہون نے مجھ سے کہا که "ابو جعفر! مین دیکھتا ھون که تم اس باغ کو بڑے غور سے

دیکھ رہے ہو"۔ میں نے عرض کیا کہ "خدا امیر المومنین کو بقاء طویل عطا فرمائے۔ بخدا یہ منظر نہایت عمدہ ہے"۔

عبد المومن :— کیا واقعی یہ نظارہ نفیس ہے ؟

میں :— جی ہاں *

پھر وہ خاموش ہوگئے' اور مجھے کچھ جواب نہیں دیا۔ اس واقعہ کے دو یا تین دن بعد حکم دیا کہ افواج کو معاینہ کے لئے پیش کیا جائے اور سب سپاہی ہتھیار لگائے ہوئے ہوں۔ چنانچہ وہ خود ایک بلند مقام پر بیٹھ گئے' اور فوج ایک ایک قبیلہ اور دستہ دستہ ہوکر ان کے سامنے سے گزرنے لگی۔ کوئی دستہ ایسا نہ گزرتا تھا' جو اسلحہ کی خوبی' گھوڑوں کی فربہی اور ظہور قوت میں سابق دستہ کی بہ نسبت بہتر نہ ہو۔ یہ دیکھ کر انہوں نے میری طرف ملتفت ہوکر کہا کہ "ابو جعفر! دیکھو یہ منظر عمدہ ہے نہ کہ وہ تمہارے اثمار و اشجار!"

ابن تومرت کے انتقال کے بعد عبد المومن مختلف ممالک کو ایک ایک کرکے فتح اور بلاد کو تاخت تاراج کرتے رہے' تا آنکہ بلاد ان کے سامنے عاجز ہوگئے اور لوگوں نے اطاعت قبول کرلی۔ المرابطون کا آخری شہر' جس پر وہ قابض ہوئے' شہر مراکش تھا' جو امیر المسلمین ناصر دین یعنی علی بن یوسف بن تاشفین کا دار السلطنت تھا۔ یہ واقعہ امیر المسلمین مذکور کے سنہ ۵۳۷ کے دوران میں طبعی طور پر وفات پانے کے بعد ہوا۔ وہ اپنی حیات ہی میں اپنے بیٹے تاشفین کو ولی عہد مقرر کر چکے تھے۔ مگر اس فتنے نے ان کے تمام امور کو روک دیا' اور ان کو اپنے بیٹے تاشفین کو مستقل طور پر تخت نشین کرنے وغیرہ کی جو امیدیں تھیں' ان میں سے ایک بھی نہ پوری ہوئی۔ تاشفین اپنے باپ کی موت کے بعد تلمسان گیا؛ مگر وہاں کے باشندوں سے وہ جو کچھ چاہتا تھا کچھ بھی نہ ہوسکا۔ بعد ازاں وہ شہر وہران کو گیا' جو تلمسان سے تین منزلوں کے فاصلے پر واقع ہے۔ وہاں الموحدون نے

اس کا محاصرہ کرلیا ؛ اوٗر جب محاصرہ اس پر سخت گزرنے لگا ' تو وہ مع اپنے اسلحہ کے ایک سفید گھوڑے پر سوار ہوکر بھاگا اوٗر سمندر مین کود کر ہلاک ہو گیا ۔ کہتے ہین کہ الموحدون نے اس کو سمندر مین سے نکال کر پہلے پھانسي دي اوٗر پھر جلا دیا ۔ واللہ اعلم یہ کہان تک درست ہي ۔ اس تاشفین کي ولایت اپنے باپ کي موت کے دن سے اپني موت کے دن تک (جو ہمارے مندرجہ بالا بیان کے مطابق شہر وہران مین واقع ہوئي) دو ماہ کم تین سال کي ہوئي ۔ اسکي موت سنہ ۵۴۰ھ مین ہوئي ۔ اس ولایت و حکومت کے تمام عرصے مین نہ اسے کبھي قرار نصیب ہوا ' اوٗر نہ کبھي خود اس کي حالت کو استقامت ہوئي ۔ آئے دن کوئي نہ کوئي شہر حکومت مین سے نکل جاتا تھا ' اوٗر لوگ روز بروز اس سے زیادہ متنفر ہوتے جاتے تھے ۔ اس کي یہي حالت رہي ' بلکہ انجام کار وہ نوبت پہنچي جو ہم بیان کر چکے ہین ۔ عبد المومن (رحمہ اللہ) کے دخول مراکش کے بعد امیر المسلمین کي قبر کو تلاش کیا گیا ' اوٗر خود انہون نے بھي بہت کوشش کي کہ مل جائے ۔ مگر خدا نے جس طرح انھین ان کي زندگي مین چھپائے رکھا ' اسي طرح موت کے بعد بھي پوشیدہ ہي رکھا ؛ اوٗر خدائے تعالیٰ صالحین و مصلحین کے ساتھ ایسا ہي کیا کرتا ہي ۔ امیر المسلمین اوٗر ان کے بیٹے کي موت سے المغرب مین بنو عباس کي دعوت و سلطنت کا خاتمہ ہوگیا ۔ اس دن سے آج تک ان کا نام کسي منبر پر سے نہین لیا گیا ۔ البتہ افریقیہ مین چند سال تک ان کي سلطنت رہي ؛ کیونکہ یحییٰ بن غانیہ نے جزیرۂ میرقہ سے اس پر حملہ کرکے قبضہ کرلیا تھا ' جس کا بیان عنقریب آگے آئیگا ۔ المرابطون کے دخول مراکش ' اوٗر امیر المسلمین اوٗر ان کے بیٹے کي موت پر ان کي دولت کے یکبارگي خاتمہ تک ' المرابطون کا کل زمانۂ حکومت چھہتر (۷۶) سال کا ہوا ۔

جب مغرب اقصیٰ کے تمام ممالک' جن پر ہمارے مذکورہ بالا بیان کے مطابق المرابطون قابض تھے' عبد المومن کے قبضے مین آ گئے اور ان کے باشندے بھی ان کے مطیع ہو گئے' تو انہون نے ایک لشکر عظیم تیار کیا' اور مراکش سے نکل کر یحییٰ بن عزیز بن منصور بن منتصر صنہاجی کی مملکت کی طرف روانہ ہوئے' جس نے بجایہ اور اس کے اعمال پر موضع سیٔو سیٔرات سے قبضہ جما رکھا تھا ۔ یہی مقام اس کے اور لمتونہ کے مابین سرحد تھا ۔ تو جیسا کہ ہمنے کہا' عبد المومن نے سنہ ٥٤٠ مین اس کا رخ کیا اور بجایہ کا محاصرہ کرلیا؛ اور نہایت درجہ سختیان کرنی شروع کین ۔ جب یحیی بن عزیز نے دیکھا کہ اس مین تاب مدافعت نہین رہی اور وہ لوگ اسکے روکے نہین رک سکتے' تو وہ سمندر کی راہ سے فرار کرکے شہر بونہ پہنچا' جو بلاد افریقیہ کی پہلی حد ہی ۔ پھر وہان سے نکلکر قسطنطینۃ المغرب کو گیا ۔ عبد المومن (رحمہ اللہ) نے اس کی سرکوبی کے لئے لشکر روانہ کئے' جو اسے ان کے پاس پکڑ لائے ۔ اس سے پہلے عبد المؤمن نے وعدہ کرلیا تھا کہ یحیی اور اس کے اہل و عیال کو امان دی جائیگی ۔ عبد المومن نے بجایہ مین داخل ہوکر اسپر قبضہ کرلیا' اور ساتھ ہی قلعۂ بنو حمّاد پر بھی تصرف کرلیا' جو صنہاجہ کا زبردست قلعہ اور نہایت محفوظ مامن تھا ۔ اسی مین انکی سلطنت کا نشو و نما ہوا تھا' اور وہین سے انکا امر پھیلا تھا ۔ یہ یحیی' اس کا باپ عزیز' اس کے دادا منصور اور منتصر' اور اس کا جد اکبر حمّاد' سب کے سب بنو عبید کی جماعت مین سے تھے' ان ہی کے پیرو تھے اور ان ہی کی دعوت کو لیکر اٹھے تھے ۔ ان ہی صنہاجہ کے بلاد سے بنو عبید کی دعوت کا آغاز ہوا تھا' اور انہون نے ہی ان کو ظاہر کیا' پھیلایا اور مدد دی ۔ بنو حماد کی حکومت مستمر و قائم رہی' ان کا امر نافذ رہا' اور کوئی شخص انکے مقبوضات کے بارے مین ان سے تنازع نہین کرتا تھا' حتیٰ کہ ابو محمد عبد المومن بن

علي نے تاریخ مذکورہ بالا میین ان کا تمام ملک لے لیا اؤر اپنے مقبوضات میین منضم کرلیا *

جب عبد المومن بجایه ' قلعه ' اؤر ان کے دونون کے اعمال پر قابض هو گئے ' تو انہون نے الموحدون کي ایک جماعت اس غرض سے تیار کي که وہ ان بلاد کي حمایت و حفاظت اؤر اس سے غنیم کي مدافعت کرے ؛ اؤر اپنے بیٹے عبد الله کو اس پر حاکم مقرر کرکے خود ' اپنے لشکر ' یحیی بن عزیز بادشاہ صنهاجه ' اؤر اس کے اعیان دولت کو همراہ لیکر مراکش کو واپس چلے گئے • وهان پہنچکر انہون نے ان لوگون کے لئے وسیع مکانات ' عمدہ سواریان ' لباس هائے فاخرہ اؤر اموال وافرہ مہیا کرنے کا حکم دیا ؛ اؤر یحیی کے لئے اس سے بهي زیادہ ' بیش قیمت اؤر نفیس اشیاء مخصوص کردین • یحیی نے ان کے هان رتبۂ عالیه اؤر زبردست قدر و جاہ حاصل کي ' اؤر عبد المومن نے اس پر اس قدر عنایات کین جن سے زیادہ هونا ممکن نه تها • مجهے متعدد ذرائع سے معلوم هوا هي که ایک دن یحیی ' عبد المومن کي مجلس میین بیٹها هوا تها که خرچ کي تنگي کا ذکر آیا • یحیی نے کہا که " مجهے اس وجه سے کلفت شدید کا سامنا کرنا پڑتا هي • میرے غلام آئے دن ان هي تکالیف کا ذکر کرتے رهتے هین ' اؤر کہتے هین که ان کے اکثر حوائج قلت زر کي وجه سے پورے نہیین هوتے • وجه یه هي که بلاد مغرب میین عادت هي که وہ لوگ درهم کے نصف اؤر چوتهائي اؤر آٹهوین حصے کے سکے اؤر خراریب بهي بناتے هین ' جن سے لوگون کو آرام ملتا هي • وہ سکے ان کے هاتهہ میین رهتے هین ' اؤر وہ بہت سي چیز خرید سکتے هین • " جب یحیی بن عزیز اس مجلس سے اٹهکر چلا گیا ' تو عبد المومن نے اس کے پیچهے پیچهے تین تهیلیان بهیجین ' اؤر قاصد سے کہا که " اس سے کہہ دینا که جب تک تم همارے پاس رهوگے انشاءالله تم کو خرچ کي کبهي تکلیف نه هوگي " •

بعد ازان عبد المومن مراکش میں مقیم رهکر امور مملکت کي ترتیب و تدبیر میں مصروف رهے : مثلاً مکان بنوائے ' محل تیار کرائے ' فوج میں اضافه کیا ' مجرموں کو سزائیں دیں ' راستوں میں امن و امان قائم کیا ' اور رعایا کے ساتھه نیکیاں کیں *

فصل

جزیرہ نمائے اندلس کے حالات

امیر المسلمین ابو الحسن علي بن یوسف کے عهد کے آخري حصے میں جزیرہ نمائے اندلس کے حالات میں سخت خلل واقع هو گیا تھا ' جس کي وجه یه تھي که المرابطون ضعف و سستي کا شکار هو گئے ' ناز و نعمت کي طرف مائل هوکر آرام و آسائش میں پڑ گئے اور عورتوں کي اطاعت کرنے لگے ' اهل جزیرہ نما ان کو بے عزت سمجھنے لگے ' وہ ان کي نگاهوں میں حقیر و ذلیل هو گئے ' دشمن ان کے خلاف جرات کرنے لگے ' اور نصاري کو ان کے قرب و جوار کے اکثر بلاد پر استیلاء حاصل هو گیا . علی هذا القیاس ان کے اختلال کے اسباب میں ایک امر یه بهي شامل تھا که ابن تومرت ' سوس میں نمودار هوئے ' اور علي بن یوسف ' بجائے اس کے که ملک کي حالت پر اعتنا کرتے ' ابن تومرت کے کوائف کے مطالعه میں لگ گئے . جب جزیرہ نما کے مختلف بلاد کے اعیان و سرداران نے المرابطون کا یه ضعف دیکھا ' تو انکے والي هر طرف سے نکل نکلکر ان کے شهروں پر قابض هو گئے اور استبداد کرنے لگے . قریب تھا که اندلس پھر اپني اسي پهلي حالت پر پهنچ جائے ' جو بنو امیه کے انقطاع دولت کے وقت تھي *

بلاد افراغه کے حالات

بلاد افراغه پر بادشاہ ارغن (لعنه الله) غالب آگیا ' اور ان کے ساتھه هي وہ سرقسطه (اعادها للمسلمین) اور اس علاقے کے کئي اعمال پر بهي قابض هو گیا *

بلنسیه و مرسیه کے حالات

بلنسیه، مرسیه، اوُر تمام مشرقي اندلس کے باشندون نے بالاتفاق فوج کے ایک سردار کو اپنا حاکم مقرر کرلیا، جس کا نام عبد الرحمان بن عیاض تھا۔ یه عبد الرحمان امت محمدي (صلي الله علیه و سلم) کے صلحاء اوُر بہترین افراد مین سے تھے۔ مجھے ان کے کئي احباب سے معلوم ہوا ہي که وه ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ ان کے متعلق ایک نہایت عجیب بات یه ہي که وه نہایت درجه رقیق القلب آدمي تھے، اوُر بہت جلد آبدیده ہو جاتے تھے۔ لیکن جب وه سوار ہوکر ہتھیار اتھاتے تھے، تو کوئي شخص ان کے سامنے تھہر نہین سکتا تھا، اوُر نه کسي بہادر شخص کي یه تاب تھي که ان سے مقابله کرے۔ نصاريٰ کا یه حال تھا که وه لوگ صرف ان اکیلے کو ایک سوُ شہسوارون کے برابر شمار کرتے تھے۔ جب کبھي وه ان کا جھنڈا دیکھ پاتے تھے، تو چیخ اتھتے تھے که "اي لو! ابن عیاض آگیا۔ اي لو! ایک سوُ سوار آ پہنچے!!" اس صالح بزرگ کي برکت سے خدائے تعاليٰ نے ان اطراف کو محفوظ رکھا، اس کے ذریعے سے دشمنون کو دفع کیا، اوُر اس کي ہیبت نصاريٰ کے قلوب مین اس طرح قائم فرمادي که اسي ہیبت نے ان کو وهان سے نکال باہر کیا۔ ابن عیاض اندلس کے مشرقي حصے مین مقیم ره کر اس کي حفاظت کرتے اوُر دشمنون کو بھگاتے رهے، یهان تک که انہون نے وفات پائي۔ الله ان پر رحم فرمائے، ان کے چہرے کو تر و تازه رکھے، اوُر انہین ان کي سعي کا اجر عطا کرے۔ مجھے ان کي وفات کي تاریخ تحقیقي طور سے معلوم نہین ہي۔

ان کے بعد ان اطراف ملک کے انتظام کے لئے محمد بن سعد نام ایک شخص اٹھا، جو ان لوگون کے هان ابن مردنیش کے نام سے مشہور تھا۔ وه ابن عیاض کا خادم اوُر اسلحه بردار تھا۔ جب ابن عیاض کي وفات کا وقت آ پہنچا، تو فوج ان کے گرد جمع ہو گئي اوُر دریافت

کیا کہ انتظام امور کس کے سپرد کیا جائے؟ لوگون نے انکے بیٹے کي طرف اشارہ کیا ۔ مگر انہون نے کہا کہ "وہ اس قابل نہین ہي؛ کیونکہ مین سنتا ھون کہ وہ شراب پیتا اؤر نماز سے غافل رھتا ہي ۔ اگر آپ لوگ ضروري خیال کرین، اؤر ضروري ہي بھي، تو اس شخص کو اپنا سردار بنا لیجئے (اؤر انہون نے محمد بن سعد کي طرف اشارہ کیا) کیونکہ وہ صریحاً بہادر اؤر غني النفس شخص ہي ۔ ممکن ہي کہ الله اس سے مسلمانون کو کچھہ فائدہ پہنچائے ۔ چنانچہ یہي ابن سعد ان بلاد کي ولایت پر اس وقت تک مامور رہا کہ اس نے سنہ ۵۶۸ کے کسي مہینے مین انتقال کیا *

مریہ کے حالات

اہل مریہ نے یہ کیا کہ انہون نے اپنے ھان سے تمام المرابطون کو خارج کردیا ۔ مگر اس بارے مین انکے آپس مین اختلاف پیدا ھوگیا کہ کس شخص کو حاکم بنایا جائے ۔ انہون نے ملکر سپہ سالار ابو عبد الله بن میمون کو حکومت کے لئے دعوت دي ۔ وہ شخص ان مین سے نہ تھا، بلکہ شہر دانیہ کا باشندہ تھا ۔ مگر اس نے انکار کیا اؤر کہا کہ "مین بھي تم مین سے ہي ھون ۔ مگر مجھے ہمیشہ سے سمندر مین رھنے کي عادت ہي اؤر اسي وجہ سے مشہور ھون ۔ اگر کوئي شخص سمندر کي جانب سے تم پر حملہ آور ھوگا، تو مین اسے سمجھہ لونگا ۔ لہذا تم میرے سوا کسي اؤر شخص کو اپنا حاکم بنالو ۔" اسلئے انہون نے ایک شخص عبد الله بن محمد المعروف بہ ابن رمیمي کو حاکم بنا لیا ۔ اسي کي حکومت کے دوران مین نصاري نے خشکي اؤر تري سے اہل مریہ پر حملہ کیا، ان کے اہل و عیال کو قتل کیا، انکي عورتون اؤر بچون کو قید کیا، اؤر مال و اسباب کو لوٹ لیا ۔ اس قتل و غارت وغیرہ کا بیان طویل ہي *

جیان کے حالات

جیان ' حصن شقورہ تک اس کے تمام اعمال ' اؤر اس کے قرب و جوار کی حدود پر ایک شخص قابض ھوا ' جس کا نام عبد اللہ تھا ۔ مین اس کے باپ کے نام سے واقف نہین ھون ۔ البتہ اتنا جانتا ھون کہ وہ ان کے ھان ابن ہمشک کرکے مشہور تھا ۔ یہی عبد اللہ بعض اوقات چند ایام کے لئے قرطبہ پر بھی قابض رھا ہی *

اغرناطہ اور اشبیلیہ کے حالات

یہ دونون شہر بدستور المرابطون ہی کے طاعت پذیر رھے *

یہہ حالات ہین اندلس کے ' المرابطون کی حکومت کے آخری زمانے مین ۔ اس ضمن مین دیگر حصون و قلاع اؤر اؤر چھوتے چھوتے شہرون کے جزئی حالات بھی ہین ۔ مگر مین نے طول کے خرف سے انکو ترک کردیا ہی ؛ کیونکہ وہ حالات عام ہین اؤر اُن کو خاص کردینا تطویل لا طائل ہی *

مغرب اندلس کے حالات

مغرب اندلس مین فتنون کے داعی اؤر ضلالات کے سردار پیدا ھوئے ' جنھون نے جہلاء کی عقلون کو گڑبڑا دیا اؤر عوام الناس کے دلون کو اپنی طرف مائل کرلیا ۔ ان مین احمد بن قسی نام ایک شخص تھا ۔ اپنے ابتداء امر مین وہ ولی اللہ ھونے کا دعوی کرتا تھا ' اؤر ایک مکار اؤر شعبدہ باز شخص تھا ۔ مزید بران وہ صنعت بیان اؤر طریق بلاغت کی پیروی کرتا تھا ۔ اس کے بعد اس نے ھادی ھونے کا دعوی کیا ۔ مجھے اُس کے متعلق یہہ خبرین صحیح طریقون سے ملی ہین ۔ مگر جو کچھہ وہ چاھتا تھا کبھی پورا نہ ھوا ' اؤر اُس کے ساتھیون مین اختلاف پیدا ھوگیا ۔ اُسکا قیام حصن مارتلہ سے ھوا تھا ۔ اس قلعہ کا نام اس سے پہلے دولت عبّادیہ کے حالات مین بیان ھو چکا ہی ۔

تو ' جیسا که ہم نے کہا ' اس کے ہمراہیون نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا '
اؤر اس کے بارے میں اختلاف کرنے لگے ۔ انہون نے خفیہ طور پر ایک
شخص سے سازش کرکے اسے اس حصن سے خارج کرا دیا اؤر الموحدون نے
اُس کو سختي سے قابو کرلیا ۔ وہ لوگ اسے وہان سے سرحد کو لے گئے '
اؤر عبد المومن (رحمہ اللہ) کے سامنے پیش کردیا ۔ انہون نے اس سے
کہا کہ " مین نے سنا ہي که تم نے ھادي ھونے کا دعوي کیا ہي "۔ اُسنے
جواب مین یہہ کہا کہ " کیا صبح دو قسم کي نہین ھوتي ' صبح کاذب
اؤر صبح صادق ؟ ۔ تو مین صبح کاذب تھا " ۔ عبد المومن ہنس پڑے
اؤر اسے معاف کردیا ۔ وہ ان ہي کے پاس رہا ؛ حتي که اسي کے ایک
ہمراہي نے ' جو اس کے ساتھہ اندلس مین تھا ' اسے قتل کردیا ۔ اس ابن
قسي کے حالات نہایت قبیح ہین ' جن مین اللہ سبحانہ کے مقابلے
مین اس کي جرأت ' اؤر ولي اللہ ھونے کو ایک معمولي امر سمجھنا '
وغیرہ وغیرہ ' باتین شامل ہین ۔ اس سے زیادہ اہم امور کا ذکر مجھے
ان کے بیان سے مانع ہي *

جب ' جیسا که ہم نے بیان کیا ' مغرب اقصی مین المصامدہ
کي دعوت پھیل گئي ' تو اندلس مغربي کے اعیان انکي طرف رغبت
سے دیکھنے لگے ' ان کے وفود آئے دن ان کے ھان جانے لگے ' اؤر روز بروز
ان لوگون کا المصامدہ کے ھان جانے کا شوق ترقي پذیر ھوتا گیا ۔ اسطرح
جزیرہ نما کے اکثر حصص کے لوگ ان کے ھان جا پہنچے : مثلاً جزیرۂ
خضراء ' رندہ ' اشبیلیہ ' قرطبہ اؤر اغرناطہ ۔ جس شخص نے ان بلاد کو
فتح کیا تھا وہ ابو حفص عمر اینتي تھا ' جسکا ذکر اہل " الجماعت "
مین گزر چکا ہي ۔ مغربي اندلس کے تمام باشندے ان ہي کي اطاعت
مین جمع ھو گئے *

عبد المومن نے یہ حالت دیکھي ' تو انہون نے چند ایک بڑي بڑي
جماعتین تیار کین اؤر جزیرہ نمائے اندلس کے ارادے سے چل نکلے ۔ پہلے

شہر سبتہ گئے ۔ وھان سے سمندر کو عبور کرکے جبل طارق پہنچے اؤر اس کا نام جبل الفتح رکھا ۔ انہون نے وھان کئي ماہ تک قیام کیا ۔ اس دوران مین کئي محل تعمیر کئے' اؤر ایک شہر بھي آباد کیا جو آج تک باقي ہي ۔ وھان ان کے پاس اندلس کے مختلف شہرون' مثل مالقہ' اغرناطہ' رندہ' قرطبہ' اشبیلیہ' اؤر ان کے گرد و نواح کے اعیان بیعت کے لئے حاضر ھوئے ۔ اس پہاڑ مین انہون نے ایک مرتبہ ایسا عظیم الشان جشن قائم کیا' جس مین سرحد اؤر اندلس کے مختلف شہرون سے اس قدر رؤسا' اعیان' اؤر ملوک شامل ھوئے کہ کبھي کسي اؤر بادشاہ کے ھان جمع نہ ھوئے تھے ۔ وھي پہلا دن تھا کہ انہون نے شعراء کو خود بلایا ۔ اس سے پہلے یہ ھوا کرتا تھا کہ شعراء ان سے اجازت طلب کرکے اندر داخل ھوا کرتے تھے؛ حالانکہ ان کے در پر ہمیشہ شعراء کي ایک جماعت رھا کرتي تھي' جن مین سے اکثر خوش گو ھوتے تھے ۔ الغرض جب شعراء آ چکے' تو سب سے پہلے ابو عبد اللہ محمد بن حبوس نے قصیدہ پڑھا ۔ وہ اہل فاس مین سے تھے ۔ ان کي شاعري کا رنگ محمد بن ھاني اندلسي سے مشابہ تھا ۔ اسي کي طرح ان کے اشعار بھي چست بندشون اؤر دل ہلا دینے والے مگر رنگین الفاظ سے پُر ھوتے تھے' اؤر کلام بہت گہرا ھوتا تھا ۔ ان دونون مین فرق یہ تھا کہ محمد بن ھاني کي طبیعت مین جودت اؤر کلام مین حلاوت بہ نسبت ابن حبوس کے زیادہ تھي ۔ مختصر یہ کہ ابن حبوس نے اس روز جو قصیدہ پڑھا' اس کي زبان اؤر اس کا بیان دونون نفیس تھے ۔ اس مین سے یہ دو اشعار قابل تعریف ہین :—

بلغ الزمان بهديكم ما أمّلا و تعلمت ايامه ان تعدلا

و بحسبه أن كان شيا قابلا وجد الهداية صورة فتشكلا

مجھے ان دو اشعار سے زیادہ کچھ یاد نہین رھا کہ لکھون ۔ ابن حبوس کے قصائد کثیر التعداد ہین ۔ وہ عبد المومن کے منظور نظر لوگون

مین تھے ' اوران کے اوران کے بیٹے ابو یعقوب کے عہد مین انکو بہت ثروت حاصل ہوئي ۔ علي هذا القیاس وہ دولت لمتونہ مین بھي اول درجہ کے شعراء مین شمار ہوتے تھے ۔ مگر ان کي چند بیہودہ اور حماقت آمیز باتین ان لوگون کو معلوم ہو گئین تھین ۔ اس وجہ سے وہ فرار کرکے اندلس پہنچے ' اور عرصے تک ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھاگتے اور چھپتے ہوئے پھرتے رہے ' تا آنکہ دولت مرابطیہ مین انقلاب واقع ہو گیا ۔ ان کے بیٹے عبد اللہ نے ان ہي کي تحریرون مین سے مجھے یہ حکایت سنائي ان کا بیان ہي کہ :—

" جس دن مین بلاد اندلس کے شہر شلب مین داخل ہوا ہون ' اس دن میري یہ حالت تھي کہ مین نے تین دن سے کچھہ نہ کھایا تھا ۔ مین نے لوگون سے دریافت کیا کہ کس کے پاس جاؤن ۔ انہون نے مجھے وہان کے ایک شخص ابن الملح کا پتہ دیا ۔ مین ایک کتب فروش کے پاس گیا ' اور اس سے کچھہ کاغذ اور دوات لیکر ابن الملح کي شان مین ایک قصیدہ نظم کیا اور ان کے مکان کي طرف چلا ۔ وہان پہنچ کر مین نے دیکھا کہ وہ باہر بر آمدے ہي مین بیٹھے ہوئے ہین ۔ مین نے ان کو سلام کیا ۔ انہون نے نہایت خوبي سے مرحبا کہا اور نہایت خندہ پیشاني سے ملے ۔ انہون نے کہا کہ " مین سمجھتا ہون کہ آپ مسافر ہین ؟ " مین نے کہا " جي ہان ۔ " پوچھا کہ " آپ کس طبقے کے آدمیون مین سے ہین ؟ " مین نے بتایا کہ مین اہل ادب مین سے ہون اور شاعر ہون ۔ یہ کہہ کر مین نے وہ اشعار پڑھے ' جو ان کي شان مین نظم کئے تھے ۔ وہ ان سے بہت متاثر ہوئے ' اور مجھے اپنے مکان مین داخل کرلیا ۔ پھر میرے لئے کھانا منگایا اور مجھ سے باتین کرنے لگے ۔ مین نے ان سے بڑھ کر حاضر طبیعت اور خوش کلام کسي کو نہین دیکھا ۔ جب میري روانگي کا وقت آیا ' تو وہ اٹھ کر کہین چلے گئے ' اور واپس آئے تو دو غلام ایک صندوق لئے ہوئے ان کے ہمراہ تھے ۔ انہون نے

وہ صندوق میرے سامنے رکھ کر کھولا ' اس مین سے سات سؤ مرابطیہ دینار نکال کر میرے حوالے کئے ' اؤر کہا کہ " یہ آپ کے لئے ہی ۔ " پھر مجھے ایک تھیلي دي ' جس مین چالیس مثقال سونا تھا ۔ وہ بھي مجھے دیکر کہا کہ " لیجئے یہ میری طرف سے ہی ۔ " مجھے انکے اس قول سے تعجب ہوا ' اؤر مین کچھ نہ سمجھ سکا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہي ۔ آخر مین نے ان سے سوال کیا کہ " یہ سب کس کي طرف سے تھا ؟ " کہنے لگے کہ " بات یہ ہي کہ مین نے اپنے مال مین سے کچھ زمین صرف شعراء کے لئے وقف کردي ہي ' جس سے مجھے ایک سؤ دینار سالانہ کي آمدني ہي ۔ مگر ان فتنون کي وجہ سے ' جنہون نے ملک پر آفت ڈھا رکھي ہي ' سات سال کا عرصہ ہوتا ہي کہ میرے ہان کوئي شاعر نہین آیا ' اؤر یہ سب مال و زر یون ہي جمع ہوتا رہا ۔ آخر آپ آ گئے ۔ اس لئے یہ آپ کو دیا گیا ہي ۔ اؤر یہ جو چالیس دینار ہین ' یہ خود میرے مال مین سے ہین " ۔ اس طرح مین ان کے ہان بھوکا اؤر فقیر ہوکر داخل ہوا تھا ' مگر سیر اؤر غني ہوکر واپس ہوا ۔ "

اسي دن عبد المؤمن کے حضور مین ایک اؤر شخص نے قصیدہ پڑھا جو شریف طلیق مرواني کي اولاد مین سے تھا ' اؤر اپني مان کي طرف سے شریف تھا ۔ اس نے پڑھا کہ :—

ما للعدي جنة اوقي من الهرب

عبد المؤمن نے بہ آواز بلند کہا " الي آين ؟ الي آين ؟ (یعني " کدہر کو ؟ کس طرف کو ؟ ") ۔ شاعر نے کہا :—

این المفر و خیل الله في الطلب

و این یذهب من في رأس شاهقة　　　و قد رمته سماء الله بالشهب

حدّث عن الروم في اقطار اندلس　　　والبحر قد ملا العبرین بالعرب

جب وہ قصید کو پورا کرچکا تو عبد المومن نے کہا کہ " خلفاء کي مدح اسي طرح ہوا کرتي ہي " ۔ آپ دیکھتے ہین کہ انہون نے خود کو

خلیفه کے نام سے موسوم کیا ۔ اس شاعر کا دادا شریف طلیق " طلیق النعامه " تھا ۔ اس کی وجه تسمیه یه ہے که وہ ابو عامر محمد بن ابی عامر الملقب به منصور کے ہاں قید تھا ' جو ہشام المؤید کی دعوت لیکر اٹھا تھا ۔ وہ کئی سال تک قید میں رہا ۔ ایک دن ابو عامر کو اس نے ایک خط لکھا ' جس میں اپنا تمام حال قلمبند کیا اور قید کی سختی اور خسته حالی کی شکایت کی ۔ وہ خط ابو عامر کے پاس پہنچایا گیا ۔ وہ اس کو دوسرے رقعوں کے ساتھ رکھ کر گھر میں چلے گئے ۔ اتنے میں ایک شتر مرغ ' جو وہاں پلا ہوا تھا ' آیا اور اس نے سب رقعوں کو منتشر کرنا اور یکے بعد دیگرے نگلنا شروع کیا ۔ ان رقعات میں شریف مذکور کا رقعه بھی گرا ۔ ابو عامر نے اس وقت تک وہ رقعه پڑھا نہیں تھا ۔ شتر مرغ نے وہ رقعه اٹھا لیا اور گھومنے لگا ۔ پھر اسے ابو عامر کی گود میں ڈال دیا ۔ انہوں نے اٹھاکر پھر شتر مرغ کی طرف پھینک دیا ۔ وہ اسے لیکر پھر تمام مکان میں گھوما ' اور پھر لاکر ان ہی کی گود میں ڈال دیا ۔ ابو عامر نے تیسری مرتبه پھر ایسا ہی کیا ' اور شتر مرغ نے بھی اسے پھر اسی طرح لاکر ان کی گود میں رکھ دیا ۔ ابو عامر اس واقعه سے نہایت متعجب ہوئے ' اس رقعه کو پڑھا ' اور شریف مذکور کو آزاد کر دیا ۔ اس سبب سے اسکا نام طلیق النعامه (یعنی آزاد کردۂ شتر مرغ) پڑ گیا *

اسی دن عبد المؤمن کے سامنے ایک اور شخص نے بھی قصیدہ پڑھا ' جو ابن سید کے عرف سے معروف اور لص (یعنی چور) کے لقب سے ملقب تھا ۔ قصیدہ کے دو اشعار یه ہیں :—

غمّض عن الشمس واستقصر مدی زحل   وانظر الی الجبل الراسی علی جبل

آنّی استقر به آنّی استقل به   آنّی رای شخصه العالی فلم یزل

عبد المؤمن نے کہا " ای شخص ! تو نے بڑی ثقالت سے کام لیا ہے " ۔ پھر ان کے حکم سے وہ شخص بٹھا دیا گیا ۔ ان کی مدح میں

جس قدر قصائد لکھے گئے ہیں، یہ ان سب سے بہتر ہے، بشرطیکہ شاعر اس کی پاکیزگی کو اس قسم کے آغاز سے مکدر نہ کر دیتا۔

اس دن وزیر و کاتب ابو عبد اللہ محمد ابن غالب بلنسی المعروف بہ رصافی نے بھی قصیدہ پڑھا۔ انہوں نے شہر مالقہ کو اپنا وطن بنا لیا تھا۔ وہ قصیدہ یہ ہے :—

لو جئت نار الهدي من جانب الطور ۔۔۔ قبست ما شئت من علم و من نور

من كُلّ زهراء لم ترفع ذوائبها ۔۔۔ ليلا لسارٍ و لم تشبب لمقرور

فيضية القدح من نور النبوة او ۔۔۔ نور الهداية تجلو ظلمة الزور

ما زال يقضمها التقوي بموقدها ۔۔۔ صوام هاجرة قوام ديجور

حتي اضاءت من الايمان عن قبس ۔۔۔ قد كان تحت رماد الكفر مكفور

نور طوي الله زند الكون منه علي ۔۔۔ سقط الي زمن المهدي مدخور

و آية كآيات الشمس بين يدي ۔۔۔ عرو (؟) علي الملك القيسيّ مندور

يا دار دار امير المؤمنين بسفح الطود ۔۔۔ طود الهدي بُورِكت في الدور

ذات العمادين من عز و مملكة ۔۔۔ علي الاساسين من قدس و تطهير

ما كان بانيك بالواني الكرامة عن ۔۔۔ قصر علي مجمع البحرين مقصور

مواطئ من نبي طال ما وُصلت ۔۔۔ فيها الخُطَي بين تسبيح و تكبير

حيث استقلت به نعلاه بوركتا ۔۔۔ فطيّبت كل موطوء و معبور

و حيث قامت قناة الدين ترفل في ۔۔۔ اراء نصر علي البرّين منشور

في كف منشمر البردين ذي ورع ۔۔۔ علي التقي و صفاء النفس مفطور

يلقاك في حال غيب من سريرته ۔۔۔ بعالم القدس مشهود و محضور

تسنّم الفُلك من سخط الصرار و قد ۔۔۔ تُؤدين يا خير افلاك العلي شيري

فسرن يحملن امر الله من ملك ۔۔۔ بالله مستنصر في الله منصور

يومي له بسجود كل محركة ۔۔۔ منها و يوليه حمدا كل تصوير

لما تسابقن في بحر الزقاق به   تركن شطّيه في شكّ و تحبير

كانه سالك منه علي وشل   في الارض من مُهج الاسياف مقطور

اهتز من مرجه اثناء مسرور   ام خاض من لجّه احساء مذعور

من السيوف التي ذابت لسطوته   و قد رمي نار هيجاها بتسعير

ذو المنشآت الجواري في اجرّتها   شكل الغدائر في سدل و تضفير

اعدي المياه و انفاس الرياح لها   ما في سجاياه من لين و تعطير

من كل عذراء حُبلي في ترائبها   ردْعان من عنبر ورد و كافور

نِجالها بين ايد من مجاذفها   يغرقن في مثل ماء الورد من جور

و ربما خاضت التيّار طائرة   بمثل اجنحة الفتخ الكواسير

كانما عبرت تختال عائمة   في زاخر من يدي يمناه معصور

حتي رمت جبل الفتحين من كثب   بساطع من سناه غير مبهور

لله ما جبل الفتحين من جبل   معظم القدر في الاجبال مذكور

من شامخ الانف في سحنائه طلس   له من الغيم حبيب غير مزرور

معبرا بذراه عن ذري ملك   مستمطر الكف والاكناف ممطور

تمشي النجوم علي اكليل مفرقه   في الجوّ حائمة مثل الدنانير

و رُبّما مسحته من ذوائبها   بكل فضل علي فوديه مجرور

و أدّرد من ثناياه بما اخذت   منه مقاحم اعواد الدهارير

محنّك حلب الايام أشطرها   و ساقها سوق حادي العير للعير

مقيّد الخطو جوّال الخواطر في   عجيب امريْه من ماض و منظور

قد واصل الصمت والاطراق مفتكرا   بادي السكينة مغبر الاسارير

كانه مُكمد مما تعبّده   خوف الوعيدين من دك و تسيير

اخلق به و جبال الارض راجفة   ان تطمئن غدا من كل محذور

كفاه فضلا أن انتابت مواطئه   نعلا مليك كريم السعي مشكور

مستنشدًا بهما ربع الشفاعة من ثري امام باقصي الغرب مقبور
ما انفك آمل امر منه بين يدي يوم القيامة محتوم و مقدور
حتي تصدي من الدنيا علي رمق يستنجز الوعد قبل النفخ في الصور
مُستقبل الجانب الغربي مُرتقبا كانه باهت في جوّ اسمير
لبارق من حُسام سلّه قدر بالغرب من افق البيض المشاهير
اذا تالق قيستيا اهاب به الي شفي من ضاع الدين موثر
ملك اتي عظما فوق الزمان فما يمر فيه بشيئ غير محقور
ما عنّ في الدين والدنيا له ارب الا تاتّي له من غير تعذير
ولا رمي من امانيه الي غرض الا هدي سهمه نجح المقادير
حتي كانّ له في كل آونة سلطان رق علي الدنيا و تسخير
مميز الجيش ملتفا مواكبه من كل مثلول عرش الملك مقهور
من الاولي خضعوا قسرا له و عنوا لامره بين منهي و مامور
من بعد ما عاندوا امرا فما تركو اذا امكن العفو ميسورالمعسور
بقية الحرب فاتوها وما بهم في الضرب والطعن سيماء لتقصير
الا ينكر القوم مما في اكفهم بيض مفاليل او سمر مكاسير
اذا صدعت بامر الله مجتهدا ضربت وحدك آعناق الجماهير
لا يذهلن لتقليل اخو سبب من الامور ولا يركن لتكثير
فالبحر قد عاد من ضرب العصي يبسا والارض قد غرقت من فور تنور
و انما هو سيف الله قلّده اقوي الهداة يداً في دفع محذور
فان يكن بيدي المهدي قائمه فموضع الحد منه حد مشهور
والشمس ان ذكرت موسي فما نسيت فتاه يوشع قماع الجبابير

رصافي نے جس دن یہ قصیدہ پڑھا ہے' اس دن تک ان کی عمر بیس سال کی بھی نہ ہوئی تھی؛ حالانکہ وہ اس وقت کے جید شعراء

میین سے تھے ۔ بالخصوص مقطعات، مثل خمسۂ ابیات وغیرہ، مین ان کو کمال حاصل تھا۔ جن لوگون سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا ہي، انہون نے ان کے اشعار مجھے سنائے ہین، جن کو مین مناسب سمجھتا ہون کہ یہان درج کردون، تا کہ جو کچھ مین نے ان کي توصیف مین کہا ہي بطریق مدلل ثابت ہو جائے ۔ مثلاً وہ دریائے اشبیلیہ (جس کي نظیر تمام دنیا مین نہین ہي) کي تعریف کرتے ہوئے کہتے ہین :-

و مهدّل الشطين تحسب انه	متسايل من درة لصفائه
فاءت عليه مع الهجيرة سرحة	صدئت لفيئتها صفيحة مايه
فتراه ازرق في غلالة سمرة	كالدارع استلقي لظل لوائه

ایک مرتبہ وہ اور ان کے چند بھائي بند موسي بن رزق نامي ایک شخص کے باغ مین جمع ہوئے تھے ۔ اس موقعہ پر انہون نے یہ اشعار پڑھے :-

ما مثل موضعك ابن رزق موضع	روض يرفّ وجدول يتدفع
فكانما هو من محاجر عادة	فالحسن ينبت في ثراه و ينبع
و عشيّة لبست رداء شحوبها	والجو بالغيم الرقيق مقنع
بلغت بنا امد السرور تالفا	والليل نحو فراقنا يتطلع
فابلل بها رمق الغبوق فقد أتي	من دون قرص الشمس ما يتوقع
سقطت فلم يملك نديمك ردها	فوددت يا موسي لو انك يوشع

اسي موسي بن رزق ہي کے مکان مین ایک مرتبہ انہون نے وقت شام کي تعریف مین کہا تھا کہ :-

محل ابن رزق جرّ فيه ذيوله	من المزن ساقٍ يحسن الجر والسقيا
ذكرت غشيّاً فيك لا ذُمّ عهده	و ان نحن لم نهتع ببهجته لقيا
ولم يعتلق بي منك عنك افتراقنا	سوي عبق من مسك فتيتك اللميا

و کنت اراني في الکري و کانني أناول کالدينار من ذهب الدنيا
فلمّا انطوي ذاك الاصيل و حسنه علي ساعة من انسنا صحت الرؤيا

ایک رھٹ کي تعریف مین کہتے ہین کہ :—

۱ و ذي حنين يکاد شوقا يختلس الانفس اختلاسا
لما غدا للرياض جارا قال للمحل لا مساسا
يبتسم الروض حين يبکي بادمع ما رأين باسا
من کل جفن يسل سيفا صار له غمده رياسا

ایک دن انہون نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ لعاب دہن کو آنکھون پر لگا لگا کے رونے کی شکل بنا رہا تھا۔ اس پر یہ اشعار کہے :—

۲ عذيري من جذلان يبدي کآبة و اضلعه مما يحاوله صفر
اميلد مياس اذا قاده الصبي الي ملح الادلال أيّده السحر
يبلّ مآقي زهرتيه بريقه و يحکي البکا عمدا کما ابتسم الزهر
و يوهم ان الدمع بل جفونه وهل عُصرت يوما من النرجس الخمر

ایک شخص سو رہا تھا، اور اس کے رخساروں پر اس کا پسینہ چھوٹے چھوٹے قطرون کي صورت مین نمودار تھا۔ اس کے متعلق کہتے ہین :—

---

۱ ترجمہ :- ایک آرزومند نالہ کرنے والا ھی کہ جو قریب ھی کہ اپنے شوق و محبت سے اوروں کی جانوں پر بھی حملہ کرے۔

جب وہ باغوں کا همسایہ ھوگیا، تو اس نے خشک سالی سے کہہ دیا کہ "خبردار! اب اسے نہ چھونا!"

جب وہ روتا ھی، تو باغ مسکراتا ھی؛ مگر اس کے آنسو ایسے ھین کہ انھوں نے کبھی خوف نہیں دیکھا، اور ایسی پلکوں سے روتا ھی کہ ھر ایک مین سے ایک تلوار نمودار ھوتی ھی، جس کے لئے سر بھی نیام بن جاتے ھین۔ (مترجم)

۲ ترجمہ :- وہ اپنی خوبصورت آنکھوں کے گوشوں کو اپنے لعاب دھن سے نمناک کرتا ھی، اور دانستہ طور پر شگوفوں کی ھنسی کی طرح رونے کی شکل بناتا ھی۔

وہ سمجھتا ھی کہ آنسووں نے ھی اس کی پلکوں کو تر کر رکھا ھی۔ کیا کبھی نرگس مین سے بھی شراب نکالی گئی ھی؟ (مترجم)

۱ و مهفهف کالغصن الا انه سلب ... النوم عن ...
اضحی ینام و قد تحبّب خده عرقا فقلت الورد رش بمائه

یہ رصافي ادبیات کے کئي فنون مین کمال مہارت رکھتے تھے ۔ وہ صاحب روزي حلال اؤر پاک نفس آدمي تھے ؛ اؤر با وصفیکہ ان کے اشعار نہایت عمدہ ہوتے تھے ' وہ شہرت و جاہ کے طالب نہ تھے *

عبد المومن جبل الفتح مین مقیم رہکر برابر تدبیر امور اؤر انتظام مملکت مین مصروف رہے ۔ مختلف مقامات کے اعیان و سردار بھي وفد لے کر آتے رہے ۔ آخر عبد المومن نے جو جو کچھ اصلاح کرني چاہي تھي ' سب پوري ہو گئي ۔ پھر انہون نے اپنے بیٹے یوسف کو اشبیلیہ اؤر اس کے اعمال کا والي بنا دیا ؛ اؤر ' جیسا کہ آگے چلکر ذکر ہوگا ' عبد المومن کے بعد اسي نے سلطنت کي ۔ یوسف کے لئے صلاح و مشورہ حاصل کرنے اؤر اہتمام امور اؤر مہمات مین رجوع لانے کے لئے الموحدون کے بڑے بڑے صاحب رائے اؤر صاحب عقل آدمیون کو بھي وہین چھوڑ دیا ۔ بعد ازان ابو حفص عمر اینتي کو قرطبہ اؤر اس کے اعمال کا ' اؤر اپنے بیٹے عثمان کو اغرناطہ اؤر اس کے اعمال کا والي بنادیا ۔ عثمان کي کنیت ابو سعید تھي ۔ ان کي تمام اولاد مین وہ سب سے زیادہ نبیہ و نجیب اؤر پختہ کار شخص تھے ۔ وہ ادبیات کے شائق اؤر اہل ادب کے قدردان تھے ۔ اشعار سن کر بہت خوش ہوتے تھے ' اؤر انپر انعام دیا کرتے تھے ۔ ان کے ہان ایسے ایسے زبردست شعراء اؤر با کمال کتّاب کي جماعت رہتي تھي کہ مین نہین سمجھتا کہ ان کے بعد ان کے خاندان کے کسي اؤر بادشاہ کے ہان ویسے جمع ہوئے ہونگے *

جب عبد المومن جزیرہ نمائے اندلس کي حدود مین اپنے تمام علاقہ جات کو المصامدہ اؤر عرب وغیرہ کے سوارون اؤر پیادون سے

---

۱ ترجمہ :- وہ ایک شاخ کی طرح نرم و نازک ھی ۔
وہ سو رہا ھی ' اور اس کی پیشانی عرق عرق ہو رہی ھی ۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے گلاب پر عرق نمودار ھی ۔ (مترجم)

پُر کر چکے ' تو مراکش کي طرف مراجعت کي ۔ جب انہون نے (اس سے قبل) اندلس جانے کا ارادہ کیا تھا ' تو اکثر اہل المغرب نے ان کے ہمراہ جانا چاہا تھا ۔ ان ہي لوگون مین وہ عرب بھي شامل تھے ' جو یحیی بن عزیز کے ملک مین تھے ۔ وہ ہلال بن عامر کے قبائل مین سے تھے ' اوْر جب بنو عبید نے ان کو چھوڑ دیا تھا تو وہ جاکر المغرب مین آباد ہوگئے تھے اوْر قیروان مین اس بے دردي سے قتل و غارت کا بازار گرم کیا تھا کہ وہ آج تک ویران پڑا ہي ۔ انہون نے معز بن بادیس کي موت کے بعد بنو زیري بن مناد کے ملک کو بھي تاخت و تاراج کیا ۔ آخر بنو تمیم وہان سے مہدیہ کو چلے گئے ' اوْر یہ عرب ہوتے ہوتے منصور بن منتصر پر حملہ آور ہوئے اوْر اسے بہ مجبوري ان سے اس شرط پر صلح کرني پڑي تھي کہ انہین اپني سلطنت کے خرما و گندم کي نصف آمدني وغیرہ وغیرہ دي جایا کریگي ۔ اس لئے وہ اس کے اوْر اس کے بیٹے ' الملقب بہ العزیز ' اوْر پھر یحیی کے زمانون تک وہین رہے ' تا آنکہ ابو محمد عبد المومن نے ان سے وہ ملک چھین لیا اوْر اس پر قابض ہو گئے ۔ عبد المومن نے ان کو اپني فوج مین داخل کر لیا ' اوْر ان کے رؤسا سے اس ملک کا کچھ حصہ لیکر انہین جزیرہ نمائے اندلس مین جنگ آزمائي کي دعوت کے لئے ایک خط لکھا ' اوْر حکم دیا کہ اس خط کے آخر مین ان ہي کے مندرجۂ ذیل اشعار بھي درج کردئے جائین :—

اقیموا الي العلیاء ھوج الرواحل	و قودوا الي الھیجاء جرد الصواھل
و قومو لنصر الدین قومة ثائر	و شدوا علي الاعداء شدة صائل
فما العز الا ظھر اجرد سابح	بموت الظبي في شدة المتواصل
و ابیض مأثور کأن فرندہ	علي الماء منسوج و لیس بسایل
بني العم من علیا ھلال بن عامر	وما جمعت من باسل و ابن باسل
تعالوا فقد شدت الي الغزو نیة	عواقبھا منصورة بالاوائل

هي الغزوة الغراء والموعد الذي ۱ ...... من بعد المدي المتطاول
بها يُفتح الدنيا بها يبلغ المني بها ينصف التحقيق من كل باطل
اهبنا بكم للخير والله حسبنا و حسبكم والله اعدل عادل
فما همنا الا صلاح جميعكم و تسريحكم في ظل اخضر هاطل
و تسويغكم نعمي ترف ظلالها عليكم بخير عاجل غير آجل
فلا تتوانوا فالبدار غنيمة و للمدلج الساري صفاء المناهل ۲

ان كي ايك بڑي تعداد نے اس دعوت جنگ آزمائي كو قبول كيا ۔ جب عبد المومن نے جزيره نما سے واپسي كا اراده كيا ، تو ان

---

۱ يهان كے الفاظ اصلی قلمی نسخے مين صاف نهين پڑھے گئے ۔ (مترجم بحوالۂ دوزی)

۲ ترجمه :- تيز رو اونٹنيون كو بزرگی اور شرافت پر جاكر ٹھيراو ، اور شريف النسل گھوڑون كو جنگ كی طرف لے جاو ۔

ايك خشمگين آدمی كی طرح دين كی مدد كے لئے اٹھو ، اور اعداء پر ايك حمله آور شخص كی طرح شدت كرو ۔

ايك شريف النسل اور تيز رفتار گھوڑے پر سوار هوكر متواتر تلوارون كی دھارون مين گھس جانے كا نام هی عزت هی ؛ اور وه تلوار بھی ايسی كه سفيد هو اور مشهور هو اور ايسا معلوم هوتا هو كه اسكا جوهر پانی هی كا بنا هوا هی ، حالانكه وه مائع نهين هی ۔

هلال بن عامر كے بزرگ خاندان كے برادران عم زاد اور بهادرون كے بچے بهادرون كے جمع آورده لوگو ! آو كه نيت ايك جنگ كے لئے تيار هی ، جس كے انجام اسكے آغازون سے ملے هوئے هين ۔

يه ايك مشهور جنگ هی اور ايك ايسی جائے وعده هی ، جو ...... ايك طويل زمانے كے بعد سے ......

اسی سے دنيا فتح كی جاتی هی ۔ اسی سے مرادين حاصل كی جاتی هين ۔ اسی كے ذريعے سے هر ايك باطل چيز سے حقيقی چيز كی تميز كی جاتی هی ۔

هم نے تم كو خير كے لئے تيار كيا هی ۔ الله همارے اور تمهارے لئے كافی مددگار هی ؛ وه بهترين عادل هی ۔

همارا خيال صرف تم سب كی بهتری اور تم كو سبز رنگ گران بار مينھ كے سايه مين چلانے ، اور ايسی نعمتون سے مالا مال كردينے كا هی جس كی پھوارين تم پر فوری نيكيون كو برساتی رهتی هين ۔

سستی نه كرو اور سرعت كو غنيمت جانو : رات كے سفر كرنے والے كو چشمے صاف ملا كرتے هين ۔ (مترجم)

لوگون مین سے چند کو نواحي قرطبہ اور بعض کو نواح اشبیلیہ کے ان علاقون مین چھوڑدیا ' جو شریش اور اس کے اعمال سے ملحق ہین چنانچہ وہ لوگ آج ہمارے زمانے (یعني سنہ ٦٢١) مین بھي وھان موجود ہین ۔ اس طرح ان مقامات مین ان کي نسل سے ایک خلق کثیر پھیل گئي ۔ پھر ان کي تعداد مین ابو یعقوب اور ابو یوسف نے اور بھي ایزاد کي اور وہ لوگ اور بھي زیادہ ھو گئے ۔ چنانچہ آج کل وھان زغبہ ' ریاح اور جشم بن بکر وغیرہ قبائل عرب کي اولاد مین سے علاوہ پیادہ آدمیون کے تقریباً پانچ ہزار سوار آباد ہین ۔ عبد المومن سمندر کو عبور کرکے جبل الفتح پر سنہ ٥٤٨ مین اترے تھے ۔ پھر ' جیسا کہ ہم نے بیان کیا ' وہ مراکش کي طرف مراجع ھوئے ؛ اور مجھے ایک سے زائد معتبر اشخاص سے معلوم ھوا ہي کہ وہ شہر سلي مین جاکر فروکش ھوئے ' جو بحر اعظم پر واقع ہي جس مین ایک بڑا دریا آکر گرتا ہي ۔ انہون نے دریا کو عبور کیا اور ساحل دریا پر ان کے لئے خیمہ نصب کیا گیا ۔ پھر فوج بھي قبیلہ بہ قبیلہ ھوکر گزرنے لگي ۔ وہ فوج کي کثرت تعداد اور پھیلاو کو دیکھکر سجدے مین گر پڑے اور جب سر اٹھایا تو دیکھا گیا کہ ان کي داڑھي پسینے مین ڈوبي ھوئي تھي ۔ انہون نے اپنے آس پاس کے آدمیون کي طرف دیکھکر کہا کہ "مین تین آدمیون کو جانتا ھون ' جو اس شہر مین آئے ۔ ان کے پاس سوا ایک روٹي کے اور کچھ نہ تھا ۔ انہون نے اس دریا کو عبور کرنا چاھا اور کشتي والے سے کہا کہ "یہ روٹي ہم سے لیلو اور عبور کرادو" ۔ اس نے جواب دیا کہ "مین صرف دو آدمیون کو لے جاونگا" ۔ اس پر ان مین سے ایک نے جو نہایت قوي دل جوان تھا اپنے دونون ہمراہیون سے کہا کہ "تم میرے کپڑے لیکر چلو ' مین ویسے ہي تیرکر عبور کرلونگا" ۔ ان دونون نے اسکے کپڑے لے لئے اور کشتي مین سوار ھو گئے ۔ وہ جوان تیرنے لگا ' اور جب تھک جاتا تو آکر کشتي پکڑ لیتا اور تھوڑي دیر دم لیکر پھر تیرنے لگتا ۔ ایک

مرتبہ جب اس نے اسي طرح کشتي کا سہارا لیا' تو اس کے ہمراہي کے ہاتھہ سے اس کے ایک چپو لگ گیا' جس سے اُسے تکلیف ہوئي ۔ مگر وہ سخت مشقت کے بعد کنارے پر پہنچ ہي گیا ۔" اس قصے کو سنکر سامعین اس نتیجہ پر پہنچے کہ تیرکر عبور کرنے والے شخص سے وہ خود کو مراد لیتے ہیں' اور باقي دونوں رفیق ابن تومرت اور عبد الواحد شرقي ہیں ۔

وہاں سے روانہ ہوکر وہ مراکش پہنچے' اور عمارات کي تعمیر' محل و قصور کي ترتیب اور باغ لگانے میں مشغول ہو گئے ۔ مگر ان کاموں کي وجہ سے تدبیر امور' بسط عدل و انصاف' رعایا کي محبت اور دشمنوں اور بد خواہوں وغیرہ کے قلوب میں رعب اندازي وغیرہ سیاسي امور میں کسي نوع کا خلل نہیں واقع ہوا *

مجھہ سے ابو زکریا یحیی ابن امام امیرالمومنین ابو یعقوب بن امام امیر المومنین ابو محمد عبد المومن بن علي نے' کہ بہ لحاظ حقیقت سید اور بہ لحاظ خلق و مروّت ایک صاحب مجد بزرگ ہیں' بیان کیا کہ "میں نے کتاب الحماسہ کي پشت پر خلیفہ عبد المومن کے ہاتھہ کے لکھے ہوئے یہ دو اشعار دیکھے ہیں ؛ مگر مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ خود ان ہي کے ہیں یا کسي اور کے :—

و حکم السیف لا تعبا بعاقبة و خلّها سیرة تبقي علي الحقَب
فما تُنال بغیر السیف منزلة ولا ترد صدور الخیل بالکتب

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' عبد المومن نے بجایہ سے روانگي کے وقت اپنے بیٹے عبد اللہ کو اس پر والي مقرر کیا تھا اور یہ عہد لیا تھا کہ وہ افریقیہ کے نواح پر حملے کیا کریگا اور تونس پر اس طرح نرغہ کریگا کہ اس کے باشندگان کے تمام راستے اور مواقع آب بند ہو جائیں ۔ عبد اللہ نے ایسا ہي کیا ۔ وہ المصامدہ اور عرب وغیرہ کي ایک فوج تیار کرکے تونس پر حملہ آور ہوا ۔ شہر تونس افریقیہ کے ساحل کے قریب

قیروان کے بعد واقع ہي ' افریقیه کا کُرسي مملکت اؤر مقر تدبیر ہي ' اؤر والي افریقیه وهین رهتا ہي . یه شہر ہمارے زمانے ' یعني سنه ۲۲۱ تک ' ایک مشہور و معروف مقام ہي . غرض که عبد الله مذکور نے اسکا محاصرہ کرکے اسکے درختون کو کاٹنا اؤر مواقع آب کو سکھانا شروع کردیا . اس وقت وهان کا بادشاہ لوجار بن لوجار رومي تها ' جو ابن الدوقه کے نام سے مشہور اؤر صقلیه کا بادشاہ تها (لعنه الله) . ان دنون اس نے تونس پر ایک مسلمان شخص کو حاکم بنا رکھا تها ' جسکا نام عبد الله اؤر عرف ابن خراسان تها . وہ اس وقت تک وهان کا حاکم رها که جب الموحدون نے اسے وهان سے اس تاریخ مین خارج کردیا جس کا ذکر آگے آئیگا . جب ابن خراسان پر محاصرہ گران گزرنے لگا ' تو اپني اؤر اہل شہر اؤر بالخصوص اہل فوج کي رائے کے مطابق اس نے المصامدہ کا مقابله کرنے کا ارادہ کیا . چنانچه اس قرارداد کے مطابق وہ لوگ ایک زبردست جماعت بنکر نکلے . ان کا اؤر عبد الله ابن عبد المومن کي فوج کا مقابله هوا ' جس مین عبد الله کے ہمراہیون کو شکست هوئي ' ان مین سے ایک بڑي تعداد شهید هوئي ' اؤر عبد الله باقي ماندہ آدمیون کو لیکر بجایه کو واپس چلا گیا اؤر وهان پہنچکر اپنے والد کو اس تمام واقعه سے اطلاع دي . سنه ۵۵۳ کے آخر مین عبد المومن نے افریقیه پر حمله کرنے کے ارادے سے نقل و حرکت شروع کي ' اؤر المصامدہ اؤر اہل مغرب وغیرہ کو ملاکر ایک لشکر عظیم تیار کرکے جو روانه هوئے تو سیدھے تونس پر جاکر ٹھہرے اؤر اسے فتح کرلیا . اس کے بعد وہ بنو عبید کے شہر مهدیه کي طرف گئے ' جہان ابن الدوقه کے رومي ہمراہي تھے ' جن کے ہمراہ یحیی ابن حسن بن تمیم بن معز بن بادیس بن منصور بن بلجین بن زیري بن مناد صنهاجي بهي تها . عبد المومن نے وهان رک کر اس کا نہایت سختي سے محاصرہ کیا . وہ شہر المغرب کے نہایت زبردست اؤر مضبوط حصون مین سے ہي . مجھے معلوم هوا ہي

که اس کي فصيل کا عرض اس قدر ہي که اس پر چهه سوار ايک ہي صف بناکر چل سکتے ہين ۔ خشکي کي طرف سے اس کا راسته صرف ايک دروازے سے ہي ‘ اؤر سمندر ان لوگون کے قبضے مين رهتا ہي جو شہر کے اندر هون ۔ بلکه يهي سبب تها که رومي لوگ اس محاصره کو برداشت کرتے رهے ‘ کيونکه انهين صقليه سے ہر وقت مدد ملتي رهتي تهي ۔ عبد المومن اؤر ان کے ہمراهيون نے کچهه دن کم سات ماه تک برابر محاصره جاري رکها ۔ پهر انهين گراني اجناس وغيره کي وجه سے بڑي بڑي سختيون کا سامنا پڑا ۔ چنانچه مجهه سے کئي آدميون نے کها ہي که ان دنون ان کے لشکر مين باقلا کے سات دانے ايک مؤمني درهم کو (جو نصاب زکات کے نصف درهم کے برابر تها) ملتے تهے ۔ تا ہم عبد المومن (رحمه الله) اؤر ان کے ہمراهيون نے اسے فتح کرکے ہي چهوڑا ‘ اؤر محصورين کو اس شرط پر امان دي که وه سب لوگ صقليه جاکر اپنے بادشاه کے ماتحت رهينگے ۔ پهر عبد المومن اؤر ان کے ہمراهيون نے مهديه مين داخل هوکر اس پر قبضه جماليا ۔ بعد ازان انهون نے چند آدميون کو قابس کي طرف روانه کيا ‘ جنهون نے اسے فتح کرليا ؛ گو که اس مين بهي رومي موجود تهے ۔ پهر انهون نے طرابلس الغرب اؤر اس کے بعد شهر توزر ‘ قفصه ‘ نفطه ‘ حامه اؤر ان کے گرد و نواح کے ديگر شهرون کو بهي فتح کيا ‘ اهل فرنگ کو وهان سے نکال باہر کيا ‘ اؤر ان کا الحاق اپنے مقبوضات سے کرديا ۔ اس طرح خدائے تعالي نے افريقيه مين کفر کو مٹا ديا اؤر دشمن کي طمع کو منقطع کرديا ۔ دين گويا خواب سے بيدار هوگيا ‘ کوکب ايمان زوال و غروب کے بعد پهر طلوع هوا ؛ اؤر عبد المومن کے هاتهه سے مملکت غرب تک تمام ملک فتح هوگيا ۔ وه اپني حيات مين طرابلس الغرب سے المصامده کے آخري شهر يعني سوس تک ‘ جزيره نمائے اندلس کے اکثر حصے ‘ اؤر اس ملک پر قابض هو چکے تهے ۔ مين نهين سمجهتا که ان سے قبل کوئي شخص اس قدر وسيع ملک

کا مالک ہوا ہو' خصوصاً جب سے کہ دولت بنو امیہ میں اختلال واقع ہوا *

جب عبد المومن بلاد افریقیہ پر غلبہ حاصل کر چکے اور وہاں کے باشندے انکے مطیع و منقاد ہو چکے' تو وہاں سے واپس ہوئے ۔ الموحدون کے چند ذي علم اور معتبر شیوخ نے مجھہ سے بیان کیا ہي کہ عبد المومن افریقیہ سے واپس آتے ہوئے شہر بجایہ میں داخل ہوئے' اور سیر کرتے ہوئے تاطنت نامي دروازے کے قریب ایک بازار میں سے گزرے ۔ ایک جگہ وہ اور انکے چند اعیان ملک تھیر گئے ۔ انہون نے وہاں کے ایک سوداگر کا نام لیکر اس کي خیر و عافیت دریافت کي ۔ ان سے کہا گیا کہ وہ انتقال کر چکا ہي ۔ انہون نے پوچھا کہ " اس نے کوئي اولاد بھي چھوڑي ہي کہ نہیں ؟ " لوگون نے کہا " ہان چھوڑي ہي ۔ " انہون نے حکم دیا کہ " اس بازار کي تمام دکانون کو خریدکر مرحوم مذکور کي اولاد کے لئے وقف کردي جائین ۔ " اس کے علاوہ ان کو بہت سا مال و زر بھي دیا ۔ پھر اپنے بعض خواص کي طرف دیکھکر کہا کہ " مین اُس سوداگر کے پاس ایسي حالت مین آیا تھا کہ مین اور امام (یعني ابن تومرت) اور ہمارے چند طلبہ ہمارے ساتھہ تھے ۔ ہم لوگون پر کئي دن ایسے گزرے تھے کہ ہم نے کچھہ بھي نہ چکھا تھا ۔ میرے پاس اس وقت سوا ایک قلم تراش چاقو کے اور کچھہ نہ تھا ۔ مین نے اس سے روٹي اور سالن لیا' اور ان کے معاوضے مین وہ چاقو اس کے سامنے رکھہ دیا ۔ اس نے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ " مین تم مین نیکي کي علامات دیکھتا ہون ۔ تمہین جب کبھي کسي چیز کي ضرورت ہوا کرے' اسي دکان پر آجایا کرو ۔ یہ ہر وقت تمھارے لئے اور تمھارے حکم کے مطابق چلنے پر تیار ہي ۔ " لہذا اس مرحوم کا حق اس سے بھي زیادہ ہي ۔ "

اسي روز بجایہ کے سفر کے دوران مین انہون نے یحیی بن عزیز کي طرف دیکھا' جو ان کے آگے آگے پیدل چل رہا تھا اور اس کا تمام جسم

غبار آلودہ تھا ۔ اسے دیکھکر ان کي آنکھون مین آنسو بھر آئے ۔ اسے بلایا اۋر کہا کہ "تمھین وہ دن یاد ہي جب تم سیر کو جا رھے تھے ؟ مجھے یاد ہي کہ ہم تم اسي دروازے مین سے گزر رھے تھے ۔ تمھارے گھوڑے نے میرا پاۋن کچل دیا تھا ' اۋر جب مین نے تم کو دیکھا تھا تو تم نے اپنے ایک غلام سے مجھے اتنا پٹوایا تھا کہ قریب تھا کہ مین گر پڑون اۋر لوگون کے ہجوم مین پس کر رہ جاۋن ۔" یحیی یہ سنکر شرمندہ ھوا ' اس کے چھرے کا رنگ متغیر ھو گیا ' اۋر وہ گھبرا کے کہنے لگا "اللہ اللہ یا مولائي !" کیونکہ اسے یہ خیال ھوا کہ شاید اس واقعہ کا یاد آجانا اس کے حق مین مضر ہي ۔ عبد المومن نے اس کي یہ حالت دیکھکر کہا کہ "مین نے وہ کیفیت تمھین اس لئے یاد دلائي ہي کہ تمکو اپني حالت پر عبرت ھو ۔ اۋر ابھي کیا ہي ' ابھي تو تم اۋر یاد کروگے اۋر دیکھوگے کہ زمانہ کیونکر بدلتا ہي ۔" یہہ کہہ کر انہون نے اسکے لئے ایک ایسا حکم دیا ' جس سے اس کا خوف جاتا رہا *

اسي سفر کے اثناء راہ مین وہ بطحاء اۋر تلمسان کے مابین ایک ایسے مقام سے گزرے ' جہان ایک بڑا سا بیر کا درخت تھا ' جس کي شاخین ایک دوسري پر لپٹي ھوئي تھین ' اۋر ان مین سے ایک اس طرح زمین پر رکھي ھوئي تھي کہ اس کے درمیان مین خاصي کشادہ جگہ رہ گئي تھي ۔ انہون نے وھین خیمہ زني کا حکم دیا ؛ حالانکہ وہ کچھہ مشہور و معروف منزل نہ تھي ۔ جب خیمے وغیرہ نصب ھو چکے ' تو انہون نے اپنے چند خواص سے کہا کہ "تم جانتے ھو مین یہان کیون اترا ھون ؟"

خواص :- ہم نہین جانتے ۔

عبد المومن :- اس کي وجہ یہ ہي کہ ایک مرتبہ رات کے وقت مین یہان سے گزر رھا تھا ' اۋر سخت بھوکا تھا ۔ رات بھر بارش ھوتي رھي ' اۋر صبح تک یہي درخت میرا مامن رھا ۔ اب مین اس موجودہ

حالت مین یہان اس لئے فروکش ہوا ہون کہ اپني ان دونون حالتون اور راتون کے فرق عظیم پر خدائے تعالی کا شکر ادا کرون *

یہ کہہ کر وہ اٹھے ' اور وضو کرکے شکرانہ کي دو رکعت نماز ادا کي ۔ یہ قصہ مین نے عبد المومن کے ایک پوتے سے سنا ہي ' جسکا نام موسی بن یوسف بن عبد المومن ہي *

اسي سفر کے دوران مین ان کو خیال آیا کہ قریۂ تاجرا مین سے (جو ' حسب ذکر بالا ' ان کي جائے پیدائش تھي) ہوکر چلین ' تا کہ اپني والدہ کي قبر پر فاتحہ پڑھنے کا بھي موقعہ مل جائے اور رشتہ دارون سے صلۂ رحم بھي کرسکین ۔ جب وہ وہان ٹھہرے اور ان کي فوج بھي پھیل گئي ' تو ان کے سر پر تین سو سے زائد جھنڈے لہرا رہے تھے ' اور ان کے بڑے بڑے طبل اس زور شور سے بج رہے تھے کہ سامعین کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا انکي آواز سے زمین مین ایک زلزلہ آگیا ہي اور قریب ہي کہ وہ شق ہو جائے ۔ یہ کیفیت دیکھہ سنکر اہل قریہ ان کي ملاقات اور ان کي خلافت کو تسلیم کرنے کي غرض سے آئے ۔ ان مین ایک پراني بڑھیا بھي تھي ' جو عبد المومن کي والدہ کي سہیلیون مین سے تھي ۔ اس نے نہایت بلند آواز سے کہا کہ " دیکھا ! مسافر آدمي اپنے شہر کو اس طرح واپس آیا کرتے ہین ! "

امر حکومت کے باب مین عبد المومن اور ابن تومرت کے چند قرابت دارون کے مابین ' جو ایت ومغار (جس کا عربي ترجمہ بنو ابن الشیخ ہي) کہلاتے تھے ' کچھہ نزاع ہوگیا ۔ ہوتے ہوتے یہ نوبت پہنچي کہ ان لوگون نے آپس مین اس رائے پر اتفاق کیا کہ کسي دن عبد المومن کے خیمے مین داخل ہوکر ان کو قتل کر دیا جائے ۔ ان کو یہ خیال ہوا کہ یہ سازش ظاہر نہ ہونے پائیگي ' اور جب عبد المومن گم ہو جائینگے اور قاتل کا پتہ نہ چلیگا تو امر سلطنت کا کل اختیار خود ان ہي کے ہاتھون مین آجائیگا ؛ کیونکہ امام ابن تومرت کے اہل بیت اور قرابت دار

ہونے کي حيثيت سے وهي سب سے زيادہ حق دار ہونگے۔ مگر اصحاب ابن تومرت مين سے ايک شخص نے' جس کا نام اسماعيل بن يحييٰ ہزرجي تھا' عبد المومن کو اس طرح اس واقعہ سے مطلع کرديا کہ وہ ان کے پاس گيا اۆر ان سے کہا کہ " امير المومنين! مين کچھ حاجت ليکر حاضر ہوا ہون "۔

عبد المومن :— ابو ابراہيم! وہ کون سي حاجت ہي؟ ہم نے تو تمہاري تمام حاجتين پوري کردي ہين؟

اسماعيل :— وہ يہ ہي کہ آپ اس خيمے سے باہر تشريف ليجائين' اۆر مجھے اس مين شب باشي کرنے دين *

اس نے صرف اسي قدر کہا' اۆر ان لوگون کے ارادے سے خبر نہ دي۔ عبد المومن سمجھے کہ وہ ان سے خيمہ اس لئے مانگتا ہي کہ شايد اسے پسند آگيا ہي۔ وہ باہر چلے گئے' اۆر خيمہ اسکے لئے چھوڑديا۔ اسماعيل نے وهان شب باشي کي۔ رات کو وہ لوگ اندر داخل ہوئے' اۆر اس کو تلوارون سے ايسي بري طرح کوچا کہ وہ وهين ٹھنڈا ہوکر رہ گيا۔ جب صبح ہوئي اۆر انہون نے ديکھا کہ وہ عبد المومن کا بال تک بيکا نہين کرسکے' تو وہ لوگ وهان سے فرار کرکے مراکش پہنچے اۆر وهان قيام کرنے کے ارادے سے شاہي قصرون کے دربانون کے پاس جاکر ان سے کنجيان طلب کرنے لگے۔ انہون نے دينے سے انکار کيا۔ اس پر انہون نے ايک دربان کي گردن ماردي۔ باقي دربان يہ حالت ديکھ کر بھاگ گئے۔ قريب تھا کہ وہ لوگ قصرون پر غلبہ پاليتے' کہ اتنے مين لشکر اۆر غلامان خاصّہ مين سے چند آدمي آ پہنچے' اۆر طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک سخت جنگ ہوئي۔ غلام ان پر غالب آ گئے۔ پھر اۆر لوگ بھي ان پر اس کثرت سے ٹوٹ پڑے کہ آخر ان کو قطعي طور پر اپنے قابو مين کرليا' اۆر گرفتار کرکے قيد خانے مين ڈال ديا۔ بعد ميں ابو محمد عبد المومن (رحمہ اللہ) بھي مراکش پہنچ گئے' ان سب

کو ایک ایک کرکے قتل کر دیا ' اؤر اُن کے ساتھ ہي شہر ہرغہ کے اعیان کي ایک جماعت کو بھي قتل کر دیا ؛ کیونکہ انھین یہ خبر ملي تھي کہ وہ لوگ سلطنت مین رخنہ اندازي کرتے تھے اؤر ان کي موت کے منتظر تھے ۔ اُدہر یہ ہوا کہ جب صبح کو ابو ابراہیم اسماعیل کو خیمے مین مقتول پایا گیا ' تو عبد المومن کو نہایت درجہ صدمہ ہوا ' اؤر اس قدر رنج ہوا کہ دل کو قابو مین نہ رکھ سکے اؤر بے اختیار جزع و فزع کرنے لگے ۔ انھون نے ابو ابراہیم کے غسل و تکفین کا حکم دیا ' اؤر خود بہ نفس نفیس اس کے جنازے کي نماز پڑھائي ۔ پھر اسے دفن کر دیا گیا ۔ اسماعیل نے یحیی نام صرف ایک ہي لڑکا چھوڑا تھا ' جو بڑا ہوکر ابو یعقوب کے عہد مین صاحب جاہ و رتبۂ عالیہ ہوا ۔ اسي طرح ابو عبد اللہ کے زمانے مین بھي اکثر امور سلطنت مین اس سے مشورہ کیا جاتا تھا ۔ اس نے تمام عمر اسي رتبہ و منزلت مین بسر کرکے سنہ ۶۰۲ مین انتقال کیا ' اؤر ایک لڑکي چھوڑي ' جس سے امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن نے نکاح کر لیا ۔ اس کا نام فاطمہ تھا ۔ مگر امیر المومنین مذکور کي اس سے کوئي اولاد نہین ہوئي ۔ خدا اس خاتون کي عمر دراز کرے : جب مین سنہ ۶۱۱ کے دوران مین مراکش سے چلا ہون ' وہ بہ قید حیات تھي ۔

اسي اسماعیل کا ابن تومرت کے ساتھ بھي ایک واقعہ گزرا ہي ' جو واقعۂ مذکورہ سے بہت کچھ مشابہ ہي ' اؤر جس مین اس نے اپني خیر خواہي اؤر تحذیر کا نہایت لطیف پیرایہ مین اظہار کیا تھا ۔ وہ واقعہ یہ ہي کہ جب امیر المسلمین نے ابن تومرت کو مراکش سے خارج کر دیا ' اؤر وہ اس بري حالت مین وھان سے نکلے جس کا ہم ذکر کر چکے ہین ' تو ایک موضع مین جاکر مقیم ہوئے جہان ابو ابراہیم اسماعیل تھا ۔ وہ ایک مسجد مین داخل ہوئے ' تو وھان کے باشندون کے ٹھٹ کے ٹھٹ مسجد کے دروازے پر جمع ہونے اؤر ان کي طرف

دیکھہ دیکھہ کر آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ "دیکھو یہي شخص ہي جسے امیر المسلمین نے شہر بدر کردیا ہي ' کیونکہ وہ لوگون کي عقلون مین فساد ڈالتا تھا" وغیرہ وغیرہ ۔ بلکہ ان لوگون نے امیر المسلمین کے ھان تقرب حاصل کرنے کي نیت سے یہان تک ارادہ کیا کہ ابن تومرت کو قتل کردیا جائے ۔ ابو ابراہیم ان لوگون کي یہ حالت دیکھہ کر ابن تومرت کے پاس گیا ' اور ان سے اس آیت کے اعراب دریافت کرنے لگا کہ "ان الملا یا تمرون بك لیقتلوك فاخرج اِني لك من الناصحین" (یعني "لوگ تمہارے ارد گرد جمع ہو رہے ہیں ' تا کہ تم کو قتل کردین ۔ لہذا تم یہان سے چلے جاؤ ۔ مین تمہارے خیر خواہون مین سے ہون") ۔ ابن تومرت اس کا مطلب سمجھہ گئے ' اور اس مقام سے چلے گئے ۔ اس واقعہ سے ابو ابراہیم کي خیر خواہي ان کے دل پر نقش ہوگئي ۔ جب تینملل مین ابن تومرت کا امر مشہور ہوگیا ' تو ابو ابراہیم وھان انسے ملا ' اور "اہل الجماعت" مین شمار ہونے لگا *

جب عبد المومن ان لوگون کو قتل کر چکے ' جن کا ہم ذکر کرچکے ہیں ' تو المصامدہ اور تمام اہل دولت ان سے ہیبت زدہ ہوگئے ' اور ان کے دلون مین ان کي عظمت و جبروت نے اور بھي زیادہ گھر کرلیا *

عبد المومن سنہ ۵۵ کے باقي حصے اور سنہ ٦ اور سنہ ۷ مین مراکش مین اقامت پذیر رہے ۔ پھر سنہ ۵۸ کے آغاز مین انہون نے کافة الناس کو جزیرہ نمائے اندلس کے بلاد رومي پر جنگ آزمائي کا حکم دیا ' اور اپني جانب سے تمام جہات کے باشندون کي طرف جنگ مین شامل ہونے اور ان کو جہاد پر تحریص و ترغیب دلانے کے خطوط بھیجے ۔ اس سے ان کے پاس ایک نہایت زبردست جماعت تیار ہوگئي ۔ انکو ہمراہ لیکر وہ جزیرہ نمائے اندلس پر حملہ کرنے ' ثواب حاصل کرنے ' اور متقدم الذکر محمد بن سعد کے ھاتھہ مین جس قدر ملک باقي رہ گیا تھا اسے فتح کرنے کے ارادے سے روانہ ہوکر شہر سلا مین فوج کو پورا

کرنے کي نيت سے ٹھيرے • مگر وهان ان کو مرض الموت نے آليا ' اۋر انهون نے انتقال کيا • الله ان پر رحم فرمائے ! جيسا که هم کهه چکے هين ' ان کي وفات اسي سال يعني سنه ۵۵۸ مين ۲۷ جمادي الاخر کو هوئي •
انهون نے اپني حيات مين اپنے سب سے بڑے بيٹے محمد کو ولي عهد مقرر کر ديا تها • لوگون نے اس سے بيعت کرلي تهي ' اۋر اس غرض سے تمام بلاد کو خطوط بهي لکهه دئے گئے تهے • مگر شراب نوشي کي مداومت ' اختلال رائے ' کثرت غصه ' اۋر حماقت نفس ايسي باتين هين جن سے خلافت نهين چل سکتي ' اۋر ان هي امور کي موجودگي نے اسے خليفه نه هونے ديا • اۋر يهه بهي کها جاتا هے که ان سب باتون کے علاوه اس مين جذام کي علت بهي موجود تهي • والله اعلم *

عبد المومن کي وفات کے بعد محمد مذکور کي حالت پريشان هي رهي • لوگون مين اس کے بارے مين سخت اختلاف پهيل گيا ؛ چنانچه اس کي خلع کے وقت تک اسکي خلافت کا کل زمانه ۴۵ دن کا هوا • اسي سال شعبان کے مهينے مين اسے تخت سے اتار دينے کا بالاتفاق فيصله هو گيا تها • علاوه ان باتون کي موجودگي کے جن کا هم اوپر ذکر کر آئے هين اۋر جن کي بناء پر اس کا تخت سے عليحده کيا جانا بر حق تها ' اس مين اس کے دو بهائي يوسف اۋر عمر ' بهي ساعي تهے *

ابو يعقوب يوسف بن عبد المومن کي ولايت اور اس کے متعلقات کا ذکر

جب تاريخ مذکور کو اعيان دولت کے اتفاق رائے سے محمد سے خلع کرا ليا گيا ' تو امر سلطنت عبد المومن کے دو بيٹون ' عمر اۋر يوسف ' پر آکر ٹهيرا ؛ کيونکه ان کے بيٹون مين سب سے زياده نبيه ونجيب ' صاحب الرائي اۋر غني النفس يهي دونون تهے • ليکن عمر نے انکار کيا ' اۋر اپنے بهائي ابو يعقوب کي فرط عقل ' اس کے ايثار دين

اور مسلمانون کي بہتري کے خيال سے تمام اختيار اسي کو دے ديا ' اور اس سے بيعت کرلي • اس کے علاوہ عمر بخوبي سمجھتا تھا کہ "مجھہ مين بعض باتين ايسي ہين ' جو تدبير مملکت اور ضبط امور رعيت کے لئے مناسب حال نہين ہين "• الغرض باتفاق آراء ابو يعقوب يوسف کا انتخاب ہوا ' اور ان کے کسي اور بھائي نے بھي اختلاف نہين کيا • يہ سب کچھہ ابو حفص عمر بن عبد المومن کي حسن سعي ' شدت تلطف اور جودت رائے سے ہوا • مختصر يہ کہ ابو يعقوب يوسف کا امر مستقل اور تاريخ مذکور کو ان کي بيعت مکمل ہوگئي ؛ اور جو کچھہ ہوا وہ ان کے چچا ابو حفص عمر کي بدولت ہوا *

ابو يعقوب يوسف بن عبد المومن بن علي اور انکے بھائي ابو حفص کي والدہ ايک شريف و آزاد خاتون تھين ' جن کا نام زينب بنت موسي الضرير تھا • يہ موسي اہل تينملل کے اعيان مين سے تھے ' اور جب عبد المومن مراکش سے روانہ ہوئے تھے تو ان کو وہان کا حاکم بناکر چھوڑ آئے تھے • پھر ابن تومرت کي رائے سے انہون نے اپنے قيام تينملل کے زمانے مين ان کي بيٹي زينب سے نکاح کرليا تھا • موسي کي اولاد مين تين لڑکے ' ابراہيم ' علي اور محمد ' اور چند لڑکيان تھين *

ابو يعقوب کا حليہ اور ديگر صفات

ان کا رنگ سرخي مائل سفيد تھا ' بال سياہ تھے ' چہرہ گول ' دھانہ بڑا ' آنکھين بڑي اور لمبي ' اور آواز باريک مگر بلند تھي • وہ زيادہ گو ' شيرين سخن ' خوش کلام اور پاکيزہ صحبت آدمي تھے • اپنے وقت مين کلام عرب کے بہترين واقف ' اور زمانۂ جاہليت اور اسلام کے ايام عرب اور آثار و تواريخ سے بخوبي ماہر تھے • يہ کمال انہون نے اس وقت حاصل کيا تھا جب وہ اپنے والد کے وقت مين حاکم اشبيليہ تھے • وہان ان کو کئي ايسے علماء سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا جو

علوم لغت ' نحو ' اور قرآن مین ید طولی رکھتے تھے : مثلاً الاستاد اللغوي ابو اسحاق ابراہیم بن عبد الملک المعروف به ابن ملکون ۔ غرض که انہون نے ان حضرات سے یه تمام علوم اخذ کئے ' اور اکثر مین کمال حاصل کیا ۔ ابو زکریا ' ابو عبد الله ' ابو ابراہیم اسحاق وغیرہ ' انکي اولاد مین سے جن جن سے مین ملا ہون اور بالمشافه گفتگو کي ہي ' انہون نے مجھه کو بتایا ہي که ابو یعقوب یوسف اداء الفاظ قرآن مین بہترین شخص تھے ۔ وہ نحو کے غوامض مسائل کو نہایت جلد اخذ کرلیتے تھے ' لغات عربیه کے نہایت جید حافظ تھے ' اور به غایت عالي حوصله ' فیاض اور سخي تھے ۔ ان کے عہد مین لوگ به کثرت غني اور مالدار ہوگئے ۔ ان سب امور کے باوصف ' وہ علم کے نہایت شائق اور اس کے پیاسے تھے ۔ مجھے اچھي طرح معلوم ہي که وہ صحیحین مین سے ایک کو حفظ کررہے تھے ؛ مگر اس مین شک ہي که وہ صحیح بخاري تھي یا صحیح مسلم : اغلب خیال یه ہي که وہ مقدم الذکر تھي اور اپنے والد کي حیات ہي مین قرآن شریف ختم کرنے کے بعد حفظ کي تھي ۔ مزید بر آن وہ علم فقه سے بھي واقف تھے ' اور علم ادب اور حفظ لغات مین ایک با کمال اور علم نحو مین ایک عالم متبحر تھے ۔ بعد مین ان کے شرف نفس اور علو ہمت نے ان کو فلسفه پڑھنے پر آمادہ کیا ۔ چنانچه انہون نے اس علم کے متعلق بہت سي کتب جمع کین ' علم طب سے مطالعه کا آغاز کیا ' اور مشہور و معروف کتاب الملکي کے عملي حصے کو چھوڑکر اکثر نظري حصے پڑھے ۔ اس کے بعد رفته رفته اس سے زیادہ بلند علوم فلسفه کي طرف متوجه ہوئے ' اور پھر کتب جمع کرنے کا حکم دیا ؛ اور اس طرح اتني کتابین جمع ہوگئین جتني الحکم المستنصر بالله اموي کے کتب خانے مین تھین ۔ ابو محمد عبد الملک شذوني نے ' جو علم طب اور علم احکام نجوم کے ایک محقق ہین ' مجھه سے بیان کیا که " مین اپني جواني کے زمانے مین ایک

شخص سے علم احکام النجوم کي کتابین مستعار لیا کرتا تھا ۔ وہ شخص اشبیلیه مین رهتا تھا ۔ اس کا نام یوسف ' کنیت ابوالحجاج اۆر عرف المراني (به تخفیف راء) تھا ۔ اسکے پاس ان کتب کا عمده ذخیره تھا ' جو فتنۂ اندلس کے زمانے مین اس کے باپ کے هاتھ لگ گیا تھا ۔ خیر ' تو مین اس سے کتابین مستعار لیتا تھا ۔ اۆر کتابین بھي اس کثرت سے تھین که وہ مجھے بورون مین بھر بھر کے دیتا تھا ۔ مین ایک بورا اسے واپس دے دیتا اۆر ایک اپنے گھر لے جاتا ۔ ایک دن اس نے مجھ سے کہا که اس کي وہ تمام کتابین جاتي رهین ۔ مین نے سبب دریافت کیا ' تو اس نے آهسته سے مجھ سے کہا که "میري کتابون کي خبر امیرالمومنین کو مل گئي ۔ انھون نے ایک آدمي میرے گھر بھیجا ۔ اس وقت مین دیوان مین تھا ۔ مجھے کچھ خبر نه تھي که کیا هو رها هي ۔ انھون نے اپنے خادم کافور خصي کو اپنے غلامان خاصه کے ساتھ بھیجا ' اۆر حکم دیا که اهل خانه مین سے کسي شخص کو ڈرایا دھمکایا نه جائے اۆر سوا میري کتابون کے اۆر کوئي چیز نه لي جائے ۔ بلکه انھون نے اسکو اۆراس کے همراهیون کو یه دھمکي دي که اگر اهل خانه کي ایک سوئي بھي ضائع هوئي تو تم کو سزا دي جائیگي ۔ غرض که مین اس وقت دیوان مین تھا ۔ مجھے اطلاع کي گئي ۔ مجھے یه خیال هوا که شاید وہ میرا تمام مال قرق کرنا چاهتے هین ۔ میرے هوش حواس غائب هوگئے ۔ خیر کسي طرح سوار هوکر گھر پهنچا ۔ دیکھتا کیا هون که ان کا دربان کافور خصي میرے مکان کے دروازے پر کھڑا هوا هي ' اۆر کتابین نکال نکال کر اس کے پاس پھینکي جا رهي هین ۔ جب اس نے مجھے دیکھا اۆر سمجھ گیا که مین خوف زدہ هون ' تو کهنے لگا که " آپ کسي طرح کا خوف نه کیجئے ۔ امیرالمومنین نے آپ کو سلام کہا هي ' اۆر اچھي طرح یاد فرمایا هي "۔ وہ تو یه کهه رها تھا اۆر میرا دم فنا هو رها تھا که آخر یه ماجرا کیا هي ۔ پھر اس نے کہا که "اچھا آپ اپنے اهل

خانه سے دریافت کیجئے که کسي نے ان کو کچھہ ڈرایا دھمکایا ہي' یا انکا کچھہ نقصان کیا ہي ؟" چنانچہ مین نے اہل خانه سے پوچھا' تو انہون نے کہا که " نہین ہمین کسي نے بھي نہین ڈرایا' نه ہماري کسي چیز کا نقصان ہوا ہي ۔ ابو المسک نے ہماري پاس آکر تین مرتبه اجازت طلب کي ۔ ہم نے اسے اجازت دي ۔ وہ کتب خانه مین داخل ہوا' اور اسے باہر نکالنے کا حکم دیا"۔ جب مین نے ان سے یہ سن لیا تب میرے ہوش ٹھکانے ہوئے" ۔ امیر المومنین نے اس سے وہ سب کتابین لیکر ایک زبردست جاگیر عطا کي' جس کا وہ اکثر ذکر کیا کرتا تھا" ۔
القصه ابو یعقوب یوسف اندلس اور المغرب کے علاقون سے برابر کتب جمع کرتے اور علماء' اور بالخصوص اہل علم النظر' سے مباحثات علمي کرتے رہے' یہان تک که انہون نے اس قدر علم و فضل حاصل کر لیا که ان سے پہلے المغرب کے کسي بادشاہ نے نه کیا تھا ۔ ان کي صحبت مین جو علماء اور متفننین رہتے تھے' ان مین سے ایک ابو بکر محمد بن طفیل تھے' جو فلاسفۂ اسلام مین سے ایک ہین ۔ وہ فلسفه کے تمام اجزاء کے محقق تھے' اور ابو بکر بن صائغ المعروف به ابن باجه اور ان جیسے دیگر محققین فلاسفه کے علم فلسفه اخذ کئے ہوئے تھے ۔ مین نے ابن طفیل کي فلسفۂ طبیعیات اور فلسفۂ الہیات وغیرہ پر کئي تصانیف دیکھي ہین ۔ چنانچہ ان کے رسائل طبیعیات مین سے " حي بن یقظان " نام کا ایک رساله ہي' جس مین انہون نے نوع انسان کے مبداء کا ذکر کیا ہي ۔ یہ رساله گو جسامت مین چھوٹا سا ہي؛ مگر اس فن کے لئے نہایت فائدہ مند ہي ۔ ان کے رسائل الہیات مین سے ایک رساله مین نے خود ان ہي کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہي (رحمة الله) ۔
انہون نے اپني آخري عمر علم الہیات کے مطالعه مین صرف کي ۔ وہ شریعت اور حکمت کے یکجا جمع کرنے کے بہت شوقین تھے ۔ تمام انبیاء کي ظاہر و باطن طور پر بہت تعظیم کرتے تھے ۔ مزید بر آن انکو

علوم اسلامیه میں بھي نہایت وسیع معلومات حاصل تھیں ۔ مجھے معلوم ہوا ہي کہ وہ الجامکیہ کو اطباء٬ مہندسین٬ کذاب٬ شعراء٬ زیر انداز اؤر لشکریون وغیرہ کے خدام کي طرح سمجھتے تھے٬ اؤر کہا کرتے تھے کہ "اگر علم موسیقي نے ان پر غلبہ حاصل کرلیا٬ تو میں مفلس ہوجاونگا"۔ امیر المومنین ابو یعقوب یوسف کو ان سے غایت درجے کي محبت تھي٬ نہیں بلکہ شغف تھا ۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا ہي کہ وہ کئي کئي دن رات تک ان ہي کے ہمراہ قصر میں رہا کرتے تھے اؤر باہر نہیں نکلتے تھے ۔ یہ ابو بکر ابن طفیل حسنات دہر میں سے تھے ۔ ان کے بیٹے یحیی نے مراکش میں سنہ ۶۳ میں ان کے یہ اشعار سنائے تھے :—

الممت و قد نام المشیع و هوما	وآسرت الي وادي العقیق من الحما
و جرت علي ترب المحصب ذیلها	فما زال ذاك الترب نهباً مقسما
تناوله ایدي التجار لطیمة	و یحمله الداريّ ایان یمما
و لما رات الا ظلام یجنها	و ان سُراها فیه لن یتکتما
نضت عذبات الریط من حر وجهها	فابدت مُحیّا یدهش المتوسما
فکان تجلّیها حجاب جمالها	کشمس الضحي یعشي بها الطرف کلما
و لما التقینا بعد طول تهاجر	و قد کاد حبل الود ان یتصرما
جلت عن ثنایاها و اومض بارق	فلم ادر من شقّ الدجنة منهما
و ساعدني جفن الغمام علي البکا	فلم ادر دمعاً ایّنا کان اسجما
فقالت و قد رق الحدیث و ابصرت	قرائنَ احوال اذعن المکتما
نشدتُك لا یذهب بك الشوق مذهبا	یهوّن صعبا اویر خص ما ثما
فامسکت لا مستغنیا عن نوالها	ولکن رایت الصبر اوفي و اکرما

اسي دن ان کے بیٹے نے٬ ان ہي کے تحریر کردہ٬ زہد کے متعلق یہہ اشعار سنائے :—

یا باکیا فرقة الاحباب عن شحط   هل لا بکیت فراق الروح للبدن
نور تردد فی طین الی اجل   فانحاز علواً و خلّی الطین للکفن
یا شر ما افترقا من بعد ما اعتلقا   اظنها هدنة کانت علی دخن
ان لم یکن فی رضی الله اجتماعهما   فیالها صفقة تمت علی غبن

میرے ایک دوست نے، جو انکے کُتاب مین سے تھے، ان (رحمه الله) کے یه اشعار مجھے سنائے :—

ما کل من شمّ نال رائحة   للناس فی ذا تباین عجب
قوم لهم فکرة تجول بهم   بین المعانی اولئك النجب
و فرقة فی القشور قد وقفوا   و لیس یدرون لُبَّ ما طلبوا
لا غایة تنجلی لناظرهم   منه ولا ینقضی لهم ارب
لا یتعدی امرء جبلته   قد قُسِمَت فی الطبیعة الرتب

ابوبکر محمد ابن طفیل برابر اسی طرح امیر المومنین کو ہر طرف سے علماء کے جمع کرنے پر تحریص و ترغیب دلاتے اور آنے والے علماء کی کماحقه قدر و منزلت کراتے رہے ۔ اسی ضمن مین انہون نے امیر المومنین کو ابو الولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد کا نام بھی بتایا ۔ اسی وقت سے وهان ان کا نام مشہور هوا، اور ان لوگون نے ان کے اصلی رتبے کو پہچانا ۔ مجھ سے ان کے ایک شاگرد، فقیه و استاذ ابوبکر بُندود بن یحیی قرطبی، نے بیان کیا که "مین نے حکیم ابو الولید کو کئی مرتبه یه کہتے هوئے سنا ہی که "جب مین امیر المومنین کے هان پہنچا، تو مین نے دیکھا که وه اور ابوبکر آپس مین باتین کر رهے ہین، اور ان کے سوا وهان اور کوئی نہین ہی ۔ ابوبکر میری تعریفین کرتے تھے، اور میرے خاندان اور آسلاف کا ذکر کرتے هوئے ایسی خوبیون کو میری طرف منسوب کر رهے تھے که جن تک مین ہرگز نہین پہنچتا ۔ امیر المومنین نے میرا اور میرے والد کا نام اور میرا نسب دریافت کرنے کے بعد سب سے پہلی بات جو مجھ سے کہی وه یه تھی که مجھ سے یه سوال کیا که

" آسمان کے بارے مین فلاسفه کي کيا رائے ہي؟ وہ اسے قدیم بتاتے ہین یا حادث؟ " اس سوال سے مجھے شرم بهي آئي اؤر خوف بهي هوا۔ اسي بناء پر مین نے علم فلسفه سے عدم واقفیت اؤر اس مین اپنے عدم اشتغال کا بہانه کیا۔ اتنے مین نه معلوم ابن طفیل نے امیر المومنین سے کیا کہہ دیا که وہ میري شرم و حیا اؤر خوف کو تاڑ گئے' اؤر ابن طفیل کي طرف متوجه هوکر اسي مسئلے پر ان سے گفتگو کرنے لگے' جس کے متعلق مجھ سے سوال کیا تها۔ وہ اس مسئلے کے بارے مین پہلے ارسطاطالیس' افلاطون اؤر دیگر فلاسفه کے اقوال نقل کرتے تهے' اؤر پهر ان پر اہل اسلام نے جو اعتراض و احتجاج کیا ہي اسکو بیان کرتے تهے۔ مین نے دیکها که ان کا حافظه ایسا عمدہ ہي که مین نہین سمجهتا که ویسا فلسفے کے کسي اؤر مشتغل و متفرغ شخص کا هوگا۔ غرض که وہ اسي طرح اس مضمون پر بحث کرتے رهے' تا آنکه آخر کار مجهے بهي بولنے کي ہمت هوئي' اؤر جہان تک مجهے اس مسئلے کے متعلق علم تها ان پر واضح هوگیا۔ جب مین واپس آنے لگا' تو مجهے مال و اسباب' ایک خلعت فاخرہ اؤر ایک گهوڑا عطا کیا۔ " "

ابن رشد کے اسي مذکور الصدر شاگرد نے مجهے خود ان ہي کي زباني یه واقعه سنایا که " ایک دن ابوبکر ابن طفیل نے مجهے بلایا اؤر کہا که " آج مین نے امیر المومنین سے ارسطاطالیس' یا یه کہو که اس سے ترجمه کرنے والون' کي عبارت کي دقت کي شکایت کي اؤر ان عبارات کے غموض اغراض بیان کرکے کہا که " کاش کوئي ایسا شخص مل جائے که ان کي تلخیص کردے اؤر ان مطالب کو به خوبي سمجهکر انکو اس طرح صاف کردے که لوگ آساني سے سمجهہ لین "۔ تو اگر آپ مین ایسا کرنے کي لیاقت اؤر ہمت هو تو کردیجئے؛ کیونکه امیر المومنین آپ کي جودت ذہن' صفائي طبع اؤر قوت نزوع سے بخوبي واقف ہین۔ آپ جانتے ہین که میري کبر سني اؤر شغل خدمت ایسے کام

مین مانع ہین ' ورنہ مین کردیتا ۔ اؤر پھر میرے پاس اؤر کئي کام
ایسے موجود ہین جو اس سے زیادہ ضروري اؤر اہم ہین "۔ یہ وجہ ہوئي
کہ مین نے حکیم ارسطاطالیس کي کتابون کي تلخیص کي "۔ مین نے
ان ابو الولید کي ایک کتاب دیکھي ہي ' جس مین انہون نے ایک ہي
جلد مین حکیم موصوف کي کتابون کي تلخیص کي ہي ۔ وہ کتاب
١٥٠ صفحات پر حادي ہي ۔ اس کا نام " کتاب الجوامع " ہي ۔ اس
مین انہون نے " سمع الکیان " ۔ "کتاب السماء والعالم " ۔ " رسالة الکون
والفساد "۔ " کتاب آثارالعلویہ " اؤر " کتاب الحس والمحسوس " شامل
کي ہین ۔ اس کے بعد انہون نے چار اجزاء کي ایک مبسوط کتاب مین
ان کي تلخیص اؤر ان کے اغراض کي تشریح کي ہي *

خلاصہ یہ ہي کہ عبد المومن کي اولاد مین ' کیا شروع مین اؤر
کیا بعد مین ' سوا ابو یعقوب یوسف کے کوئي ایسا شخص نہین پیدا
ہوا کہ حقیقي معني مین بادشاہ ہو *

ان کے وزراء

(١) چند ایام تک ان کے بھائي عمر نے وزارت کي ۔ مگر چونکہ
انہون نے اس عہدے کو ان کي لیاقت سے بالا تر پایا ' اس لئے ان کو
علیحدہ کردیا *

(٢) پھر ابو العلاء ادریس بن ابراہیم بن جامع وزیر بنائے گئے ۔ مگر
سنہ ٥٧٧ کے دوران مین ان کو گرفتار کرکے ان کا تمام مال و اسباب
قرق کیا گیا ۔

(٣) ان کے بعد خود انکے بیٹے ' اؤر ولي عہد ' ابو یوسف وزیر ہوئے '
جو ان کي تاریخ موت یعني سنہ ٥٨٠ تک وزیر رہے ۔ ان کي بیعت
سے ان کے ملک روم مین شہید ہونے تک انکي حکومت کا کل زمانہ
چند ماہ کم بائیس سال کا ہوتا ہي (رحمہ اللہ) ۔

ان کے کُتّاب

(۱) ابو محمد عیاش بن عبد الملک بن عیاش، جو ان کے والد کے کاتب تھے۔

(۲) ابو القاسم، المعروف بہ قالمي

(۳) ابو الفضل جعفر بن احمد، المعروف بہ ابن محشوہ، جو شہر بجایہ کے رھنے والے تھے *

ابو القاسم قالمي اپني وفات تک کتابت کے عہدے پر رھے۔ ان کے انتقال پر یہ لوگ مقرر ھوئے تھے۔ ان کے علاوہ :—

(۴) ابو الحسین ھوزني اشبیلي، اوْر

(۵) ابو عبد الرحمان طَوْسي، فوج کے کُتاب تھے

ان کے حاجب

ان کا حاجب کافور تھا، جو ان کا خصي غلام تھا۔ اس کے رنگت کي سفیدي کي وجہ سے اسے کافور کہا کرتے تھے *

ان کي اولاد

ان کي اولاد مین اٹھارہ لڑکے تھے، جن کے نام یہ ہین :—

(۱) عمر۔ (۲) یعقوب، جو ولي عہد تھے۔ (۳) ابوبکر۔ (۴) عبد اللہ۔ (۵) احمد۔ (۶) یحیي۔ یہ یحیي (خدا ان پر رحم فرمائے) میرے دوست تھے، اوْر ان ہي سے مجھے اس خاندان کے اکثر حالات و کوائف معلوم ھوئے ہین۔ ان جیسا شخص نہ مین نے کبھي شاہي خاندان مین دیکھا نہ بازاریون مین (رحمۃ اللہ علیہ)۔ اصل مین مجھے لفظ " خادم " اختیار کرنا چاھئے تھا۔ مگر مین نے " دوست " اس لئے کہا کہ وہ مجھے خطوط مین کبھي " اخي و صدیقي " اوْر کبھي " ولیّ " لکھا کرتے تھے۔ میرے پاس انکے بہت سے خطوط موجود ہین،

جنھون نے مجھے فضیلت کي خلعت پہنادي ہي اۋر ایسي صفات سے آراستہ کیا ہي' جن کا مین مستحق نہ تھا ۔

(۷) موسيٰ ۔ (۸) ابراہیم ۔ (۹) ادریس ۔ (۱۰) عبد العزیز ۔
(۱۱) طلحہ ۔ (۱۲) اسحاق ۔ (۱۳) محمد ۔ (۱۴) عبد الواحد ۔
(۱۵) عثمان ۔ (۱۶) عبد الحق ۔ (۱۷) عبد الرحمن ۔ (۱۸) اسماعیل ۔

ان بیٹون کے علاوہ چند بیٹیان بھي تھین ۔

ان کے قُضاۃ

(۱) ابو محمد مالقي' جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہي ۔ ان کے معزول ہونے کے بعد :—

(۲) عیسيٰ بن عمران تازي وزیر ہوئے' جو اعمال شہر فاس کے تازا نامي رباط کے باشندے اۋر اہل بربر کے قبیلۂ تَسُول سے تھے' جو خود کو زناتہ سے منسوب کرتے تھے *

یہ عیسيٰ اہل مغرب کے فضلاء و نبہاء مین سے تھے ۔ نہایت بلند آواز خطیب' فصیح و بلیغ مقرر' اۋر ایک با کمال شاعر تھے' اۋر اکثر علوم مین دسترس رکھتے تھے ۔ ابو یعقوب کے زمانے مین وہ مرتبۂ بلند اۋر پایگاہ عالي پر پہنچ گئے تھے' وفود کي طرف سے کلام کیا کرتے تھے' اہم واقعات کے موقعون پر لوگون کو مخاطب کرتے تھے' اۋر عجیب و غریب پیرایون مین تقریر کرتے تھے ۔ مروت ان مین حد کمال کو پہنچ گئي تھي' اۋر جو لوگ اۋرون سے ٹوٹ کر اۋر جدا ہوکر ان سے آ ملتے تھے' وہ انکي مدد اۋر نیابت کا پورا حق ادا کرتے تھے ۔ ان کے بیٹے ابو عمران نے' جو آج کل ہمارے ہان قاضي الجماعت ہین' مجھ سے بیان کیا کہ "مین نے اپنے والد کو ایسے لوگون کا ذکر کرتے سنا ہي — اۋر بعض لوگ ایسے بھي موجود ہین جو ان کے زیر سایہ پرورش پا چکے ہین' مگر اب ان کو اس پر ملامت کرتے ہین — کہ جنھون نے پہلے

کوئي کارنمایان نه کیا تها اؤر محض بے قدر آدمي تهے؛ مگر انهون نے ان کو پستي کے گڑھے سے نکال کر صاحب جاه' اؤر گمنامي سے نکال کر صاحب شهرت و نباهت بنا دیا تها۔ یه تو کچهه تعجب کي بات نهین هي که ان کے پاس نبیه القدر آدمي آئے هون اؤر صاحب مراتب هوگئے هون؛ بلکه تعجب ایسے لوگون سے هي' جن کو انهون نے مرده سے زنده' گمنام سے مشهور' اؤر پست و ناکاره سے رفیع القدر کر دیا"۔ انکے افراط تعصب و حمایت کا یه حال تها که وه ایک دن کهه رهے تهے که "حمایت اس کو نهین کهتے که تم اپنے دوست کي حمایت کرو؛ کیونکه اس کا حق هي' اؤر حق اس امر سے بالا تر اؤر غالب تر هي که اس کي حمایت کي جائے۔ نهین بلکه حمایت یه هي که تم اس دوست کي حمایت کرو' حالانکه تم کو معلوم هي که وه حق پر نهین هي"۔ اؤر اؤر اسي قسم کي باتین هین جو ان سے منقول هین *

انکے لڑکون مین سے کوئي شخص ایسا نهین گزرا' جو کهین نه کهین کا قاضي نه هوا هو۔ ان مین سے ایک علي تهے' جو ایک مرد صالح تهے اؤر اپنے والد کے حین حیات هي شهر بجایه کے قاضي هوگئے تهے۔ پهر وهان سے معزول هوکر تلمسان کي قضا پر مامور هوئے تهے۔ وه همارے ایسے آدمیون مین مشهور هین' جو اپنے مذهب مین گوشه نشین تهے' اؤر حق کے بارے مین کبهي سستي اؤر مداهنت سے کام نهین لیتے تهے۔ دوسرے بیٹے طلحه تهے' جو تلمسان کے قاضي تهے' تیسرے یوسف جنکو مین شهر فاس مین قاضي کے عهدے پر چهوڑکر آیا تها' مگر مین سنه ٦٢٠ مین مکه مین تها که ان کي وفات کي خبر ملي۔ چوتهے کا نام ابو عمران هي' اؤر وه آج کل همارے هان قاضي "الجماعت" هین۔ ان شاء الله ان کا ذکر اصلي موقعه پر آئیگا *

(۳) ابو موسي مذکور کے بعد حجاج بن ابراهیم تجیبي قاضي هوئے۔ وه شهر مراکش کے اعمال مین سے شهر اغمات کے رهنے والے تهے۔ ایسے

مرد صالح و پارسا تھے کہ انکا شمار زہاد مین ہوتا ہي ۔ علم فقه و اصول فقه کے عالم متبحر اور علم حدیث کے فاضل اجل تھے ۔ پاک نفس و پاک دل بزرگ تھے ۔ حق پر سختي سے جمے رہتے تھے ؛ بلکه اسي وجه سے اکثر اعیان سلطنت نے ان سے تنگ آکر امیر المومنین ابو یعقوب سے انکي شکایتین کرني شروع کردي تھین ۔ مگر لطف یه ہي که ان شکایات سے بادشاہ کے دل مین ان کي محبت اور بھي زیادہ جاگزین ہوتي جاتي تھي ۔ انھون نے ابو یعقوب کي زندگي ہي مین وفات پائي ۔ انکي رقت قلب اور سرعت اشک کا یه عالم تھا که ایک دن وہ ایسي حالت مین امیر المومنین کے پاس گئے که ان کي داڑھي اور رداء آنسوؤن مین تر تھي ۔ امیر المومنین کے سامنے پہنچ کر اور بھي زیادہ اشکباري کرنے لگے ۔ امیر المومنین نے سوال کیا که " آپ کیون روتے ہین ؟ "

حجاج :- امیر المومنین ! مین آپ سے خدا کے لئے سوال کرتا ہون ۔ کیا آپ مجھے خدمت سے معاف نہین کرینگے ؟

امیر المومنین :- پہلے آپ یه بتائیے که آپ کي اس گریه و زاري کا سبب کیا ہي ؟

حجاج :- مین مجلس حُکم مین بیٹھا ہوا تھا که ایک بوڑھا شراب خوار میرے پاس لایا گیا ' جس کو مین کئي مرتبه سزا دے چکا ہون ۔ مین نے اس سے پوچھا که " اي بڈھے ! قیامت کے دن تیرا حشر کس حالت مین ہوگا ؟ " اس کے جواب مین اس نے دونون ہاتھ کھول کر کہا که " اس طرح " ۔ قسم به خدا که جس وقت سے مین نے اسکے اس قول کا مطلب سمجھا ہي ' آنسو میرے قابو مین نہین ہین که روک لون ۔ اصل مین اس نے میرے سامنے رسول خدا صلي الله علیه و سلم یه قول مبارک کنایةً بیان کیا ہي که " قیامت کے دن قاضي کا حشر اس طرح ہوگا که اس کے دونون ہاتھ اس کي گردن سے بندھے ہوئے ہونگے ۔ پھر یا تو اس کا عدل اسے آزاد کرائیگا یا اس کا جور اسے

خوار کریگا" • یہي اس حدیث کا مطلب ہي • مین آپ سے خدا کے لئے سوال کرتا ھون کہ اب آپ مجھے خدمت سے معاف رکھین •

امیر المومنین نے ایسا کرنے کا وعدہ کیا' تو انہون نے کہا کہ "ممکن ہي کہ میري جگہ کوئي ـ"

امیر المومنین (بات کاٹ کر) :— مگر جب تک آپ کي جگہ کے لئے کوئي شخص نہ مل جائیگا مین ایسا نہ کرونگا • اس واقعہ کے بعد وہ چند دن ہي زندہ رہ کر انتقال کر گئے • رحمہ الله *

(٤) ان کے بعد ابو جعفر احمد بن مضاء قاضي ہوئے • وہ اہل قرطبہ مین سے تھے' اؤر امیر المومنین ابو یعقوب کي وفات کے بعد بھي ابو یوسف المنصور کي خلافت کے شروع کے حصے مین قاضي رہے *

فصل

جب ابو یعقوب کا امر حکومت مستقل طور پر قائم ہو گیا' تو وہ سنہ ٥٦٧ تک مراکش ہي مین اقامت پذیر رہے • پھر ظاہرا صرف رومیون سے جنگ آزمائي کرنے' مگر باطناً تمام جزیرہ نمائے اندلس پر قبضہ کرنے اؤر اعمال مرسیہ سے لے کر اس مقام تک کہ جہان آج مشرق اندلس مین مسلمانون کي حکومت ہي (جس کا مختصر ذکر پہلے ہو چکا ہي) اؤر جو محمد بن سعد المعروف بہ ابن مرذنیش کے قبضے مین تھا اسے فتح کرنے کي نیت سے' روانگي کا خیال کیا • اس غرض سے انہون نے الموحدون کے قبائل وغیرہ مین سے ایک زبردست لشکر تیار کیا' اؤر کوچ کرکے شہر سبتہ پہنچ کر قیام کیا' جہان انکے لئے ایک عمارت تیار کي گئي' جو آج تک باقي ہي • جب ان کا لشکر پورا ہو گیا' اؤر وہ افواج بھي ان سے آملین جو پیچھے آ رہي تھین' تو

سمندر کو عبور کیا اؤر اشبیلیه مین خیمه زن هوکر محمد بن سعد کے مقابلے کے لئے فوج روانه کي۔ ابو یعقوب کے بهائي، عثمان ابن عبد المومن، شهر اغرناطه کے والي تهے؛ ان کو لکها که فوجین همراه لے کر محمد بن سعد کے پایهٔ تخت مرسیه پر حمله کرو۔ چنانچه عثمان فوج لے کر چلے اؤر مرسیه کے قریب الجلّاب نام ایک موضع مین قیام پذیر هوئے ادهر سے محمد بن سعد بهي ایک لشکر عظیم لے کر نکلا، جس مین اکثر فرنگي بهي شامل تهے؛ کیونکه وه اپني جنگون مین ان سے مدد لیا کرتا تها، اؤر انکو اپني فوجون مین بهرتي کرکے جنگ مین کام لیتا تها۔ وجه یه تهي که اسے بخوبي معلوم تها که اس کي فوج کے اکثر قائدین اؤر رعیت کے اکثر افراد اس سے خلاف و عناد رکهتے تهے۔ اؤر اسي بناء پر اس نے اپنے اکثر قائدین پر مختلف تهمتین قائم کرکے انهین طرح طرح سے قتل کرڈالا تها، جس کي ایک مثال یه هي که مجهے معلوم هوا هي که اس نے اپنے سپه سالار کو دیوار مین چن دیا اؤر وه بیچاره اسي حالت مین بهوک پیاس سے مرگیا۔ اسي طرح اسے قتل کرنے کے اؤر بهي کئي ڈهنگ یاد تهے اؤر ان سے کام لیتا تها۔ مختصر یه که ان تمام قائدین کو قتل و غارت کرکے نصاریٰ کو مقرر کیا، اؤر حسب سابق مختلف افواج ان کے ماتحت کردین۔ ان مین سے اکثر مرسیه هي کے باشندے تهے۔ الغرض وه اپني افواج اؤر نصاریٰ کو همراه لے کر نکلا، اؤر مرسیه سے چار میل کے فاصلے پر الجلاب کے مقام پر دونون فوجون مین مقابله هوا۔ محمد بن سعد کي فوج نے سخت هزیمت کهائي۔ اعیان روم مین سے چند آدمي قتل هوئے، اؤر محمد بن سعد محصور هو جانے کے ارادے سے مرسیه مین داخل هوا۔ الموحدون نے نهایت سختي سے محاصره کیا، اؤر جب تک که محمد بن سعد نے دم نه توڑ دیا انهون نے محاصره کو برابر جاري رکها۔ مگر اس کي موت کو پوشیده رکها گیا آخر کار اس کا بهائي، یوسف بن سعد الملقب به الرئیس، بلنسیه سے

آ پہنچا، جہاں وہ اپنے بھائي محمد کي طرف سے حاکم تھا۔ انجام کار اس نے اور محمد بن سعد کے بیٹون وغیرہ نے ہر طرح کے غور و خوض کے بعد یہ رائے قائم کي کہ سب مل کر امیر المومنین ابو یعقوب کے سامنے ہتھیار ڈال دین اور ملک کو بھي ان کے ہي سپرد کردین۔ چنانچہ انہون نے ایسا ہي کیا۔ کہتے ہین کہ جب ابو عبد اللہ محمد بن سعد کي موت کا وقت قریب آیا، تو اس نے اپنے سب بیٹون (جن کي تعداد، جہان تک مجھے علم ہي، آٹھ تھي) یعني ہلال المکني بہ ابو القمر (جو سب سے بڑا تھا اور اسي سے اس نے وصیت بھي کي تھي)، غانم، زبیر، عزیز، نصیر، بدر، ارقم، عسکر (اور ان کے علاوہ اور چھوٹے لڑکے بھي تھے، جن کے نامون سے مین واقف نہین ہون) اور اپني بیٹیون کو (جن مین سے ایک نے امیر المومنین ابو یعقوب سے اور دوسري نے امیر المومنین ابو یوسف یعقوب ابن یوسف سے نکاح کر لیا تھا) اپنے پاس بلاکر یون وصیت کي کہ "اي میرے بچو! مین دیکھتا ہون کہ ان لوگون کا امر پھیل چکا ہي، انکے پیروان کي تعداد بہت بڑھ چکي ہي، اور مختلف ملک ان کي اطاعت مین داخل ہو چکے ہین۔ میرا خیال ہي کہ اب تم لوگ ان کا مقابلہ نہین کر سکتے۔ لہذا اب تم اپنے اختیار سے امر ان کے سپرد کردو، تا کہ قبل اس کے کہ ان لوگون کے ہاتھون جو مصیبتین اورون پر پڑي ہین تم پر بھي پڑین تم ان کے ہان منظور نظر بن سکو۔ یہ تو تم سن ہي چکے ہو کہ جن بلاد مین یہ لوگ داخل ہوتے ہین ان سے کس قدر سختي کے ساتھ اپني تمام باتین منوا لیتے ہین"۔ واللہ اعلم ان دونون باتون مین کون سي درست ہي *

امیر المومنین نے اشبیلیہ سے روانہ ہوکر ادفنش (لعنہ اللہ) کے ملک کا قصد کیا، اور وہان کے ایک بڑے شہر وَبْذ مین پہنچ کر دم لیا۔ کیونکہ انہین خبر ملي تھي کہ ادفنش کے اعیان دولت اور سرداران لشکر وہین موجود ہین۔ انہون نے کئي ماہ تک نہایت سختي

سے ان کا محاصرہ کئے رکھا • آخر یہہ نوبت پہنچي کہ انہوں نے شہر سپرد کردینے کا ارادہ کرلیا • مجہہ سے بہت سے اہل امر شیوخ نے یہ بات بیان کي ہي کہ جب محصورین کو پیاس نے ستانا شروع کیا' تو انہوں نے امیر المومنین کے پاس اس شرط پر طلب امان کے لئے درخواست کي کہ وہ سب لوگ شہر چھوڑکر چلے جانے کو تیار ہیں ؛ مگر امیر المومنین نے انکار کیا' اور چونکہ وہ ان لوگوں کي پیاس کي شدت اور اموات کي کثرت کا حال سن رہے تھے اس لئے انکو حصار کا شوق اور بھي زیادہ دامنگیر رہا • جب وہ لوگ امیر المومنین کے جواب سے مایوس ہو گئے' تو ایک رات شہر کے اندر سے سخت شور و غل سنائي دیا' جس کي وجہ یہ تھي کہ انہوں نے اپني انجیلیں نکال لي تھیں' اور ان کے قسیس اور رہبان پاني کے لئے دعائیں مانگت رہے تھے • نتیجہ یہ ہوا کہ پاني اس طرح برسنا شروع ہوا کہ گویا مشکیزوں کے دھانے کھول دئے گئے ہیں • انہوں نے اپنے تمام حوض و مغاک اس سے بھر لئے' خوب پیٹ بھرکے پاني پیا' اور سیراب ہوکر پھر مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کو مضبوط ہوگئے • آخر جب ادفنش (لعنہ اللہ) نے سات سال کے لئے عارضي صلح کرلي' تو امیر المومنین اسے چھوڑکر اشبیلیہ کو واپس گئے • وہ سنہ ۷ اور ۸ میں اندلس ہي میں رہے اور سنہ ٥٦٩ کے اواخر میں مراکش کو واپس گئے • اسوقت تک وہ تمام جزیرہ نمائے اندلس کے مالک ہو چکے تھے' پورا ملک انکا مطیع و منقاد ہو چکا تھا' اور اس کا کوئي حصہ ان کي اطاعت سے باہر نہ تھا *

سنہ ۷۱ میں وہ اس غرض سے سوس گئے کہ وہاں مقام دَرَن کے قبائل میں کچھہ اختلاف ہو گیا تھا اسے رفع کیا جائے • چنانچہ انہوں نے جاکر فتنے کو برباد کیا' اتفاق و اتحاد قائم کیا' اور بغض و حسد کي آگ بجھائي *

سنه ۱۳ کے صدر مین غمارہ نامي قبیلے کے بعض افراد نے جماعت سے علیحدگي اختیار کرنے اؤر اطاعت و فرمان برداري کو خیر باد کہنے کا ارادہ کیا ۔ جو کچھ وہ لوگ کرنا چاہتے تھے اؤر کرتے تھے ان سب کامون مین سبع بن حیان نامي ایک شخص ان کو صلاح و مشورہ اؤر مدد دیا کرتا تھا ؛ اؤر ان شرارتون مین اس کا بھائي مرزدغ بھي شامل تھا ۔ انھون نے لوگون کو فتنہ برپا کرنے کي دعوت دي ۔ چنانچہ ایک خلق کثیر اؤر قبیلۂ مذکورہ ان کے گرد جمع ہو گیا ' اؤر یہ سب ملکر اس قدر زبردست جماعت بن گئي تھي کہ اس کا حصر و عدد مشکل ہي ۔ ان کے مقامات عمل کا طول و عرض قریب بارہ مراحل کے تھا ۔ امیرالمومنین بہ نفس نفیس ان کي سرزنش کے لئے گئے ۔ ان سب نے مل کر اپنے دونون سرکردگان کو ان کے حوالے کردیا ۔ سب حوالي موالي ان کو چھوڑ چھاڑ کے بھاگ گئے ' اؤر وہ دونون پکڑے گئے

سنه ۱۵ کے آغاز مین ابو یعقوب مراکش سے نکل کر بلاد افریقیہ کے قصد سے روانہ ہوئے ' اؤر سب سے پہلے شہر قفصہ کو گئے ' جہان ایک شخص علي ' المعروف بہ ابن الرند ' رہا کرتا تھا ' اؤر اپنے آپ کو " الناصر لدین النبي " کے لقب سے ملقب کرتا تھا ۔ ابو یعقوب اؤر انکے الموحدون نے اس کا محاصرہ کرلیا ' اؤر خلاف و فساد کي بیخ کني کرکے مراکش کو واپس چلے گئے *

اسي سفر کے دوران مین بادشاہ صقلیہ نے ان سے صلح کرلي ' اؤر خوف شدید کي وجہ سے کچھ خراج بھي بھیجا ۔ امیرالمومنین نے قبول کرلیا ' اؤر اس شرط پر صلح کي کہ ہر سال ان کو مال و زر کي وہ مقدار دي جایا کرے ' جس پر فریقین آپس مین متفق ہون ۔ اؤر مجھے معلوم ہوا ہي کہ اسي ذریعے سے ان کے پاس ایسے ایسے ذخائر جمع ہو گئے تھے کہ کسي اؤر بادشاہ کے پاس نہ ہونگے ۔ چنانچہ مشہور ہي کہ ان ذخائر مین ایک یاقوت تھا ' جسے " الحافر " کہتے تھے ۔

انہون نے اس سے ایک مصحف شریف کو مزین کیا تھا ' جس مین اؤر بھي طرح طرح کے جواہرات جڑے ہوئے تھے ۔ یہ یاقوت انمول اؤر گھوڑے کے سم کي برابر تھا ۔ وہ آج تک مع اؤر قیمتي پتھرون کے اسي مصحف مین جڑا ہوا موجود ہي ۔ یہ مصحف شریف حضرت عثمان رضي اللہ عنہ کا تھا ' اؤر بنو امیہ کے خزائن مین سے انکے ھاتھہ آیا تھا ۔ وہ لوگ جہان کہین جاتے تھے اس کو اپنے ہمراہ رکھتے تھے ۔ جلوس کي ترتیب یہ ہوتي تھي کہ ایک سرخ اونٹني پر یہ مصحف رکھا جاتا تھا ' اؤر وہ اونٹني نہایت قیمتي دیباج کے فاخرہ کپڑے اؤر نفیس نفیس زیورات سے آراستہ و پیراستہ ہوتي تھي ۔ اسي طرح ان کپڑون کے نیچے سبز دیباج کا نمگیرہ ہوتا تھا ۔ پھر انکے چپ و راست دو دو بانس ہوتے تھے ' جن پر سبز جھنڈے لگے ہوتے تھے ' اؤر سنان کے مقام پر سیب کي شکل کي زرین مٹھین ہوتي تھین ۔ اونٹني کے پیچھے بھي اسي طرح ایک مزین خچر ہوتا تھا ' اؤر اس پر بھي ایک مصحف رکھا جاتا تھا ۔ کہتے ہین کہ وہ ابن تومرت کے ھاتھہ کا لکھا ہوا تھا ۔ وہ مصحف عثماني سے ضخامت مین چھوٹا تھا ۔ اس مین چاندي جڑي ہوئي تھي اؤر سونے سے مطلا تھا ۔ یہ تمام ساز و سامان خلیفہ کے آگے آگے چلتا تھا ۔ الغرض جب تمام مغرب مین کوئي شخص ان کا مخالف یا معاند باقي نہ رہا ' اؤر کل جزیرہ نمائے اندلس ان کا مطیع ہو گیا ' تو مراکش کو واپس چلے گئے ۔ ان کے عہد مین مال و زر مین کثرت اؤر خراج مین وسعت ہوگئي تھي *

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہي ' وہ ایک سخي اؤر فیاض آدمي تھے ۔ مجھے معلوم ہوا ہي کہ انہون نے مذکور الصدر ہلال بن محمد بن سعد ' صاحب شرق اندلس ' کو صرف ایک ہي دن مین بارہ ہزار دینار دئے تھے ۔ اس ہلال بن محمد کي امیر المومنین سے تقریب ' ان کے اس پر احسانات اؤر محبت کے عجیب و غریب قصے ہین ۔ چنانچہ

ہلال کا ایک بیٹا مجھ سے کہتا تھا کہ "میرے والد یہ واقعہ بیان کرتے تھے کہ "مین نے ایک مرتبہ رات کو یہ خواب دیکھا کہ امیرالمومنین ابو یعقوب نے مجھے ایک کنجي دي ہي ۔ صبح ہوئي تو کیا دیکھتا ہون کہ ان کا قاصد مجھے بلانے آیا ہي ۔ مین سوار ہوکر قصر کو گیا' اور امیرالمومنین کي خدمت مین پہنچ کر ان کو سلام کیا ۔ انہون نے مجھ کو اپنے قریب بلایا' اور مین اسقدر قریب ہوکر بیٹھا کہ میرے کپڑے ان کے لباس سے مس کرتے تھے ۔ پھر انہون نے اپني کلاہ دراز مین سے ایک ویسي ہي کنجي نکال کر مجھے دي جیسي مین نے رات کو خواب مین دیکھي تھي' اور کہا کہ "لو یہ اپنے پاس رکھو"۔ مجھے اس کنجي کي کیفیت دریافت کرتے ہوئے کچھ خوف سا ہوا ۔ مگر انہون نے خود ہي بولنا شروع کیا' اور کہا کہ "ابو القمر! عامل مرسیہ نے ہمارے پاس جو کچھ مال و اسباب وغیرہ بھیجا تھا' اس مین ایک صندوق بھي تھا' جو اس نے تمھارے کسي خزانے مین پایا تھا ۔ مگر اسے یہ خبر نہ تھي کہ اس مین کیا ہي ۔ یہ کنجي اسي صندوق کي ہي' اور ہم بھي نہین جانتے کہ اس مین کیا کیا ہي"۔

مین :- کیا امیرالمومنین نے اسے اپنے سامنے کھولنے کا حکم نہین دیا ؟

امیرالمومنین :- اگر ہمین اپنے سامنے ہي کھلوانا ہوتا' تو ہم یہ کنجي تمھین کیون دیتے ؟

یہ کہہ کر صندوق منگایا اور میرے پاس رکھ دیا ۔ مین نے جو اسے کھولا تو دیکھتا ہون کہ اس مین میرے والد کے زیورات اور ذخائر بھرے ہوئے ہین' جن کي قیمت چالیس ہزار دینا سے بھي زائد تھي"۔

اسي طرح کا ایک اور قصہ ہي ۔ جب امیرالمومنین نے رومیون پر حملہ کرنے کا قصد کیا' تو علماء کو حکم دیا کہ جہاد کے متعلق تمام احادیث جمع کرین' تاکہ الموحدون کو پڑھادي جائین ۔ چنانچہ

الموحدون کي یه عادت اب تک جاري ہي ۔ انکے حکم کے مطابق تمام علماء احادیث جمع کرکے امیرالمومنین کے پاس لائے ' اؤر وہ ہر روز خود تمام الموحدون کو لکھوایا کرتے تھے ۔ ہر موحد اؤر سردار ایک تختي اپنے ہمراہ لاتا تھا ' جس پر وہ احادیث لکھ لیتا تھا ۔ ایک دن ہلال مذکور بھي آیا ؛ مگر اسکے پاس کوئي تختي نہ تھي ۔ جب امیرالمومنین لکھوانے لگے ' تو اؤر سب نے اپني اپني تختیان نکالین ' مگر ہلال کے پاس تو تھي ہي نہین وہ نکالتا کیا ۔ وزیرنے اس سے کہا کہ " ابو القمر! تمھاري تختي کہان ہي؟" اسنے شرمندہ هوکر بہانے بنانے شروع کئے ۔ امیرالمومنین نے اپني عبا کے نیچے سے ایک تختي نکال کر ہلال کو دي اؤر کہا کہ " ہلال کي تختي یہ ہي" ۔ جب وہ دوسرے دن آیا ' تو اس کے پاس کوئي اؤر تختي تھي ۔ امیر المومنین نے نئي تختي دیکھ کر اس سے سوال کیا کہ " ابو القمر! تمھاري وہ کل والي تختي کہان گئي ؟" اس نے جواب دیا کہ " مین نے اسے احتیاط سے ایک جگہ رکھ دیا ہي اؤر وصیت کردي ہي کہ جب مین مرون تو وہ تختي میري جلد بدن اؤر کفن کے درمیان رکھ کر میرے ہمراہ دفن کردي جائے" ۔ اؤر یہ کہہ کر اس نے اس طرح آنسوؤن کي جھڑي لگائي کہ مجلس کے بعض لوگ بھي رونے لگے ۔ امیر المومنین نے یہ کیفیت دیکھ کر کہا کہ " محب صادق ایسے هوتے ہین" اؤر حکم دیا کہ اسے اؤر اس کے بیٹون کو گھوڑے ' مال و زر اؤر خلعتین دي جائین *

بخشش مال و دولت ان کے لئے ایک آسان سي بات تھي ؛ کیونکہ زیادہ خرچ کرنا ان کي طبیعت ہي مین تھا ۔ ان کے هان مختلف طریقون سے آمدني هوتي تھي ۔ ان مین سے مختلف مقامات کے خراج بھي تھے ' جو ان کو وصول هوتے تھے ۔ صرف افریقیہ ہي سے اتنا خراج وصول هوتا تھا کہ جو ہر سال ڈیڑھ سو خچرون پر لادا جاتا تھا ۔ علاوہ اس کے مفصلۂ ذیل مقامات سے بھي خراج آتا تھا :—

(۱) بجایه اؤر اس کے اعمال • (۲) تلمسان اؤر اس کے اعمال • (۳) المغرب • اس نام سے ان کے هان وہ ملک موسوم تها جو رباط تازا نامي شهر سے شهر مکناسة الزيتون تک پهيلا هوا تها • اسکا طول و عرض تقريباً سات مراحل کے برابر تها • جهان تک مجهے علم ہي' يه ملک روئے زمين کے باقي تمام ممالک سے زيادہ سرسبز و شاداب' اؤر به لحاظ انهار و اشجار اؤر بقول و رياحين کے بهترين ہي • (۴) شهر سلا اؤر اس کے اعمال • (٥) شهر سبته اؤر اس کے اعمال • يه اعمال به درجة غايت وسيع و ضخيم ہين ؛ کيونکه تمام بلاد غمارہ اسي مين شامل ہين' اؤر جيسا که ہم کهه چکے ہين' وہ طول و عرض مين تقريباً بارہ مراحل ہي • (٦) تمام جزيرہ نمائے اندلس' جس کا آغاز بلاد مسلمين کي انتهاء ہي' جو روميون کي سرزمين سے جا ملتا ہي • دوسري طرف اسکي آخري سرحد بهي روميون کے ملک سے ملحق ہي جهان اعمال شلب واقع ہين • اس کا طول و عرض تقريباً چوبيس مراحل ہي • اس تمام سرزمين مين کوئي شخص ان سے تنازع نهين کرتا' اؤر نه کسي مين يه طاقت ہي که وهان سے ايک درم بهي مراکش اؤر اس کے اعمال تک پهنچنے سے روک سکے • اعمال مراکش مين بهي نهايت فراخ حالي ميسر ہي' کيونکه اس کے قريب بڑے بڑے قبائل اؤر شهر آباد ہين • المغرب کے کسي بادشاہ کے پاس اس قدر مال و زر نهين پهنچتا تها جسقدر ابو يعقوب کے هان آتا تها • ميرے ايک دوست' جو بيوت الاموال کے متولي تهے' سنه ٦١١ کے آغاز مين مجهه سے بيان کرتے تهے که "مين نے ايسے بے شمار سربمهر خريطے ديکهے ہين جو امير المومنين ابو يعقوب کے پاس جا رهے تهے •"

ابو يعقوب کے زمانے مين سنه ٥٧٤ کے اواخر مين پهلي مرتبه * غُزّ آئے' اؤر ابو يوسف کے آخري زمانے تک ان کي جماعت کي تعداد برابر ترقي پذير رهي •

---

* غُزّ ترکون کے ايک قبيلے کا نام هی • (مترجم)

ابو یعقوب کا تمام زمانہ گویا عید اوؔر شادي کا زمانہ تھا۔ تر و تازگي' امن و آسائش' کثرت رزق اوؔر وسعت معیشت عام باتین تھین۔ اہل المغرب نے ایسے دن کبھي نہین دیکھے۔ ابو یوسف کي امارت کے شروع زمانے مین بھي خوش عیشي' خوش باشي اوؔر مرفۃ الحالي کي یہي حالت تھي *

سنہ ۷۹ مین ابو یعقوب نے پھر جنگ کي تیاري کي۔ تمام میدانون اوؔر پہاڑون کے المصامدہ اوؔر عرب وغیرہ کو دعوت جنگ دي' اوؔر ایک فوج تیار کرکے جزیرہ نمائے اندلس کے قصد سے روانہ ہوئے۔ سمندر کو عبور کرکے حسب عادت شہر اشبیلیہ پہنچے' جو ان کي اوؔر ان کے امراء و اولاد کي فرود گاہ تھي۔ جب اچھي طرح سستا چکے اوؔر تمام سامان سے لیس ہو گئے' تو شہر شنترین (اعادھا اللہ للمسلمین) کي طرف روانہ ہوئے۔ شہر شنترین اندلس کے مغرب مین واقع ہي' اوؔر نہایت مضبوط و مصئون شہر ہي۔ اس کا ذکر اس سے قبل دولت لمتونیہ کے باب مین آچکا ہي۔ آج کل اس پر اوؔر اسکے ساتھ اوؔر کئي شہرون پر ایک عیسائي بادشاہ ابن الریق نام حکمران ہي (لعنہ اللہ)۔ غرضیکہ امیرالمومنین اپني افواج کو ہمراہ لئے ہوئے وہان جاکر قیام پذیر ہوئے' اوؔر اسکے درختون کي قطع و برید اوؔر زروع کي تخریب کرکے نہایت شد و مد سے تاخت و تاراج شروع کي۔ جب ابن الریق (لعنہ اللہ) کو معلوم ہوا کہ ابو یعقوب اس پر حملہ آور ہونے والے ہین' اوؔر یقین ہو گیا کہ وہ عنقریب پہنچا ہي چاہتے ہین' مگر اتني تاب و طاقت بھي نہ تھي کہ ان کا مدافعہ کرتا یا ان کے مقابلے کے لئے نکلتا' اس لئے اس سے یہي بن پڑا کہ اپنے اعیان دولت' سرداران لشکر اوؔر تمام حوالي موالي کو جمع کرکے شنترین مین داخل ہوا۔ پھر شہر مین ہر طرح کا سامان خور و نوش مہیا کیا' اسلحہ تیار کئے' اوؔر جو جو کچھ درکار تھا بھر لیا۔ بعد ازان ڈھالین' کمانین اوؔر دیگر آلات حرب بہم پہنچاکر

ہلال کا ایک بیٹا مجھ سے کہتا تھا کہ " میرے والد یہ واقعہ بیان کرتے تھے کہ " مین نے ایک مرتبہ رات کو یہ خواب دیکھا کہ امیر المومنین ابو یعقوب نے مجھے ایک کنجي دي ہي ۔ صبح ہوئي تو کیا دیکھتا ہون کہ ان کا قاصد مجھے بلانے آیا ہي ۔ مین سوار ہوکر قصر کو گیا' اور امیر المومنین کي خدمت مین پہنچ کر ان کو سلام کیا ۔ انہون نے مجھ کو اپنے قریب بلایا' اور مین اسقدر قریب ہوکر بیٹھا کہ میرے کپڑے ان کے لباس سے مس کرتے تھے ۔ پھر انہون نے اپني کلاہ دراز مین سے ایک ویسي ہي کنجي نکال کر مجھے دي جیسي مین نے رات کو خواب مین دیکھي تھي' اور کہا کہ " لو یہ اپنے پاس رکھو " ۔ مجھے اس کنجي کي کیفیت دریافت کرتے ہوئے کچھ خوف سا ہوا ۔ مگر انہون نے خود ہي بولنا شروع کیا' اور کہا کہ " ابو القمر ! عامل مرسیہ نے ہمارے پاس جو کچھ مال و اسباب وغیرہ بھیجا تھا' اس مین ایک صندوق بھي تھا' جو اس نے تمھارے کسي خزانے مین پایا تھا ۔ مگر اسے یہ خبر نہ تھي کہ اس مین کیا ہي ۔ یہ کنجي اسي صندوق کي ہي' اور ہم بھي نہین جانتے کہ اس مین کیا کیا ہي " ۔

مین :- کیا امیر المومنین نے اسے اپنے سامنے کھولنے کا حکم نہین دیا ؟

امیر المومنین :- اگر ہمین اپنے سامنے ہي کھلوانا ہوتا' تو ہم یہ کنجي تمھین کیون دیتے ؟

یہ کہہ کر صندوق منگایا اور میرے پاس رکھ دیا ۔ مین نے جو اسے کھولا تو دیکھتا ہون کہ اس مین میرے والد کے زیورات اور ذخائر بھرے ہوئے ہین' جن کي قیمت چالیس ہزار دینا سے بھي زائد تھي " ۔

اسي طرح کا ایک اور قصہ ہي ۔ جب امیر المومنین نے رومیون پر حملہ کرنے کا قصد کیا' تو علماء کو حکم دیا کہ جہاد کے متعلق تمام احادیث جمع کرین' تاکہ الموحدون کو پڑھادي جائین ۔ چنانچہ

الموحدون کي يه عادت اب تک جاري هي ۔ انکے حکم کے مطابق تمام علماء احاديث جمع کرکے اميرالمومنين کے پاس لائے ' اور وه هر روز خود تمام الموحدون کو لکهوايا کرتے تهے ۔ هر موحد اور سردار ايک تختي اپنے همراه لاتا تها ' جس پر وه احاديث لکه ليتا تها ۔ ايک دن هلال مذکور بهي آيا ؛ مگر اسکے پاس کوئي تختي نه تهي ۔ جب اميرالمومنين لکهوانے لگے ' تو اور سب نے اپني اپني تختيان نکالين ' مگر هلال کے پاس تو تهي هي نهين وه نکالتا کيا ۔ وزيرنے اس سے کها که " ابوالقمر! تمهاري تختي کهان هي؟" اسنے شرمنده هوکر بهانے بنانے شروع کئے ۔ اميرالمومنين نے اپني عبا کے نيچے سے ايک تختي نکال کر هلال کو دي اور کها که " هلال کي تختي يه هي " ۔ جب وه دوسرے دن آيا ' تو اس کے پاس کوئي اور تختي تهي ۔ اميرالمومنين نے نئي تختي ديکه کر اس سے سوال کيا که " ابوالقمر! تمهاري وه کل والي تختي کهان گئي ؟ " اس نے جواب ديا که " مين نے اسے احتياط سے ايک جگه رکه ديا هي اور وصيت کردي هي که جب مين مرون تو وه تختي ميري جلد بدن اور کفن کے درميان رکهکر ميرے همراه دفن کردي جائے " ۔ اور يه کهه کر اس نے اس طرح آنسوؤن کي جهڑي لگائي که مجلس کے بعض لوگ بهي رونے لگے ۔ اميرالمومنين نے يه کيفيت ديکه کر کها که " محب صادق ايسے هوتے هين " اور حکم ديا که اسے اور اس کے بيٹون کو گهوڑے ' مال و زر اور خلعتين دي جائين *

بخشش مال و دولت ان کے لئے ايک آسان سي بات تهي ؛ کيونکه زياده خرچ کرنا ان کي طبيعت هي مين تها ۔ ان کے هان مختلف طريقون سے آمدني هوتي تهي ۔ ان مين سے مختلف مقامات کے خراج بهي تهے ' جو ان کو وصول هوتے تهے ۔ صرف افريقيه هي سے اتنا خراج وصول هوتا تها که جو هر سال ڈيڑه سو خچرون پر لادا جاتا تها ۔ علاوه اس کے مفصلۂ ذيل مقامات سے بهي خراج آتا تها :-

(۱) بجایه اور اس کے اعمال ۔ (۲) تلمسان اور اس کے اعمال ۔ (۳) المغرب ۔ اس نام سے ان کے ھان وہ ملک موسوم تھا جو رباط تازا نامي شہر سے شہر مکناسۃ الزیتون تک پھیلا ہوا تھا ۔ اسکا طول و عرض تقریباً سات مراحل کے برابر تھا ۔ جہان تک مجھے علم ہي' یہ ملک روئے زمین کے باقي تمام ممالک سے زیادہ سرسبز و شاداب' اور بہ لحاظ انہار و اشجار اور بقول و ریاحین کے بہترین ہي ۔ (٤) شہر سلا اور اس کے اعمال ۔ (٥) شہر سبتہ اور اس کے اعمال ۔ یہ اعمال بہ درجۂ غایت وسیع و ضخیم ہین ؛ کیونکہ تمام بلاد غمارہ اسي مین شامل ہین' اور جیسا کہ ہم کہہ چکے ہین' وہ طول و عرض مین تقریباً بارہ مراحل ہي ۔ (٦) تمام جزیرہ نمائے اندلس' جس کا آغاز بلاد مسلمین کي انتہاء ہي' جو رومیون کي سرزمین سے جا ملتا ہي ۔ دوسري طرف اسکي آخري سرحد بھي رومیون کے ملک سے ملحق ہي جہان اعمال شلب واقع ہین ۔ اس کا طول و عرض تقریباً چوبیس مراحل ہي ۔ اس تمام سرزمین مین کوئي شخص ان سے تنازع نہین کرتا' اور نہ کسي مین یہ طاقت ہي کہ وھان سے ایک درم بھي مراکش اور اس کے اعمال تک پہنچنے سے روک سکے ۔ اعمال مراکش مین بھي نہایت فراخ حالي میسر ہي' کیونکہ اس کے قریب بڑے بڑے قبائل اور شہر آباد ہین ۔ المغرب کے کسي بادشاہ کے پاس اس قدر مال و زر نہین پہنچتا تھا جسقدر ابو یعقوب کے ھان آتا تھا ۔ میرے ایک دوست' جو بیوت الاموال کے متولي تھے' سنہ ٦١١ کے آغاز مین مجھ سے بیان کرتے تھے کہ "مین نے ایسے بے شمار سربمہر خریطے دیکھے ہین جو امیر المومنین ابو یعقوب کے پاس جا رہے تھے ۔"

ابو یعقوب کے زمانے مین سنہ ٥٧٤ کے اواخر مین پہلي مرتبہ * غُزّ آئے' اور ابو یوسف کے آخري زمانے تک ان کي جماعت کي تعداد برابر ترقي پذیر رھي ۔

---

* غُزّ ترکون کے ایک قبیلے کا نام ھی ۔ (مترجم)

ابو یعقوب کا تمام زمانہ گویا عید اور شادی کا زمانہ تھا۔ تر و تازگی، امن و آسائش، کثرت رزق اور وسعت معیشت عام باتین تھین۔ اہل المغرب نے ایسے دن کبھی نہین دیکھے۔ ابو یوسف کی امارت کے شروع زمانے مین بھی خوش عیشی، خوش باشی اور مرفہ الحالی کی یہی حالت تھی *

سنہ ۷۱ مین ابو یعقوب نے پھر جنگ کی تیاری کی۔ تمام میدانون اور پہاڑون کے المصامدہ اور عرب وغیرہ کو دعوت جنگ دی، اور ایک فوج تیار کرکے جزیرہ نمائے اندلس کے قصد سے روانہ ہوئے۔ سمندر کو عبور کرکے حسب عادت شہر اشبیلیہ پہنچے، جو ان کی اور ان کے امراء و اولاد کی فرود گاہ تھی۔ جب اچھی طرح سستا چکے اور تمام سامان سے لیس ہوگئے، تو شہر شنترین (اعادھا اللہ للمسلمین) کی طرف روانہ ہوئے۔ شہر شنترین اندلس کے مغرب مین واقع ہے، اور نہایت مضبوط و مصئون شہر ہے۔ اس کا ذکر اس سے قبل دولت لمتونیہ کے باب مین آچکا ہے۔ آج کل اس پر اور اسکے ساتھ اور کئی شہرون پر ایک عیسائی بادشاہ ابن الریق نام حکمران ہے (لعنہ اللہ)۔ غرضیکہ امیرالمومنین اپنی افواج کو ہمراہ لئے ہوئے وہان جاکر قیام پذیر ہوئے، اوراسکے درختون کی قطع و برید اور زروع کی تخریب کرکے نہایت شد و مد سے تاخت و تاراج شروع کی۔ جب ابن الریق (لعنہ اللہ) کو معلوم ہوا کہ ابو یعقوب اس پر حملہ آور ہونے والے ہین، اور یقین ہوگیا کہ وہ عنقریب پہنچا ہی چاھتے ہین، مگر اتنی تاب و طاقت بھی نہ تھی کہ ان کا مدافعہ کرتا یا ان کے مقابلے کے لئے نکلتا، اس لئے اس سے یہی بن پڑا کہ اپنے اعیان دولت، سرداران لشکر اور تمام حوالی موالی کو جمع کرکے شنترین مین داخل ہوا۔ پھر شہر مین ہر طرح کا سامان خور و نوش مہیا کیا، اسلحہ تیار کئے، اور جو جو کچھ درکار تھا بھر لیا۔ بعد ازان ڈھالین، کمانین اور دیگر آلات حرب بہم پہنچاکر

شہر کي فصيلون پر سامان حرب چڑھايا اؤر اس امر کا يقين کر ليا
کہ شہر پوري طرح مدافعت کے لئے تيار ہي ۔ چنانچہ جب ابو يعقوب
وھان پہنچے تو انہون نے شہر کو اسي حالت مين پايا ۔ اس شہر کي بغل
مين اندلس کا مشہور دريا تاجُوا بہتا ہي ۔ جيسا کہ ہم بيان کر چکے
ہين ' ابو يعقوب نے سختيان ڈھانے اؤر شہر کو خوراک سے محروم کرنے
مين کوئي دقيقہ نہ اٹھا رکھا ۔ جہان تک ہو سکا ہر قسم کا سامان اؤر
ذرائع مدد بالکل منقطع کر دئے ۔ مگر اہل شہر بيش از پيش مضبوط '
طاقتور اؤر دلير ہوتے چلے گئے ۔ اُدھر مسلمانون کو ايک تو يہ خوف تھا
کہ شدت کي سردي شروع ہونے والي ہي (کيونکہ يہ تمام واقعہ فصل
خريف کے آخر مين پيش آ رہا تھا) ' اؤر يہ بھي ڈر تھا کہ کہين دريا
اؤر زيادہ نہ بڑھ جائے اؤر اسے عبور کرنا اؤر مدد حاصل کرنا مشکل ہو جائے ۔
سب نے اميرالمومنين کو اشبيليہ واپس جانے کا مشورہ ديا اؤر کہا
کہ جب زمانہ پھر موافق ہوگا تو دوبارہ آجائينگے ۔ انہون نے کچھ اس
طرح کي باتين کين کہ اميرالمومنين کو تقريباً يقين دلا ديا کہ شنترين
گويا ان ہي کے ہاتھ مين ہي اؤر کوئي اسے واپس نہين لے سکتا ۔ انہون نے
اس رائے کو قبول کر ليا ' اؤر ان سے موافقت کرتے ہوئے کہا کہ " اچھا ہم
انشاء اللہ کل يہان سے واپس روانہ ہو جائينگے " ۔ انکا يہ قول ابھي زيادہ
مشہور نہ ہونے پايا تھا ' کيونکہ انہون نے صرف خاص خاص لوگون کي
جماعت سے ايسا کہا تھا ۔ مگر سب سے پہلے ابو الحسن علي بن عبد اللہ
بن عبد الرحمان ' المعروف بہ مالقي ' نے خيمون کو اکھاڑنا اؤر کوچ کا
سامان کرنا شروع کيا ۔ اس شخص کے باپ کا ذکر عبد المومن کے قضاۃ
مين ہو چکا ہي ۔ يہ الموحدون کے ھان معتبر شخص خيال کيا جاتا تھا '
اؤر خطيب ہونے کي حيثيت سے " خطيب الخلافت " کہلاتا تھا ۔
اسے علوم فقہ ' حديث ' شعر اؤر کتابت مين مہارت تامّہ حاصل تھي ۔
غرض جب اؤر لوگون نے ديکھا کہ ابو الحسن اپنا خيمہ اکھاڑ رہا ہي تو '

چونکہ وہ جانتے تھے کہ ابو الحسن بڑے رتبے کا شخص ہي اؤر حالات سے خوب واقف رھتا ہي ' انھون نے بھي اپنے خيمے اکھارنے شروع کردئے ۔ نتيجہ يہ ھوا کہ لوگون نے کچھہ تو اس خيال سے کہ ھجوم ھو جائيگا ' اؤر کچھہ اس نيت سے کہ قيام کے لئے بہترين جگہ مل جائے ' جلد جلد خيمے اکھارے اؤر لاد لاد کے چل دئے ۔ اسي طرح فوج کا اکثر حصہ دريا کو عبور کر گيا ' اؤر صرف وہ لوگ باقي رہ گئے جو اميرالمومنين کے خيمون کے قريب رھتے تھے ۔ وہ لوگ رات بھر وھين رھے ' اؤر اميرالمومنين کو بھي مطلق علم نہ ھوا کہ فوج مين کيا کچھہ ھو رھا ہي ۔ اُدہر جب روميون نے ديکھا کہ لشکر اسلام دريا کو عبور کرکے واپس جا رھا ہي ' اؤر يقين کرليا کہ ابو يعقوب اؤر ان کے مسلمان ہمراہي کوچ کر رھے ہين ' تو ان کے انتشار و افتراق کو ديکھہ کر موقع کو غنيمت جانا اؤر يکبارگي مسلمانون پر ٹوٹ پڑے ۔ اپنے قريب کے مسلمانون کو شکست ديتے ھوئے وہ اميرالمومنين کے خيمون تک پہنچ گئے ۔ دروازون پر جو سرداران لشکر تعينات تھے ' وہ اؤر اکثر اعيان اندلس جو وھان موجود تھے سب شہيد ھوئے اؤر ابو يعقوب اکيلے رہ گئے ۔ ان پر حملہ کيا گيا ۔ غنيم کے ايک شخص نے ان کي ناف کے نيچے ايک نيزہ مارا ' جس سے وہ چند ايام کے بعد فوت ھوگئے ۔ آخر مسلمانون نے مقابلہ شروع کيا ' اؤر روميون کو ہزيمت کھاکر مجبوراً اپنے شہر کي طرف بھاگنا پڑا ۔ ادھر مسلمانون نے اميرالمومنين کو اسي طرح زخم کي حالت مين ہمراہ ليکر دريا کو عبور کيا ' اؤر ان کو ايک محافے مين لٹاکر سفر کرنے لگے ۔ اميرالمومنين نے لوگون کي اس نقل بيجا کا سبب دريافت کيا ' جس کي وجہ سے ان کو يہ روز بد ديکھنا پڑا تھا ۔ چنانچہ جو کچھہ ابو الحسن مالقي نے کيا تھا ان کو بتايا گيا ۔ اس کے جواب مين انھون نے صرف يہ تہديدي فقرہ کہا کہ " انشاء اللہ وہ اس کا پھل پائيگا " ۔ ابو الحسن کو اميرالمومنين کے اس فقرے کي اطلاع ھوئي تو وہ بھاگ کھڑا ھوا '

اور سیدھا شنتریں جاکر وھان کے بادشاہ ابن الربق کے ھان پناہ گزین ھوگیا۔ اس نے ابو الحسن کی ہر طرح خاطر و مدارات اور عزت افزائی کی اور رزق وسیع مہیا کردیا۔ وہ مدت تک وھان اسی طرح عزت و آبرو کے ساتھ رھا۔ اس عرصے مین پھر شیطان نے انگلی دکھائی، اور اس نے الموحدون کو ایک خط لکھا، جس مین ان سے رحم کی درخواست کی، اور جن اعیان سلطنت سے وہ واقف تھا ان سے سفارش چاہی۔ اسی ضمن مین اس نے شہر شنتریں کے ضعف کا بھی ذکر کیا اور لکھا کہ "اگر تم اب کے پھر ایک رات کے لئے بھی آکر محاصرہ کرلو تو ضرور فتح پاؤ"۔ اسکے علاوہ وھان کی چند اور خفیہ باتین بھی تحریر کین، جن سے وہ اس وقت تک آگاہ نہ تھے۔ یہ سب کچھ لکھ لکھا کر وہ ابن الربق کے پاس گیا، اور کہا کہ "میرا ارادہ ہے کہ اپنے اہل و عیال کو ایک خط لکھون، جس مین ان کو اپنی صحت و سلامت اور اس عزت و مکرمت اور احسان کی خبر دون جو آپ مجھ پر فرما رھے ہین: تا کہ ان لوگون کو میری خیر و عافیت وغیرہ کی طرف سے اطمینان ھو جائے۔ اور مین چاھتا ھون کہ آپ ایک شخص میرے ہمراہ کردین جو اس خط کو بلاد مسلمین کی ابتداء حد تک لیجائے"۔ ابن الربق نے منظور کرلیا، اور ابو الحسن نے اپنا خط تیار کرلیا۔ ایک کافر شخص، جو ابو الحسن کی خدمت اور تہیۂ ما یحتاج کے لئے مقرر کیا گیا تھا، عربی زبان جانتا تھا؛ مگر اس نے اس مین کبھی گفتگو نہ کی تھی، البتہ عربی تحریر پڑھ سکتا تھا۔ ایک مرتبہ ابو الحسن اپنے کسی ضروری کام کے لئے کہین گیا؛ مگر اس خط کو اسی طرح کھلا ھوا چھوڑ گیا اور اسے مطلق خیال نہ آیا کہ یہ کافر عربی جانتا ہے، ممکن ہے کہ وہ خط پڑھ لے۔ وہ تو اُدہر گیا، اِدہر اس کافر نے وہ خط دیکھا اور اس مین وہ عبارت پڑھی جس پر خط کا اصل مقصود موقوف تھا۔ جب وہ خط کی اصلی غرض سے واقف ھوگیا، تو وھان سے سیدھا

بادشاہ کے پاس گیا اور کچا چٹھا کہہ سنایا ۔ اس اثناء میں وہان ابو الحسن نے خط بند کرکے مہر لگائی اور اپنے ایک غلام کو دیا کہ لے جائے ۔ وہ غلام خط لے کر روانہ ہوا ؛ مگر ابھی ایک منزل بھی طی نہ کرنے پایا تھا کہ اسے وہین رک جانے کا حکم ہوا اور خط اس سے لے لیا گیا ۔ جب وہ خط بادشاہ کے پاس پہنچا ' تو اس نے شہر کے مسلمانون کو جمع کرکے ان کو دکھایا اور کہا کہ پڑھو اس مین کیا لکھا ہی ۔ ابو الحسن بھی پیش کیا گیا ' اور بادشاہ نے اپنے ترجمان سے کہا کہ " اس سے پوچھو کہ تم نے میرے انعام و اکرام اور جود و احسان کے بدلے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہی اس کے بارے مین تم کیا کہتے ہو ؟ " ابو الحسن نے جواب دیا کہ " تیرا احسان و اکرام مجھے اس بات سے مانع نہین ہی کہ مین اپنے اہل دین کی خیر خواہی کرون اور جو کچھ ان کے لئے مصلحتاً بہتر ہو اس سے ان کو آگاہ کرون " ۔ انہون نے کہا کہ " بہتر ہی کہ اسے جلوا دیا جائے " ۔ چنانچہ بادشاہ نے اسے جلوا دیا *

ادھر امیر المومنین یعقوب کا یہ ہوا کہ اہل فوج ان کو حالت زخم ہی مین لے کر روانہ ہوئے ۔ زخم کی تکلیف برابر رو بہ شدت تھی ۔ ابھی دو یا تین شبانہ روز ہی سفر کرنے پائے تھے کہ انہون نے انتقال کیا : رحمہ اللہ ۔ ایک شخص نے ' جو سفر مین ان کے ہمراہ تھا ' مجھ سے بیان کیا ہی کہ مغرب اور عشا کے مابین لشکر مین یہ آواز سنی گئی کہ " الصلاۃ علی الجنازۃ ! جنازۃ رجل ! " سب نے نماز جنازہ ادا کی ؛ مگر خواص دولت کے سوا کسی کو علم نہ تھا کہ کس پر نماز پڑھی جا رہی ہی ۔ پھر ان کو اشبیلیہ لے گئے ' اور حصول صبر کے بعد ان کو ایک تابوت مین رکھ کر ان کے غلام کافور کے ہمراہ تینملل کو بھیج دیا ' جہان وہ اپنے والد عبد المومن اور ابن تومرت کے قریب مدفون ہوئے ۔ ان کی وفات غروب آفتاب سے کچھ پہلے ہی ساتوین رجب سنہ ۵۸۰ مین بروز شنبہ واقع ہوئی ۔ مجھے انکے بیٹے ابو زکریا یحیی (رحمہ اللہ)

سے معلوم ہوا کہ وہ اپني وفات کے چند ماہ پیشتر سے اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے :—

طوي الجديدان ما قد كنت انشره
و انكرتني ذوات الاعين النُجل

ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن

ان کا نام یعقوب بن یوسف بن عبد المومن بن علي ' اور کنیت ابو یوسف تھي ۔ ان کي والدہ ایک رومیہ خاتون تھین ' جن کا نام ساحِرْ تھا ۔ ان کے والد کي حین حیات اور ان ہي کے حکم سے ان سے بیعتہ کي گئي تھي ۔ جس وقت امر حکومت ان کے سپرد ہوا ہي اس وقت ان کي عمر بتیس سال کي تھي ۔ ان کے والد کي وفات سے لیکر خود ان کي وفات (ماہ صفر سنہ ٥٩٥) تک ' ان کي حکومت کا زمانہ سولہ سال ' آٹھہ ماہ اور چند ایام کا ہوا ۔ اُس وقت ان کي عمر اڑتالیس سال کي تھي ' اور کبر سني انکے خط و خال پر اپنا رنگ جما چکي تھي

ان کي صفات

ان کا چہرہ نہایت صفائي کے ساتھہ گندم گون اور کسي قدر طول لئے ہوئے خوبصورت تھا ۔ چشم و دہن فراخ تھے ' جسم کا رنگ کھلا ہوا سرخ تھا ' آنکھین شدید سرمگین تھین ' داڑھي گول ' اور اعضا ضخیم و مضبوط تھے ۔ وہ بلند آواز ' بسیار گفتار ' صحیح اللہجہ اور حسین الکلام آدمي تھے ۔ ان کا ذہن صحت امور کي طرف اس طرح منتقل ہوتا تھا کہ کسي امر کے متعلق ان کو جو کچھہ خیال ہوتا تھا انجام کار وهي صحیح ثابت ہوتا تھا ۔ وہ تمام معاملات مین وسیع تجربہ رکھتے تھے اور شر و خیر کے اصول و فروع کو بخوبي سمجھتے تھے ۔ اپنے والد کے زمانے

مین اس عمدگي سے وزارت کرتے تھے کہ امور سلطنت مین شافي و کافي طور پر بحث کرتے تھے ۔ عُمال ' ولاۃ ' قضاۃ اۋر دیگر تمام اہم ملازمین کے احوال کا مطالعہ نہایت حسن لیاقت سے کرتے تھے ' اۋر ان سے جو جو تجربے حاصل ہوتے تھے ان کي بناء پر کمال حسن تدبیر سے کام لیتے تھے ۔ اۋر یہي وجہ تھي کہ ان کي وزارت کے دوران مین تمام امور مملکت اقتضاء زمانہ کے مطابق راست و مستقیم اۋر اقتضاء ملک کے موافق چست و درست ہوگئے تھے *

ان کي اولاد

ان کي اولاد مین محمد (جو ولي عہد تھے اۋر جن کي ولادت اۋر وفات وغیرہ کا ذکر بعد مین ہوگا) ' ابراہیم ' عبد اللہ ' عبد العزیز ' ابوبکر ' زکریا ' ادریس ' عیسیٰ ' موسیٰ ' صالح ' عثمان ' یونس ' سعد ' مساعد ' حسن ' اۋر حسین ایسے تھے جو ان کي وفات کے بعد تک زندہ تھے ۔ مگر ان کي حیات ہي مین چند لڑکے انتقال کرگئے تھے ۔ ان کے علاوہ لڑکیان بھي بکثرت تھین ۔

ان کے وزراء

(۱) ابو حفص عمر بن ابي زید ہنتاتي ۔ یہ اپني موت تک وزیر رہے ۔ ان کے بعد

(۲) ابو بکر بن عبد اللہ بن ابي حفص عمر اینتي وزیر ہوئے ۔ یہ اس وقت تک وزیر رہے کہ جب انہون نے بلاد روم مین جام شہادت نوش کیا ' جس واقعہ کا ذکر بعد مین ہوگا *

ان کي موت کے بعد امر وزارت کچھ متذبذب حالت مین رہا ' اۋر آخر الامر

(۳) ابو عبد اللہ محمد بن ابو بکر بن الشیخ ابو حفص کا انتخاب عمل مین آیا ۔ ان کو اُن کے ہان عموماً " الفیل " (ہاتھي) کے لقب

سے یاد کیا جاتا تھا' اؤر یہ وزیر شہید مذکور کے چچیرے بھائي تھے • انہون نے چند ایام وزارت کرنے کے بعد اپنے ہي اختیار سے عہدے کو ترک کرکے نواحي اشبیلیہ کا راستہ لیا' اؤر اپنا عام لباس اتارکر ایک عباہ پہن لي اؤر زہد اختیار کرلیا • ایک شخص کو ان کي تلاش میں روانہ کیا گیا' جو ان کو واپس تولے آیا؛ مگر پھر عہدۂ وزارت ان کے سپرد نہیں ہوا بلکہ

(۴) ابو زید عبد الرحمان ابن موسي ابن یُوجّان ہنتاتي کو دیا گیا' جو امیر المومنین ابو یوسف کي وفات کے بعد انکے بیٹے ابو عبد الله کے عہد میں کچھ عرصہ تک وزیر رہنے کے بعد معزول کئے گئے *

ان کے حاجب

(۱) ان کا غلام' عنبر خصي؛ پھر (۲) ریحان خصي • یہ بھي ان کا غلام ہي تھا اؤر اپني موت تک حاجب رہا • اس کے بعد امیر المومنین نے (۳) اپنے بیٹے عبد الله کو حاجب بنایا' اؤر وہ آخر وقت تک حاجب رہا *

ان کے کُتاب

(۱) جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہي' ابوالفضل جعفر المعروف بہ ابن محشوہ ان کے والد کے ہان کاتب تھے • وہ براعت تحریر' وسعت روایت' غزارت حافظہ اؤر ذکاوت نفس کي صفات کے جامع تھے' اؤر اپني موت تک کاتب کے عہدے پر رہے • ان کے بعد

(۲) ابو عبد الله محمد بن عبد الرحمان بن عیاش کاتب ہوئے' جو بلاد اندلس میں اعمال مریہ کے شہر برشالہ کے رہنے والے تھے • الموحدون کے قیام امر کے زمانے سے اس وقت تک کوئي کاتب ایسا نہیں ہوا جو ابو عبد الله بن عیاش کي طرح اپنے بادشاہون کے طریقون سے واقف ہو' جو کچھ ان کے دل میں ہو وھي ادا کرے اؤر ان کے اصلي

رویه کے مطابق چلے ؛ کیونکه ان بادشاهون کے طریقے کچھ اس نوعیت کے تھے کہ کاتبون کے طریقون کے خلاف پڑتے تھے ۔ ابن عیاش کے بعد جس قدر کاتب آئے ' چونکه وہ ان کے طریق کو به خوبي سمجھ گئے تھے اس لئے ' انہون نے بھي وهي مسلک اختیار کیا ۔ ابو عبد الله ابن عیاش نے نه صرف ابو یوسف یعقوب کے هان کتابت کي ' بلکه ان کے بیٹے محمد اور ان کے پوتے یوسف کے زمانے مین بھي یہي خدمت انجام دي ۔ جب مین سنه ۶۱۴ مین ان مقامات سے روانه هوا هون تو وہ زندہ تھے ۔ بعد مین سنه ۶۱۱ مین مجھے ان کے انتقال کي خبر معلوم هوئي ' جب که مین ملک مصر مین تها *

یه دونون کاتب صرف کاتب انشاء تھے ۔ کُتاب جیش مین سے ایک شخص تها ' جو الکباشي کہلاتا تها ۔ مین اس کا نام بھولتا هون ۔ اور اس سے پہلے ابو الحسن بن مُغن کاتب تها ۔ الکباشي امیرالمومنین ابو یوسف کي وفات تک کاتب الجیش رها *

ان کے قضاۃ

(۱) ابو جعفر احمد بن مُضاء ' جن کا ذکر پہلے هوچکا هي ' تا دم مرگ قاضي رهے ۔ ان کے بعد

(۲) ابو القاسم احمد بن محمد قاضي هوئے ' جو فقیه و محدث بقي بن مخلد کي اولاد مین سے تھے ' جو امام احمد بن حنبل سے روایت کرتے تھے ۔ ان کا ذکر دولت اموي کے بیان مین امیر محمد بن عبد الرحمان بن الحکم بن هشام بن عبد الرحمان بن معاویه کے عهد حکومت مین هو چکا هي ۔ یه ابو القاسم امیرالمومنین ابو یوسف کي وفات تک ' اور بعد ازان ان کے بیٹے محمد کے عهد مین بھي کچھ زمانے تک قاضي رهے *

ان کي بيعت کے حالات کا خلاصه

جيسا که هم کهه چکے هين' اميرالمومنين ابو يعقوب نے شهر شنترين سے چند مراحل کے فاصلے پر وفات پائي تهي . مگر انکي وفات کو اشبيليه پهنچنے تک پوشيده رکها گيا تها . ايک سواري پر اميرالمومنين کا محافه رکها هوا تها' اور محافه پر ايک سبز پرده لتکا هوا تها . ان کے همراهي برابر اس محافه کے ساتهه ساتهه چلتے رهے' اور حسب عادت کبهي پيدل چلتے اور کبهي سوار هو جاتے . اشبيليه پهنچکر انهون نے اميرالمومنين ابو يعقوب کي جانب سے يه اعلان کيا که انکے صاحبزادے ابو يوسف سے تجديد بيعت کي جائے . چنانچه المصامده اور کل اصناف مختلفه کے آدميون نے ان سے بيعت کي . لوگون کو بيعت کے لئے رغبت دلانے اور اس کے سرانجام دينے مين تمامتر سعي ان کے برادر عم زاد ابو زيد عبد الرحمان بن عمر بن عبد المومن هي کي تهي . مگر سب نے يه سمجهه کر بيعت کي که اميرالمومنين ابو يوسف کے والد کا حکم هي . جب ابو زيد اپنے ارادے کي تکميل سے فارغ هو چکے' تو خواص دولت سے اميرالمومنين ابو يعقوب کي وفات کا اظهار کيا . اس کے بعد ان کي عادت هوگئي که وه لوگ اپنے خلفاء کي موت کو خفيه رکهتے تهے . اور بالخصوص اس وقت اخفاء وفات مين يه مصلحت تهي که ابو يوسف کے بهائي اور چچا حکومت چاهتے تهے' اور اس بناء پر ان کو امارت کے لئے اهل نهين سمجهتے تهے که ان کے بچپن کا زمانه بري طرح گزرا تها . چنانچه' جيسا که آگے چل کر معلوم هوگا' انهين ان لوگون کے هاتهون طرح طرح کي تکاليف سے سابقه پڑا . يه بيعت عامه سنه ٥٨٠ مين هوئي *

جب ان کي امارت بالاستقلال قائم هوگئي' تو وه اپنے لشکر کو ليکر عبور بحر کے قصد سے روانه هوئے اور شهر سلا مين فروکش هوئے .

وهان پهنچ کر ان کي بيعت کا اتمام هوا ' اۏر ان کے چچاۏن مين سے
جنهون نے بيعت مين پس و پيش کيا تها انهون نے بهي بيعت قبول
کي ' جس کي اصل وجه يه تهي که ان کو بهت سا مال و زر اۏر وسيع
جائدادين دي گئي تهين ۔ اس کے بعد انهون نے ساحل بحر پر' اس
بلند مقام پر جو مراکش کے قريب هي ' ايک بڑا شهر آباد کرنا شروع
کيا ۔ ابو يعقوب رحمة الله عليه اس کي داغ بيل ڈال چکے تهے ۔ اۏر
اس کي حدود مقرر کرکے عمارت کا کام بهي شروع کرديا تها ۔ مگر قضاء
مبرم نے ان کو اس کے اتمام سے روک ديا ۔ اس لئے ابو يوسف نے اسے
آباد کرنا شروع کيا ۔ اس کي فصيل تيار کي ؛ اس مين ايک ايسي
وسيع ' اۏر زبردست صحن کي مسجد بنائي که اس جيسي مين نے
المغرب مين کهين نهين ديکهي ۔ اس مين انهون نے اسکندريه کے مينار
کي طرح ايک بلند مادنه بنايا ' جس پر بغير درجون کے چڑهه سکتے
تهے ۔ اس پر جانور ' مٹي ' اينٹ ' چونه ' گچ ' اۏر جس جس چيز
کي ضرورت هوتي تهي ' اوپر ليکر جاتے تهے ۔ مگر وه مسجد آج تک
مکمل نه هوسکي ؛ کيونکه ابو يوسف کي وفات کي وجه سے اس پر مدد
بند کردي گئي ' اۏر ان کے بعد محمد اۏر يوسف نے اس مين کچهه بهي
اضافه نهين کيا ۔ البته وه شهر ابو يوسف کي زندگي مين پورا هوگيا ۔
اس کي فصيل اۏر شهر پناهين مکمل هوگئين ' اۏر اکثر حصه شهر آباد
بهي هوگيا ۔ يه شهر اتنا بڑا هي که اس کا طول ايک فرسنگ هي ' مگر
عرض کم هي ۔ پهر اس شهر کے مختلف اشغال کو پورا کرکے ' اۏر المصامده
کے چند آدميون کو اس کے خرچ اۏر ديگر ضروريات کے لئے امين مقرر
کرکے ' وه وهان سے مراکش کو چلے گئے ۔ مگر شهر کي آبادي اۏر مسجد
مذکور کي تعمير کا کام برابر جاري رها *

اسي سال ' يعني سنه ۸۰ مين ' بنو ابن غانيه اپنے جزيره ميرقه سے
نکلکر بجايه پهنچے ' اۏر اس پر قابض هوکر وهان کے تمام الموحدون کو

خارج کردیا ۔ یہ سال مذکور کي چھٹي شعبان کا واقعہ ہي ۔ یہ پہلا اختلال ہي جو المصامدہ مین واقع ہوا ' اور اسکا اثر آج یعني سنہ ٦٢١ تک باقي ہي *

اس قوم ' یعني بنو غانیہ ' کي مختصر تاریخ یہ ہي کہ امیرالمسلمین علي بن یوسف بن تاشفین نے دو آدمیون کو اندلس بھیجا تھا ۔ ایک کا نام یحییٰ اور دوسرے کا محمد تھا ۔ دونون قبیلۂ مسوفہ کے علي نامي ایک شخص کے بیٹے تھے اور' چونکہ ان کي مان کا نام غانیہ تھا اس لئے ' بنو غانیہ کہلاتے تھے ۔ یحیی ' جو ان دونون مین سے بڑا تھا ۔ ایسي ایسي نیک صفات کا جامع تھا جو کسي فرد واحد مین بمشکل جمع ہوسکتي ہین ۔ وہ ایک مرد صالح تھا' خدائے عز و جل سے ہر وقت ترسان اور اس کي عظمت و جبروت سے ہیبت زدہ رہتا تھا' اور صلحاء کا بہت احترام کرتا تھا ۔ بہ لحاظ علم و فضل وہ علم فقہ کا ایک عالي درجہ عالم تھا ' اور روایت حدیث مین نظر وسیع رکھتا تھا ۔ مزید برآن وہ ایک بہادر شہسوار بھي تھا' اور جب سوار ہوتا تھا تو بمنزلہ پانچ سو آدمیون کے خیال کیا جاتا تھا ۔ علي بن یوسف اس سے عظائم امور اور مہمات مملکت مین کام لیتے تھے ۔ اسکي بدولت خدائے تعالیٰ نے جزیرہ نمائے اندلس کو بہت کچھ بہتري و بہبودي عطا فرمائي ' اور کئي مرتبہ اسکے ذریعے سے مسلمانون پر نازل شدہ مصائب کو رفع فرمایا ۔ امیرالمسلمین نے اسے بلنسیہ کا والي مقرر کردیا تھا پھر وہان سے معزول کرکے قرطبہ کي ولایت پر مامور کیا تھا ۔ چنانچہ وہ اپنے انتقال کے وقت تک وہان کا والي رہا ۔ اور وہ وہ زمانہ تھا کہ جب المرابطون کے خلاف فتنہ کا آغاز ہي ہوا تھا ۔ مجھے یہ معلوم نہین کہ اس کے اولاد تھي یا نہین ۔ اس کا بھائي محمد اسي کي جانب سے قرطبہ کے چند اعمال کا والي تھا ۔ جب اس کا انتقال ہوگیا' تو محمد کے حالات مین اضطراب واقع ہوا' اور وہ بلاد اندلس مین اِدھر اُدھر

پھرتا رہا ۔ اسي اثناء مين المرابطون کے خلاف فتنه روز افزون بڑھ رہا تھا ؛ اور المصامده کي دعوت پھیل رہي تھي ۔ جب محمد کو زیاده خوف دامنگیر ہوا ' تو وه شہر دانیه پہنچا اور سمندر عبور کرکے جزیرۂ میرقه مین اپنے احباب اور اہل و عیال سے جاملا ۔ اس نے اپنے جزیرے پر اور اس کے ساتھ ہي قریب کے دونون جزائر ' منرقه اور یابسه پر بھي اپنا تسلط جما لیا ۔ ایک بیان یه بھي ہي که امیر المسلمین علي بن یوسف نے اسے بطور قید کے اس جزیرے مین جلا وطن کردیا تھا ۔ والله اعلم *

دیگر تمام جزائر کے مقابلے مین جزیرۂ میرقه کي زمین نہایت سرسبز ' آب و ہوا نہایت معتدل ' اور آسمان نہایت صاف ہي ۔ اس کا طول و عرض تقریباً تیس فرسنگ ہي ۔ وهان کے باشندے اس امر پر متفق القول ہین که جب سے وه جزیره آباد ہوا ہي ' انہون نے اس مین نه کبھي سانپ بچھو جیسے موذي حشرات الارض دیکھے اور نه درندے کي قسم سے بھیڑیا یا کوئي اور جانور دیکھا ' جس سے کسي طرح کے ضرر یا نقصان کا اندیشه ہوتا ۔ میرقه کے قریب اور جزائر ہین ' جن کے نام ' جیسا که اوپر ذکر ہوا ' منرقه اور یابسه ہین ۔ وه بھي سرسبزي و شادابي مین میرقه کي مانند ہین *

محمد نے ان تینون جزائر پر قبضه جماکر اپني مستقل حکومت قائم کرلي ' اور لمتونۂ اول کي طرح بنو عباس کے لئے دعوت دیتا رہا ۔ اس کي اولاد مین عبد الله ' اسحاق ' زبیر اور طلحه اور چند بیٹیان تھین ۔ اس نے اپني زندگي ہي مین اپنے بڑے بیٹے عبد الله کو اپنا ولي عہد بنایا ۔ مگر اسکے بھائي اسحاق کو رشک ہوا ؛ اور وه اپنے لشکر اور غلامون کي ایک جماعت لیکر عبد الله پر چڑھ آیا اور اسے قتل کردیا ۔ بعض کہتے ہین که وه اپنے باپ کے سامنے ہي قتل ہوا ' اور بعض کا خیال ہي که بعد مین ہوا ۔ بہرکیف ابو ابراہیم نہایت عمدگي کے ساتھ مستقل طور پر ملک پر قابض ہوگیا ۔ اس کي حالت دن بدن

بہتر ہوتی گئی ' اور لمتونہ کے باقی لوگ بھی وہاں آنے اور بادشاہ کی
حسب مقدرت احسانات و انعامات کے مورد ہونے لگے ۔ پھر کیا تھا '
ان کو ہر وقت یہی دھن رہتی تھی کہ جنگ کی جائے ' اور ہر آن
اسی کی تیاریاں ہوتی تھیں ۔ وہ ہر سال دو مرتبہ بلاد روم کا سفر کرتا '
ان کے ملک کو لوٹتا ' باشندوں کو قید کرتا اور سخت سخت اذیتیں
پہنچاتا تھا ۔ اس طرح اس نے اپنے ہمراہیوں کو خوب مالا مال کردیا ۔
ان ذرائع سے اس کو بہت قوت حاصل ہوگئی ' اور اس نے بادشاہوں
سے تشبہ شروع کردیا ۔ اسکی تمام عمر یہی کیفیت رہی ؛ اور سنہ ۷۹
کے اوائل ' یعنی ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن کے اواخر ایام میں '
فوت ہوگیا ۔ وہ الموحدون سے خط و کتابت کیا کرتا تھا ' اور ان کو
تحفے تحائف بھیجا کرتا تھا ۔ ان کے ساتھ مصالحانہ طور پر رہتا ' اور جو
کچھ لوٹ یا قید کرکے لاتا اس میں سے عمدہ اور نفیس مال و اشیاء
ان کو بھی بھیجتا تھا ۔ اس ترکیب سے اس نے الموحدون کو اپنے ملک
میں دخل دینے یا اس پر غلبہ حاصل کرنے سے باز رکھا تھا ۔ اُدھر الموحدون
کا یہ عالم تھا کہ وہ اس جزیرہ کو حقیر سمجھ کر اس کی طرف التفات
نہیں کرتے تھے ۔ مگر سنہ ۵۷۸ کے دوران میں الموحدون نے اس کو بار
بار خطوط لکھ کر اپنی اطاعت کے لئے دعوت دی اور منبروں پر سے اپنے
نام کا خطبہ پڑھنے کو کہا ؛ بلکہ ان امور کے ترک پر سزا کی دھمکی بھی
دی ۔ اس نے ان سب باتوں کا وعدہ تو کرلیا ' مگر اپنے اصحاب سے
مشورہ کیا کہ کیا کیا جائے ۔ ان میں سے اکثر نے اسے یہ مشورہ دیا کہ
" یہیں بیٹھے انکے دخل کو روک دو ' اور جن امور کی وہ تم کو دعوت
دیتے ہیں ان سے باز رہو " ۔ یہ اختلاف دیکھ کر اس نے کچھ عرصہ حالات
و کوائف کا رخ دیکھا ؛ پھر بلاد روم کا راستہ لیا ' اور وہیں شہید ہوا :
رحمہ اللہ ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہاں اس کے حلق میں ایک نیزہ
لگا تھا ' جس سے وہ وہیں شہید نہیں ہوا ' بلکہ اسے لے آئے تھے اور

اس نے اپنے قصر مین انتقال کیا ۔ واللہ اعلم ۔ اسکي اولاد مین علي (جو سب سے بڑا تھا' اور اس کے بعد اس کے امور کا منتظم ہوا)' یحیی' ابو بکر' سیر' تاشفین' محمد المنصور' اور ابراہیم تھے ۔ ابراہیم نے دمشق مین انتقال کیا' جہان وہ سلطان الملک العادل سے ملنے کو گیا تھا *

جب ابو ابراہیم اسحاق بن محمد مذکور کا انتقال ہو گیا' تو قیام امر اسکے بڑے بیٹے علي کے سپرد ہوا' جس کو اس نے ولي عہد بنا دیا تھا ۔ علي نے ایک بیڑا تیار کیا' اور سیدھا بجایہ کا قصد کیا ۔ کہتے ہین کہ اس سے پہلے بجایہ کے اعیان کي ایک جماعت نے اسے شہر پر قبضہ کرنے کي دعوت دي تھي' کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ ہرگز اپنے جزیرہ سے نکلنے کي جرأت نہ کرتا ۔ علاوہ اس کے اسے ان وجوہ سے بھي ایسا کرنے کي ہمت ہوئي کہ اس وقت الموحدون اندلس مین تھے' ابو یعقوب کي وفات کي خبر شائع ہو چکي تھي' اور وہ لوگ ابو یوسف کي بیعت کے اتمام و اکمال مین مشغول تھے ۔ اسے خیال ہوا کہ اس وقت ان لوگون کي حالت پریشان ہي اور ضروري ہي کہ ان کے آپس مین اختلاف پھیلے ۔ یہ وجہ تھي کہ اس نے میرقہ سے نکلنے کي جرأت کي؛ کیونکہ اگر یہ تمام کوائف' جو ہم نے بیان کئے ہین' موجود نہ ہوتے تو وہ ہرگز ایسا نہ کرسکتا ۔ غرضیکہ وہ شہر بجایہ مین فروکش ہوا' اور اس کے چند باشندون سے جنگ کرنے کے بعد سنہ مذکور کي چھٹي شعبان کو دوشنبہ کے دن شہر کے اندر داخل ہوا ۔ اس وقت ابو موسي عیسي بن عبد المومن وہان موجود تھا ۔ وہان کا والي وہ نہ تھا' بلکہ ابو الربیع سلیمان بن عبد اللہ بن عبد المومن تھا؛ اور ابو موسي اس وقت افریقیہ سے واپس آتے ہوئے وہان سے صرف دور رہا تھا' کیونکہ وہ اور اس کا بھائي حسن اپنے بھائي ابو یعقوب کي جانب سے افریقیہ کے والي تھے ۔ افریقیہ کے بعض نواحي مین عربون نے فساد مچایا ۔ یہ دونون

بهائي٬ ابو موسي اور حسن٬ المصامدہ٬ عرب اور دوسري افواج کو ہمراہ
لیکر ان مفسد عربون کي سرزنش کے لئے نکلے ۔ مگر افریقیہ کے لشکرنے ان
کو شکست دي٬ اور دونون بہائیون کو گرفتار کرلیا؛ اور ان کو وهین
رهنا پڑا ۔ یہ خبر ابو یعقوب تک پہنچي ۔ انہون نے عربون کے پاس پیغام
بهیجا ۔ مگر عربون نے نہایت سختي کے ساتھ مال و اسباب کا طول طویل
مطالبہ کیا ۔ آخر کار ان کے اور الموحدون کے مابین چهتیس ہزار مثقال
پر معاملہ تهیرا ۔ لیکن جب اس فیصلے کي خبر ابو یعقوب کو معلوم
هوئي٬ تو انہون نے اس رقم کو بهي زیادہ خیال کیا اور کہا کہ " یہ ایک
اور مصیبت ہي ۔ اگر ہم ان کو اتنا مال و زر دے دینگے تو وہ لوگ اور
بهي زیادہ قوي هو جائینگے اور زیادہ فساد مچائینگے "۔ آخر اس امر
پر اتفاق رائے هوا کہ ان لوگون کے لئے پیتل کے دینار بناکر ان پر سونے کي
قلعي کردي جائے ۔ چنانچہ اسي طرح کے دینار بناکر ان کو بهیج دئے گئے؛
اور انہون نے ابو علي٬ ابو موسي٬ اور ان کے تمام حشم و خدم کو رها
کر دیا ۔ تو یہ وجہ تهي کہ ابو موسي اس وقت بجایہ مین تها ۔ مگر اب
وہ عربون کي قید سے رها هوکر میرقیون کے هاتهون مین پهنس گیا ۔
علي بن اسحاق بجایہ مین سات دن تهیرا ۔ اس نے وهین جمعہ کي
نماز ادا کي٬ اور بنو عباس٬ بالخصوص امام ابو العباس احمد الناصر٬
کے لئے خطبے مین دعا کي ۔ اس کا خطیب ابو محمد عبد الحق بن
عبد الرحمان ازدي اشبیلي فقیہ و محدث تها٬ جو کتاب " الاحکام "
وغیرہ مختلف کتب کا مولف تها ۔ امیر المومنین ابو یوسف یعقوب
کو اس کي یہ حرکت سخت ناگوار هوئي٬ اور انہون نے اس کے قتل کا
ارادہ کرلیا ۔ مگر اللہ نے اسے محفوظ رکها٬ اور وہ بیمار هوکر طبعي موت
مر گیا ۔ علي بن اسحاق تاسیس امور کے بعد وهان سے نکلا٬ اور قلعۂ
بنو حماد پر حملہ آور هوکر اس پر اور اس کے تمام نواحي پر قابض هوگیا ۔
امیر المومنین یعقوب کو اس واقعہ کي خبر ملي٬ تو وہ الموحدون کو

همراه لے کر بجایه کي طرف روانه هوئے ۔ علي بن اسحاق یه اطلاع پاکر واپس هوا' اؤر بلاد الجرید کي طرف چلا ۔ اِدهر امیر المومنین بجایه کے قریب نازل هو چکے تهے ۔ وه اهل بجایه سے نهایت خنده پیشاني اؤر خوش کلامي سے پیش آئے' اؤر ان سے اس طرح گفتگو کي که ان کے دل خوش هوگئے اؤر ان کي وحشت انس سے بدل گئي ۔ اهل بجایه انکے سلوک اؤر کلام سے نهایت متعجب هوئے؛ کیونکه وه سمجهتے تهے که معامله اس کے برعکس هوگا ۔ امیر المومنین نے الموحدون کے ایک شخص' محمد ابن ابو سعید جنفیسي' کو وهان کا عامل مقرر کیا اؤر وهان سے روانه هوکر تونس پهنچے' جهان ایک زبردست فوج تیار کرکے عمر بن عبد المومن کے ایک بیٹے یعقوب کو اس کا سپه سالار بنایا ۔ اس کي وجه یه تهي که ان کے پاس ایک کپڑا تها' جس پر یه لکها تها که ان کو یعقوب نام کے ایک شخص کي همراهي مین وطا عمره نام ایک مقام پر هزیمت اٹهاني پڑیگي ۔ الغرض یه یعقوب بن عمر اپني فوج لے کر روانه هوا' اؤر تونس مین فروکش هوا ۔ وهان جنگ هوئي' اؤر حسب تحریر بالا اسي کو هزیمت هوئي ۔ سبب یه هوا که جب یعقوب بن عمر اؤر علي بن غانیه کي فوجون مین مڈبهیڑ هوئي تو الموحدون کو سخت هزیمت هوئي' اؤر جب یه لوگ بهاگتے هوئے نظر آئے تو عربون اؤر بربریون نے انکا تعاقب کیا اؤر جس جس طرح بنا ان کو قتل کرنا شروع کیا ۔ اس طرح الموحدون مین سے اکثر پیاس سے مرگئے' اؤر جو باقي بچے وه تونس کو واپس هوئے' جهان امیر المومنین موجود تهے ۔ مگر انهون نے ان لوگون کو کسي طرح کي زجر و توبیخ نهین کي' بلکه ان کي بد حالي پر اظهار همدردي کیا اؤر تسکین دي ۔ پهر انهون نے خود به نفس نفیس وهان سے نکل کر حامة دقیوس پر علي ابن غانیه کا مقابله کیا ۔ ذرا سي دیر هي مین علي کے همراهیون کے قدم اکهڑ گئے؛ اؤر چونکه صرف علي هي میدان مین ره گیا تها اؤر حملون کي

زد میں تھا، وہ بار بار زخمی ہوتے ہوتے بالکل سست و مضمحل ہوگیا،
اور وہاں سے جوں توں بھاگ کے ایک اعرابی بڑھیا کے خیمے میں
پناہ گزین ہوا، بلکہ وہیں مرگیا۔ جس وقت وہ میرقہ سے روانہ ہوا
ہے، اس کے بھائی عبد اللہ، یحیی، سیر اور ابوبکر بھی اسکے ہمراہ تھے۔
مگر اب علی کی موت سے یہ چاروں بھائی بے دست و پا ہوگئے۔
آخر انہوں نے باتفاق رائے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ یحیی میں شہامت
اور شجاعت نفس کی صفات موجود ہیں لہذا اس کو امیر بنایا جائے۔
بعد ازاں وہ صحرا میں جاکر وہاں کے عربوں کے ہمراہ رہنے سہنے لگے؛
اور امیر المومنین وہاں سے واپس چلے گئے *

اسی سفر کے دوران میں شہر قفصہ نے بھی نقض عہد کیا، اور ان
کی اطاعت و فرماں برداری سے آزاد ہوکر میرقیوں کو دعوت دی۔
امیر المومنین نے ان کا شدت کے ساتھ محاصرہ کیا، اور پھر شہر میں
داخل ہوکر اس کے باشندوں کو نہایت بے رحمی کے ساتھ قتل کیا۔
چنانچہ میں نے سنا ہے کہ انہوں نے اکثر کو ذبح کیا اور شہر کی فصیلوں
کو منہدم کرا دیا۔ میرے ایک کاتب دوست ہیں، جن کا نام ابراہیم
اور عرف زویلی ہے۔ وہ ایک طویل قصیدے میں امیر المومنین ابو یوسف
کی مدح کرتے ہوئے قفصہ اور اس پر منجنیق سے سنگباری ہونے کا یوں
ذکر کرتے ہیں :-

سائل بقفصة هل كان الشقي لها بعلا و كانت له حمالة الحطب
تبت يدا كافر بالله الهبها فكان كالكافر الاشقي ابي لهب

اسی قصیدے میں ایک جگہ کہتے ہیں کہ :-

لما زنت وهي تحت الامر محصنة حصبتموها إتباع الشرع بالحصب

خدا ان پر رحم کرے، انہوں نے مجھے یہ قصیدہ شروع سے آخر تک
لفظ بہ لفظ سنایا۔ جب وہ اس شعر پر پہنچے کہ "لما زنت ....
الخ" تو میرے ذہن میں اس کے کچھ ایسے برے معنی آئے کہ میں

ہنس پڑا اؤر اپنا چہرہ چھپا لیا ۔ انہوں نے کہا " یہ تمہیں کیا ہو گیا ؟ "
مگر مجھ سے سوا قہقہے کے اؤر کچھ نہ ہو سکتا تھا ۔ ان کا مزاج متغیر
ہو گیا ' اؤر جب میں نے دیکھا کہ وہ خفا ہوتے جاتے ہیں ' تو جو معنی
میرے ذہن میں آئے تھے میں نے ان سے بیان کردئے ۔ یہ سن کر انہوں نے
مجھے گالیاں دینی شروع کردیں اؤر کہا کہ " تم بھی خاصے بنے بنائے
شیطان ہو ۔ تمہاری طبیعت بہت بری ہی ' اؤر تمہیں ہر وقت
مذاق ہی سوجھتا ہی ۔ " پھر انہوں نے آخر تک قصیدہ سناکر پورا کیا ۔
یہ ابو اسحق زویلی شیوخ کُتّاب اؤر ظریف شعراء میں سے تھے ۔ میں
اؤر وہ سید اجل ابو زکریا یحیی بن یوسف بن عبد المومن کی مجالس
میں جمع ہوا کرتے تھے ' اؤر وہاں ان کی ظرافت طبع اؤر بداہت کے
ساتھ پر گوئی کے ایسے ایسے عجیب و غریب نمونے دیکھنے میں آئے کہ
تعجب ہوتا ہی *

القصہ جب ابو یوسف افریقیہ کے کام سے فارغ ہو گئے ' تو وہ المغرب
کی طرف واپس چلے گئے ۔ یحیی بن غادیہ تو اپنے مرحوم بھائی کے
امور کی نگہبانی میں مصروف رہا ' اؤر عبد اللہ جزیرۂ میرقہ کو مراجع
ہوا ۔ وہاں پہنچ کر اس نے یہ حالت دیکھی کہ وہاں کے باشندوں نے ان
سے نقض عہد کرلیا ہی اؤر الموحدون کے لئے دعوت برپا ہی ۔ یہ سب
کچھ اسکے بھائی ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق کا کیا دھرا تھا ۔ جب
عبد اللہ جزیرہ میں پہنچ گیا ' تو ایک عیسائی شخص مسمی نجاح نے '
جو اس کے باپ کا دوست تھا ' اس کا ساتھ دیا ۔ نہ نجاح نے نقض
عہد کیا تھا ' نہ طاعت سے سرتابی کی تھی ؛ بلکہ وہ ایک قلعہ میں
قلعہ گزین تھا ۔ اس کے ساتھ موالی اؤر لشکر کی ایک جماعت تھی
جو اس کی ہم خیال تھی ۔ عبد اللہ کے وہاں پہنچنے پر وہ سب اس
سے ملے ۔ پھر جزیرہ کے بادیہ نشینوں کی بھی جماعتیں کی جماعتیں
اس سے ملنے کو آنے لگیں ' جن میں فلاحین اؤر گذرئے شامل تھے ۔

عبد الله ان سب کو ہمراہ لیکر شہر کو گیا ۔ وهان نه کسي نے مدافعت کي‘ نه کوئي اندر آنے سے مانع هوا ۔ ان لوگون نے دروازہ کهول دیا‘ اور اس نے اپنے تمام ہمراہیون کي معیت مین اندر داخل هوکر اپنے بهائي محمد کو گرفتار کیا اور اندلس کي طرف جلاوطن کردیا ۔ محمد نے المصامده کے هان بہت کچھ اقتدار حاصل کیا ۔ چنانچه وہ ان کي جانب سے شہر دانیه کا حاکم هوگیا‘ اور تا دم مرگ حاکم رها ۔ ادهر عبد الله نے میرقه پر تسلط جمایا‘ اور اپنے باپ کي طرح جنگ آزمائي اور تخویف عدو مین مشغول هو گیا ۔ چنانچه وہ اس وقت تک ایسا ہي کرتا رها که جب سنه ۵۹۹ مین الموحدون نے اس پر فوج کشي کي‘ جس کا بیان آگے آئیگا ۔ افریقیه مین یحییٰ کي حکومت کي یه کیفیت تهي که کبهي تو اسے اقتدار حاصل هوجاتا‘ اور کبهي پهر وہ قعر گمنامي مین جا پڑتا ۔ اس کا تمام قصه ایک طول طویل سرگزشت ہي‘ اور اس کي تفصیل ہمارے مقصد سے باہر *

جن دنون امیر المومنین ابو یوسف وجوہ مذکورہ بالا کي بناء پر غیر حاضر تهے‘ انکے بهائي ابو حفص عمر (جو خود کو الرشید کے لقب سے ملقب کیا کرتے تهے) اور ان کے چچا سلیمان بن عبد المومن نے حکومت کي طمع کي ۔ ان مین سے ایک اندلس کے مشرق مین شہر مرسیه مین تها اور دوسرا بلاد صنهاجه کے مقام تادلا مین ۔ ابو الربیع سلیمان کو تو ان کے نفس نے یون دهوکا دیا اور سوء رائے نے یه سبز باغ دکهائے که انهون نے قبائل صنهاجه کو جمع کرکے اپنے لئے دعوت دینے پر آماده کیا اور اس امر کي تصریح بهي کردي ۔ پهر ان کے شیوخ کو بلایا‘ اور ان سے اپنے ارادے کا اظہار کیا ۔ مگر اس حرکت سے ان کو اس سے زیاده اور کوئي فائده نه هوا که ملک ان کے خلاف پراگنده و پریشان هو گیا‘ اور یه زشت حرکت عام طور پر مشتہر هوکر امیر المومنین کے کانون تک پہنچ گئي ۔ رهے عمر؛ انهون نے یون ابتداء کي که علي رؤس الاشهاد‘

صاف و صریح طور پر، امیرالمومنین ابو یوسف سے نقض عہد کیا اور اپنے خاص خاص آدمیون کے ذریعے اعیان اندلس تک یہ بات پہنچادي ۔ اور انتہا یہ کي کہ مرسیہ کے قاضي و خطیب، ابن ابي جمرہ، کو قتل کردیا ۔ کہتے ہین کہ انہون نے اپني تلوار کے دستے کو قاضي موصوف کے سینے پر رکھ کر اس بري طرح دبایا کہ چند ایام کے بعد اسي کے صدمے سے ان کا انتقال ہوگیا ۔ یہ خبر بھي امیرالمومنین تک پہنچي، اور وہ نہایت پریشان اور برانگیختہ ہوئے ۔ وہ جس قدر سرعت سے کام لے سکتے تھے، فوراً صرف سترہ مقامات پر منزل کرتے ہوئے بجایہ سے فاس پہنچے ۔ جب ابو الربیع سلیمان اور عمر نے ان کي آمد کي خبر سني، تو دونون ان کے مقابلے کے لئے آگے بڑھے ۔ ایک طرف سے عمر سمندر کو عبور کرکے پہنچے، اور دوسري جانب سے سلیمان اپنے آدمیون کو ہمراہ لیکر تادلا سے آئے ۔ عمر شہر مکناسہ کے قریب امیرالمومنین سے ملاقي ہوے ۔ ان کو دیکھ کر حسب عادت سلام کرنے کے لئے گھوڑے سے اتر آئے ۔ مگر جب اور قریب ہوئے تو دونون مین کسي قسم کا کلمہ کلام نہین ہوا؛ بلکہ امیرالمومنین کے حکم سے ان کو دست و پا بستہ گرفتار کرکے شہر سلا کو روانہ کردیا گیا ۔ پھر امیرالمومنین نے اپنے چچا سلیمان سے ملکر بھي یہي سلوک کیا ۔ انکو اپنے ساتھ لیکر سلا پہنچے، اور ان دونون پر ایک شخص کو نگہبان مقرر کرنے اور زنجیرون مین جکڑ دینے کے بعد مراکش چلے گئے ۔ وہان پہنچتے ہي ان کے نگران کو یہ حکم لکھا کہ ان دونون کو قتل کرکے باقاعدہ تجہیز و تکفین کي جائے اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کردیا جائے ۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق اس نگران نے انکو قتل کرکے دفن کردیا، اور امیرالمومنین کو ایک اطلاعي خط لکھ دیا ۔ مجھے معلوم ہوا ہي کہ اس نے امیرالمومنین کو یہ لکھا تھا کہ "مین نے ان کي قبرین سنگ مرمر اور سنگ خارا کي بنائي ہین" : اور ان قبور کي خوبصورتي کي بھي تعریف کي تھي ۔ مگر امیرالمومنین نے

یہ جواب دیا کہ "ہم کو ظالموں کے دفن سے کوئي خاص غرض نہیں ہے ۔ وہ دونوں معمولي مسلمان اشخاص تھے ۔ ان کو اسي طرح دفن کرو جیسے عام مسلمان دفن ہوتے ہیں" ۔ ان دونوں کے قتل کے بعد امیر المومنین کے تمام قرابت دار ان سے ڈرنے لگے ؛ حالانکہ اس واقعے سے پہلے وہ لوگ انکو انکے بچپن کے افعال کي بناء پر حقیر اور معمولي آدمي سمجھتے تھے ۔ ان دونوں کا قتل سنہ ۵۱۳ میں واقع ہوا *

اس واقعۂ کے بعد انہوں نے زہد و تقشف اختیار کر لیا ۔ موٹا جھوٹا لباس پہننے اور معمولي کھانا کھانے لگے ۔ صلحاء ، گوشہ گیر ، اور علماء حدیث کا آوازہ دن بدن بلند ہونے لگا اور ان کي قدر و منزلت اور عظمت و شان بڑھنے لگي ۔ امیر المومنین برابر اسي طرح متفرق ملکوں سے صلحاء کو بلاتے ، ان سے دعا کرواتے ، اور ان کو بڑے بڑے انعام و اکرام دیتے رہے ۔ ان کے عہد میں علم الفروع بالکل منقطع ہو گیا ۔ فقہاء ان سے خائف رہتے تھے ۔ ان کے حکم سے تمام بلاد میں ایسي کتابیں آگ کي نذر کردي گئیں جن میں حدیث نبوي اور قرآن شریف سے مذہب کو علیحدہ کردیا گیا تھا ۔ چنانچہ سحنون کي مدوّنہ ، ابن یونس کي کتاب ، ابن ابي زید کي نوادر اور اس کا خلاصہ ، البراذعي کي کتاب التہذیب ، ابن حبیب کي واضحۃ ، اور اسي قسم کي اور تمام کتب جلا کر راکھ کردي گئیں ۔ میں ان دنوں شہر فاس میں تھا ۔ میں نے دیکھا کہ کتابوں کے پشتارے کے پشتارے چلے آتے ہیں ، اور ان کو رکھ کر آگ لگادي جاتي ہے ۔ انہوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ علم رائے اور اس کے مطالعہ کو یک قلم ترک کردیں ؛ اور ایسا نہ کرنے کي صورت میں سزائے شدید کي دھمکي دي ۔ انکے پاس جو ایک جماعت علماء محدثین کي رہتي تھي ، ان کو حکم دیا کہ صحیحین ، ترمذي " موطا ، سنن ابي داود ، سنن نسائي ، سنن بزار ، مسند ابن ابي شیبہ ، سنن دارقطني ، سنن بیہقي في الصلاۃ ، اور ایسي ہي دیگر کتب احادیث

سے "طہارت" کے متعلق تمام احادیث کا اسي طرح استخراج کرین
جس طرح ابن تومرت کے زمانے مین کیا گیا تھا ۔ چنانچہ ان لوگون نے
حکم کے مطابق تمام مطلوبہ احادیث نکال کر یکجا جمع کردین ۔
امیرالمومنین خود وہ احادیث سب کو لکھواتے اور ان کے حفظ کي
تاکید کرتے تھے ۔ احادیث کا یہ مجموعہ المغرب کے تمام اطراف مین
پھیل گیا ' اور عوام و خواص سب نے حفظ کرلیا ۔ جو لوگ کُل احادیث
کو حفظ کرلیتے تھے ' امیرالمومنین ان کو بیش بہا لباس اور مال و زر
انعام دیتے تھے ۔ اس تمام کام سے ان کا حقیقي مقصد یہ تھا کہ امام
مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو سرزمین مغرب سے یکبارگي ہمیشہ
کے لئے دور کردیا جائے ؛ بلکہ اسے متاکر لوگون کو قرآن مجید اور حدیث
شریف کے ظاہري معنون کے اخذ کرنے پر آمادہ کیا جائے ۔ ان کے والد
اور جد بزرگوار کا بھي بعینہ یہي مقصد تھا ؛ مگر انہون نے اس کو کبھي
ظاہر نہین کیا ۔ آخر وہ ظاہر ہوا ' اور امیرالمومنین یعقوب کے ہاتھون
ہوا ۔ میرے خیال مین یہ ان لوگون کي صداقت قول کي کافي شہادت
ہي جو وقتاً فوقتاً حافظ ابوبکر بن جد سے ملاقي ہوئے تھے ۔ حافظ
موصوف نے ان اشخاص سے یہ بیان کیا تھا کہ " جب مین شروع شروع
مین ابو یعقوب (مرحوم) کے پاس گیا ہون ' تو مین نے ان کے سامنے
ابن یونس کي کتاب رکھي ہوئي دیکھي تھي ۔ انہون نے مجھہ سے کہا
کہ " ابوبکر! مین اس کتاب مین وہ تمام شاخ در شاخ آراء دیکھہ رہا
ہون ' جو دین خداوندي مین نمودار ہوگئي ہین ۔ آپ نے کبھي کوئي
ایسا مسئلہ بھي دیکھا ہي جس مین چار ' پانچ یا اس سے بھي زیادہ
اقوال موجود نہ ہون ؟ آخر ان تمام اقوال مین سے کونسا قول درست ہي
اور مقلد کے لئے کس قول کا اخذ و تسلیم کرنا بجا ہي ؟ " مین نے انکے
اس اشکال کو رفع کرنے کے لئے کچھہ کہنا شروع کیا ہي تھا کہ انہون نے
میري بات کاٹ کر کہا کہ " ابوبکر! آخر جو کچھہ بھي ہي ' وہ یا تو

(قرآن شریف کي طرف اشـارہ کرکے) یہ ہي ' یا (اپنے داڈین ھاتھ کي طرف سنن ابي داود کي جانب اشارہ کرتے ھوئے) یہ ہي ' یا (تلوارکي طرف اشارہ کرکے ' جو ان کے بائین ھاتھ کو رکھي ھوئي تھي) یہ ہي " انجام کار یعقوب کے زمانے مین وہ باتین ظاہر ھوئین ' جو ان کے باپ اؤر دادا کے ایام مین خفیہ تھین "• علم حدیث کے طلبہ کو ان کے ھان اس قدر اقتدار حاصل تھا کہ کبھي ان کے باپ دادا کے دنون مین بھي نہ ھوا تھا • پھر ان کے ساتھ ان کے حسن سـلوک اؤر قدر داني کي انتہا یہ ھوگئي تھي کہ ایک دن امیر المومنین نے تمام الموحدون کے سـامنے (جو سب کچھ سن رھے تھے ' اؤر جن کے بارے مین انکو یقین ھو چکا تھا کہ وہ طلبۂ حدیث کي قدر افزائي اؤر تقرب کي وجہ سے ان سے حسد رکھتے ہین) ان سے یہ کہا کہ " اي موحدین ! تم متفرق قبائل کے افراد ھو • جب تم کو کسي طرح کا حادثہ پیش آتا ہي ' تو تم اپنے قبائل کو چلے جاتے ھو • مگر یہ لوگ (یعني طلبۂ علم حدیث) کسي خاص قبیلے کے نہین ہین ' بلکہ میرے ہین • لہذا ان پر جب کبھي کوئي مصیبت آئیگي ' تو مین ہي ان کا ملجا و ماوا ھونگا • وہ میري ہي پناہ مین آئینگے ' اؤر خود کو مجھ سے ہي منسوب کرینگے "• اس دن سے طلبۂ حدیث کي قدر و منزلت مین اؤر بھي اضافہ ھوگیا ' اؤر الموحدون ان کے احسان و اعزاز مین مبالغہ کرنے لگے *

سنہ ۵۸۵ مین بطرو ابن الریق (لعنہ اللہ) نے جزیرہ نمائے اندلس مین شہر شلب کا قصد کیا ' اؤر اپني فوجین لےکر اس پر جا پڑا • سمندر کي طرف سے اہل فرنگ نے اسے گھوڑون اؤر اونٹون وغیرہ سے مدد بہم پہنچائي • اس سے قبل اس نے اہل فرنگ کو اس غرض سے دعوت دي تھي کہ وہ آکر اہل شہر کو گرفتار کرنے مین مدد دین • چنانچہ انھون نے ایسا ہي کیا کہ خشکي اؤر تري دونون طرف سے شہر پر حملہ آور ھوئے اؤر اس پر قابض ھوکر اہل شـہر کو گرفتار کرلیا • اس طرح ابن الریق

(لعنه الله) شهر کا مالک هوگیا ۔ اُدھر امیر المومنین نے ایک زبردست فوج تیار کرکے سمندر کو عبور کیا' اور اپنی دھن مین سیدھے شلب پہنچے ۔ رومیون مین مدافعه کرنے کی طاقت نه تھی ؛ اس لئے وہ شہر اور اس کے تمام حاصل کردہ اعمال وغیرہ کو چھوڑکر چل دئے ۔ مگر امیر المومنین نے صرف اس کو ہی کافی نه سمجھا' اور ان کے معرکۃ الآرا قلعه' طُرّش' کو فتح کرکے مراکش کو واپس گئے *

شلب سے واپسی کے بعد وہ اس شدت سے بیمار ہوئے کہ جان کے لالے پڑ گئے ۔ انہون نے اپنے بھائی ابو یحیی کو مقرر کیا ۔ مگر وہ اس طمع سے پس و پیش مین لگ گیا اور اندلس جانے مین دیر کرتا رہا کہ امیر المومنین کا انتقال ہو جائے تو مین خود امیر بن جاؤن ۔ اور امیر المومنین کا یه حال تھا کہ ان کو جب کبھی مرض سے ذرا بھی افاقه ہوتا تو وہ یہی پوچھتے کہ "ابو یحیی عبور بحر کرکے اندلس گئے کہ نہین ؟" آخر جب ابو یحیی کو معلوم ہوا کہ امیر المومنین ان کے جلد روانه ہوجانے کے خواہشمند ہین' تو وہ جلد جلد سمندر کو عبور کرکے اندلس پہنچا ۔ مگر اسے برابر یہی یقین تھا کہ اسے سب سے پہلے یہی خبر ملیگی کہ امیر المومنین نے وفات پائی ۔ بلکہ اسی خیال سے اس نے اندلس کے شیوخ کی استمالت قلوب کرکے خود اپنے لئے دعوت دی' اور کہا کہ "مین نے امیر المومنین کو ایسی حالت مین چھوڑا ہے کہ آج موئے اور کل دوسرا دن ۔ اور ان کے پاس سوا میرے اور شخص بھی نہین ہے جسے وہ اپنے بعد امیر بنائین ۔" شیوخ اندلس نے اس معاملے کو ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے پر ٹالنا شروع کیا ۔ اسی طرح مختلف شہر بھی یکے بعد دیگرے ٹالتے رہے ؛ حتی کہ مرسیه کی باری آئی ۔ اہل مرسیه نے اپنی جانون کے خوف سے یه کیا کہ امیر المومنین کے نام خطوط لکھے' جن مین اس تمام معاملے کا ذکر کردیا ۔ اتنے مین امیر المومنین اپنے مرض سے شفایاب ہوکر اطباء سے سفر کا مشورہ پا چکے

تھے • چنانچہ وہ ایک محافے میں ' جو دو خچروں پر رکھا ہوا تھا ' بیٹھکر فاس کي طرف روانہ ہوئے • اثناء راہ میں ان کو ابو یحیی مذکور کے کل معاملے کي خبر ملي ' اور اہل اندلس کے خطوط اور محضر بھي ان کے پاس پہنچے • جب ابو یحیی نے ان کے نقل و حرکت کي خبر سني ' تو وہ عذر خواہي کے لئے سمندر کو عبور کرکے شہر سلا میں امیر المومنین کي خدمت میں حاضر ہوا • امیر المومنین نے اسے دیکھتے ہي اپنے قریب کے ہمراہیوں سے کہا کہ "دیکھو وہ بد بخت آیا!" اور ابو یحیی کو گرفتار کرلیا • پھر شیوخ اندلس کو بلایا • انہوں نے ابو یحیی کے خلاف شہادتیں دیں • اس کے بعد ابو یحیی کو بلایا اور کہا کہ "میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کے اس قول مبارک کے مطابق تم کو قتل کرتا ہوں کہ "جب کسي سر زمین میں دو خلفاء سے بیعت کي جائے ' تو ان میں سے دوسرے شخص کو قتل کرڈالو •"" چنانچہ امیر المومنین کے حکم کے مطابق ابو یحیی کي گردن ماردي گئي • یہ کام ان کے چچا عبد الرحمان بن یوسف نے بہت سے آدمیوں کي موجودگي میں سرانجام دیا • پھر امیر المومنین اس کے کفن دفن کا حکم دیکر اپنے قرابت داروں کي طرف متوجہ ہوئے ' اور ان کو خوب سا سخت و سست کہہ کر حکم دیا کہ "ان سب کو برہنہ سر اور برہنہ پا بدترین حال کے ساتھ یہاں سے خارج کر دیا جائے"• چنانچہ وہ سب کے سب وہاں سے نکل گئے ' اور ہر شخص کو یقین تھا کہ وہ ضرور قتل ہوگا • اس روز سے ان کے قرابت دار بالکل گمنامي اور کم حالي میں پڑگئے ' اور آخر تک اسي حالت میں رہے ؛ حالانکہ اس سے قبل ان میں اور خلیفہ میں سوا نفوذ علامت کے اور کسي طرح کا فرق نہ تھا • اس طرح امیر المومنین یعقوب نے اپنے قرابت داروں میں سے دو بھائیوں اور ایک چچا کو قتل کیا *

سنه ۹۰ مین امیر المومنین نے وہ عہد توڑ دیا' جو انکے اور ادفنش کے مابین تھا ۔ اس کے جواب مین ادفنش کے سواروں نے نکلکر بلاد کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا' اور تمام اندلس مین کثرت سے شر و فساد پھیلایا ۔ امیر المومنین نے ایک سنگین فوج تیار کی' اور ماہ جماد الاخر سنه ۵۹۱ مین اسے ہمراہ لیکر اشبیلیه پہنچے ۔ مگر وہان انہون نے صرف اس قدر قیام کیا که لشکر کو پھیلا دیا' اور اموال تقسیم کئے ۔ پھر وہ بلاد روم کی طرف روانه ہوگئے ۔ ادفنش نے ان کی آمد کی خبر پاکر ایک ضخیم جماعت تیار کی' اور مقابلے کے لئے نکلا ۔ فحص الحدید کے مقام پر دونون کا سامنا ہوا ۔ اس مرتبه ادفنش نے اس قدر کثیر التعداد فوج جمع کی تھی که اس سے قبل کبھی نه کی تھی ۔ مقابله کے وقت الموحدون اسقدر زبردست جماعت کو دیکھکر خوف زدہ ہوگئے اور گبھرا گئے ۔ امیر المومنین کی یه حالت تھی که برابر دعا مین مصروف تھے' اور صلحاء سے طلب خیر کرتے تھے ۔ آخر نیسری شعبان کو چھار شنبه کے دن مسلمانون اور ان کے اعداء مین مقابله ہوا ۔ خدائے تعالی نے الموحدون کی مدد کی' اور انہین صبر و استقلال اور اہل روم پر غلبه عطا کیا ۔ ادفنش اور اس کے ہمراہیون پر ایک بلا تھی که نازل ہوئی ۔ وہ خود اور اس کے صرف تیس سالاران فوج جان بر ہوئے' باقی سب فنا ہوگئے ۔ لیکن الموحدون اور ان کے دیگر ہمراہیون کے بھی بہت سے اعیان شہید ہوئے ۔ جن مین ابو یوسف کے وزیر نامور ابو یحیی ابو بکر بن عبد الله بن ابی حفص بھی تھے ۔ بعد ازان امیر المومنین وہان سے به نفس نفیس قلعۂ ریاح کو گئے' اور اسے اہل قلعه سے خالی پاکر اس مین داخل ہوگئے ۔ اور اس کے گرجا کو مسجد بنانے کا حکم دیا ۔ بلکه مسلمانون نے اس مین نماز بھی ادا کی ۔ اس کے بعد وہ طلیطله کے قرب و جوار کے قلعون پر قبضه کرکے فاتحانه شان و شوکت کے ساتھ اشبیلیه کو واپس ہوئے ۔ یه ہزیمت زلاقه کی ہزیمت جیسی تھی'

جس کا بیان امیر المرابطین یوسف بن تاشفین کے عہد حکومت میں ہو چکا ہی *

امیر المومنین سنہ ۵۹۱ کے بقیہ حصے میں اشبیلیہ ہي میں مقیم رہے ۔ سنہ ۵۹۲ میں اپني افواج کے ساتھ شہر طلیطلہ پر حملہ آور ہوئے ' درختون کو کاٹ ڈالا ' سامان خور و نوش بند کردیا ' مقامہائے آب کو خشک کردیا ' اور اہل روم کو سخت سخت تکلیفین دین ۔ اسي طرح سال آئندہ ' یعني سنہ ۳ ' مین بھي کیا ' اور بلاد روم مین اتني دور تک چلے گئے جہان کوئي مسلمان بادشاہ کبھي نہ گیا تھا ؛ اور پھر اشبیلیہ کو واپس آ گئے ۔ ادفنش (لعنہ اللہ) نے ان کے پاس صلح کا پیغام بھیجا ' جس کي بناء پر انہون نے دس سال کے لئے اس سے صلح کرلي ۔ پھر جزیرہ نمائے اندلس کي نگہباني اور ترتیب امور کے لئے ایک شخص کو مقرر کرکے سنہ ۵۹۴ مین مراکش چلے گئے ۔ مجھے معلوم ہوا ہي کہ انہون نے الموحدون سے صریح طور پر مشرق کي طرف حملہ آور ہونے کا ارادہ ظاہر کیا اور بلاد مصر کي قبیح باتون اور بدعتون کا ذکر کرکے کہنے لگے کہ " انشاء اللہ ہم اسے پاک و صاف کردینگے "۔ مگر ان کا یہ ارادہ ان کے دل ہي مین رہ گیا ' اور انہون نے سنہ ۵۹۵ کے صدر مین وفات پائي اور اپنے آبا و اجداد کے ساتھ تینملل مین دفن ہوئے : رحمہ اللہ ۔ وہ اپنے عہد حکومت مین ہمیشہ عدل و انصاف کو ترجیح دیتے اور حسب طاقت اس پر عمل پیرا ہوتے رہے ۔ انہون نے اپني حکومت کے آغاز مین حسب اقتضاء ملک و ملت یہ قصد کیا تھا کہ خلفاء اولین کے نقش قدم پر چلین : مثلاً وہ پانچون وقتون کي نماز مین خود امامت کرتے تھے ۔ وہ کئي ماہ تک متواتر ایسا ہي کرتے رہے ۔ مگر ایک دن انہون نے نماز عصر کي امامت کے لئے آنے مین اس قدر دیر کي کہ تقریباً کل وقت ختم ہوگیا ' لیکن لوگ ان کا انتظار کرتے رہے ۔ آخر امیر المومنین نے آکر نماز پڑھائي ۔ نماز کے بعد ان کو سخت

ملامت کي اوْر کہا کہ "مین دیکھتا ہون کہ آپ لوگ صرف ہماري خاطر سے نماز پڑھتے ہین ۔ ورنہ بھلا اس مین کیا مضائقہ تھا کہ آپ موجودین مین سے کسي صاحب کو امام بناکر نماز ادا کرلیتے ؟ کیا آپ کو یاد نہین کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلي اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حضور کي غیر موجودگي مین جب دیکھا کہ نماز کا وقت جا رہا ہي تو عبدالرحمان بن عوف کو امام بنالیا تھا ؟ کیا وہ ائمہ اوْر ہادیان دین آپ کے لئے نمونہ نہین ہین ؟" اسي سبب سے انہون نے اس کے بعد سے خود امامت کرنا ترک کردیا تھا ۔ وہ خود بیٹھکر لوگون کي دادرسي کیا کرتے تھے ۔ وہ مجالس عام ہوتي تھین ' اوْر کسي چھوٹے بڑے کو آنے کي ممانعت نہ تھي ۔ ایک مرتبہ دو آدمي ایک نصف درہم کے بارے مین جھگڑتے ہوئے آئے ۔ آپ نے اس قضیہ کا فیصلہ کیا ' اوْر وزیر ابویحیی کو حکم دیا کہ "ان دونون کو خفیف سي سزائے جسماني دي جائے تا کہ ان کو تادیب ہو" ۔ پھر ان دونون سے مخاطب ہوکر کہا "کیا شہر مین اوْر حاکم ایسے نہ تھے ' جن کے پاس تم ایسي باتون کے فیصلے کے لئے جاتے اوْر جن کو ایسے ہي قضیون کے لئے مقرر کیا گیا ہي ؟" اس واقعہ کي وجہ سے انکو مجبوراً یہ کرنا پڑا تھا کہ خاص خاص ایام مین ایسے خاص خاص نوعیت کے مسائل کے لئے دربار عدل قائم کرتے تھے ' جن مین ان کے سوا کسي اوْر حاکم کے احکام جاري نہین ہو سکتے تھے ۔ جب انہون نے ابوالقاسم بن بقي کو والي بنایا ' تو ان سے یہ شرط کرالي تھي کہ وہ اس طرح بیٹھا کرینگے کہ تمام قضیون کے متعلق ان کے احکام سنے جا سکین ۔ اسؔ لئے ابوالقاسم ایسي جگہ بیٹھتے تھے کہ ان کے اوْر امیرالمومنین کے درمیان صرف چند تختون کي آڑ ہوتي تھي ۔ امیرالمومنین کے حکم سے بازارون کے امین اوْر شہر کے شیوخ ہر ماہ ان کي خدمت مین حاضر ہوا کرتے تھے اوْر وہ ان سے بازارون کي حالت ' نرخ اشیاء ' اوْر حکام کے متعلق سوال کیا کرتے تھے

کہ عمال ' قضاۃ اؤر وُلاۃ کا کیا حال ہي ؟ اگر وہ ان کي تعریف کرتے ' تو امیر المومنین کہتے کہ " یاد رکھو کہ قیامت کے دن تم سے اس شہادت کے متعلق سوال کیا جائیگا ! تم کو ہرگز یہ نہین چاھئے کہ حق کے سوا کچھ اؤر کہو "۔ بعض اوقات مجلسون مین یہ آیت پڑھتے تھے کہ " یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للله و لو علي انفسکم او الوالدین والاقربین "۔

جب امیر المومنین سنہ ۹۲ مین دوسري جنگ (یعني اس جنگ کے بعد کي جنگ کہ جس مین خدائے تعالیٰ نے ادفنش اؤر اس کي جماعت کو تباہ و غارت کرکے افواج اسلام کو عزت اؤر فتحمندي سے مالا مال کیا تھا) کے لئے روانہ هونے لگے ' تو انہون نے تمام بلاد کو خط لکھکر صلحاء اؤر اخیار کي ایک بڑي جماعت کو بلایا ۔ وہ ان کو سفر مین آگے آگے رکھتے ' اؤر جب کبھي ان کي طرف دیکھتے تو اپنے قریب کے اصحاب سے کہتے کہ " لشکر یہ ہي نہ کہ (فوج کي طرف اشارہ کرکے) یہ "۔ یہ واقعہ بالکل ایسا ہي ہي جیسا کہ قتیبہ بن مسلم والي خراسان کا بیان کیا جاتا ہي کہ جب وہ ترکون کے مقابلے مین نکلے تو انکے ہمراہ فوج مین ابو عبد الله محمد بن واسع بھي تھے۔ وہ بار بار ان کا حال دریافت کرتے تھے ۔ ان سے کہا گیا کہ ابو عبد الله معسکر کے ایک گوشے مین اپني کمان پر تکیہ لگائے بیٹھے ہین ' اؤر ایک انگلي کو آسمان کي طرف اٹھائے هوئے بار بار جنبش دے رہے ہین ۔ قتیبہ نے کہا " هان ' وھي انگلي مجھے دس ہزار تلوارون سے زیادہ عزیز ہي "۔

جب امیر المومنین اپنے اس سفر سے اپني رعایا کے لئے طرح طرح کے اموال لے کر واپس آئے ' تو بعض لوگون نے تو ان کو قبول کیا ' اؤر بعض نے رد کر دیا ۔ یہ دونون فریق امیر المومنین کے پاس آئے ' تو انہون نے کہا کہ " ہر شخص کا ایک مذہب هوتا ہي ۔ نہ تو ان کے رد سے اس مین کچھ زیادتي هوتي ہي اؤر نہ ان کے قبول سے کچھ کمي واقع هوتي

ہي "۔ ابو یوسف نہایت کثیر الصدقہ بزرگ تھے ۔ چنانچہ میں نے سنا ہي کہ اس جنگ کے لئے روانہ ہونے کے قبل، جس میں یہ واقعۂ کبري ہوا تھا، انہوں نے چالیس ہزار دینار صدقے میں دئے تھے، جن میں سے نصف عوام الناس کو اؤر باقي اپنے قرابت داروں کو دیا تھا ۔ انہوں نے شہر مراکش کے چار حصے کرکے ہر ایک میں ایک ایک امین مقرر کردیا تھا، جو پردہ نشین عورتوں اؤر خانقاہ گزین لوگوں کو خیرات تقسیم کرتا تھا ۔ جب نیا سال شروع ہوتا تھا، امیر المومنین کے حکم سے شہر کے تمام لا وارث یتیموں کے اسماء سے ان کو مطلع کیا جاتا تھا ۔ پھر وہ ان سب کو اپنے قصر کے قریب ایک مقام میں جمع کرکے ان کي ختنہ کرواتے اؤر ہر لڑکے کو ایک مثقال، کپڑے، روٹي، اؤر ایک انار دیتے تھے ۔ اؤر بعض مرتبہ ایک ایک مثقال کے علاوہ دو جدید درھم بھي دیتے تھے ۔ یہ سب کچھ میں نے خود مشاہدہ کیا ہي؛ کسي اؤر کا بیان نقل نہیں کررھا ہوں ۔ امیر المومنین نے مراکش میں ایک بیمارستان بنایا تھا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسکي مثال تمام دنیا میں بھي کسي جگہ ملیگي ۔ انہوں نے اس غرض سے شہر کے ایک معتدل مقام میں ایک وسیع میدان منتخب کرکے معماروں کو حکم دیا کہ اسے بہترین طریق سے آراستہ کریں ۔ چنانچہ انہوں نے اس میں عجیب و غریب نقش و نگار کئے، اؤر ایسي ایسي مضبوط و محکم آرائشیں کیں جن سے بہتر ایجاد و اختراع ہونا مشکل ہي ۔ پھر حکم دیا کہ اس میں علاوہ اؤر درختوں کے مشمومات و ماکولات کے پودے بھي لگائے جائیں ۔ اس قطعۂ زمین میں پاني کي نہریں اس کثرت سے جاري کیں کہ ہر مکان میں پاني پہنچتا تھا ۔ مزید بر آن اسکے وسط میں چار حوض بنائے، جن میں سے ایک سفید سنگ رخام کا تھا ۔ پھر ان کے حکم سے اس میں صدف، کتان، حریر، اؤر چمڑے کے ایسے ایسے نفیس فرش کئے گئے جو حد وصف سے بالا اؤر تعریف سے مستغني ہیں ۔ روزانہ تیس دینار صرف خوراک ہي کے لئے دیا جاتا تھا ۔

ادویه کي خرید پر جو روپیه صرف هوتا تها' وه اس کے علاوه تها ۔ متفرق اقسام کے شربت' روغن اؤر سرمے وغیره تیار کرنے کے لئے عطار مقرر کئے ۔ مریضون کے لئے موسم هائے گرما و سرما مین دن اؤر رات کے استعمال کے لئے علیحده علیحده لباس تیار کئے گئے ۔ جب مریض تندرست هو جاتا' تو اگر وه مفلس هوتا اسے روانگي کے وقت اس قدر مال و زر دیا جاتا که وه تمام عمر چین سے بسر کرے' اؤر اگر غني و مالدار هوتا تو اس کا مال اؤر ترکه وغیره اس کے حوالے کیا جاتا ۔ یه بیمارستان صرف فقراء اؤر مفلسین کے لئے هي نه تها؛ بلکه مراکش مین اگر کوئي پردیسي بهي کسي مرض مین مبتلا هو جاتا' تو اسے وهین پهنچا دیتے تهے ۔ اؤر اس کي تندرستي' یا بصورت دیگر موت' تک اسے وهین رکهتے تهے ۔ هر جمعه کو نماز سے فارغ هوکر امیر المومنین خود بیمارستان کو جاکر هر مریض کي عیادت کرتے' ان کے گهر والون کي خیریت دریافت کرتے اؤر پوچهتے که "اب تمهارا کیا حال هي' اؤر تمهاري نگراني کیسي هوتي هي؟" وغیره وغیره ۔ پهر یه سب کر کرا کے وهان سے واپس چلے جاتے ۔ وفات کے دن تک ان کي یه عادت برابر جاري رهي ۔ خدا ان پر رحم فرمائے!

ابو یوسف کے عهد کے شروع مین سنه ۵۸۳ یا ۸۲ مین همارے هان مصر سے چند غُزّ ترک آئے تهے' جن مین تین اشخاص تهے ۔ ایک کا نام قراقش تها' جس کے متعلق یه کها جاتا هي که وه الملک الناصر کے بهتیجے تقي الدین کا غلام تها ۔ دوسرے کا نام شعبان تها' اؤر کهتے هین که وه امراء غز مین سے تها ۔ تیسرے صاحب مصري افواج مین سے تهے' اؤر قاضي عماد الدین کے نام سے مشهور تهے ۔ امیر المومنین نے ان تینون کي نهایت خاطر و مدارات کي' اؤر ان کي تعظیم و تکریم مین کوئي دقیقه اٹها نه رکها؛ یهان تک که وه الموحدون سے بهي زیاده ان کي قدر کرتے تهے ۔ الموحدون سال بهر مین تین مرتبه' یعني هر چار ماه کے بعد'

تنخواہ لیتے تھے ؛ مگر غز کي ہميشہ يہي عادت رھي کہ وہ ماہ بہ ماہ
لیتے تھے ' اور اس مین کوئي فرق نہ آتا تھا ۔ امیر المومنین کہتے تھے
کہ " ان مین اور الموحدون مین یہ فرق ہي کہ یہ لوگ مسافر ہین ۔
یہان ان کے پاس سوا تنخواہ کے اور کسي قسم کا سامان و اسباب
یا جائداد وغیرہ نہین ہي جس پر گزران کر سکین ۔ مگر الموحدون کے
پاس جائداد اور اموال موجود ہین "۔ امیر المومنین نے غز کے اعیان کے
لئے بھي الموحدون کي طرح مختلف و متعدد قطعات زمین علیحدہ
کر دئے تھے ۔ بلکہ یون کہنا چاھئے کہ الموحدون سے بھي زیادہ دیا تھا ۔
چنانچہ ان مین سے ایک شخص احمد الحاجب نامي کو' جو
اہل اربل مین سے تھا' ایسي ایسي زمینین دي تھین کہ خود ان کے
قرابت دارون مین سے بھي کسي کے پاس نہ تھین ۔ اسي طرح شعبان
کو بھي انہون نے اندلس مین اس قدر کثیر التعداد قریہ جات دئے تھے'
جن کي سالانہ آمدني نو ہزار دینار سے بھي زائد تھي ۔ پھر وہ بڑي بڑي
تنخواہین اس سے علیحدہ تھین' جو فوج کے کسي فرد کو بھي نصیب
نہ تھین ۔ غز کي تمام جماعت مین کوئي شخص بھي شعبان کي برابر
لطیف الحس' ذکي النفس' حاضر جواب اور پاکیزہ خاطر نہ تھا ۔ مین
جب کبھي اس سے ملتا تھا' وہ یا تو مجھ سے کوئي شعر پڑھوا کر سنتا
یا خود سناتا تھا ۔ چنانچہ مین نے ایک دن اسے ایک اشبیلي شاعر کے
(جو میرے دوست تھے) یہ اشعار سنائے کہ :—

وقائلٍ فیم لم تهجع فقلت له کیف الهجوع لطرف نافر الوسن
لم تدر ان الکري الممنوع عن بصري هي السنات التي في مقلتيّ حسن

وہ سن کر ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ " اس شاعر کي مثال ایک ایسے
پرندے کي سي ہي جو گردش کرتا اور چکر لگاتا ہوا زمین پر اترتا ہي'
پھر پر پھڑ پھڑا کر اڑتا ہي اور بلند پروازي کرنا چاھتا ہي' لیکن گر پڑتا ہي ۔

دیکھئے ایک شاعر نے اسي مطلب کو کس قدر اختصار لفظي ' سہولت ماخذ اؤر سلاست کے ساتھ ادا کیا ہي ۔ وہ کہتا ہي کہ :—

اعيدوا صباحي فهو عند الكواعب و ردوا رقادي فهو لحظ الحبائب"

میں نے کہا کہ " یہ شعر ابو الطیب کا ہي " ۔ کہا " ہان بے شک ؛ بلکہ الطیب ابو الطیب کا " ۔ ایک دن ہم دونون مین صنعت تجنیس لفظي کا ذکر تھا ۔ اس نے مجھے اس پر کئي اشعار سنائے ' اؤر مین نے یہ دو اشعار پڑھے :—

اذا صال ذو ود بود صديقه فيا ايها الخل المصاحب لي صُل بي
فانّيَ مثل الماء لينا لصاحبي و ناهيك للاعداء من رجل صُلب

اس نے ان اشعار کو بہت پسند کیا ' اؤر ان کو نقل کرکے مجھ سے کہنے لگا کہ " ان دو اشعار کي وجہ سے آپ کو مجھ پر حق حاصل ہو گیا ہي ۔ مین نے نہ صرف اس خاص معني مین ' بلکہ کسي اؤر مطلب و معني مین بھي ' کبھي کوئي ایسا عمدہ شعر نہ سنا ہي نہ دیکھا ہي " ۔ اصل یہ ہي کہ شعبان کو ادبیات سے نہایت درجہ شغف تھا ۔ وہ شعر بھي کہتا تھا ' اؤر بعض اوقات اس کا کلام نہایت عمدہ ہوتا تھا ۔ ایک مرتبہ مین نے اس سے کہا کہ " آپ اپنے چند اشعار مجھے لکھوا دیجئے یا سنا ہي دیجئے " ۔ مگر اس نے قطعي انکار کر دیا ؛ بلکہ قسم بھي کھائي کہ ایسا ہرگز نہ ہوگا *

امیر المومنین ابو یوسف جب زیارت کي غرض سے تینملل کو روانہ ہوئے ' تو یہ غز بھي انکے ہمراہ تھے ۔ وہ سب وہان پہنچ کر مسجد کے سامنے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے ۔ یہان یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہي کہ ابن تومرت نے اپنے اصحاب سے کہا تھا کہ " تم مین سے جو جو زندہ رہیگا وہ دیکھ لیگا کہ مصر کے امراء اس درخت کے سایہ مین آکر بیٹھینگے " ۔ جب غز وہان پہنچ کر اس درخت کے نیچے بیٹھ گئے ' تو تینملل کے باشندون کے لئے وہ دن گویا روز عید ہو گیا ۔ ہر طرف

سے تکبیرون کي صدائین آ رهي تهین ۔ عورتین نهایت جوش و خروش سے دف بجاتي هوتي بر آمد هوئین ' اور اپني زبان مین کچه کهتي تهین ' جس کا مطلب یه تها که " همارے آقا مهدي نے سچ کها تها ۔ هم گواه هین که وه امام برحق تهے " ۔ ایک شخص ' جس کا یه چشم دید واقعه هے ' مجهه سے کهتا تها که " امیرالمومنین ان خوشیون کو دیکهه دیکهه کر مسکراتے تهے ۔ وه ان سب باتون کو ان لوگون کي کم عقلي پر محمول کرتے اور کهتے تهے که " مجهے تو ان سب باتون مین کچهه نظر نهین آتا ۔ ایک ذرا سي بات کو یه لوگ کیون اتني اهمیت دے رهے هین ؟ ۔ حق یه هے که امیرالمومنین ابو یوسف ابن تومرت کے بارے مین لوگون سے متفق الرائے نه تهے ؛ والله اعلم ۔ ایک مرتبه شیخ صالح ابو العباس احمد بن ابراهیم بن مطرف مُري اور مین خانۂ کعبه مین تهے که انهون نے مجهه سے بیان کیا که " امیرالمومنین ابو یوسف نے ایک مرتبه مجهه سے کها که " آپ خدائے عز و جل کے سامنے میرے گواه رهئیگا که مین عصمت (یعني عصمت ابن تومرت) کا قائل نهین هون " ۔ اسي طرح مین نے ان سے ایک ایسے کام کي اجازت طلب کي جس مین امام کي ضرورت پڑتي هے ' تو انهون نے کها " کون امام ؟ کیسا امام ؟ " علی هذا القیاس مجهے ایک دفعه مشهور و معروف ابو بکر بن هاني سے ملاقات کا اتفاق هوا ۔ وه اندلس کے شهر جتیان کے باشنده تهے ۔ جس وقت مین ان سے ملا هون ' وه اس وقت ایک سن رسیده بزرگ تهے ۔ وه بیان کرتے تهے که " جب امیرالمومنین جنگ ارک (یعني وه که جس مین انهون نے ادفنش اور اس کے همراهیون کے دانت کهٹے کر دئے تهے) سے واپس آئے تو هم لوگ ان سے ملنے کے لئے گئے ۔ اهل شهر نے امیرالمومنین سے کلام کرنے کے لئے مجهے آگے بڑهایا ۔ خیر ' مین ان کے سامنے پهنچا دیا گیا ۔ انهون نے اپني عادت کے موافق مجهه سے شهر ' قضاة ' ولاة اور عمال کے متعلق سوالات کئے ۔ مین سوالات کا جواب

دے چکا' تو مجھ سے میرا مزاج پوچھا۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کے طول بقاء کي دعا کي۔ پھر مجھ سے پوچھا کہ "تم نے کون کون سے علوم حاصل کئے ؟"

میں :— میں نے امام (یعني ابن تومرت) کي تالیفات پڑھي ہیں *

یہ سن کر انہوں نے مجھے ایک پر غضب نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ "طالب علم یوں نہیں کہا کرتے۔ تم کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ میں نے کتاب اللہ کا مطالعہ کیا ہے اور کچھ حدیث پڑھي ہے"۔ پھر اس کے بعد اور جو جو کچھ تم نے پڑھا لکھا ہو اس کا ذکر کرو۔" اسي نوع کي اور بھي کئي حکایات ہیں' جنکو یہاں بیان کرنا باعث تطویل ہے *

جب امیر المومنین اپنے اس سفر جنگ سے واپس آئے' جس میں انہوں نے شلب کو اہل روم کے ہاتھ سے آزاد کرا دیا تھا' تو انہوں نے حکم دیا کہ اشبیلیہ کے دریا کے کنارے ان کے لئے ایک قلعہ تیار کیا جائے اور اس کے اندر چند محل اور قبہ جات بنائے جائیں۔ وہ تعمیر عمارات کے بہت شائق تھے۔ نہایت محنت اور اہتمام سے عمارتیں بنواتے تھے۔ وہ اپنے تمام زمانے میں کبھي اس کام سے غافل نہیں ہوئے : یا تو کسي نہ کسي قصر میں نئي نئي ترمیمیں کرتے رہتے تھے' یا کوئي نیا شہر آباد کرتے تھے۔ ان کے عہد میں شہر مراکش میں بہت کچھ ایزادیں ہوئیں' جن کي تفصیل بہت طولاني ہے۔ الغرض وہ نئے محل ان کے حسب ارادہ' بلکہ اس سے مافوق' عمدگي کے ساتھ بن کر تیار ہو گئے' اور اس قلعہ کا نام "حصن الفرج" رکھا گیا۔ جب وہ سنہ ۵۹۱ میں اس زبردست جنگ سے واپس آئے' تو ان ہي قبوں میں سے ایک میں بیٹھ کر وفود کو باریابي سے سرفراز ہونے کي اجازت دي ' وہ لوگ اپنے اپنے طبقات اور مراتب کے مطابق اندر داخل ہوئے' اور شعراء نے اپنے قصائد سنائے۔ چنانچہ اس روز میرے ایک دوست علي بن حزمون نے' جو اہل مرسیہ میں سے ہیں' بحر خبب میں ایک

قصیدہ پڑھا جسے امیر المومنین اور دیگر تمام حاضرین نے بہت پسند کیا ۔ وہ قصیدہ یوں شروع ہوتا ہے :—

۱ حيّتك معطرة النفس	نفحات الفتح باندلس
قدرَ الكفار و ماتمهم	آنّ الاسلام لفي عرس
ا امام الحق و ناصره !	طهّرتَ الارض من الدنس
و ملأت قلوب الناس هدي	فدنا التوفيق لملتمس
و رفعت منار الدين علي	عمد شُم و علي اسس
و صدعت رداء الكفر كما	صدع الديجور سنا قبس
لاقيت جموعهم فغدوا	فرسا في قبضة مفترس
جاءوك تضيق الارض بهم	عددا لم يحص و لم يقس
خرجوا بطراً و رئاء النا	س ليختلسوا مع مختلس
و مضيت لامر الله علي	ثقة بالله و لم تَخِس
فاناخ الموت كلاكله	بظباك علي بشر رجِس
و تساوي القاع بهامهم	المرفض مع الحَدَب الضرس

۱ ترجمہ :- فتح اندلس کی خوشبودار لپٹیں آپ کو مبارکباد دیتی ہیں !
کفار کو اب قدر ہوئی ہے ؛ اور ان کا ماتم یہ ہے کہ اسلام خوشی میں ہے ۔
ای حق کے امام اور اس کے ناصر و یاور ! آپ نے زمین کو میل سے پاک کردیا ہے ۔
آپ نے لوگوں کے دلوں کو ہدایت سے پر کردیا ہے ، اور اب توفیق الہی تلاش کرنے والے کے قریب ہوگئی ہے : آپ نے دین کے مینار کو بلند ستونوں اور بنیاد پر قائم کردیا ہے ۔
آپ نے کفر کی چادر کو اسی طرح پھاڑ دیا ہے جسطرح ایک شعلہ کی روشنی سے تاریکی پھٹ جاتی ہے ۔ آپ نے ان کی جماعتوں کا مقابلہ کیا ، اور وہ ایسے ہوگئے کہ جیسے گردن توڑنے والے شکاری کے ہاتھ میں شکار ۔
جب وہ آئے تھے تو یہ حالت تھی کہ زمین ان کے لئے تنگ ہوئی جاتی تھی ۔ ان کی تعداد اس قدر تھی کہ جو حساب اور قیاس میں نہیں آتی ۔ وہ اکڑتے اور ہرتے نکلے تھے ، اور لوگوں کو یہ دکھاتے تھے کہ وہ لڑنے مرنے جا رہے ہیں ۔
آپ خدا کے امر کے لئے تشریف لے گئے ۔ آپ کو خدا پر بھروسہ تھا ، اور آپ مایوس و غمگین نہ تھے ۔
موت نے اپنے سینوں کو آپ کی تلواروں کی دھاروں کے ساتھ ایک ناپاک آدمی پر رکھ دیا ۔
ان کی کھوپڑیاں اس میدان میں اور اس فراخ ، سنگلاخ اور گیاہ دار وادی میں پھیل گئیں ۔

سقيت بنجيعهم اكم و طئوا منهن علي دهس
فاولئك حرب الكفر آلا ان الكفار لفي نكس
اذوي الصلبان و راءكم خيل الملك الخبير الندس
لو ان البحر تنفاولها جرعا و طئته علي يبس
و لو ان الصم تراجمها اضحت كحل المقل النعس
ملا التوحيد اعنتها و اغار بها روح القدس
نهضت فمضت فقضت املا انسي عتب الدنيا فنسي
جاست جنبات الكفر فلم تترك لهم مالم تجس
لم يبق بها مثوي رجل الا و عليه شذي فرس
لحقوا بقرون الشم فلا سقيا لظلولهم الدرس
ان كان نجا ادفنشهم فالي عيش نكد تعس
نظر الملك الاعلي فراي ملكا مابين قنا و قسي
كالصبح توشح رونقه كالطور بنور الله كسي

پشته هائے زمین ان کے خونون سے سیراب هوگئے ' جهان وه نرم زمین پر چل رهے تھے .

وه لوگ کافر دشمن هین . هان ! کفار عاجز هین .

ای صلیبون والو ! تمهارے پیچھے ایک هوشیار و زیرک بادشاه کے سوار هین . اگر وه لوگ سمندر کو ایک گھونٹ کرکے پی جاتے ' تو وه اس کو خشک کرکے اس پر چلتے . اگر وه پهاڑ پر سنگباری کرتے ' تو وه خواب آلود آنکھون کا سرمه بن جاتا . ان کی باگون مین توحید بهری هوئی هی ' اور روح القدس ان کو جلدی جلدی چلا رهے هین . وه اٹھے ' چلے ' اور انهون نے امید کو پورا کر دیا . اس نے دنیا کی سختی کو بهلا دیا اور وه بهلا دی گئی . انهون نے کفر کے پهلوون کو اس طرح پا مال کیا ' که ان کے لئے کوئی چیز ایسی باقی هی نهین رهی جو وه پا مال نه کرچکے هون . وهان کسی شخص کا مکان ایسا نه تها جس پر گھوڑون کی مکھیان نه بهنکتی هون . وه بلند پهاڑون کی چوٹیون مین جا پهنچے ' اور ان کے پرانے اور مٹے هوئے ساؤن مین پانی تک نه چھوڑا .

اگر ان کا ادفنش بچ بهی گیا هی ' تو اسے ایک تنگ اور پر مصیبت زندگی گزارنی پڑیگی .

بادشاه عالی جاه نے نگاه اٹھاکر دیکھا ' تو نیزون اور کمانون کے مابین فرشتون کو پایا . ایسا معلوم هوتا تها که صبح نے اس کو چمکا دیا هی اور جیسے که کوه طور الله کے نور سے ملبوس هی .

وه وهان سے چلا اور کسی کی طرف مڑکر نه دیکھتا تها . اس نے زرهون اور ڈهالون پر وار کرنے شروع کئے .

فمضي لم يلو علي احد و رمي بالدرع و بالترس
لصاليل الهند بمفرقه لا يسمع صلصلة الجرس
سهر الموتور و ارقه تذكار المنصل والمرس
و بكاء عقائل هاتفة كالورق ينحن مع الغلس
برزت و كان ذوائبها اذناب روامحة شمس
ترنو كظباء الرمل علي و جل لضراغمة شرس
قد كن مها انس فغدت تحت الرايات بلا انس
ان الايام قد ازدهرت كالروض بروق لمغترس
و تناسقت الامال لنا كالثغر تنظم في لعس
و تلالأ نور الحق علي الـــاثر المهدية فاقتبس
اجزيرة اندلس اعتصمي بامام الامة و احترسي
ارعاک حراسته ملك جبريل له احد الحرس
حكمت اسيافك سيدنا في كل مصر الكفر مسي
و مضت في الروم مضاربها و كذلك تفعل في الفرس *
لا يخلف ربك موعده دوخ اقطارهم و دس

اذفنش کو اپنے سر پر ھندی تلوار کے پڑنے کی وجہ سے گھنٹیوں کی آواز نہین سنائی دیتی تھی۔

ہلاکت رسیدہ کو تیرون کے سوفارون اور رسیون کی یاد نے اور ان شریف عورتون کی گریہ و زاری نے جگائے رکھا، جو کبوتریون کی طرح آخری شب کی تاریکی مین نوحہ کررھی تھین اور ریگستان کے ہرنون کی طرح خونخوار شیرون کی طرف ڈر ڈرکر دیکھ رھی تھین۔ وہ انس و محبت کی بچھیریان تھین؛ مگر جھنڈون کے نیچے ان کا اُنس جاتا رھا۔

ایام اس طرح تر و تازہ اور بار آور ھوگئے ھین، جس طرح کوئی باغ اپنے لگانے والے کو اچھا معلوم ھوتا ھی، اور امیدین ھمارے لئے اس طرح منتظم اور آراستہ ھوگئی ھین، جس طرح سرخ لبون کے مابین دانت خوبصورتی سے آراستہ ھین۔ نور حق مہدیت کے نشان پر چمک رھا ھی، اس سے نور حاصل کرلو۔

ای جزیرہ نمائے اندلس! تو امام امت کی پناہ مین آجا اور مضبوط ھوجا۔ ایک ایسا بادشاہ تیرا نگہبان ھوتا ھی جس کے نگہبانون مین سے حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی ھین۔

ای ھمارے آقا! آپ کی تلوارون نے تمام سخت کافرون اور نعمائے الٰھی کو بھول جانے والون پر حکم کیا ھی۔ ان کی دھارین روم اور ایران تک پہنچ چکی ھین۔ آپ کا رب اپنے وعدے کے خلاف نہین کریگا۔ ھان انکے ملکون کو تاخت و تاراج اور پائمال کردیجئے۔ (مترجم)

اگرچه یه قصیدہ بہت طویل ہي، مگر مین نے صرف اس لئے نقل کیا ہي که اس کي بحر عجیب و غریب ہي اور اکثر ابیات نہایت نفیس ہین۔ مین نے پہلے خود شاعر کي زباني یه قصیدہ سنا۔ اس کے بعد شہر مرسیه مین سنه ٦١٤ مین مین نے ان کو پڑھ کر سنایا۔ علي بن حزمون ادبیات مین اعلی دستگاہ رکھتے ہین۔ اپنے مختلف الانواع اشعار مین اکثر عبد الله ابن حجاج بغدادي کا تتبع کرتے ہین، اور مجھے ان کے وهي اشعار پسند آتے ہین۔ جس قدر موشحات ملک مین عوام الناس کي زبان پر جاري هرتے ہین، ابن حزمون ضرور اسي بحر اور روي مین ایک اور ویسا ہي موشحه نظم کرتے ہین۔ علاوہ اس کے ان کو ہجو مین بھي ید طولی حاصل ہي: البته یه ہي که اپني ہجائیه نظمون مین اکثر فحش گوئي سے کام لیتے ہین۔ ان کي بہترین ہجائیه نظم مجھے یاد ہي، جو فحش و بد گوئي سے مبرا ہي۔ اس مین انہون نے الحطیئه شاعر کي پیروي کرتے هوئے پہلے اپني ہجو کي ہي، پھر سپه سالاران اندلس کے اعیان مین سے محمد بن عیسی نام ایک شخص کي ہجو کي ہي۔ محمد بن عیسي دلیري اور شجاعت مین مشہور تھا۔ وہ ابیات یه ہین:—

تاملتُ في المرآة وجهي فخلته	کوجه عجوز قد اشارت الي اللهو
کانّ علي الازرار مني عورة	تنادي الوري غضوا و لا تنظروا نحوي
فلو کنت مما تنبت الارض لم اکن	من الرائق الباهي و لا الطیب الحلو
و اقبح من مرآيَ بطني فانه	یقرقر مثل الرعد قرقر في الجو
و الا کقلب بین جنبي محمد	سلیل بن عیسي حین فرّ و لم یلو
یود بانْ لو کان في بطن امه	حدیثا و لم یسمع حدیثا عن الغزو
ثقیل ولکن عقله مثل ریشة	تطیر بها الارواح في مَهْمَهٍ دَو
تمیل بشدقیه الي الارض لحیة	تظن بها ماءً یفرغ من دلو
و قد حدثوا عنه بکل نقیصة	ولکن مثلي لا یروِّم و لا یَرو

ان کي ايسي ہجائيه نظمين موجود ہين' جو اس سے بدرجها بہتر ہين۔ مگر ان مين انہون نے فحش و بد کلامي سے کام ليا ہے' اس لئے مين نے ان کو ان اوراق مين نقل نہين کيا۔ مين نہين چاهتا که اس قسم کا کلام ميرے قلم سے منقول ہو۔ ابن حزمون کو المغرب کے قضاة اور عمال و ولاة کے هان نہايت درجه جاه و ثروت حاصل تهي' جس کي اصلي وجه يہي تهي که وه ان کي زبان سے ڈرتے اور ہجو سے کانپتے رہتے تهے۔ تمام المغرب مين شايد ہي کوئي ايسا شہر ہو جس کے کسي نه کسي باشندے کے بارے مين انہون نے ہجو نه کہي ہو اور لوگ اس سے آشنا نه ہو گئے ہون۔ مين خدا سے دعا کرتا ہون که ان پر اور تمام مسلمانون پر رحم فرمائے *

القصه اس روز امير المومنين نے حکم ديا که تمام فوج پورے اسلحه سے مسلح ہوکر ان کے سامنے حاضر ہو۔ جب ان کے حکم کے مطابق فوج ان کے سامنے پهيل گئي اور انہون نے اس کے حسن ہيئت کو ملاحظه کيا' تو فوراً کهڑے ہوکر دو رکعت نماز بطور شکرانه ادا کي۔ اتفاق سے جون ہي وه رکوع و سجود سے فارغ ہوئے بادل کا ايک ٹکڑا نمودار ہوا اور اس قدر بارش ہوئي که سب لوگ شرابور ہو گئے۔ محمد بن عبد ربه ميرے ايک دوست ہين' جو ابو الربيع سليمان بن عبد الله بن عبد المومن کے هان کاتب خصوصي کے عہده پر ہين اور جزيرهٔ خضراء کے رہنے والے ہين۔ انہون نے اس موقعه کے مناسب حال يه اشعار کہے :-

بادي الکرامة بل بادي الکرامات قد شفّع الله آيات بآيات

يا ليت شعريَ ما شيءَ دعوتَ به قبل السلام و من بعد التحيات

شيئ تاثر عنه الجو فاتصلت من السحائب رايات برايات

من کل وطفاء لقاء الرباب همتْ ماءً نقيًا علي زُغْفٍ نقيات

قل کيف لا يفتح الله البلاد وقد تفتّحت لك ابواب السماوات

اس دن سے ابو عبد الله محمد بن عبد ربه مشہور ہو گئے' اور انکي قدر و نباہت مين اضافه ہوگيا۔ ان مين مختلف اوصاف حميده جمع

ہین • نظم و نثر مین اعلي دستگاہ رکھتے ہین ' اور علوم فلسفہ ' تعلیم
اور منطق مین صاحب تحقیق ہین • انہون نے مجھے اپنے یہ اشعار
سنائے تھے :—

قف بالقباب و این ذاك الموقف   واسألهم بمامّهم ان یعطفوا
وانشد فؤادك إن عرفت مکانه   بین القباب وما اخالك تعرف
عند التي رمت البمار غدیة   و بنانها بدم القلوب مطرف
نفسي الفداء لها و ان لم تبق لي   نفسا تذکرني بها و تعرّف

یہ قصیدہ بہت طویل ہي ؛ لیکن چونکہ سنے ہوئے زمانہ ہو گیا
ہي ' اس لئے جتنا مجھے یاد تھا لکھ دیا گیا • ایک دن ہم دونون
دریا کے کنارے قبے مین بیٹھے ہوئے تھے ' اور پاني رم جھم برس رہا
تھا • اس وقت مین نے ان کو ایک قدیم شاعر کے یہ دو اشعار سنائے :—

حاکت یمین الریاح مُحکمة   في نهر واضح الاساریر
فکلما ضعفت به حلقا   قام لها القطر بالمسامیر

انہون نے ان اشعار کو پسند کیا اور کہا کہ " آپ نے مجھے میرے
اسي معني کے اشعار یاد دلا دئے " • پھر انہون نے اپنے اشعار سنائے • ویسے
لطیف اور نازک اشعار مین نے پہلے کبھي نہ سنے تھے ؛ حالانکہ شعراء نے
اس مضمون کو اس قدر پائمال کیا ہي کہ کثرت تکرار کي وجہ سے
وہ لیل و نہار سے بھي زیادہ قدیم اور بوسیدہ ہو گیا ہي • البتہ لطیف
الحس ' جید الطبع ' اور اہل تمییز اصحاب اس سے مبرا ہین •
وہ اشعار یہ ہین :—

بین الریاض و بین الجو معترك   بیض من البرق او سُمر من السَّمر
ان اوترت قوسها کفُ السماء رمتْ   نبلا من الماء في زغف من الغُدر
لاجل ذاك اذا هبّت طلائعها   تدرّع النهر و اهتزت قنا الشجر

ان اشعار کي چستي بندش اور نزاکت معني ملاحظہ ہو • قوت
تخلص دیکھئے کہ کس حسن الفاظ کے ساتھ تشبیہ قائم کي ہي ' اور

سننے اؤر پڑھنے مین کس قدر سہولت اؤر لطافت پیدا ہوگئي ہي!
ایک دن وہ اپني مجلس انس مین تھے کہ مین نے ان سے ملاقات کي اجازت طلب کي۔ انہون نے اپنے شغل کو مجھ سے چھپانا کچھ ضروري نہ سمجھا اؤر خدام سے تمام اشیاء موجودہ اٹھواکر مجھے اندر بلا لیا' اؤر نہایت تپاک سے ملنے کے بعد مجھ سے باتین کرنے لگے۔ مین تاڑ گیا کہ وہ اس خیال سے شرمندہ ہین کہ مین نے ان کي ایک بات دیکھ پائي ہي۔ اس خیال سے مین نے ان کي رفع کلفت کے لئے انکو ایک شاعر کے یہ اشعار سنائے :—

ادرْها فما التحريم لذاتها ولكن لاسباب تضمّنها السكر
اذا لم يكن سكر يزلّ به الفتي فسيّان ماء في الزجاجة او خمر

[یعني :— جام شراب دو' کیونکہ خود اس کي ذات حرام نہین ہي' بلکہ وہ اسباب حرام ہین جن کي وجہ سے نشہ پیدا ہوتا ہي۔ اگر کسي شخص کو ایسا نشہ نہ ہو کہ اس مین وہ کوئي لغرش کر جائے' تو مینا مین خالص پاني ہو یا شراب' دونون یکسان ہین۔ (مترجم)]

اشعار سن کر وہ (نضر الله وجهه) بہت خوش ہوئے' اؤر انس و انبساط کي وہي اگلي سي کیفیت ان مین پھر عود کر آئي۔ وہ کچھ عرصہ خاموش رہے۔ پھر قلم دوات طلب کرکے اشعار مذکورہ بالا کے ہم معني اشعار في البدیہہ لکھے' اؤر وہ یہ تھے :—

* ما ضرت الخمر لولا الشرع يشربها قوم حديثهم همس التسابيح
ليسوا برعشٍ اذا ادّوا فروضهم عند القيام ولا ميلٍ مراجيح
بيمت كبيت و فيه شادن سدِن مزج الكووس به وقد المصابيح

---

* ترجمہ :— شراب نوشی مین کوئی نقصان نہین ھی. کیا شریعت نے اسے حرام نہین کیا؟ مگر وہ لوگ بھی تو مے نوشی کرتے ھین جن کے لئے تسبیح پر ھر وقت من من من من کرتے رھنا ھی بات کرنے کے برابر ھی. کیا وہ لوگ اپنے فرائض مذھبی ادا کرتے وقت اور نماز پڑھتے وقت ھلتے' جھومتے' اور اونٹون کی طرح ادھر ادھر نہین ڈھلکتے؟ اصل مین میرا یہ کمرہ ان کے کلبۂ عبادت کی طرح کا ھی. فرق صرف یہ ھی کہ میرے کمرے مین ایک آھو منظر خوبصورت سی لڑکی خادم دیر ھی اور یہ کہ جام ھائے شراب میرے چراغ ھین. (مترجم)

اس کے بعد انہون نے اسي مجلس مین اپنے چند پرانے اشعار سنائے، جو ایک قصیدۂ سینیہ مین سے ہین ۔ مین نے ایسے عمدہ اشعار کبھي نہین سنے ۔ ان مین سے صرف آخر کا شعر میرے حافظے مین رہ گیا، اور وہ یہ ہي :—

ولکن قوما لا یغب نہارھم اذا غربت شمس یدیرونہا شمسا

انہون نے ایک مرتبہ مصر کا سفر کیا تھا، جس مین وہ بادشاہ ابن سنا سے ملے تھے، اور وہ پہلے شخص تھے جن سے مین نے اس کا ذکر سنا اور ان ہي کي زباني اس کے اشعار بھي سنے ۔ ابو عبد اللہ صناعت شعر مین نہایت وسیع القدر آدمي تھے ۔ انہون نے اپنے اکثر اشعار کو سید اجل ابو الربیع سلیمان بن عبد اللہ بن عبد المومن کے نام سے اسي زمانے سے منسوب کردیا تھا جب وہ ان کے ہان کتابت کے عہدے پر تھے ۔ لیکن اس وقت کے بعد کوئي ایسا شعر نہ تھا جو ابو الربیع کے نام سے مشہور ہوتا ؛ گو کہ ابو عبد اللہ کے اکثر اشعار کو رواۃ ہمیشہ ابو الربیع کے اشعار ہي بتاتے ہین ۔ مجھے یہ علم و اندازہ اس وقت ہوا کہ جب مین ابو عبد اللہ سے جدا ہوا ؛ کیونکہ اس کے بعد پھر مجھے ابو الربیع کے اشعار نہین ملے ۔ اور کچھ وجہ یہہ بھي تھي کہ مین نے ان دونون بزرگون کے اشعار مین صریح فرق پایا ؛ اور مین نے ابو الربیع کے ایسے اشعار بھي دیکھے ہین جو شعریت کے لحاظ سے نہایت پست ہین ۔ اس سے مین نے یہ اندازہ کیا کہ ان کے وہ پرانے اشعار، جو انکے نام سے مشہور ہین، انکے ہرگز نہین ہین ۔ ان ہي ابن عبدربہ نے مجھے یہ واقعہ سنایا کہ ”مین ایک مرتبہ سید ابو الربیع کے ہان گیا ۔ اس وقت وہ ایک قبہ مین بیٹھے ہوئے تھے ۔ اندر داخل ہوتے ہوئے مین نے دیکھا کہ چند چھوتے چھوتے طاقچون مین سورج کي کرنین اوپر سے چھن چھن کر اندر آرہي ہین ۔ یہ منظر مجھے بہت ہي اچھا معلوم ہوا، اور مین نے في البدیہہ یہ اشعار کہے :—

۱ ـ لما راته الشمس يفعل فعلها في العالمين مقاسما و مساهما
۲ ـ خافت توالي الجود يفقد ماله نثرت عليه دنانرا و دراهما

دوسرے شعر میں لفظ "دنانیر" میں سے حرف یا کو حذف کردیا گیا ہی ' اور یہ جائز ہي ؛ جیسا کہ کسي اور قدیم شاعر نے کہا ہي کہ :—

تصّل به امنا و فيه العصافر"

جن دنون میں اپنے شیخ و استاد ابو جعفر احمد بن محمد بن یحیی حمیري رحمه الله سے قرطبه میں پڑھا کرتا تھا ' ان دنون سنه ۶۰۶ میں انہون نے مجھے امیر المومنین ابو یوسف کے متعلق ایک قصه سنایا ۔ ہوا یہ کہ میں استاد مذکور سے الحماسه میں ابن زیابه تیمي کا وہ مقطعه پڑھ رہا تھا جس کا پہلا شعر یہ ہي کہ :—

یا لهف زیّابة للحارث الصابح فالغانم فالائب ۔

تو جب میں اس شعر پر پہنچا کہ :—

والله لو لاقيتُه خاليا لآب سيفانا مع الغالب

تو حضرت استاد نے کہا کہ "اس شعر کے متعلق میں تم کو ایک قصه سناتا ہون ۔ اور وہ یہ ہي کہ جب امیر المومنین ابو یوسف ادفنش (لعنه الله) کے مقابلے کے لئے قرطبه سے روانه ہوئے ' تو ان کے جانے کے ایک یا دو روز بعد میرے بیٹے عصام نے مجھ سے کہا کہ " ابا جان ! میں نے رات خواب میں دیکھا کہ امیر المومنین قرطبه میں داخل ہوئے ہیں اور وہان سے اس طرح واپس آئے ہیں کہ دو تلوارین لگائے ہوئے ہیں"۔ میں نے کہا " بیٹا ! اگر تمہارا یہ خواب سچا ہي تو امیر المومنین نے ادفنش پر ضرور غلبه حاصل کرلیا ہي ۔ اور مجھے یہي شعر یاد آیا کہ " والله لو لاقیته ...... الخ " ۔ آخر کار وہ خواب اور تعبیر دونون درست ثابت ہوئے "۔

یہ ابو جعفر ایک اور بزرگ ہیں ' جن پر اندلس میں علم ادبیات کي انتہا ہوگئي ۔ میں تقریباً دو سال ان کي خدمت میں رہا ' اور

مین نے شعر قدیم و جدید مین کسي راوي یا ادب‘ امثال‘ شعر نادرالوجود اؤر سجع کے متعلق حکایات بیان کرنے والے کو ان سے بڑھکر نهین پایا : رضي الله عنه و جازاہ عنا خیرا ۔ انهون نے تمام مشائخ اندلس سے حدیث شریف‘ قرآن مجید اؤر آداب کے علوم اخذ کئے ۔ ان کي طول عمر اؤر علم سے صدق محبت اؤر افراط شغف نے اس تحصیل مین اؤر بهي زیادہ مدد دي ۔ ان کے صاحبزادے عصام نے مجهہ سے بیان کیا‘ اؤر مین نے ان کے پاس ابو الطیب کا دیوان دیکها هي‘ بلکه اس کا اکثر حصه پڑها هي‘ اؤر نهایت صحیح پایا هي ۔ مین نے عصام سے کها که ”آپ نے اسے اصل صحیح نسخے سے لکها هي‘ مگر صحت نقل سے پرهیز کیا هي“۔

عصام :— یه ناممکن هي که دنیا بهر مین کوئي نسخه اس سے زیادہ صحیح هو جس سے مین نقل کرتا هون ۔

مین :— وہ هي کهان ؟

عصام :— وہ نسخه اس وقت یهین‘ همارے سامنے‘ اؤر همارے پاس موجود هي ۔

مین :— (هم اس وقت مسجد کے ایک گوشے مین بیٹهے هوے تهے) کهان هي ؟

عصام :— آپ کے داهنے هاتهہ کو رکها هي ۔

مین سمجهہ گیا که ان کا مطلب جناب شیخ سے هي ۔ مگر مین نے کها که ”میرے داهنے هاتهہ تو صرف استاد تشریف فرما هین“۔

عصام :— یهي تو میرا وہ اصلي نسخه هي جس سے مین نے نقل کیا هي ۔ وہ مجهے اپنے حافظے سے لکهواتے تهے ۔

یه سنکر مجهے نهایت تعجب هوا ۔ حضرت استاد هماري یه باتین سن رهے تهے ۔ هماري طرف دیکهہ کے کهنے لگے ”تم کس دهن مین هو؟“

ان کے صاحبزادے نے سب ماجرا سنایا ' تو وہ میرے تعجب کا حال سنکر کہنے لگے کہ "امر بعید معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ کبھی اپنے حصول علم مین فلاح یاب ہو ۔ تمہین دیوان متنبی کے حفظ کرنے پر تعجب ہوتا ہے ۔ خدا کی قسم مین نے ایسے ایسے لوگ دیکھے ہین جو کتاب سیبویہ کے حافظ کو حافظ نہین شمار کرتے تھے اور اسے مجتہد نہین سمجھتے تھے" ۔ ابو جعفر مذکور نے چھیانوے سال کی عمر مین وفات پائی ۔ ان کے بعد اندلس مین کوئی ایسا شخص باقی نہین رہا جو ہر قسم کی روایت مین اعلی دستگاہ رکھتا ہو ۔ مین نے نہ ان کے قبل نہ ان کے بعد کوئی ایسا شخص دیکھا ' جو باوصف اس امر کے کہ اس مین علم ' شدت تمییز ' حسن اختیار اور ان تمام صناعات کی معرفت علل کی صفات موجود ہون مگر انصاف کو ہاتھ سے نہ دے اور حقیقت امور کی طرف اس کا ذہن جلد منتقل ہوتا ہو ۔ گو کہ مین اپنے اشعار کی کثرت تکلف اور بعد جودت سے بخوبی واقف ہون اور اسی وجہ سے ان اشعار کو حقیقی معنی مین اشعار نہین سمجھتا ' پھر بھی اپنے اشعار ان کو سنایا کرتا تھا اور خوب جانتا تھا کہ اشعار اس قابل نہین ہین کہ انہین سنائے جائین ۔ مگر وجہ یہ تھی کہ وہ اکثر مجھے سنانے کا حکم دیا کرتے تھے ۔ ان کو میرے اشعار سن کر بہت جوش آتا تھا اور تعریف کیا کرتے تھے ۔ بلکہ بعض اوقات یہ بھی ہوتا تھا کہ ان کو بار بار دھراکر حفظ بھی کرلیتے تھے ۔ ایک دفعہ حسب عادت انہون نے مجھے اشعار سنانے کا حکم دیا ' تو مین نے یہ دو اشعار سنائے ' جو مین نے اپنے ایک ہم مکتب مسمی فتح کی شان مین فی البدیہہ کہے تھے ' جو نہایت عفیف مزاج ' حسین اور نرگس چشم شخص تھا :—

یا مَن لہ عن کِناسٍ   مَن المتَیّم قلبہٗ
ما انتَ کاسمک فتح   و انما انت قلبہ

ان اشعار سے وہ نہایت محظوظ ہوئے ' اور اپنے صاحبزادے کي طرف ملتفت ہوکر کہنے لگے کہ " واللہ شعر اس کو کہتے ہیں ' نہ کہ ان کو کہ جن سے تم تمام دن مجھے تصدیع میں مبتلا رکھتے ہو ۔ اگر تمہیں شعر کہنا ہي تو ایسے ہي کہا کرو ؛ ورنہ بہتر ہي کہ چپ رہو "۔ دوسرے روز مجھ سے کہا کہ " تم جانتے ہو کہ عصام نے کل کیا کمال کیا ہي ؟ " میں نے لا علمي ظاہر کي ' تو کہنے لگے کہ " وہ تو کچھ ایسا ہي ہوا ہي کہ جیسے وہ مثل مشہور ہي کہ " میں نے ہزاروں کو ساکت کر دیا " ۔ ہوا یہ کہ عصام نے کل دن بھر اپنے دماغ پر زور ڈال کر نہایت مشقت کے بعد یہ کیا کہ تمہارے دونوں ابیات کو لیکر ان کي روح کو سلب کیا اور ان کي آب و تاب کو برباد کرکے اور سب کو مسخ کرکرا کے یوں کہا کہ :—

سبي فوادي خشف   فقوتي اليوم ضعف

سموه فتحا مجازا   و في الحقيقة حتف

اس نے سوا مجاز اور حقیقت کے اور کچھ بھي اضافہ کیا ؟ " میں نے کہا کہ " واللہ ' یہ اشعار میرے اشعار سے بدرجہا بہتر ہیں " ۔ یہ سنتے ہي ان کا چہرہ متغیر ہو گیا ' اور خفا ہوکر کہنے لگے کہ " میاں صاحبزادے ' اس بیہودہ عادت کو چھوڑدو ۔ انسان کے اخلاق و عادت میں بد ترین چیز خوشامد اور تزئین باطل ہي ؛ اور وہ بھي خاص کر ایسي حالت میں کہ جھوٹي قسم کا بھي اس پر اضافہ ہو ۔ خدا کي قسم ' تم بخوبي جانتے ہو کہ یہ اشعار کسي کام کے نہیں ہیں ۔ البتہ یہ ہو سکتا ہي کہ تمہاري قوت تمییز میں فرق آگیا ہو اور قوت اختیار کم ہوگئي ہو ۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ ایسا ہو سکتا ہي " ۔

اس واقعہ کے علاوہ میں نے ان کي شدت انصاف کا اس سے بھي زیادہ اندازہ کیا ہي ۔ ہمارے ایک ساتھي علي بن خروف نے ان کي ہجو میں دو شعر کہے ؛ مگر انہوں نے اس کے ان اشعار کي تعریف کي ۔

اس کا قصه یه هي که حضرت استاد (رحمه الله و عفا عنه) کا لقب "الوزغي" تها ۔ ان کے پاس ایک شخص تعلیم پاتا تها٬ جس کا نام غرنوق تها ۔ (لفظ غرنوق کے معني کلنگت کے هین٬ اۆر فصیح لفظ غرنوق نهین بلکه غرنیق هي) ۔ بعض طلبه حضرت استاد پر یه تهمت لگاتے تهے که ان کو اس سے عشق هي ۔ حالانکه یه محض افترا هي : خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو ایسي باتون سے محفوظ و منزه رکها تها ۔ ابن خروف نے اسي امر کے بارے مین لکها که :--

اَحقّاً سام ابرص ما سمعنا بانك قد تعشقتَ ابنَ ماء
وکیف وانت في الحیطان تمشي و ذاك یطیر في جوّ السماء

حضرت استاد علیه الرحمة نے اسے اپنے هان سے خارج کر دیا ۔ اس قضیه کي خبر قاضي ابولولید ابن رشد تک پهنچي ۔ انهون نے ابن خروف کو بلاکر زد و کرب کیا٬ اۆر استاد کو اسے تعلیم دینے سے منع کر دیا ۔ اس طرح خدائے تعالیٰ نے ان دو اشعار کي وجه سے ابن خروف کو ان کے علم و تبحر کے استفاده سے محروم اۆر ان کے عتبهٔ عالیه سے دور کر دیا ۔ حضرت استاد نے اسے نظر انداز کرکے رخصت کر دیا ۔ اس واقعه کے بعد نه ابن خروف کو فلاح نصیب هوئي٬ اۆر نه حصول علم سے بهره ور هوا ؛ بلکه اپنے اسي محدود علم اۆر طبیعت کي آمد پر منحصر ره گیا *

هم لکهتے لکهتے کهان سے کهان پهنچ گئے ؛ حالانکه طالب علم اۆر ناظر کتاب کے لئے یه باتین محض غیر ضروري هین ۔ اب هم پهر وهین سے سلسلهٔ کلام شروع کرتے هین جهان چهوڑا تها *

اپنے آخري زمانے مین امیر المومنین ابو یوسف نے حکم دیا که المغرب کے تمام یهودیون کے لئے ایسا لباس مقرر کیا جائے٬ جس سے وه باقي تمام اقوام سے متمیز هون٬ اۆر جو صرف ان هي کے لئے خاص هو ۔ اس غرض سے انهون نے خاص قسم کا لباس مقرر کیا٬ جس کي آستینین

اس قدر دراز تهین که تقریباً قدمون تک پهنچتي تهین ' عمامون کي جگه ایسي بد نما ٹوپیان پهننے کا حکم هوا ' جو شکل مین زیر پالان کي طرح تهین ' اور کانون کے نیچے تک جاتي تهین ۔ المغرب کے تمام یهودیون مین یهي لباس رائج هو گیا ' اور ابو یوسف کے بعد ان کے بیٹے ابو عبد الله کے زمانے کے کچهه حصے تک جاري رها ۔ اس کے بعد اسے بدل دیا گیا ؛ کیونکه یهودیون نے هر ممکن وسیلے سے امیر المومنین سے درخواستین کین اور هر شخص سے ' جس کي سفارش کارگر هو سکتي تهي ' سفارشین کروائین ۔ ابو عبد الله نے حکم دیا که وه زرد کپڑے اور زرد عمامے استعمال کرین ۔ چنانچه یهودي همارے زمانے ' یعني سنه ٦٢١ ' تک اسي لباس مین نظر آتے هین ' امیر المومنین ابو یوسف نے اس لباس کي تخصیص اس لئے کي تهي که ان کو همیشه یهودیون کے اسلام مین شک رهتا تها ۔ وه کها کرتے تهے که "اگر مجهے ان کے اسلام کا یقین هو جائے ' تو مین ان کو ان قیود سے آزاد کردون ' اور ان کو شادي بیاه اور دیگر تمام امور مین مسلمانون کے ساتهه اختلاط و ارتباط کي اجازت دے دون ۔ اور اگر مجهے ٹهیک ٹهیک معلوم هو جائے که وه کافر هین ' تو مین ان کے مردون کو قتل اور اولاد کو قید کرکے ان کے اموال کو مسلمانون کے لئے مال فیئ بنادون ۔ مگر مشکل یه هي که مجهے ان کے امر مین تردد هي" ۔ حق یه هي که جب سے المصامده کا آغاز هوا ' تب سے آج تک تمام بلاد المغرب مین یهودیون کے ذمي هونے یا نه هونے کا کبهي فیصله هي نهین هوا ۔ مزید بر آن المغرب کے تمام بلاد اسلامیه مین نه کهین کوئي گرجا هي نه هیکل ۔ یهودي هم سے برابر اسلام کا اظهار کرتے هین ۔ هماري مساجد مین هماري طرح نماز ادا کرتے هین ' اور اپنے بچون کو قرآن شریف پڑهاتے هین ۔ والله اعلم ان کے دلون مین کیا چهپا هوا هي ' اور ان کے مکانون مین کیا پوشیده هي ۔

اسي عهد مین ابو الولید محمد بن احمد بن محمد ابن رشد (جنکا اوپر ذکر هو چکا هي) پر سخت مصیبت پڑي ۔ اس کے دو سبب تهے '

جن مین سے ایک ظاہر تھا ایک مضمر۔ سبب مضمر (اۆر وھي بڑا سبب ہي) یہ تھا کہ حکیم ابو الولید علیہ الرحمۃ نے ارسطا طالیس ' صاحب کتاب المنطق ' کي "کتاب الحیوان" کي شرح کرني شروع کي۔ اس کي تہذیب اۆر بسط اغراض و مطالب کے ساتھ انھون نے اپنے تجربے کي چند باتون کا اضافہ کیا ' جو ان مطالب سے متعلق تھین۔ اس کتاب مین زرافہ جانور کي پیدائش اۆر اس کے زاد بوم اۆر جائے پرورش وغیرہ کے ذکر مین حکیم موصوف نے یہ لکھ دیا کہ مین نے یہ جانور بادشاہ بربر کے ھان دیکھا ہي۔ اۆر اسي ضمن مین انھون نے اۆر علماء کے طریقے کے موافق مختلف اقوام کے بادشاھون اۆر اسماء اقالیم کا بھي ذکر کیا۔ مگر انھین بالکل یہ خیال نہ رھا کہ خدام ملوک اۆر الفاظ کتب کو بدل دینے والے تعریف و تقریظ کرتے کرتے کیا کیا لکھ جاتے ہین ' اۆر یہ کہ ایسے امور قابل اندراج کتاب نہین ہین۔ اس قسم کي باتین تھین جن کي وجہ سے وہ ان لوگون کے مورد عتاب ھوئے ' گو کہ انھون نے اپنے پوشیدہ غم و غصہ کو کبھي ظاہر نہین کیا۔ ابو الولید کو خود ہي ان سب باتون کو سمجھنا چاھئے تھا۔ کسي نے کہا ہي کہ "جس نے اپنے زمانے کو پہچان لیا ' اس نے اس سے جھوٹ بولا ؛ اۆر جس نے اپنے رتبے کو پہچان لیا ' وہ گویا خود وھي ھوگیا"۔ کسي اۆر نے بھي خوب کہا ہي کہ :—

و انزلني طول النوي دار غربة	اذا شئتُ لاقیت الذي لا أشاکله
فحامقتُه حتي یقال سجیة	ولو کان ذا عقل لکنت اعاقله

رفتہ رفتہ اس خیال نے لوگون کے دلون مین مضبوط جڑ پکڑلي۔ اہل قرطبہ مین سے چند آدمي ان سے عناد رکھتے تھے اۆر ہمسري کے مدعي تھے۔ انھون نے ابو یوسف کے پاس خبر پہنچادي ؛ اۆر اس کام کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ان کي چند تلخیص شدہ کتب ' جو وہ لکھا کرتے تھے ' اٹھاکر امیر المومنین کے پاس لے گئے۔ انھون نے ان کتابون مین ابو لولید

ہي کي تحرير مين چند ايسے فقرے ديکھے جو انہون نے فلاسفۂ قدما سے
نقل کئے تھے اور جن کا مفہوم يہ تھا کہ زہرہ بھي مختلف خداؤن مين
سے ايک خدا ہي ۔ انہون نے ابو يوسف کو يہ فقرہ دکھا ديا ۔ اميرالمومنين نے
پہلے تو تمام رؤسا واعيان کو جمع کيا' پھر حکيم ابو لوليد کو بھي
بلايا ۔ وہ آ گئے' تو امير المومنين نے ان اوراق کو انکے سامنے پھينک کر
سوال کيا کہ " يہ تمہارا لکھا ہوا ہي " انہون نے انکار کيا ۔ امير المومنين نے
کہا کہ " جس شخص کي يہ تحرير ہي اس پر خدا کي لعنت ہو" ۔
يہ کہہ کر حاضرين کو بھي لعنت بھيجنے کے لئے کہا ۔ پھر حکيم مذکور
کو نہايت خستہ حالي کے ساتھ خارج کرکے حکم دے ديا کہ " اس سے اور
ہر اس شخص سے جو ان علوم مين سے کسي کے متعلق ذرا بھي گفتگو
کرتے ہوئے سنا جائے بالکل قطع تعلق کرليا جائے " ۔ پھر تمام بلاد کي
طرف اس مضمون کے فرمان جاري کئے کہ ان تمام علوم کو ايک ايک
کرکے ترک کرديا جائے' اور سوا طب' حساب اور ان علوم کے جن کو
ان سے قرابت قريبہ ہي' مثلاً نجوم جس سے دن رات کا اندازہ ہوتا
ہي اور ان کے اوقات معلوم ہوتے ہين' باقي تمام فلسفي علوم کي کتابين
جلا دي جائين ۔ چنانچہ تمام بلاد مين اسي فرمان کے اقتضاء کے مطابق
عمل در آمد ہوا *

مگر جب امير المومنين قرطبہ سے مراکش کو واپس آئے' تو انہون نے
ان سب باتون کو ترک کرديا' اور خود علم فلسفہ کي تحصيل کي طرف
راغب ہوئے ۔ انہون نے ابو الوليد کو اندلس سے بلا ليا' ان پر احسانات
کئے' اور ان کا قصور معاف کرديا ۔ مگر ابو الوليد مراکش پہنچ کر بيمار
ہوگئے' اور اسي مرض مين سنہ ۵۹۴ھ کے آخر مين انتقال کيا ۔ اس
وقت ان کي عمر تقريباً اسي سال کي تھي ۔ خدا ان پر رحم فرمائے

اس تاريخ کے عرصۂ قليل کے بعد ابو يوسف نے بھي وفات پائي' اور
جيسا کہ ہم ذکر کرچکے ہين ان کي وفات سنہ ۵۹۵ کے ماہ صفر کے
شروع مين ہوئي *

ذکر ولایت امیر المومنین ابو عبد الله

محمد بن ابي یوسف

ابو عبد الله کا نام محمد بن یعقوب بن یوسف بن عبد المومن بن علي تھا ۔ ان کي والدہ' زھر' ایک رومي خاتون اؤر ام ولد تھین ۔ ابو عبد الله سے سنہ ۵۹۵ مین ان کے والد کي وفات پر بیعت کي گئي ۔ ان کے والد نے اس سے قبل سنہ ۵۸۶ ھي مین لوگون کو ان سے بیعت کرنے کا حکم دیا تھا' جب کہ ان کي عمر چند ماہ کم دس سال کي تھي ؛ کیونکہ ان کي پیدائش سنہ ۵۷۶ کے آخر مین ھوئي تھي' اؤر وہ اپنے والد کي وفات تک امر خلافت کے لئے مرشح اؤر معروف رھے ۔ تاریخ مذکورہ بالا کو انھین بالاستقلال امر حکومت حاصل ھوا ۔ جس دن ان سے بیعت عامہ کي گئي' ان کي عمر سترہ سال کي تھي ؛ اؤر ان کي وفات دسوین شعبان سنہ ۶۱۰ کو ھوئي ۔ اس حساب سے انکي حکومت کا زمانہ چند ماہ کم سولہ سال کا ھوتا ھي *

ان کي صفات

ان کا رنگ سفید' داڑھي کے بال بھورے' آنکھین سیاہ' رخسار نرم' اؤر قد و قامت نہایت حسین تھا ۔ وہ اکثر سر جھکائے رھتے تھے' بہت کم بولتے تھے اؤر وہ بھي نہایت غور و خوض کے بعد ۔ ان کي خاموشي کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ ان کي زبان اؤر لہجہ مین تتلاھٹ تھي ۔ وہ مزاج کے حلیم تھے' اؤر خونریزي سے بہت پرھیز کرتے تھے ۔ جس بات سے ان کو کوئي خاص تعلق نہ ھو اس مین دخل انداز نہ ھوتے تھے ۔ مگر ان مین یہ عیب تھا کہ بخیل خیال کئے جاتے تھے *

ان کي اولاد

ابو عبد الله نہایت قلیل الاولاد آدمي تھے ۔ جہان تک مجھے علم ھي' ان کے بیٹون مین صرف یوسف ولي عہد' یحیی' اؤر اسحاق ھي

تھے ۔ یحیی نے ان کی زندگی ہی میں اشبیلیہ میں سنہ ٦٠٨ میں انتقال کیا۔ امیر المومنین کے حشم و خدم میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا ہی کہ امیر المومنین کے ان کو ولی عہد بنانے کا ارادہ کیا تھا ۔ ان کے علاوہ ان کی چند لڑکیاں بھی تھیں *

ان کے وزراء

(۱) ابو زید عبدالرحمان بن موسی بن یوجان ' جو ان کے والد کے وزیر تھے ۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد امیرالمومنین نے ان کو معزول کرکے

(۲) اپنے بھائی ابراہیم بن ابو یوسف کو وزیر مقرر کیا ۔ بلا شک و شبہ وہ امیرالمومنین مرحوم کے بہترین خلف اور امر وزارت کے لئے نہایت لائق و مناسب آدمی تھے ۔ اگر یہ ضروری ہی کہ امور سلطنت کو ایثار حق اور تردید ہوا و ہوس کے ساتھ چلانا چاہئے ' تو مین نہین سمجھتا کہ ان سے زیادہ بہتر کوئی اور شخص اس عہدے کا مستحق و مورد ہو سکتا تھا ۔ وہ میرے نہایت دوست تھے ' اور مجھے ان سے بہت سا مال و زر اور خلعتین ملی تھین ۔ ان کی وزارت کے زمانے مین مین ان سے واقف نہ تھا ؛ کیونکہ اُن دنون مین بالکل نو جوان تھا ۔ مین ان سے اس وقت واقف ہوا کہ جب سنہ ٦٠٥ مین وہ اشبیلیہ کے والی ہوئے ' اور محمد بن الفضل نامی ہمارے ایک کاتب دوست کے ذریعے ان سے تعارف ہوا ۔ ان سے ملاقی ہونے کے پہلے دن ہی مین نے انکی شان مین ایک قصیدہ پڑھا ' جس کی ابتداء یون ہوتی ہی :—

لکم علی ھذا الوری التقدیم ‏ و علیھم التفویض والتسلیم

اللہ اعلاکم و أعلی امرہ ‏ بکم و انف الحاسدین رغیم

آحییتم المنصورَ فھو کانہ ‏ لم تفتقدہ معالم و علوم

و محابر و منابر و محارب ‏ و حمی یحاط و ارمل و یتیم

آگے چل کر مین نے ان کی حکومت اشبیلیہ کا یون ذکر کیا :—

فکانما حمص جمالاً سارۃً ‏ و کان ابراھیم ابراھیم

وارى طليطلة كهاجر اثرها   سيرقها الادفنش وهو ذميم

اسي قصيدے مين کہتا هون که :—

يذري الصليب صغيرة وكبيرة   فيها حُداداً والعلوج جثوم

ويحرق الاعداء فيما اضرمت   وتجوب نارالحرب وهي جحيم

چونکه اس قصیدے کو نظم کئے هوئے عرصه گزر چکا هي' اس لئے مجهے اس سے زیاده کچهه یاد نهین ؛ اوْر نه مین نے کبهي اس قصیدے کي طرف زیاده اعتنا کیا ۔ انهون نے یه اشعار سن کر بهت پسند کئے ؛ اوْر جیسا که امراء و رؤسا کا قاعده هي' انهون نے ازراه لطف و کرم ان کي بهت تعریف و توصیف کي' حالانکه ان اشعار کي رکاکت' قلت انطباع' اوْر تکلف ظاهر هي ۔ اس کے بعد مجهے ان کے هان (خدا ان کا بهلا کرے) اوْر بهي زیاده فروغ حاصل هوا' حتي که وه مجهه سے اکثر یه کها کرتے تهے که "خدا کي قسم جب کبهي آپ موجود نهین هوتے تو مجهے آپ کي ملاقات کا نهایت شدید اوْر حقیقي اشتیاق پیدا هو جاتا هي"۔ کچهه عرصه مین اوْر وه اسي فرط اشتیاق و محبت مین همراه رهے ۔ مگر بعد مین مجهے وهان سے چلا جانا پڑا ۔ اس وقت وه دوباره اشبیلیه کي والي مقرر هوئے تهے ۔ چنانچه سنه ٦١٣ کے ماه ذي الحجه کي آخري تاریخ کو مین ان سے رخصت هوا ۔ جب سنه ٦١٧ مین مجهے انکے انتقال کي خبر ملي هي' اس وقت مین مصر صعید مین تها ۔ مین نے علم اثر و حدیث مین کسي اوْر عالم کو اتنا بڑا راوي اوْر ناقل نهین دیکها جیسے وه تهے ۔ وه ظاهریت مین اپنے والد کے هم مذهب تهے ۔ امیر المومنین ابو عبد الله نے بعد مین ان کو معزول کرکے ان کي جگه

(۳) ابو عبد الله محمد بن علي بن ابو عمران ضریر کو مقرر کیا ۔ یه ابو عمران ضریر' یوسف بن عبد المومن کي والده کے اجداد مین سے تهے ۔ امیر المومنین ابو عبد الله نے وزیر ابو عبد الله محمد بن علي کي

کنیت ابو یحیی قرار دي تهي • وزیر ابو عبد الله به لحاظ سیرت و سریرت نهایت عمده وزیر تهے • وه امیر المومنین کو تا به حد امکان فعل خیر٬ نشر عدل و انصاف٬ اور لشکر و رعیت کے ساتهه احسان کرنے پر ترغیب دلاتے تهے • ان کے زمانے مین ملک ایسا سرسبز تها اور رعایا و برایا کو اس قدر وسعت رزق اور کثرت عطا میسر تهي که جیسي امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن کے عهد مین تهي٬ یا یه کهئے که اسکے قریب قریب حالت تهي • امیر المومنین ابو عبد الله نے ان کو بهي معزول کرکے

(۴) ابو سعید عثمان بن عبد الله بن ابراهیم بن جامع کو وزیر بنایا • ان ابو سعید کے دادا٬ ابراهیم بن جامع٬ ابن تومرت کے اصحاب مین سے تهے اور ان هي کے همراه مراکش سے آئے تهے • اصل مین وه اندلس کے باشندے تهے٬ اور ان کے آبا و اجداد طلیطله کے رهنے والے تهے • یه ابراهیم بن جامع بحر اعظم کے کنارے شریش نام شهر کے ایک مقام مین پروان چڑهے تهے٬ جس کا نام روطه تها • وهان ایک مسجد هي٬ جو اپني فضیلت و بزرگي کے لئے مشهور هي٬ اور هر سال تمام اهل اندلس اسکي زیارت کو جاتے هین • بعد مین ابراهیم سرحد کو چلے گئے٬ جهان وه تانبے کا کام کیا کرتے تهے • اسي اثناء مین انکو ابن تومرت سے تعارف حاصل هوا٬ اور وه ان کے اصحاب مین شمار هونے لگے • ان کي اولاد سلطنت مین بڑے بڑے مرتبون پر پهنچي اور زبردست جاه و حشمت کي مالک هوئي • چنانچه ان کي اولاد مین سے ابو العلاء ادریس٬ ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن کے وزیر تهے • ان کا ذکر پهلے هو چکا هي • وزیر مذکور الان٬ یعني وزیر ابو سعید٬ کے والد کا نام عبد الله تها٬ جو ابو یعقوب کے عهد مین سبته اور اس کے گرد و نواح کے والي تهے • مزید بر آن انکو تمام بلاد کے جنگي جهازون کي ولایت بهي حاصل تهي • الغرض وه کچهه عرصه یون هي وزیر ره کر انتقال کرگئے • مجهے گمان هي

کہ خود امیر المومنین ابو یعقوب ہي نے ان کو قتل کروایا تہا ۔ انہون نے اپني اولاد مین سے یوسف ' حسین ' اؤر عثمان (یعني یہي وزیر ابو سعید) کو چھوڑا تہا ۔ ان کے علاوہ ایک لڑکا یحیی اؤر چند لڑکیان بھي تھین ۔ مختصر یہ کہ وزیر ابو سعید عثمان کي وزارت برابر قائم رھي ' اؤر امیر المومنین ابو عبد اللہ نے وفات پائي ۔ پھر ان کے بیٹے امیر المومنین ابو یعقوب کے ھان بھي وہ وزیر ہي تھے کہ مین سنہ ۶۱۴ مین وھان سے چلا آیا ۔ اس کے بعد سنہ ۶۱۷ مین مجھے معلوم ھوا کہ ابو یعقوب نے ان کو معزول کردیا ہي اؤر ایک اؤر شخص کو وزارت دي ہي ' جس کا ذکر انشاء اللہ آگے چل کر آئیگا *

ان کے حاجب

(۱) ریحان خصي ' جسے ریحان بیننک بھي کہتے ہین ' اپني موت تک ان کے ھان حاجب رہا ۔ اس کے بعد

(۲) مبشر خصي ' جو مبشر والدي بھي کہلاتا ہي ' حاجب ھوا ' اؤر وہ امیر المومنین ابو عبد اللہ (رحمہ اللہ) کي وفات تک اسي عہدے پر رہا *

ان کے کُتّاب

(۱) ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمان بن عیاش ' جن کا پہلے ذکر ھو چکا ہي ' ابو عبد اللہ کے کاتبون مین سے تھے *

(۲) ابو الحسن علي بن عیاش بن عبد الملک بن عیاش ' جن کے والد کا ذکر عبد المومن اؤر ابو یعقوب کے حالات مین گزر چکا ہي *

(۳) ابو عبد اللہ محمد بن یخلفتن بن احمد فازازي — خدا ان کو اپنے پاک بندون مین رکھے ' اؤر مجھے ان کے روئے انور سے قرب عطا فرمائے ' ان کے الفاظ شیرین سے میرے کانون کو سماعت اندوز فرمائے ' اؤر ان کے شمائل شریفہ سے استمتاع کا موقعہ عنایت کرے ؛ آمین ! مین

بیان نہین کرسکتا کہ مجھے ان کے دست مبارک کو بوسہ دینے کي کیسي شدید تمنا ہي *

یہ تو تھے کُتاب انشاء . انکے علاوہ کُتاب جیش مین (۱) ابو الحجاج یوسف مُراني (بہ تخفیف راء و ضم میم) ہین ' جو اہل شریش مین سے ہین ؛ اؤر ان کے بعد (۲) ابو جعفر احمد بن منیع ہین ' جو آج ہمارے زمانے ' یعني سنہ ۶۲۱ ' تک کاتِب جیش ہین *

ان کے قُضاۃ

(۱) ابو القاسم احمد بن بقي ' جو ان کے والد کے ھان قاضي کے عہدے پر ممتاز تھے . مگر معزول ھوئے ' اؤر ان کي جگہ

(۲) ابو عبد اللہ محمد بن مروان کو مقرر کیا گیا . انکو امیر المومنین ابو عبد اللہ کے والد نے معزول کردیا تھا . اپني وفات تک قاضي رھے . ان کے بعد

(۳) شہر فاس کے ایک باشندے ' محمد بن عبد اللہ بن طاہر ' کو عہدۂ قضا پر مامور کیا گیا . وہ حضرت امام حسین بن علي بن ابي طالب رضي اللہ عنہم کي اولاد مین سے ھونے کے مدعي تھے . عہدۂ قضا پر فائز ھونے سے پہلے وہ واعظ تھے ' اؤر تصوف کے رنگ مین زندگي بسر کیا کرتے تھے . قاضي ھونے پر بھي ان کا یہي رویہ رھا ' اؤر اسي مین مشہور تھے . ان صفات کے علاوہ ان کو اصول فقہ ' اصول دین ' اؤر مناظرہ مین معرفت تامہ حاصل تھي . سنہ ۵۸۷ مین وہ امیر المومنین ابو یوسف سے ملے ' ان کے ھان نام پیدا کیا اؤر اعلي رتبے پر پہنچے . مین نے اِن ابو عبد اللہ حسیني کو یہ کہتے سنا ہي (اؤر مین اس وقت ان کے ساتھ مکان ہي مین تھا) کہ " جب سے مجھے امیر المومنین ابو یوسف سے تعارف ھوا ' اس وقت سے ان کي وفات تک مجھے ان سے انیس ہزار دینار وصول ھوئے ' جس مین خلعتین ' گھوڑے اؤر جاگیرین شامل نہین ہین . یہ ابو عبد اللہ سنہ ۶۰۸ تک قاضي رھے ' اؤر اسي

سال انہوں نے اندلس میں انتقال کیا ۔ وہ سنہ ٦٠١ کے دوران میں اس عہدے پر مقرر ہوئے تھے ۔ ان کے انتقال کے بعد

(۴) ابو عمران موسي بن عیسي بن عمران قاضي ہوئے ۔ ان کے والد امیر المومنین ابو یعقوب کے قضاۃ میں سے تھے ۔ ابو عمران کي ولایت آج ' یعني سنہ ٦٢١ ' تک جاري ہي ؛ اؤر اب تک میں نے ان کے عزل یا وفات کي خبر نہیں سني ہي ۔ وہ میرے دوست ہیں ۔ سوا ان کے میں نے کوئي ایسا دوست نہیں دیکھا ' جو حکومت حاصل ہونے پر بھي حسب سابق اپني دوستي میں ثابت قدم رہے اؤر کسي طرح کا تغیر نہ ہونے دے ۔ چنانچہ وہ جس طرح قاضي ہونے سے پہلے مجھ سے پیش آتے تھے ' وھي سلوک اؤر وھي مراسم دوستانہ اب بھي جاري ہیں ۔ ان کي نیکي میں کسي طرح کا فرق نہیں آیا ۔ جب کبھي وہ سواري میں جاتے ہوئے مجھ کو دیکھتے ہیں ' ضرور سلام میں پیش قدمي کرتے ہیں اؤر بیش از پیش مجھ پر لطف و کرم کي نگاہ رکھتے ہیں ۔ خدا ان کو میري طرف سے بہترین جزا عنایت فرمائے ' اؤر میرے دیگر برادران قوم کو ان کے عواطف میں شریک فرمائے *

امیر المومنین ابو عبد اللہ کے لئے بیعت حاصل کرنے اؤر اس کے قیام میں یہ اشخاص شامل تھے :-

(۱) اہل قرابت میں سے ابو زید عبد الرحمان بن عمر بن عبد المومن ۔ ان ہي نے ابو عبد اللہ کے والد مرحوم کي بیعت کا بھي انتظام و انصرام کیا تھا *

(۲) الموحدون میں سے ابو زید عبد الرحمان بن موسي ' جو ان کے والد کے وزیر تھے ؛ اؤر

(۳) ابو محمد عبد الواحد بن شیخ ابو حفص ' جنکو محمد نے اسکے بعد افریقیہ کا والي بنایا تھا *

جب اس طرح امیر المومنین ابو عبد الله کي بیعت عامه اتمام کو پہنچ گئي ' تو انہون نے سب سے پہلا کام یه کیا که افریقیه پر فوج کشي کي ؛ کیونکه یحیی بن اسحاق بن غانیه نے (جس کا ذکر پہلے هوچکا ہي) یه دیکھکر که الموحدون رومیون سے جنگ کرنے مین مصروف ہین بلاد افریقیه کے اکثر حصے پر اپنا قبضه جما لیا تھا ۔ انہون نے الموحدون کي سب سے پہلي فوج پر سید ابوالحسن علي بن عمر بن عبدالمومن کو امیر مقرر کیا ۔ مین نے اس سے پہلے ان کا کوئي لشکر اس سے بڑا ' اس سے زیادہ سلاح دار ' اور اس سے بڑھ کر عمده اور کارگر سامان حرب سے آراسته نہین دیکھا ۔ اس لشکر مین الموحدون کے اعیان و شیوخ کي ایک کثیر التعداد جماعت شامل تھي ۔ غرض که ابو الحسن مذکور اس فوج کو لیکر روانه هوئے ۔ بجایه اور قسطنطینه کے درمیان موخر الذکر مقام کے قریب ان کا میرقیون سے مقابله هوا ۔ الموحدون یعني ابوالحسن کي فوج نے سخت ہزیمت کھائي ' اور ابوالحسن نہایت بد حالي کے عالم مین بجایه کو واپس هوئے ۔ اسکے بعد انہون نے پھر اور ویسا ہي زبردست لشکر تیار کیا ' جس پر الموحدون مین سے وزیر ابو زید عبد الرحمان بن موسي کو امیر مقرر کیا ۔ وه لشکر لیکر چلے ' اور سیدھے قسطنطینة المغرب پہنچے ۔ اتنے مین امیر المومنین ابو عبد الله نے سید اجل ابو زید عبدالرحمان بن عبدالمومن کو افریقیه اور اس کے اعمال کا والي مقرر کیا ' اور خود سنه ۵۹۷ مین اپنے والد مرحوم امیر المومنین ابو یوسف ' دیگر آبا و اجداد ' اور ابن تومرت کي قبور کي زیارت کے لئے تینملل چلے گئے ۔ وهان سے مراکش کو واپس آئے ' اور سنه ۶۰۹ کے آغاز تک قیام پذیر رهکر متعدد بڑي بڑي فوجین تیار کین اور انہین ہمراه لیکر سیدھے شہر فاس پر جاکر ٹھیرے ۔ مگر مشہور یه کیا که مین افریقیه جا رہا هون ۔ اس سے پہلے ان کو یه اطلاع مل چکي تھي که میرقي نے تونس پر غلبه حاصل کرکے وهان کے والي ' عبد الرحمان ' کو گرفتار کر لیا

ہي ۔ غرضيکہ وہ فاس مين تين ماہ اؤر چند ايام مقيم رہے ۔ اس اثناء مين انکو يہ خيال آيا کہ ايک جماعت کو اس غرض سے جزيرہ ميرقہ کو روانہ کيا جائے کہ وہ بنو غانيہ کي بيخ و بن تک اکھاڑ کر پھينک دے اؤر غارت کرکے رکھ دے ۔ اس غرض کے لئے انہون نے جہازون کا ايک بيڑا اؤر سوارون اؤر پيادون کے کئي قافلے تيار کئے ' اؤر اپنے چچا ' ابوالعلاء ادريس بن يوسف بن عبد المومن ' کو امير البحر اؤر ابو سعيد عثمان ابن ابي حفص کو ' جو الموحدون کے شيوخ مين سے تھے ' امير الجيش مقرر کيا ۔ چنانچہ وہ دونون جزيرۂ مذکور پر حملہ آور ہوئے ' اسے نہايت شد و مد سے فتح کيا ' اؤر وہان کے امير ' عبد اللہ بن اسحاق بن غانيہ ' کو قتل کرا ديا ۔ جس شخص نے اسے قتل کيا وہ عمر مُقدّم فامي ايک کُرد تھا ۔ واقعہ يہ ہوا کہ جب الموحدون کے بہادر عبد اللہ بن اسحاق کے مقابلے کے لئے پہنچے ۔ تو وہ نشے کي حالت مين شہر کے ايک دروازے سے باہر نکلا ۔ اس کے گھوڑے نے ٹھوکر لي ' اؤر وہ وہين گر پڑا ۔ يہ ديکھتے ہي عمر مقدم نے اس پر تلوار کا وار کرکے وہين ڈھير کر ديا ۔ اؤر يون بھي سنا ہي کہ عبداللہ بن اسحاق نے خود ہي اپني تلوار سے خود کشي کرلي تھي ۔ بہرحال ' ان دونون کا ميرقہ مين داخلہ اؤر امير عبد اللہ بن اسحاق کا قتل ' دونون واقعات ماہ ذي الحجہ سنہ ۵۹۹ ہي مين پيش آئے ۔ دونون نے مل کر امير مذکور کے اموال و اسباب کو لوٹا ' اس کے حرم کو گرفتار کرليا ' اؤر ان کو اونٹون پر بٹھاکر مراکش مين داخل ہوئے ۔ عورتون کا تو يہ ہوا کہ رات کو انہين ايک مکان مين رکھا گيا ' اؤر بالآخر ان پر يہ احسان کيا گيا کہ ان کو رہا کرديا گيا ؛ اؤر جس جس نے نکاح کي خواہش کي ' اس کا نکاح کرکے اسکا مال و اسباب اسي کے حوالے کيا گيا مگر مردون کو بہ دستور قيد مين رکھا گيا ' تا آنکہ بعد مين ان کو بعض اکابر نے اپنے ہان رکھ ليا ' اؤر فوج مين داخل کرديا ۔ چنانچہ وہ آج تک اسي حالت مين ہين ۔ ميں نے

سنا ہي که جزیرہ میرقه کے فاتحین کو لوت مین بکثرت مال و اسباب اؤر ذخائر نفیسه ملے تھے • اسي اثناء مین امیرالمومنین ابو عبد الله مراکش کو مراجع ہوئے • چنانچه وہ ذي القعدہ مین وہان پہنچے ' اؤر بعد مین انہین فتح میرقه کي خبر ملي *

اس واقعه سے پیشتر سنه ۵۹۷ مین عبد الرحمان نام ایک شخص شہر سوس مین نمودار ہوا ' جو اہل جزوله مین سے تھا • ان لوگون مین وہ عام طور پر ایک نام سے مشہور تھا ' جس کے معني " شتر قصاب کا بچه " کے ہوتے ہین • اس نے اپنے لئے دعوت دیني شروع کي ' اؤر کثیر التعداد آدمي اس کے ساتھ ہو گئے • الموحدون اس امر سے نہایت خوف زدہ ہوئے • انہون نے یکے بعد دیگرے بہت سي فوجین اس کي سرکوبي کے لئے روانه کین ؛ مگر وہ ہر بار شکست کھا کھاکر واپس آتي رہین • آخر انہون نے تھک کر الموحدون ' غز ' اؤر دیگر اصناف فوجي مین سے ایک جماعت مرتب کي ' اؤر ان کے ذریعے سے المصامدہ اؤر دیگر قرب و جوار کے بلاد کے ہان کہلا بھیجا که یه شخص تمہاري غفلت اؤر مسامحت کي وجه سے دن بدن زیادہ طاقتور ہوتا جاتا ہي ؛ لیکن اگر تم چاہو تو وہ ایک دن بھي ہمارے ملک مین نہین تھیر سکتا • اس تنبیه سے ان مین جوش پیدا ہوا اؤر رگ حمیت بھڑک اتھي • چنانچه وہ عبد الرحمان (جو ابو قصبه کے نام سے مشہور تھا) کے ہمراہیون سے جنگ آزما ہوئے • اس کے ہمراہیون نے اسے چھوڑ دیا • وہ قتل ہوا ' اؤر اس کے سر کو مراکش پہنچا دیا گیا • میرے ایک دوست نے ' جو ان دنون ایک صغیر سن لڑکا تھا اؤر اپنے باپ کے ہمراہ (جو جزیرہ نمائے اندلس کے علاقۂ بلنسیه کا باشندہ اؤر عمال اندلس مین سے تھا) سوس مین تھا ' مجھے اس فتح کي خبر دي تھي • اس وقت تک مجھے الموحدون اؤر فاتحین میرقه کے پاس سے یه اطلاع نہین ملي تھي • وہ اطلاعي خط یون شروع ہوتا ہي :—

" از مقام سوس ؛

فتح کي صبح روشن ' اؤر چمکدار هوکر نمایان هوئي هي . ضلالت و گمراهي کي جماعت " این المفر ! " پکار اٹھي هي . فتح و نصرت هماري تابع فرمان هوگئي هي ' اؤر خداوند کریم نے اپني جماعت اؤر اس کے اعوان کو عزت بخشي هي . مین شرح حال کو نهایت اختصار سے بیان کرتا هون ؛ کیونکه مین چاهتا هون که یه خوشخبریان جلد جمع هوکر آپ تک پهنچ جائین که عروۂ وثقی کے توڑنے اؤر سبب اشقي کو پکڑنے والون کا الموحدون نے (خدا ان کا معین و یاور رهے !) سختي کے ساتھ محاصره کیا ' اسباب زندگي اؤر معاونین کي جماعت کو ان سے منقطع کردیا ؛ اؤر لسان تائید هم سے رات دن یهي کهتي هي که یه لوگ صرف ایک آده دن دکھائي دینگے اؤر جلد تباه هو جائینگے . جب الموحدون نے (خدا ان کو مدد دے !) ان کے لاعلاج مرض کو تعس نحس کیا ' اؤر اپنے عزم بالجزم سے ' جو پیکانهائے تیر و نیزه سے بھي زیاده تیز و کارگر هي ' کار برآري شروع کي ' تو وه لوگ بھاگ بھاگ کر گڑھون مین گرنے لگے . فضائے عریض مین ان کے کشتون کے پشتے لگ گئے . خدائے تعالی نے ان کے ظنون کاذبه کو یاس و حرمان سے بدل دیا ' اؤر انهین ان کي مان هاویه کي طرف دھکیل دیا . یهي ان کے لئے انسب و اولی تھا . چونکه انهون نے ان امور کا اتباع کیا تھا ' جو خدا کي نا رضامندي کے موجب هین ' اؤر انهون نے خداوند کریم کي خوشنودي و رضامندي سے اکراه کیا تھا ؛ اس لئے ان کے اعمال مردود هوئے ' ان کے سر گروه ' یعني ابو قصبه ' پر خدائے تعالی نے هماري جماعت کو فاتح و غالب کیا ' اؤر تلوارنے انکي پهاڑیون اؤر گردنون کو یکسان کاٹ کاٹ کر هموار کردیا . "

مین نے یه خط یهان اس لئے نقل کیا هي که اس سے لکھنے والے کي غرابت شان ظاهر هوتي هي ' کیونکه جس وقت اس نے یه خط تحریر کیا هي وه بالغ بھي نه هوا تھا *

اس فتح کے ساتھہ ساتھہ الموحدون نے جزیرہ منرقہ کو بھي فتح کیا ' جہان ابن غانیہ کے ہمراہیون مین سے زبیر بن نجاح نام ایک شخص صاحب اختیار ہوگیا تھا ۔ الموحدون نے اس جزیرے مین داخل ہوکر اسے قتل کیا ' اور اس کا سر مراکش بھیج دیا ' جہان وہ ابو قصبۂ مذکور کے سر کے ساتھہ دار پر لٹکایا گیا *

سنہ ۶۰۱ مین امیر المومنین ابو عبد اللہ نے کئي زبردست لشکر تیار کئے ' اور بلاد افریقیہ کي طرف روانہ ہوئے ' جہان یحییل بن غانیہ میرقي غلبہ یاب ہوچکا تھا اور صرف قسطنطینہ اور بجایہ اس کي دستبرد سے بچے تھے ۔ وجہ یہ تھي کہ اس تمام عرصے مین الموحدون ان کي طرف سے غافل اور امیر المومنین ابو عبد اللہ اندلس مین رومیون کے خلاف جنگ مین مصروف رہے ۔ الغرض ابو عبد اللہ روانہ ہوکر سیدھے بلاد افریقیہ پہنچے ۔ بنو عبید کے شہر مہدیہ کے سوا کسي اور شہر کو نا فرماني کي تاب نہ ہوئي ؛ کیونکہ ہم پہلے بتا چکے ہین کہ یہ مہدیہ نہایت مضبوط و مصئون شہر تھا اور یحییل بن غانیہ نے اپنے چچیرے بھائي ' لحا ابو الحسن علي بن عبد اللہ ابن محمد بن غانیہ ' کو اس کا والي بنا دیا تھا ۔ آخر کار جب محاصرہ نے بے طرح طول کھینچا ' تو اس نے مجبور ہوکر شہر حوالے کردیا ' اور اپنے چچیرے بھائي (یحییل بن غانیہ) سے ملنے کي غرض سے بر آمد ہوا ۔ پھر خیال ہوا کہ الموحدون کي طرف لوٹ چلنا چاہئے ۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے ان کے پاس پیغام بھیجا ۔ وہ لوگ اس سے بہت اچھي طرح ملے ' اور ایسے ایسے بیش بہا اور انمول صلات و تحائف اسکو دئے جو خلفاء کے سوا اور کسي کو نصیب نہین ہوتے ۔ اس کے بعد یحییل بن غانیہ کا بھائي ' سیر بن اسحاق بن محمد ' بھي ان سے آ ملا ۔ انہون نے اس کي خوب خاطر تواضع کي ' جاگیرین دین ' اور مال کثیر نذر کیا ۔ مختصر یہ کہ ابن غانیہ کے وجود سے افریقیہ مین جو خرابیان پیدا ہوگئي تھین ' جبتگ

امیر المومنین ابو عبد الله ان کا اپنے حسب دلخواہ انتظام نہ کرچکے وہ وہان سے واپس نہ آئے ۔ مجھے معلوم ہوا ہی کہ اس سفر مین ان کے ایک سؤ بیس بارھائے زر صرف ہوئے ۔ وہ وہان سے اپنے دار الملک مراکش کو واپس گئے ۔ ان کی روانگی سے پہلے الموحدون اؤر اصناف لشکر کے بہت سے افراد اس غرض سے وہان پہنچ گئے تھے کہ افریقہ کی حمایت کرین اؤر دشمن کا مدافعہ کرین ۔ چنانچہ امیر المومنین الموحدون کے شیوخ مین سے ابو محمد عبد الواحد بن شیخ ابو حفص عمر اینتی کو وہان کا عامل بناکر وہین چھوڑدیا ۔ امیر المومنین نے سنہ ۶۰۴ کے دوران مین مراجعت کی اؤر' جیسا کہ ذکر ہو چکا ہی' سنہ ۶۰۷ کے آغاز تک وہین رہے ۔ اس اثناء مین ان کے اؤر ادفنش (لعنہ الله) کے مابین جو صلح قائم تھی وہ منقطع ہوگئی' اؤر ان کو خیال آیا کہ بلاد روم پر جنگ آزمائی کی جائے ۔ اس ارادے سے وہ اپنے جیوش کو لے کر ہمراہ نکلے ۔ ماہ ذی القعدہ سنہ ۷ مین سمندر کو عبور کرکے اپنے اسلاف کی عادت کے مطابق اشبیلیہ پہنچے' اؤر باقی سال وہین گزارا ۔ پھر سنہ ۶۰۸ کے اوائل مین نقل و حرکت شروع کی' اؤر بلاد روم مین پہنچ کر شلب تِرہ (جس کے معنی اہل عجم کے محاورے کے مطابق' تقدیم و تاخیر الفاظ کا لحاظ رکھتے ہوئے' "سفید زمین" کے ہوتے ہین) نام کے ایک زبردست و مضبوط قلعہ پر حملہ آور ہوئے' اؤر ایک سخت محاصرے کے بعد اسے فتح کرلیا ۔ اس سے قبل ان کے والد مرحوم نے بھی اسی قلعہ کا محاصرہ کیا تھا' مگر مسلمانون پر شفقت و ترحم کرنے اؤر ان پر سختیان پڑنے کے خوف سے اسے ترک کردیا تھا ۔ اب جو محاصرے مین سختی برتی گئی' تو اہل روم نہایت خوف زدہ ہوئے' اؤر مارے رعب و ہیبت کے سراسیمہ ہوگئے ۔ اُدھر ادفنش (لعنہ الله) نے یہ کیا کہ بلاد روم کے آخری حصون مین پہنچ کر بڑے بڑے سر بر آوردہ رومی سردارون' شہسوارون' اؤر دلاورون کو اپنی کمک کے لئے بلایا ۔ چنانچہ خاص الجزیرہ

کي ایک بڑي جماعت اس کے گرد جمع هوگئي ' اس کے آدمي قسطنطینه تک پهنچ گئے اؤر برشنوني ' یعني صاحب بلاد آرغن (لعنه الله) ' نے ان سب کو جمع کیا ۔ وجه یه تهي که جزیره نمائے اندلس کے چارون طرف چار بادشاه حکمران تهے ۔ ان مین سے ایک سمت ارغن تها ' جس کا ابهي ذکر هوا هے ' اؤر وه جنوب مشرق کي طرف واقع هے ۔ دوسري سمت مین بلاد قشتال کي بڑي سلطنت هے ' جس پر ادفنش (لعنه الله) حکمران هے ' اؤر اس سمت کي حد جنوب شمال کي طرف کسي قدر جنوب کي جانب مائل هے ۔ تیسري سمت مین علاقۀ لیون واقع هے ' جو شمال مغرب کي طرف پهلي حد هے ۔ اسپر ایک شخص مسمي ببوج حاکم هے ۔ عربي مین اس لفظ کے معني "کثیر اللعاب" کے هوتے هین ۔ چوتهي یعني شمالي سمت ' جو بحر اعظم سے ملحق هے ' بحر اقنابس هے جس پر ابن الریق نامي ایک شخص حکومت کرتا هے ۔ اس شخص کا ذکر اس کتاب مین پهلے بهي کئي دفعه هو چکا هے ۔ زمانۀ قدیم مین اهل روم کل جزیره نمائے اندلس کو اشبانیه کے نام سے موسوم کرتے تهے ۔ مقدم الذکر فتح کے بعد جب امیر المومنین ابو عبد الله نے اشبیلیه کي طرف مراجعت کي ' تو انهون نے دور دور کے اطراف بلاد سے لوگون کو بلایا ؛ اؤر اس طرح ایک زبردست جماعت تیار هوگئي ۔ وه سنه ۶۰۹ کے شروع مین اشبیلیه سے روانه هوکر شهر جیان پهنچے ' اؤر وهان قیام کرکے اپنے امور سلطنت مین غور و خوض اؤر افواج کو تیار اؤر آراسته کرتے رهے ۔ اُدهر ادفنش (لعنه الله) ایک بڑي جماعت کو همراه لے کر شهر طلیطله سے نکلا اؤر قلعه رباح پر خیمه زن هوا (جو کسي زمانے مین مسلمانون کے قبضے مین تها ' اؤر المنصور ابو یوسف نے اسے واقعۀ کبریٰ مین فتح کیا تها) ۔ مگر مسلمانون نے امن و امان کا یقین کرکے قلعه اس کے حوالے کردیا ۔ اس سبب سے رومیون کا ایک بڑا گروه ادفنش (لعنه الله) سے برگشته هوکر واپس چلا گیا ' کیونکه اس نے ان کو

قلعہ نشین مسلمانون کے قتل سے بھي باز رکھا تھا ۔ وہ لوگ یہ کہتے تھے
کہ " تم ہمین اس ملک کے فتح کرنے کے لئے لائے تھے ' مگر اب ہم کو
جنگ کرنے اور مسلمانون کو قتل کرنے سے روکتے ہو ۔ پھر ہمین کیا ضرورت
پڑي ہي کہ ہم تمھارے ساتھ یہان ٹھہرین ؟ " امیر المومنین نے شہر جیان
سے کوچ کیا ' اور وہ اور ادفنش قلعۂ سالم کے قریب عقاب نام ایک مقام
پر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے ۔ ادفنش اپني فوج کو آراستہ اور
مرتب کرکے یکبارگي مسلمانون پر ٹوٹ پڑا ۔ مسلمان ابھي حملے کے لئے
تیار نہ تھے ' اس لئے ہزیمت کھائي ۔ الموحدون مین سے بہت سے
آدمي شہید ہوئے ۔ اس ہزیمت کا سب سے بڑا سبب الموحدون کا
آپس کا اختلاف تھا ۔ ہوا یہ کہ ابو یوسف یعقوب کے زمانے سے ان کو
ہر چوتھے مہینے انعام و اکرام ملا کرتے تھے ' جن کي بدولت ان کے
امور و خدمات مین کبھي خلل واقع نہ ہوتا تھا ۔ مگر اب ابو عبد اللہ
کے وقت مین اور بالخصوص اس سفر جنگ مین اس انعام کے ادا کرنے
مین دیر ہوئي ۔ فوج نے اس کو وزراء کي شرارت پر محمول کیا ' اور
نہایت بد دل ہوکر جنگ مین شامل ہوئے ۔ مجھے ان ہي مین سے
ایک شخص نے یہ بتایا کہ وہ تلوار چلاتے ' نیزہ زني کرتے ' اور امور جنگ
کے ہر کام کو کرتے ہوئے دیدہ و دانستہ ایسي حرکتین کرتے تھے کہ اہل
فرنگ کے پہلے ہي حملے مین خود ان کو ہزیمت ہو جائے ۔ اس روز
امیر المومنین ابو عبد اللہ نے ایسي جوانمردي اور ثابت قدمي دکھائي
کہ اس کي مثال ان سے پہلے کے کسي بادشاہ مین نہین ملتي ۔ اگر وہ
ایسي ثابت قدمي سے کام نہ لیتے تو تمام فوج قتل یا قید ہو جاتي ۔
غرضکہ یہ وجہ تھي کہ وہ اشبیلیہ کو واپس گئے ' اور اس سال کے ماہ
رمضان تک وہین مقیم رہے ۔ پھر شہر مراکش کے عزم سے سمندر کو
عبور کیا ۔ مسلمانون پر یہ ہزیمت عظیمہ ۱۰ صفر سنہ ۶۰۹ کو بروز
دو شنبہ واقع ہوئي ' اور ادفنش (لعنہ اللہ) اور اس کے ہمراہي مسلمانون

کے زر و مال سے مالا مال هوکر شهر هاے يباسه و ابده کي طرف روانه هوئے ۔ يباسه کے اکثر حصون کو انهون نے خالي پايا ۔ اس لئے اس کے مکانات مين آگ لگادي ' اور اس کي بڑي مسجد کو مسمار کرکے ابده کي جانب راهي هوئے ۔ وهان مسلمانون کي ايک جماعت کثيره جمع هوگئي تهي ' جس مين هزيمت خورده مسلمانون کے علاوه يباسه اور ابده کے اکثر باشندے بهي شامل تهے ۔ ادفنش نے وهان تيره دن تک اقامت کي ' اور اس جماعت پر طرح طرح کي سختيان کرنے کے بعد آخر کار شهر مين داخل هوگيا ' اور جي بهر کے قتل و قيد و غارت کا بازار گرم کيا ۔ چنانچه وه اور اسکے همراهي وهان سے اس قدر عورتون اور بچون کو قيد کرکے لے گئے که ان سے تمام بلاد روم پُر هوگئے ۔ مسلمانون پر يه امر هزيمت سے بهي زياده شاق گزرا *

امير المومنين ابو عبد الله سنه ۹ کے باقي حصے اور سنه ۱۰ کے چند ماه تک مراکش هي مين اقامت پذير رهے ' اور ' جيسا که هم بيان کر چکے هين ' ماه شعبان مين انتقال کيا ۔ ان کي وفات کے اسباب مين اختلاف هي ۔ صحيح ترين خبر ' جو ميرے کانون تک پهنچي هي ' وه يه هي که ان کو ورم دماغ کي وجه سے سکته هوگيا تها ۔ يه روز جمعه ۵ شعبان کا واقعه هي ۔ اس کے بعد وه شنبه ' يکشنبه ' دو شنبه اور سه شنبه ' چار دن تک متواتر سکته کي حالت مين رهے ۔ اطباء نے فصد لينے کا مشوره ديا ۔ مگر انهون نے انکار کيا ۔ آخر ۱۰ شعبان سنه ۶۱۰ کو چهار شنبه کے دن انتقال کيا ۔ وه پنجشنبه کو دفن کئے گئے ' اور خاصة الحشم نے ان کے جنازے کي نماز ادا کي *

ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد

ان کا نام یوسف بن محمد بن یعقوب بن یوسف بن عبد المومن ابن علي ہي ۔ ان کي والدہ ام ولد ہين‘ جن کا نام قمر اۆر لقب حُکیمہ ہي ۔ امیر المومنین کي ولادت کي تاریخ صدر شوال سنہ ۵۹۴ ہي ۔ وہ اپنے دادا‘ ابو یوسف‘ کي وفات سے چار ماہ قبل پیدا ھوئے تھے ۔ ان سے اس وقت بیعت کي گئي کہ جب ان کي عمر سولہ سال کي تھي ۔ وہ اس قدر کم سن ہين کہ مين نہين سمجھتا کہ ان کے کوئي اولاد ہي ۔ سنہ ۶۲۱ کے دوران مین مجھے معلوم ھوا کہ وہ سنہ ۲۰ کے ماہ شوال یا ذي القعدہ مین فوت ھوے ۔ اس حساب سے ان کي بیعت‘ یعني ۱۱ شعبان سنہ ۶۱۰‘ سے ان کي وفات تک ان کي حکومت کا کل زمانہ دس سال اۆر چند ماہ کا ہي *

ان کي صفات

ان کا رنگ صاف گندم گون تھا ۔ چہرہ گول اۆر آنکھین سرمگین تھین ۔ کہتے ہین کہ وہ اپنے اکثر اخلاق و عادات مین اپنے دادا ابو یوسف سے مشابہ تھے *

ان کے وزراء

(۱) ابو سعید‘ جن کا ذکر ھو چکا ہي‘ ان کے والد کے وزیر تھے ۔ ان کي وزارت سنہ ۶۱۵ کے آخر تک قائم رھي ۔ پھر انھین معزول کر دیا گیا‘ اۆر

(۲) زکریا بن یحیي ابن ابي ابراہیم اسماعیل ہزرجي کو وزیر بنایا گیا ۔ ان کے جد اکبر‘ ابو ابراہیم اسماعیل‘ ابن تومرت کے اصحاب مین سے تھے اۆر‘ جیسا کہ کہا جا چکا ہي‘ وہ عبد المومن کي حین حیات ہي شہید ھو چکے تھے ۔ وزیر زکریا ابن یحیي کي والدہ ابو یوسف المنصور کي بیٹي تھین ۔ وہ اپني وفات تک عہدۂ وزارت پر قائم رہے *

ان کے حُجاب

(۱) مبشر خصي ' جو امیرالمومنین کے والد کا حاجب تھا ۔ اس کے بعد

(۲) فارح خصي حاجب ہوا ۔ اس کي کنیت ابوالسرور تھي ' اور وہ اپني موت کے وقت تک حاجب رہا *

ان کے قاضي

ابو عمران موسي بن عیسي بن عمران ' جو ان کے والد کے قاضي تھے ' اپني وفات تک اس عہدے پر فائز رہے *

ان کے کُتاب

(۱) ابو عبداللہ بن عیاش ' جو ان کے والد اور دادا کے کاتب تھے *

(۲) ابوالحسن بن عیاش *

مجھے ان دونوں حضرات کي وفات کي اطلاع اس وقت ملي کہ جب میں سنہ ۶۱۹ کے دوران میں مصر میں تھا ۔ ان کے بعد امیرالمومنین نے

(۳) ابو عبد اللہ محمد بن یخلفتن فازازي کو دوبارہ کاتب مقرر کیا ۔ ان کا ذکر امیرالمومنین ابو عبد اللہ کے عہد میں ہو چکا ہے ۔ وہ مشرق اندلس میں شہر مرسیہ کے قاضي تھے ' اور وہیں میں ان سے علیحدہ ہوا تھا ۔ پھر انکو کاتب کا عہدہ دیا گیا ۔ مگر انکے ساتھ ساتھ ابو جعفر احمد بن محمد بن عبد الرحمان بن عیاش سے بھي کتابت کا کام لیا جاتا تھا ۔ وہ نہایت مشہور و معروف کاتب تھے ۔ ان کا ذکر امراء ثلاثہ کے بیان میں گزر چکا ہے *

(۴) ان کے علاوہ احمد بن منیع بدستور کتابت جیش کے عہدے پر قائم رہے *

امیر المومنین ابو یعقوب سے اس روز بیعت کي گئي که جب ان کے والد مرحوم دفن هوئے ۔ مگر مجھے یه معلوم نهین که ان کے والد نے ان کو ولي عهد مقرر کیا تھا یا نهین ۔ البته اتنا ضرور جانتا هون که ان کے والد مرحوم اپنے آخري زمانے مین ان سے سخت ناراض رھا کرتے تھے ' کیونکه انھون نے ابو یعقوب کے متعلق بهت سے امور شنیعه کا ذکر سنا تھا ۔ امیر المومنین کے قرابت دارون مین جنھون نے ان کو بیعت حاصل کرنے مین مدد دي ' وہ ابو موسي عیسي بن عبد المومن ' یعني ان کے دادا کے چچا تھے ' جن کے خلاف اهل میرقه نے بجایه مین دخل حاصل کرلیا تھا ۔ عبد المومن کي اولاد صلبي مین سے یه آخري بزرگ تھے ۔ مجھے آج تک ان کي وفات کي خبر نهین ملي ۔ دوسرے بزرگ جو ان کي بیعت مین ممد تھے ' ابو زکریا یحیی بن ابي حفص عمر بن عبد المومن تھے ۔ یہ دونون حضرات برابر امیر المومنین کے پاس رہ کر لوگون سے بیعت طلب کرتے رھے ۔ ان کے علاوہ الموحدون مین سے ابو محمد عبد العزیز ابن عمر بن ابي زید ھنتاتي تھے ' جن کے والد امیر المومنین ابو یوسف کے سب سے پھلے وزیر تھے ' اۏر ان کا ذکر هو چکا ھي ۔ ان کے سوا ' ابو علي عمر بن موسي بن عبد الواحد شرقي اۏر ابو مروان عبد الملک بن یوسف بن سلیمان نے بھي (جو اهل تینملل مین سے تھے) حصول بیعت مین امیر المومنین کا ساتھ دیا ۔ اس بیعت عامه کے بعد پنجشنبه اۏر جمعه کے ایام مین بیعت خاصه کي گئي ۔ اس مین الموحدون کے شیوخ اۏر امیر المومنین کے اهل قرابت نے بیعت کي ۔ پھر شنبه کے روز لوگون کو عام طور پر بیعت کي اجازت دي گئي ۔ مین اس دن موجود تھا ۔ ابو عبد الله بن عیاش کاتب کھڑے هوئے لوگون سے کهه رھے تھے که " تم امیر المومنین ابن امراء المومنین سے اسي طرح بیعت کرتے هو جس طرح حضرت رسول خدا صلي الله علیه و سلم سے ان کے اصحاب نے بیعت کي تھي ۔ تمھارے لئے لازمي

ہي که انشاط و اکراہ' تنگي و فراخي مين ان کے مطيع و فرمان بردار رهو'
اور ان کے اور ان کے ولاة اور عامة المسلمين کے خير خواہ بنے رہو۔ يه انکا
تم پر حق ہي۔ اور تمهارا حق ان پر يه ہي که وہ تمهارے لشکرون کو
جمع نه کرين اور نه تمهارے خلاف کوئي ايسا ذخيرہ جمع کرين
جس مين تم سب کے لئے کوئي نه کوئي فائدہ يا بهتري نه هو؛ تم پر
عطا و بخشش کرنے مين عجلت سے کام لين' اور تم سے احتجاب
نه کرين۔ خدا تم کو وفاداري مين مدد دے' اور تمهارے ان تمام
امور مين اميرالمومنين کي اعانت فرمائے' جو اس نے ان کے سپرد
کئے ہين"۔ وہ اسي قول کو بار بار ہر گروہ کے سامنے دهراتے جاتے تهے؛
تا آنکه بيعت تمام هو گئي *

اس کے بعد مختلف شهرون کے اعيان و رؤساء اور سرداران قبائل
ان کے پاس بيعت کے لئے آنا شروع هوئے' يہان تک که اميرالمومنين
کے لئے امر بيعت پورا هو گيا *

زمام حکومت اختيار کرنے کے چار ماہ کے عرصے کے بعد اميرالمومنين نے
ايک شخص کو گرفتار کيا' جس نے ان پر حمله کيا تها۔ اسکا دعوی تها
که مين بنو عبيد مين سے هون اور العاضد کا صلبي بيٹا هون۔ اس کا نام
عبدالرحمان تها۔ وہ يوسف کے زمانے مين اس ملک مين وارد هوا
تها' جب که وہ اشبيليه مين تهے۔ اس نے ان کے ساتھ مل کر کام
کرنے کا قصد کيا تها۔ مگر چونکه انهون نے اسے اس امر کي اجازت
نهين دي' اس لئے وہ وهين مقيم هوکر سرکشي پر قائم رہا۔ آخر کار
اميرالمومنين ابو عبد الله نے سنه ۵۹۲ مين اسے گرفتار کيا۔ اس وقت سے
سنه ۶۰۱ تک وہ برابر حبس ہي مين رہا۔ مگر اسي سال اميرالمومنين نے
افريقيه کي طرف نقل و حرکت کي' اور ابو زکريا يحيی بن ابراهيم
ہزرجي نے انکي خدمت مين اسکي سفارش کي۔ انهون نے اس امر کي
ضمانت لے کر که وہ کبهي کوئي نا پسنديدہ کام نه کريگا' اسے رہا کر ديا۔

لیکن ابھی امیر المومنین کو وھان سے واپس گئے ھوئے تھوڑا ھي عرصہ گزرا تھا کہ یہ عبیدي مراکش مین دوبارہ فتنہ و فساد کے لئے اٹھ کھڑا ھوا ؛ اور وھان سے روانہ ھوکر بلاد صنھاجہ پہنچا۔ وھان ایک جماعت کي جماعت اس کي طرف متوجہ ھوگئي ' اور ان مین اس کي شہرت ھونے لگي۔ یہ شخص نہایت کم سخن ' خاموش اور حسین آدمي تھا۔ مین دو مرتبہ اس سے ملا ' اور ھر بار مین نے یہي پایا کہ وہ آداب ظاھرہ ' مثلاً آسودگيِ نفس ' سکون اطراف ' وزن کلام ' ترتیب الفاظ ' اور ھر قول و فعل مین سلیقہ اور با قاعدگي کو مد نظر رکھنے مین اکثر ان صلحا سے ' جن سے مجھے ملنے کا اتفاق ھوا ھي ' ضرور بدرجہا بڑھا ھوا تھا۔ القصہ وہ وھان سے امیر المومنین ابو عبد اللہ کے زمانۂ حیات ھي مین ایک زبردست فوج ھمراہ لے کر شہر سجلماسہ کو گیا۔ والي شہر ' سید ابو الربیع سلیمان بن ابي حفص عمر بن عبد المومن ' اسکے مقابلے کے لئے بر آمد ھوا۔ مگر عبیدي مذکور نے اسے شکست دے کر برے حالون سجلماسہ کي طرف بھگا دیا۔ وہ قبائل بربر مین ایک موضع سے دوسرے کي طرف انتقال مکان کرتا رھا ؛ مگر نہ تو کہین اس کا کام بنتا نظر آیا ' اور نہ کسي جماعت نے ثابت قدمي سے اسکا ساتھ دیا۔ سبب یہ تھا کہ وہ ان مقامات مین ایک اجنبي شخص تھا۔ نہ وہ وھان کي زبان سے آشنا تھا ' اور نہ وھان اس کے اعزہ و اقارب مین سے کوئي تھا کہ وہ اس کي طرف رجوع کرسکتا۔ آخر اسے شہر فاس کے باھر گرفتار کرلیا گیا۔ مگر مجھے اس کي گرفتاري کي تفصیلي کیفیت سے آگاھي نہین ھي۔ فاس کے والي ' ابو ابراھیم اسحاق بن امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن ' نے امیر المومنین کو اس کے گرفتار ھونے اور اپنے پاس قید خانے مین محبوس ھونے کي اطلاع دي۔ امیر المومنین نے اسکو قتل کرنے اور دار پر چڑھائے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ والي مذکور نے اس کي گردن ماردي لاش کو سولي پر چڑھا دیا ' اور سر کو مراکش

بھیج دیا، جہاں اسے دوسرے باغیون اور سرکشون کے سرون کے ساتھ لٹکا دیا گیا *

ابو یعقوب نے رعایا کے ساتھ حسن تعلقات کے قیام میں اپنے آباء کی سیرت قدیمہ میں کسی نوع کا تغیر نہین کیا ؛ اور نہ کوئی ایسا کام کیا کہ جس سے انکو شاہان پیش رو کے افعال سے متمیز کہا جا سکے ۔ البتہ یہ ضرور ہی کہ مین نے دیکھا ہی کہ تمام خواص دولت، جو ان کے مزاج سے واقف ہین، ان کی شہامت اور بیدار مغزی کی وجہ سے ان سے مرغوب رہتے ہین ۔ سنہ ۶۱۱ کے آغاز کا ذکر ہی کہ ایک مرتبہ مین انکے پاس خلوت مین بیٹھا ہوا تھا ۔ مجھے انکی حدت نفس اور بیداری قلب سے حیرت ہوتی تھی، اور سخت تعجب ہوتا تھا کہ وہ ایسی ایسی جزئی باتون کے متعلق سوال کرتے ہین کہ جن سے اکثر بازاری آدمی بھی واقف نہین ہوتے، چہ جائیکہ بادشاہ! آج تک ان سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہین ہوئی جس کے وقوع کی امید ہو سکتی تھی *

ان امیر المومنین یوسف کے عہد مین عبیدی مذکور کے قتل کے بعد دو اشخاص نے بھی سرکشی کی ۔ ان مین سے ایک علاقۂ سوس کے بلاد جزولہ مین تھا اور "الفاطمی" کہلاتا تھا ۔ سنہ ۶۱۲ مین اسے قتل کیا گیا، اور اس کا سر مراکش بھیجا گیا ۔ مین ان دنون جزیرہ نمائے اندلس مین تھا ۔ اور چونکہ امیر المومنین سے بُعد مسافت پر تھا، اس لئے مجھے اس معاملے کی تفصیلی اطلاع نہین حاصل ہوئی ۔ مین نے اتنا ضرور دیکھا کہ ان لوگون کو اسکے اخذ و قتل پر نہایت خوشی ہوئی ۔ دوسرا شخص اہل صنہاجہ مین سے تھا ۔ اسے سنہ ۶۱۸ مین قتل کیا گیا ۔ مگر، جہان تک مجھے علم ہی، اس اثناء مین اس سے بہت سے افعال قبیحہ سرزد ہوئے، اس نے متعدد افواج کو شکست دی، اور خلق کثیر کو شر و فساد پر آمادہ کرکے اپنے ساتھ ملا لیا تھا ۔ یہہ تمام

خبرین مجھے اس وقت ملین جب مین تاریخ مذکورہ مین بلاد مصریه مین تھا۔ اس شخص کو قتل کرنے اؤر اس کے سبب سے جو کچھہ فساد برپا ھوا تھا اسے مٹانے مین سید اجل ابو محمد عبد العزیز بن امیر المومنین ابو یعقوب بن عبد المومن بن علي کو دخل تھا' جو اس وقت شھر سجلماسه اؤر اس کے اعمال کے والي تھے *

اسي سال' یعني سنه ۶۲۱ مین' مجھے معلوم ھوا ھي که سنه ۶۲۰ کے ماہ شوال یا ذي القعدہ (ان دونون مین سے کسي مین) امیر المومنین ابو یعقوب نے وفات پائي۔ مین ان کي وفات کي کیفیت سے واقف نھین ھون۔ بھر حال نتیجه یه ھوا که حالات مین اضطراب واقع ھو گیا' اؤر لوگ بکر کود مچانے اؤر فساد برپا کرنے لگے۔ پھر مجھے یه اطلاع ملي که وھان کے عوام الناس کے ایک بڑے حصے نے بالاجتماع سید اجل ابو محمد عبد العزیز بن امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن امیر المومنین ابو محمد عبد المومن بن علي کو (خدا ان دونو پر اپني رحمت نازل فرمائے' ان کے چھرون کو روشن رکھے' اؤر ان کي صلاح و اصلاح کے لئے ان کو جزائے خیر دے!) امیر تسلیم کرلیا ھي *

یه ابو محمد عبد العزیز' ابو یعقوب کي چھوٹي اولاد مین سے ھین۔ انکي والدہ مریم صنھاجیه ایک آزاد خاتون تھین' اؤر اھل قلعۂ بنو حماد مین سے تھین۔ امیر المومنین ابو یعقوب نے اپنے والد کي حیات ھي مین ان سے نکاح کیا تھا۔ قلعۂ مذکور کے گرفتار شدہ افراد مین یه اؤر ان کي والدہ ملکه بھي تھین۔ ابو محمد عبد المومن نے ان دونون کو آزاد کرکے مریم مذکورہ کا نکاح اپنے صاحبزادے ابو یعقوب سے کر دیا تھا۔ ان سے ابو یعقوب کي آٹھ اولادین ھوئین' جن مین سے چار لڑکے اؤر چار لڑکیان تھین۔ اولاد نرینه مین ابراھیم' موسي' ادریس' اؤر عبد العزیز مذکور ھین جو سب سے چھوٹے ھین۔ موسي' میرقي کے ھمراھي عربون کے ھاتھ سے سنه ۶۰۵ مین شھر طاھرت کے باھر شھید ھوئے۔

ابراہیم سنہ ۶۱۲ کے دوران میں اشبیلیہ میں فوت ہوئے ۔ ان دنون مین وهین تها ۔ باقي رهے ابوالعلا ادریس ؛ انکا انتقال افریقیہ مین هوا ' جس کا ذکر آگے آئیگا ۔ اولاد اناث مین زینب ' رقیہ ' عائشہ ' اور علیہ ہین *

ابو محمد عبد العزیز اپنے والد ' اور اپنے بهائي ابو یوسف کے زمانے مین کسي جگہ کے والي نهین رهے ۔ مگر جب امر ولایت ابو عبد الله کے هاتھ مین آیا ' تو انہون نے انکو جزیرہ نمائے اندلس کے شہر مالقہ اور اس کے اعمال کا والي مقرر کردیا ۔ یہ سنہ ۵۹۸ کا ذکر ہي ۔ پهر سنہ ۶۰۳ کے دوران مین ان کو معزول کرکے قبیلۂ هسکورہ کا والي بنایا ' جو ایک وسیع و ضخیم ولایت ہي ۔ مگر بعد مین وهان سے بهي معزول کیا ' اور سجلماسہ کي ولایت دي ' جهان وہ ابو عبد الله اور ان کے بیٹے ابو یعقوب کے زمانے مین برسر حکومت رهے ' تا آنکہ یہ متقدم الذکر حملہ آور ولایت ابو یعقوب بن ابي عبد الله مین قتل هوا ۔ پهر ابو یعقوب نے ان کو سجلماسہ سے معزول کرکے اشبیلیہ کا والي مقرر کیا ' جهان ان کے بهائي ابو العلا برسر ولایت تهے (جن کو معزول کرکے افریقیہ بهیج دیا گیا تها اور' جیسا کہ مجهے معلوم هوا ہي' وهین ماہ رمضان سنہ ۶۲۰ مین ان کا انتقال هوگیا ۔ رحمہ الله) *

یہ ہین مختصر حالات ابو محمد عبد العزیز کي حکومت کے جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہین ۔ اور اگر جو کچھ کہ بیان کیا جاتا ہي صحیح ہي ' اور اگر یہ امر ولایت اپنے کمال کو پهنچ جائے ' تو یقیناً خلیفۂ مذکور ملک کو خیر و عدل سے بهر دینگے ۔ ان کي رعایا زمین کو پاک و صاف کردیگي ' امیر المومنین کي برکت نفس ' حسن سیرت ' اور خوبئ طبیعت سے برکتین ظاہر هونگي ' اور آسمان سے خیر و برکت کي موسلا دهار بارشین هونگي ۔ اور یہ سب کچھ جب ہي هو سکتا ہي کہ زمانہ ان کا مساعد رهے ' اور خدائے تعالے غیب سے ان کے لئے اعوان

صالحین پیدا کردے ؛ کیونکہ جہان تک مجھے علم ہي ' وہ بہت بڑے صائم النہار اؤر قائم اللیل بزرگ ہین ' اپنے مذہب کے مجتہد ہین ' اپنے کام مین قوي بصیرت اؤر عزم بالجزم رکھتے ہین ' نہایت خود دار و غیرت مند ہین ' حق کے باب مین کبھي کسي ملامت گر کي ملامت کي پرواہ نہین کرتے ' ذکر الٰہي مین سب سے زیادہ رطب اللسان رہتے ہین ' اؤر کتاب اللہ کي سب سے زیادہ تلاوت کرتے ہین • مین نے انکو ہمیشہ اسي حالت مین دیکھا ہي کہ کار و بار ولایت انہین گھیرے ہوئے ہي ' اؤر امور رعایا مین اون کے اوقات صرف ہو رہے ہین ؛ مگر با وصف اس کے نہ تو ان کے اوراد مین خلل واقع ہوتا ہي ' نہ ان کے مقرر کردہ روزانہ حصول علم اؤر تلاوت قرآن مین حرج ہوتا ہي ' اؤر نہ ان اوقات تسبیح و تہلیل مین رخنہ پڑتا ہي جن کو انہون نے لیل و نہار مین ترتیب دے رکھا ہي • مین نے ان کي یہ تمام باتین خود مشاہدہ کي ہین • نہ مین کسي اؤرسے نقل کررہا ہون اؤر نہ اس بارے مین کسي اؤر کي روایت سے سند لیتا ہون • مزید بر آن وہ نرم مزاج اؤر نرم دل بھي ہین • اپنے دوستون سے اؤر ہر نیک ' سخي النفس اؤر خندہ رو مسلمان سے تواضع اؤر فروتني سے پیش آتے ہین *

ان کي صفات

ان کا رنگ سفید ہي ' جس پر زردي غالب ہي • وہ نہایت خوبرو ہین • ان کا قد درمیانہ اؤر اعضاء متناسب ہین • جہان تک مجھے علم ہي ' ان کے تین لڑکے ہین :—

(۱) محمد ' جو سب سے بڑے ہین ؛ (۲) عبد الرحمان ؛ اؤر (۳) احمد • ان کے علاوہ چند لڑکیان بھي ہین

یہ ہي تلخیص دولت المصامدہ کي تاریخ کي ' ان کے آغاز امر ' یعني سنہ ٥١٥ ' سے ہمارے زمانے ' یعني سنہ ٦٢١ ' تک ۔ یہ کل زمانہ بطور اجمال (نہ بطور تفصیل) ایک سؤ چھہ سال کا ھوتا ہي ۔ ہم نے اس تاریخ میں صرف ایسے امور اؤر واقعات بیان کئے ہیں ' جن کي ہر اس شخص کو ضرورت پڑتي ہي جو اس زمانے کا علم حاصل کرنا چاھتا ہي ۔ ہم نے ان تمام امور سے تعرض نہیں کیا ہي ' جن کي ہمیں ضرورت لاحق نہیں ھوتي : مثلاً عبد المومن کي اولاد ' ان کي اولاد کي اولاد ' اؤر ان کي اولاد کي اولاد کي اولاد کا بیان ' اؤر ان کي ولایت و عزل ' ان کي اُمہات ' ان کے کُتاب و حجاب و وزراء کي تاریخي تفاصیل ۔ کیونکہ اگر ہم اِن تفاصیل کے درپے ھوتے ' تو یہ کتاب تلخیص نہ رھتي ' بلکہ کتب مبسوطہ میں شمار ھوتي ۔ البتہ اگر ہماري ضروریات معاش کافي ھوتیں ' اؤر ہم زمانے کي کد و کاوش سے محفوظ ھوتے ' تو ہم ان تاریخي حالات میں سے وہ تمام امور و واقعات بیان کرتے ' جو احاطۂ علم ' بلوغ روایت ' اؤر حصول مشاہدہ میں آ سکتے ۔ میں نے ان اوراق میں ' جو دولت المصامدہ وغیرہ کے حالات پر حاوي ہیں ' صرف وھي واقعات درج کئے ہیں جن کو میں نے ' یا تو کسي کتاب سے نقل کرتے ھوئے ' یا کسي ثقہ و عادل شخص سے سن کر ' یا خود مشاہدہ کرکے ' تحقیق کرلیا ہي ۔ اؤر وہ بھي اس حالت میں کہ میں نے اس کُل کتاب میں حتي الوسع صداقت و انصاف کو ھاتھ سے نہیں جانے دیا ' اؤر کوشش کي ہي کہ میں نہ کسي شخص کے محاسن میں سے ایک ذرا سا موتي بھي کم کروں یا کسي کے معائب میں اس کے استحقاق سے زیادہ رائي کے برابر اضافہ کروں ۔ میں خدا ہي سے مدد کا طالب ھوں ' اؤر تضرع و زاري کے ساتھ اپنے قول و عمل میں سداد و صواب کي توفیق چاھتا ھوں : فہو حسبي و نعم الوکیل *

المصامدہ کي سيرت ' ان کے قبائل اور ان کي رحلت و اقامت کے حالات جامعہ

ہم اس سے قبل بيان کر چکے ہين کہ محمد ابن تومرت المہدي کے اولين ہمراہيون مين دس اشخاص شامل تھے ' جو مجموعي طور پر " الجماعت " کہلاتے تھے ۔ صحيح روايت کے مطابق ان مين سے پہلے شخص عبد الواحد شرقيتھے ؛ پھر عبد المومن بن علي اميرالمومنين ؛ پھر عمر بن عبد اللہ صنہاجي ' جو ان کے ہان ازناج کے نام سے مشہور تھے ؛ پھر فاصکہ بن ومزال ' جن کا نام ابن تومرت نے عمر اور کنيت ابو حفص رکھي تھي ۔ اِن عمر کي اولاد بہت پھيلي ۔ اُن مين سے ابراہيم ' اسماعيل اور محمد تھے ۔ آخر الذکر کي والدہ عبد المومن کي صاحبزادي تھين ۔ انکے علاوہ يحييٰ ' عيسيٰ ' موسيٰ ' يونس 'عبد الحق ' عثمان ' احمد ' اور عبد الواحد بھي تھے ۔ عبد الواحد کو اميرالمومنين ابو عبد اللہ نے سنہ ۶۰۳ مين افريقيہ کا والي مقرر کرديا تھا ' اور وہ اپنے يوم وفات ' يعني يکم محرم روز پنجشنبہ سنہ ۶۱۸ تک برابر والي رہے ۔ ابن تومرت فاصکۂ مذکور کو ابن مبارک کہا کرتے تھے ۔ ان کا قول تھا کہ " جب تک يہ يا انکي اولاد مين سے کوئي فرد باقي رھيگا الجماعت مين خير و برکت باقي رھيگي " ۔ چنانچہ لوگون نے ان سے اور ان کي اولاد اور اولاد کي اولاد سے بہت کچھ نفع اٹھايا ۔ فاصکہ عمر اينتي کے نام سے مشہور تھے ' اور اس کتاب مين کئي جگہ ان کا ذکر ہو چکا ہے ۔ اس وقت ہمارے زمانے مين ان کي صلبي اولاد مين سے صرف ايک صاحب عثمان نامي باقي رہ گئے ہين ۔ مين ان سے شہر مرسيہ مين

جدا هوا تها ' اور اس ملک کو آتے هوئے مین نے ان کو وهین چهوڑا تها ۔ ان کو شہر جیان اور اس کے اعمال کا والی بنا دیا گیا تها ۔ وہ میری ان سے آخری ملاقات تهی ۔ اس کے بعد مجهے بلاد مصریه کے قیام کے دوران مین یه خبر ملی تهی که انهین بلنسیه کا حاکم بنا دیا گیا هی ۔ پهر وهان سے بهی معزول هوئے تهے ۔ اس کے بعد مجهے خبر نهین که وہ آجکل اندلس مین هین یا مراکش مین ۔ مین ان کو اپنے بهائیون مین شمار کرتا هون (خدا ان سے ' هم سے ' اور جمله مسلمانون سے راضی هو) انکے علاوہ یوسف بن سلیمان اور انکے بهائی عبدالله ابن سلیمان بهی تهے ۔ یه دونون حضرات اهل تینملل مین سے تهے ' اور مسکاله نامی قبیلے کے افراد تهے ' جیسا که بیان هو چکا هی ۔ پهر ابو عمران موسی بن علی ضریر تهے ' جو عبد المومن کے خسر تهے ۔ وہ آنکهون کے دائم المریض تهے ۔ عبد المومن جب کبهی مراکش سے کهین جاتے ' ان کو وهان اپنا قائم مقام بناکر جاتے تهے ۔ پهر ابو ابراهیم اسماعیل هزرجی ۔ یه وہ بزرگ تهے جنهون نے اپنے نفس کو قتل و غارت کے لئے وقف کردیا تها اور ' جیسا که پهلے ذکر هو چکا هي ' عبد المومن پر فدا هو گئے تهے ۔ انکے بعد اهل تینملل مین سے ایک صاحب تهے ' جو ان کے هان ابن بیجیت کے عرف سے معروف تهے ۔ مجهے ان کے نام مین شک هی که کیا تها ۔ پهر ایوب جدمیوی تهے ۔ الموحدون کے امر کے آغاز مین اقطاع و املاک کی تقسیم کا انتظام ان هی کے هاتهہ مین تها ۔ یه تمام گروہ " الجماعت " کے نام سے موسوم تها ۔ بعض لوگ ابو محمد واسنار کو بهی اس مین شمار کرتے هین ۔ وہ دباغ پیشه اور سیاہ فام آدمی تهے ۔ شهر اغمات کے رهنے والے تهے ۔ جس وقت ابو عبد الله ابن تومرت اغمات سے گزرے هین ' اسی وقت وہ ان کے همراہ هوگئے تهے ۔ ابو عبد الله ابن تومرت نے ان کو اپنی خدمت کے لئے مخصوص کردیا تها ؛ کیونکه ان کو معلوم تها که وہ بلحاظ دین نهایت شدید هین اور جو کچهہ دیکهتے یا سنتے هین

اسے نہایت متانت کے ساتھ پوشیدہ رکھتے ہین ۔ چنانچہ وہ ان کے ہان نہ صرف وضو اور مسواک کے انتظام پر مامور تھے، بلکہ ملاقات کے لئے آنےوالون کو اندر داخل ہونے کي اجازت دینے اور ابن تومرت کے آگے آگے چلنے کا کام بھي ان ہي کے سپرد تھا ۔ وہ ابن تومرت کي وفات تک ان فرائض کو انجام دیتے رہے ۔ بعد ازان انکي قبر کے، اور جب عبد المومن بھي وفات پاکر وھین دفن ہوئے تو انکي قبر کے بھي، متولي مقرر ہوئے ۔ و اسنار مذکور نے ابو یعقوب کي حکومت کي ابتدا مین انتقال کیا ۔ اس وقت وہ بہت زیادہ مُسن ہو چکے تھے ۔ وہ صاحب اجتہاد عباد اور گوشہ نشین زہاد مین سے تھے ۔ نہ انہون نے کچھ کمایا، اور نہ کوئي دینار و درہم تک چھوڑا ۔ حالانکہ اگر وہ چاہتے تو، چونکہ عبد المومن کے ہان ان کي بڑي قدر و منزلت تھي اور المصامدہ بھي جانتے تھے کہ ان کے آقائے مجازي کے ہان انہین بہت قرب حاصل ہي اور وہ اکثر ان کي تعریف کیا کرتے ہین، اس لئے سب سے زیادہ مال و نعمت جمع کر سکتے تھے *

ان حضرات کے علاوہ مختلف قبائل کے آدمي آکر الجماعت مین شامل ہوگئے تھے، اور ان ہي مین شمار اور ان ہي سے منسوب ہوتے تھے *

جلوس عام کے وقت سب سے پہلے عمر بن عبد اللہ صنہاجي کي اولاد ہوتي تھي ۔ پھر عبد المومن (یا ان کي اولاد مین سے اس وقت جو صاحبِ امر ہو اُس) کا گھوڑا ۔ اس کے بعد تمام اہل الجماعت اپنے اپنے طبقات و مدارج کے مطابق؛ اور سب کے آخر مین اہل فوج ہوتے تھے، جو نہایت کثیر التعداد تھے *

الموحدون کے قبائل

وہ قبائل جو "الموحدون" کے جامع اور مشترک نام سے موسوم ہین اور جن مین فوج، اعوان و انصار اور ان کے علاوہ تمام بربر اور المصامدہ شریک و شامل ہین اور ان کي رعایا اور تحت امر ہین، سات قبائل پر مشتمل ہین :—

(۱) سب سے پہلا قبیلہ ابن تومرت کا ہي، جس کا نام هرغہ ہي اور الموحدون کے دیگر قبائل کي بہ نسبت قلیل التعداد ہي *

(۲) قبیلۂ عبد المومن ۔ اسکا نام کومیہ ہي ۔ یہ ایک کثیر التعداد قبیلہ ہي، اور متعدد چھوتے چھوتے قبائل پر حلوي ہي ۔ نہ کبھي زمانۂ قدیم مین اس قبیلہ کو ریاست و نباھت حاصل ھوئي، اور نہ اب زمانۂ جدید مین ہي ۔ زراعت، گلہ باني، اور بازارون مین دود، لکڑي اور اسي قسم کي معمولي اشیاء فروخت کرنا ان کا پیشہ رھا ہي ۔ خدائے مُعز و مُذل و معطي و مانع کي شان ہي کہ آج اسي قوم کي یہ حالت ہي کہ نہ المغرب مین آج ان کا کوئي ہمسر ہي اور نہ کسي ھاتھ کو انکے ھاتھ سے مقابلہ کرنے کي جرأت ھوتي ہي ۔ اور یہ سب عظمت و شان اس وجہ سے ہي کہ عبد المومن اسي قوم کے ایک فرد تھے؛ حالانکہ، جیسا کہ ہم پہلے کہہ آئے ہین، انہین کسي اور قبیلہ سے منسوب کیا جاتا ہي *

(۳) اهل تینملل ۔ اصل مین وہ متفرق قبائل کے افراد ہین؛ مگر انہین متحدہ طور پر مقام تینملل ہي سے منسوب کیا جاتا ہي

(۴) هنتاتہ ۔ یہ بھي ایک نہایت زبردست قبیلہ ہي، اور اسکا ایک حصہ زمانۂ قدیم مین ریاست و شرافت سے ممتاز رھا ہي

(٥) جنفیسه ۔ یه ایک معزز اؤر طاقتور قبیله ہي ' اؤر اسکي زبان وهان کي تمام زبانون سے زیادہ نفیس و فصیح ہي *

(٦) جد میوہ ۔ اس قبیله کا صرف ایک حصه ہي الموحدون کي رعیت مین شامل ہي ۔ کل قبیله رعایا مین نهین ہي *

(٧) قبائل صنهاجه کے وہ افراد جنهون نے الموحدون کي دعوت قبول کي *

(٨) هسکورہ کے بعض قبائل *

یه الموحدون کے وہ قبائل ہین جنهین وہ خود اس نام کا مستحق خیال کرتے ہین ۔ ان کے علاوہ المصامدہ کے وہ تمام افراد بهي رعیت مین شامل ہین ' جن کو عطیات دئے جاتے ہین ' جو فوجون مین شامل ہین ' اؤر بطور سفیرون کے روانه کئے جاتے ہین *

چونکه اس وقت المصامدہ کا ذکر آگیا ہي ' اس لئے ہم (خدا آپکو سلامت رکھے اؤر آپ کو ' اؤر آپ کي برکت سے ان قبائل ' یعني المصامدہ ' کو جن پر اس مجموعي نام کا اطلاق هوتا ہي ' صلاح و فلاح پر فائز رکھے !) یہان ان کا اؤر ان کے ملک کي حدود کا ذکر کرتے ہین ' تا که آپ ان مین اؤر اهل بربر مین تمیز کرسکین *

المصامدہ کے ملک کي حد وہ دریائے عظیم ہي جو صنهاجه کے پہاڑون سے نکلکر بحر اعظم ' یعني بحر اقنابس ' مین جا گرتا ہي ۔ اس دریا کو أم ربیع کہتے ہین ۔ اس پر دو قبیلے آباد ہین ۔ ایک کا نام هسکورہ ہي اؤر دوسرے کا صنهاجه ؛ اؤر یه دونون المصامدہ مین سے ہین ۔ دوسري سرحد وہ صحراء ہي جس مین قبائل لمتونه ' مسوفه ' اؤر سرطه کے قبائل مسکن گزین ہین ۔ یه لوگ المصامدہ مین سے نهین ہین ۔ جیسا که پہلے بیان هو چکا ہي ' المرابطون کے زمانے مین ان قبائل مین سلطنت تهي ۔ یه تو المصامدہ کے ملک کي حدود کا عرض ہي ۔

بلحاظ طول اس کي وسعت درن نامي پهاڑ سے بحر اعظم ' يعني بحر اقفابس ' تک پهيلي هوئي هي • اس علاقه کے جو قبائل المصامدہ کے نام مين شريک و سهيم هين وہ قبائل هسکورہ ' صنهاجه ' دکاله ' حاحه ' رجراجه ' جزوله ' لمطه ' جنفيسه ' هنتاته ' هرغه ' اور قبائل اهل تينملل هين • ان کے علاوہ مراکش کے گرد و نواح مين بهي ان کے قبائل آباد هين ' جن کے نام هزمير ' هيلانه ' اور هزرجه هين • الموحدون ان سب کو مجموعي طور پر " القبائل " کے نام سے ياد کرتے هين • غرضيکه يهي وہ تمام قبائل هين جن پر المصامدہ کا جامع نام حاوي هي • پهر طرابلس المغرب سے لے کر سوس کي آخري حد تک ' اور ان کے علاوہ قبائل لمتونه ' مسوفه ' اور سرطه ' جو اس علاقے کے پرلي طرف آباد هين ' اس تمام و کمال ملک پر بربر کے جامع و مانع نام کا اطلاق هوتا هي • اسي طرح بلحاظ طول المصامدہ کا ملک دوسري طرف بلاد سودان کي سرحد اولين تک پهيلا هوا هي *

المصامدہ کي فوج مين عرب ' غُز ' اندلسي ' رومي ' اور المرابطون کے قبائل کے افراد وغيرہ ' هر قسم کے آدمي شامل تهے *

مزيد برآن الموحدون کي دو اصناف تهين • صنف اول کے افراد " الجموع " (يعني جماعتين) کهلاتے تهے • ان کو باقاعدہ تنخواهين ملا کرتي تهين • وہ لوگ هميشه مراکش هي مين رهتے تهے ؛ کبهي وهان سے باهر نهين نکلتے تهے • صنف دوم کے افراد " العموم " (يعني عام لوگ) کے نام سے موسوم تهے • وہ لوگ اپنے اپنے بلاد هي مين رهتے تهے ' اور کبهي مراکش کو آتے تهے تو بڑي بڑي جماعتون مين • جهان تک مجهے علم هي ' تنخواہ ياب فوج کي صحيح تعداد جو مراکش هي مين مقيم رهتي هي ' خواہ وہ الموحدون کے قبائل کي هو خواہ ديگر تمام افواج مين سے هو ' دس هزار آدميون کي هي • الموحدون

کي باقي افواج اؤر دوسرے اقسام کے لشکر جو اؤر مقامات مين هين ان کي تعداد اس مين شامل نهين هي *

عرض عام کے وقت جلوس مين سب سے آگے ابو حفص عمر صنهاجي کي اولاد اپنے اپنے طبقون اؤر عمرون کے مطابق هوتي هي . ان کے بعد بنو عبد المومن مين سے جو خليفهٔ وقت هو اس کا گهوڑا هوتا هي . اس کے پيچهے الجماعت کے اراکين اپنے طبقات کي ترتيب سے هوتے هين . پهر اهل فوج ' پهر قبائل . اؤر قبائل مين سب سے آگے هرغه ' يعني ابن تومرت کا قبيله ' هوتا هي ؛ اس کے بعد اهل تينملل ' پهر اهل کوميه ' اؤر سب سے پيچهے الموحدون اس ترتيب سے هوتے هين جس ترتيب سے انهون نے يکے بعد ديگرے شروع مين هجرت اختيار کي تهي *

ان کي هميشه يه عادت رهي که خط لکهه کر متفرق بلاد سے مختلف فنون ' اؤر بالخصوص علوم نظري ' کے علماء کو اپنے دربار مين بلاتے تهے . ان علماء کي جماعت کا نام " طلبة الحضر " تها . بعض اوقات ان کي کثرت هو جاتي تهي ' اؤر بعض اوقات تعداد گهٹ جاتي تهي . ان کے علاوه علماء کي ايک اؤر صف بهي تهي ' اؤر ان کا کام صرف يه تها که وه المصامده کے متعلق معلومات جمع کئے جائين . ان کو " طلبة الموحدين " کے نام سے موسوم کيا گيا تها . يه امر ضروري تها که جس مجلس مين خليفه موجود هون ' عام اس سے که وه مجلس عام هو يا خاص ' ان طلبه کے شيوخ مين سے کوئي نه کوئي ضرور حاضر هو . قاعده يه تها که سب سے پهلے خليفه کسي علمي مسئلے پر بحث کا آغاز کرتے تهے يا ان کي اجازت سے کوئي اؤر شخص اس پر تقرير کرتا تها . چنانچه عبد المومن ' يوسف ' اؤر يعقوب خود بنفس نفيس بحث کا آغاز کرتے تهے ' اؤر آخر مين دعا کرتے تهے ' جس کے جواب مين وزير اس قدر بلند آهنگي سے آمين کهتا تها که دور دور کے لوگ بهي سن سکين

سفر میں یہ قاعدہ تھا کہ خلفاء کے آگے آگے دوران سواری میں صبح شام ہر وقت قرآن شریف پڑھا جاتا تھا۔ کہیں نزول ہوتا تو دن کے شروع میں نماز فجر کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا جاتا تھا کہ ایک شخص باہر نکلکر استعانت باللہ اور توکل علی اللہ کی منادی کرتا۔ یہ اس وقت ہوتا تھا کہ جب خلیفہ سوار ہوتے تھے۔ اور جب دوسرے لوگ بھی سوار ہونا شروع کرتے تو خلیفہ اس انداز سے خیمے کے اندر سے سوار ہوکر نکلتے کہ ان کے بڑے بڑے قرابت دار اور الموحدون کے شیوخ لمبے لمبے قدم بڑھاتے ہوئے خلیفہ کے آگے آگے چلتے تھے۔ پھر خلیفہ ان کو سوار ہونے کا حکم دیتے، اور جب وہ سوار ہو چکتے تو خلیفہ ٹھیرتے اور ہاتھ بڑھاکر دعا کرتے۔ دعا سے فراغت ہوجانے کے بعد ان کے پیچھے سے طلبۃ الموحدین آہستہ آہستہ چلتے ہوئے قرآن شریف کی کوئی سورت نہایت خوش الحانی سے پڑھتے جاتے، اس کے بعد کچھ حدیث شریف سناتے، پھر اپنی اور عربی زبانوں میں ابن تومرت کے عقائد کے متعلق انہیں کی تالیفات پڑھتے۔ جب اس سے فراغت ہوجاتی، تو خلیفہ بھی ٹھیر جاتے اور ہاتھ بڑھا کر دعا کرتے۔ علی ہذا القیاس نزول کے وقت بھی اعیان قرابت اور شیوخ موحدین پہلے خلیفہ کے آگے آگے چل کر خیمہ میں داخل ہوتے، اور خلیفہ خیمہ کے اندر پہنچ کر دعا کرتے۔ ان کے تمام سفروں میں ہمیشہ یہی عادت جاری رہی *

اقامت جمعہ کے حالات

ان کے جمعوں اور خطبوں کے حالات یہ ہیں کہ ان کے خلیفہ زوال آفتاب کے وقت ایک قبلہ رخ دروازے سے اپنے خواص و حشم کو ہمراہ لئے ہوئے بر آمد ہوتے اور دو رکعت نماز ادا کرکے بیٹھ جاتے۔ پھر قاری خوش نوائی کے ساتھ دس آیات قرآنی تلاوت کرتا۔ اس کے بعد رئیس المؤذنین (جس کے پاس وہ عصا ہوتا تھا جس پر خطیب سہارا

لے کر کھڑا ہوتا تھا) اُٹھ کر کہتا کہ "یا سیدنا امیرالمومنین ! والحمد للله رب العالمین ۔ زوال آفتاب کے بعد سایہ پھیل چکا ہے" ۔ اس کے اس قول سے یہ مراد ہوتی تھی کہ وہ امیرالمومنین سے اس امر کی اجازت طلب کرتا تھا کہ خطیب منبر پر کھڑا ہوکر خطبہ شروع کرے ۔ اجازت ملنے پر خطیب اُٹھ کر منبر پر چڑھتا اور وہ شخص اسے وہ عصا دے دیتا ۔ جب خطیب منبر پر بیٹھ جاتا، تو تین موذن، جنہیں ان کی خوش الحانی کی بناء پر مختلف بلاد سے منتخب کیا جاتا تھا، نہایت دلکش لہجہ میں متفرق طور پر اذان دیتے ۔ پھر خطیب کھڑا ہوکر خطبہ پڑھتا، اور سب سے پہلے یہ کہتا کہ :—

"الحمد لله نحمده و نستعينه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و سيات اعمالنا ۔ من يهدي الله فلا مضل له، و من يضلله فلا هادي له ۔ و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، و نشهد ان محمدا عبده و رسوله، ارسله بالحق بشيرا و نذيرا بين يدي الساعة ۔ من يطع الله و رسوله فقد رشد، و من يعص الله و رسوله فلا يضر الا نفسه ولا يضر الله شيئا ۔ اسئل الله ربنا ان يجعلنا ممن يطيعه و يطيع رسوله و يتبع رضوانه و يجتنب سخطه ؛ فانما نحن به وله ۔"

پھر تعوذ کے بعد سورۂ قاف شروع سے آخر تک پڑھ کر بیٹھ جاتا ۔ بعد ازاں خطبۂ ثانیہ کے لئے اُٹھتا اور کہتا :—

"الحمد لله نحمده و نستعينه و نتوكل عليه، و نبرأ من الحول والقوة اليه، و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، و نشهد ان محمدا عبده و رسوله صلي الله عليه و علي آله و اصحابه الذين اتبعوه، ففاتوا الانام جدًّا و عزماً و انفذوا و سعهم في نصره و الصبر علي ما اصابهم فيه وفاءً و صدقا و حزما، و علي الامام المعصوم، المهدي المعلوم، ابي عبد الله محمد بن عبد الله العربي القرشي الهاشمي الحسني الفاطمي المحمدي الذي أيّد بالعصمة فكان امره حتما، و اكتنف بالنور اللائح والعدل الواضح، الذي

يملأ البسيطة حتي لا يدع فيها ظلاما و لا ظلما ' و علي وارث شرفه الصميم ' قسيمه رضه في النسب الكريم ' المجتبي لوراثة مقامه العلي ' الخليفة الامام ابي محمد عبد المومن بن علي ' و علي ابي يعقوب ولّي ذلك الاستخلاص و مستوجب شرف الاجتبا و الاختصاص . اللهم وارض عن المجاهد في سبيلك ' المحيي سنة رسولك ' الخليفة الامام ابي يوسف امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' و علي الخليفة الامام ابي عبد الله ابن الخلفاء الراشدين . اللهم وانصر ولّي عهدهم ' الطالع في افق سعدهم ' القائم بالامر من بعدهم ' الخليفة الامام امير المومنين ابا يعقوب ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين . اللهم كما شددت به عري الاسلام ' و جمعت علي طاعته قلوب الانام ' و نصرت به دين نبيك محمد عليه السلام ' فاقض له بالنصر المقرون بالكمال والتمام . اللهم كما اجتبيته من الخلفاء الراشدين و الائمة المهدين ' فاجعله من المقتفين لآثارهم ' المهتدين بمنارهم ' المقتبسين من انوارهم . اللهم و أيِّد الطائفة المنصورة و الجماعة اخوان نبيك ' و طائفة مهديك ' الذين اخبرتَ عنهم في صريح وَحيك انهم لا يزالون ظاهرين علي امرك الي قيام الساعة ' و امدّهم و كافة من انتظم في سلكهم من انصار الدين و حزبك الموحدين بمواد النصر و التمكين و الفتح المبين ' و اجعل لهم من عضدك و تاييدك أعزَّ ظهير و اكرمَ نصير " .

اس کے بعد وہ دعا کرکے منبر پر سے اتر آتا اور نماز پڑھاتا . نماز سے فارغ ہوکر خلیفہ خود دعا کرتے اور ' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہي ' وزیر آمین کہتے جاتے *

یہ ہي تمام کیفیت ان کي سیرت کي جس کو ہم نے شرط تقریب کے اقتضا کے موافق مجملاً بیان کردیا ہي . اسي اثناء مین اور تفاصیل ہین ' جن کي تشریح بہت طویل ہوگي ' اور اس کتاب کے

پڑھنے والے کو انکي زيادہ ضرورت بھي نہين ہي : کيونکہ جو کچھ مين نے
ان اوراق مين لکھہ ديا ہي قاري کتاب اسي سے ان امور کا اسـتدلال
کرسکتا ہي جو بيان نہين کئے گئے *

اوٗر (خدا آپ کو صلاحيت دے) يہ ہي انتہا المغرب کے اخبار
اوٗر اس کے ملوک و وزراء و کُتاب کے سـير اوٗر اس کے ديگر متعلقات
کي ' جو حسب استطاعت مجھہ تک پہنچے ہين ۔ اس سے پيشتر
مبسـوط طور پر اس تقصير و خلل کے لئے عذر خواہي کي جا چکي ہي
جو اس کتاب مين پائي جاتي ہي ۔ علاوہ اس کے ' ہمارے آقا کے اِس
حقير ترين خادم کو نہ کبھي تصنيف کي عادت ہي ' اوٗر نہ کبھي اسنے
اس کا دعوي کيا ہي ۔ البتہ ہمت فخريہ نے (خدا اس کا رتبہ بلند کرے)
اُسے اس کام کے لئے تيار کيا ۔ پس اگر اس تصنيف مين کوئي خوبي
ہي تو اس کي نسبت اسي ہمت عليہ کي طرف ہي اوٗر اسـکا منبع
بھي وھي ہي ' اوٗر اگر کچھہ عيب ہي تو اسے اس کي خصلت چشم
پوشي مستور اوٗر اس کي مسامحت مغمور رهنے ديگي *

ہمارے آقا نے (خدا اس کي مجد کا محافظ ھو!) تحرير فرمايا تھا
کہ اس تصنيف مين اقاليم مغرب کا ذکر' اس کے شہرون کي تعيين '
برقہ سے سـوس اقصي تک کے تمام مراحل کي فرداً فرداً تحديد ' اوٗر
جزيرہ نمائے اندلس اوٗر اس مين جن جن شہرون پر مسلمان قابض ہين
(جيسا کہ پہلے ذکر ھو بھي چکا ہي) انکا ذکر' درج کيا جائے ۔ چنانچہ
آنجناب کے اس مملوک نے حسب عادت قبول حکم کے سوا اوٗر کوئي
چارہ نہ ديکھا ۔ اوٗر آقائے مخدوم کا امتثال امر کرنا شرعي اوٗر عرفي طور پر
بھي واجب ہي ؛ با وصف اس کے کہ يہ باب اس تصنيف کے مقصد
سے خارج اوٗر المسالک والممالک کے مقصد مين داخل ہي ' اوٗر لوگون نے
اس باب مين متعدد کتابين بھي تصنيف کي ہين ــــ مثلاً ابو عبيد

بکري اندلسي کي کتاب ' ابن فياض اندلسي کي کتاب ' ابن خرداد به فارسي کي کتاب ' الفرغاني کي کتاب ' اور اسي قبيل کي ديگر کتب مفردہ ۔ انشاء الله ہم به طور تقريب بلا تطويل اپنے مولانائے عالي کي رائے کے مطابق اس بارے مين ان حدود بلاد کا ذکر کرينگے ' جن پر وہ حکمران ہين ' اور اسي عادت کے مطابق بيان کرينگے جو اس کتاب مين شروع سے آخر تک رهي ہي ۔ لهذا ہم کہتے ہين ' و بالله التوفيق والاعانه :—

يه امر معلوم اور مشہور ہي کہ به لحاظ عرض بلاد مصريه کي پہلي حد وہ ہي جو شام عريش سے ملي هوئي ہي ' اور آخري وہ کہ جہان مغرب مين وہ شہر انطابلس (المعروف به برقه) سے ملتي ہي ؛ اور به لحاظ طول اس کي حدود سرحد أسوان سے شہر رشيد تک ہين ' جو بحر رومي کے ساحل پر واقع ہي ۔ اصحاب " مسالک و ممالک " اور اسي قسم کے ديگر مصنفين نے يون ہي بيان کيا ہي ۔ پھر بلاد افريقيه اور المغرب کي اولين حد وهي شہر انطابلس ہي جس کا سطور بالا مين ذکر هوا ' جسے برقه بهي کہتے ہين ۔ اسے اہل روم نے آباد کيا تها ۔ وہ ان بلاد مين سب سے بڑا مقام اور ان کے اهالي کے لئے مقام اجتماع تها ۔ امير المومنين حضرت عمر رضي الله عنه کے زمانے مين مسلمانون نے اسے فتح کيا تها ' اور اسي سے المغرب کي فتح کا آغاز هوا تها ۔ اس شہر ' يعني انطابلس ' سے طرابلس المغرب تک تقريباً پچيس منزلين ہين ' اور اسکندريه اور طرابلس المغرب کے درميان پينتاليس ۔ اسکي آبادي شہر اسکندريه سے لے کر شہر قيروان تک پهيلي هوئي تهي ' اور دن رات اس مين قافلون کي آمد و رفت جاري رهتي تهي ۔ اسکندريه اور طرابلس المغرب کے درميان نہايت قريب قريب فاصلون پر قلعے واقع تهے ۔ جب کبهي سمندر مين کوئي غنيم رونما هوتا تها ہر ايک قلعه اپنے متصل کے قلعه کے لئے روشني کرتا تها ' اور وہ روشني وهان پہنچ جاتي

تھي ۔ اس طرح دشمن کي آمد کي خبر اسکندریه سے طرابلس اور طرابلس سے اسکندریه تک ' رات کے وقت ' تین یا چار گھنٹے کے عرصے مین پہنچ جاتي تھي ' اور لوگ اپنے اپنے ساز و سامان کو سنبھال کر دشمن سے ھوشیار ھو جاتے تھے ۔ ان بلاد کي یه بات اس وقت تک مشہور رھي که جب آخر کار عربون نے ان قلعون کو تباہ و برباد کرکے انکے باشندون کو وھان سے خارج کردیا ' جب که سنه ۴۴۰ کے حدود مین بنو عبید نے انہین المغرب کو چلے جانے کي اجازت دے دي تھي ؛ کیونکه ان مین اور معز بن بادیس صنہاجي مین کچھه شکر رنجي ھو گئي تھي ' جس نے ان کے لئے منبرون پر سے دعا کرنے کي رسم بند کرکے بنو عباس کے لئے دعا کرنے کا رواج جاري کیا تھا ۔ اس وقت سے آج تک وہ اسي خرابي اور تباہي کے عالم مین مبتلا ہي ۔ اہل عرب مین سے بنو سلیم بن منصور بن عکرمه بن خصفه بن قیس عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان وغیرہ وغیرہ نے اسے اپنا وطن بنا لیا تھا ۔ چنانچه وہ لوگ آج تک وھین ہین ' اور مدن و حصون کے آثار بھي آج تک باقي ہین *

شہر انطابلس مذکور بالکل خراب و برباد ھو چکا ہي ۔ اب سوا اس کے آثار کے اور کچھه بھي باقي نہین ہي ۔ برقه اور طرابلس کے درمیان ایک قلعه ہي جس کا نام طلمیثه ہي جس کے قریب گندھک کي ایک کان ہي ۔ لیکن شہر طرابلس آج تک آباد و معمور ہي ۔ یه شہر المصامدہ کي مملکت مین سب سے پہلا شہر تھا ۔ ان کي سلطنت کے دوران مین اور ابو یعقوب کے زمانے مین مملوک قراقش اسپر مستولي ھو گیا تھا ' جس کا حال ابو یوسف کے ایام حکومت کے بیان مین گزر چکا ہي ۔ مگر بعد مین المصامدہ نے اسے وھان سے نکال دیا ۔ علي ھذا القیاس یحیی بن غانیه بھي اس پر اور افریقیه کے ایک بڑے حصے پر غالب ھو گیا تھا ' جیسا که پہلے ذکر ھوا ۔ اسے بھي بعد مین المصامدہ نے وھان سے خارج کر دیا تھا ۔ مختصر یه که یه شہر آج ' یعني سنه ۶۲۱ '

تک المصامدہ کي حکومت میں ہي ۔ بلاد افریقیہ کي مشرقي حد شہر
انطابلس مذکور ہي ہي ' اور مغربي سرحد میں شہر قسطنطینۃ الہواء
ہي ' جو اپني غایت بلندي اور نہایت درجہ محفوظ و مصئون ہونے
کي وجہ سے اس نام سے موسوم ہوا ہي ۔ انطابلس اور قسطنطینۃ المغرب
کے مابین قریب پچپن مراحل کا فاصلہ ہي ۔ الغرض طول و عرض کے لحاظ
سے افریقیہ کے حدود یہ ہیں ۔ مگر یہ طول و عرض صحراء غمارہ کي
مزاحمت اور طول فاصلہ کے مطابق مختلف مقامات میں مختلف بھي
ہي ۔ افریقیہ کي وجہ تسمیہ یہ ہي کہ اولاد حام ابن نوح علیہ السلام
میں سے افریقش اس میں آکر مقیم ہوا تھا ' جو ابوالبربر ہي ؛ اور
تمام بربري حام ابن نوح علیہ السلام ہي کي اولاد میں سے ہیں ۔
البتہ ان میں صنہاجہ شامل نہیں ہیں ' کیونکہ وہ حمیر کي طرف
منسوب ہیں ۔ یہ تمام بیان ابو جعفر محمد بن جریر طبري کي تاریخ
کے " ذکر افریقش " سے " ذکر صنہاجہ " تک کے بیان کے مطابق تحریر
کیا گیا ہي *

تحریر بالا سے معلوم ہوا کہ افریقیۂ معمورہ کا سب سے پہلا شہر طرابلس
المغرب ہي ' جس کا ذکر اوپر ہوا ۔ اس شہر سے قابس نامي شہر تک
دس مراحل ہیں ۔ یہ شہر قابس ' شہر طرابلس کي طرح ' بحر روم کے
ساحل پر واقع ہي ' اور اس کے قرب و جوار کے بعض پہاڑوں میں سے
دریا آ آکر اسکے پاس سمندر میں گرتے ہیں ۔ اسي سبب سے وہ افریقیہ
کے باقي تمام شہروں سے زیادہ سر سبز ہي ' اور میوہ جات اور انگور بکثرت
پیدا کرتا ہي ۔ قابس سے ساحل بحر کے سفاقس نام ایک اور چھوٹے سے
شہر تک چار ' اور سفاقس سے مہدیۂ بنو عبید تک تین مراحل کي
مسافت ہي ۔ مہدیہ کا حال ابو محمد عبد المومن بن علي کے حالات
میں بیان ہو چکا ہي ۔ مہدیہ کے سامنے اور اس کے نہایت ہي قریب
ایک اور شہر آباد ہي ' جس کو زویلہ کہتے ہیں ۔ بنو عبید نے زویلہ کي

بناء کے وقت اس شہر کو بھي آباد کیا تھا ۔ مگر انہون نے مہدیہ کو
اپنے اؤر اپنے حشم و خدم ' اعیان فوج اؤر سپہ سالاران لشکر کے لئے
مخصوص کر دیا تھا ؛ اؤر زویلہ مین باقي تمام رعیت ' اہل سودان '
اراذل کتامہ ' اؤر دیگر پیروان اؤر متوسلین کو آباد کیا تھا ۔ جب معز '
اپنے خادم جوہر کے ہاتھون مصر کے فتح ہونے کے بعد ' مصر کي طرف
روانہ ہوا تو اس کے ہمراہ اہل زویلہ کي ایک بہت بڑي جماعت بھي
وہان گئي تھي ۔ چنانچہ قاہرہ کا ایک دروازہ اؤر ایک محلہ آج تک
انہین لوگون کي طرف منسوب ہي ۔ مہدیۂ بنو عبید سے ایک اؤر شہر
موسوم بہ سوسہ تک (جس کي طرف سوسي کپڑا منسوب ہي) دو '
اؤر سوسہ سے شہر تونس تک تین مراحل کا فاصلہ ہي ۔ زمانۂ قدیم '
یعني اہل فرنگ کي حکومت کے دوران مین یہ تونس شہر نہ تھا ۔
اس کي بنیاد آغاز اسلام کے زمانے مین ہوئي ہي ۔ اسے عقبہ بن نافع
فہري نے ایک مصلحت کي وجہ سے آباد کیا تھا ۔ البتہ ساحل بحر پر
ایک اؤر زبردست شہر آباد تھا ' جس کا نام قرطجنہ تھا ۔ اس کے اؤر
تونس کے درمیان تقریباً چار فرسنگ کا فاصلہ ہي ۔ شہر قرطجنہ اہل
روم کے زمانے مین افریقیہ کا آباد ترین مقام تھا ۔ وہ بہت بڑا شہر تھا '
جہان اہل روم کي قوت و طاقت ' ان کي رعیت کي شدت اطاعت '
اؤر ان کے افراط جبروت کا ایسا اظہار ہوتا تھا کہ ان کے حالات پڑھنے اؤر
ان پر غور کرنے والے کو حیرت ' اؤر ان کے کوائف سے آگاہ ہونے والے کو
عبرت ہوتي ہي ۔ وجہ یہ تھي کہ وہ لوگ ایک دور دراز فاصلے سے وہان
تک پاني لائے تھے ' اؤر اس کے لئے ایسے ایسے طریقے استعمال کئے تھے
کہ جس کے آسان ترین حصول سے بھي آجکل کے لوگ عاجز ہین ۔
انہون نے اسي طرح کا ایک اؤر شہر عظیم قسطنطینۂ عظمي بھي آباد
کیا تھا ' جو بادشاہ فرنگ ' قسطنطین بن ہیلان سے منسوب ہي ۔ بعد
ازان جب حضرت عثمان رضي اللہ عنہ کے عہد مین مسلمانون نے

افریقیه کو فتح کیا' تو انہون نے اس شہر مذکور کو آباد کرکے شہر قیروان بسایا اؤر اسي کو اپنا دارالمملکت' والیان ملک کا مستقر' افواج کي جائے اجتماع' اؤر مرکز جیوش بنایا • پھر ساحل بحر پر شہر تونس مذکور کي بنیاد ڈالي • اس سے قبل اسي مقام پر اہل روم کا ایک معبد تھا' جو ان کے ھان نہایت قابل تعظیم تھا' اؤر دور دراز مقامات سے لوگ اس کي زیارت کے لئے آتے تھے • مسلمانون نے اس معبد کو مسمار کرکے اس کي جگہ ایک مسجد بنائي' اؤر اسي دیر قدیم کے ایک راہب مسمي تونس کے نام سے شہر تونس آباد کیا • تونس اس وقت سے آج ہمارے زمانے تک آباد چلا آتا ہي *

جب شہر قیروان غیر آباد و تباہ ھوگیا (جس کي طرف ہم عنقریب اشارہ کرینگے) تو شہر تونس افریقیہ کا بزرگ ترین شہر' اس کے عُمال و وُلاۃ کا مستقر' اؤر اس کے والیان امر کي جائے مخاطبت بن کیا • اس کي تمام عمارات نہایت نفیس سنگ خارا اؤر سنگ مرمر کي بني ھوئي ہین • تونس سے چھ مراحل کي مسافت پر ساحل بحر پر ایک اؤر چھوٹا سا شہر ہي' جسے بونہ کہتے ہین' جس کے معني اہل فرنگ کي زبان مین "جید یا عمدہ" کے ہین • پھر تونس اؤر بونہ کے مابین ایک اؤر ذرا سا شہر ہي' جو بني زرت کہلاتا ہي • اس کے اؤر تونس کے درمیان خشکي کي راہ سے ایک تیزرو مسافر کے لئے کامل ایک دن کا فاصلہ ہي • ان بنو زرت کے متعلق ایک عجیب و غریب بات یہ ہي کہ ان کا یہ اعتقاد تھا کہ ہر ماہ مین ہلال نو کے طلوع کے وقت سمندر مین ایک مچھلي نکلتي ہي جو ماہ سابق کي مچھلي سے مختلف ھوتي ہي • وھان کے باشندون مین یہ روایت متواتر چلي آتي ہي' اؤر کوئي شخص اس سے اختلاف نہین کرتا • صیّادین کے بڑے بڑے عقلاء اؤر علماء اس مچھلي کے اختلاف ہیئت سے مہینون کا شمار و حساب کرتے تھے' گوکہ وہ ہلال نہ بھي دیکھ سکتے ھون • اؤر

یہ کل واقعہ طلسمات سے منسوب ہي • ہلال و قمر کي منازل وغیرہ کا حساب کرنے والون نے اس موضوع پر بحث کي ہي • شہر بونہ سے شہر قسطنطینہ تک (جو افریقیہ کي حدود مین سے ایک حد ہي) پانچ مراحل کا فاصلہ ہي ' اؤر قسطنطینہ سے سمندر تک دو یا کسي قدر زائد مراحل کا • یہ افریقیہ کے ان شہرون کا حال ہي جو ساحل بحر یا اس کے قریب واقع ہین • ان کے علاوہ اس مین ایسے شہر بھي ہین جو صحراء سے ملے ہوئے ہین • بلاد مغرب مین ساحل بحر پر جو شہر آباد ہین ' ان کے بیان کے بعد انشاء اللہ مین ان کا ذکر بھي کرونگا *

قسطنطینۃ المغرب سے بجایہ تک ایک آہستہ رو مسافر کے لئے پانچ مرحلون کي مسافت ہي • یہ بجایہ بنو حماد صنہاجہ کا دار السلطنت تھا' جن کي طرف قلعۂ بنو حماد منسوب ہي • ان کي مملکت مین قسطنطینۃ المغرب سے سیو سیرات نامي مقام تک کل علاقہ شامل تھا' جس کا ذکر ہو چکا ہي • اس مقام اؤر بجایہ کے مابین تقریباً نو مراحل کا فاصلہ ہي • بنو حماد بجایہ اؤر اس کي جہات پر حکومت کرتے رہے ' تا آنکہ ان کے بادشاہ یحیي کے زمانے مین ابو محمد عبد المومن بن علي' حسب بیان سابق ' ان کو وہان سے خارج کردیا • شہر بجایہ سے ایک اؤر چھوٹے سے شہر تک ' جسے الجزائر کہتے ہین اؤر بنو مزغنہ نام کي ایک قوم سے منسوب ہي ' تقریباً آٹھ مراحل ہین • یہ شہر الجزائر بھي شہر بجایہ کي طرح ساحل بحر پر واقع ہي • الجزائر سے تنس نام کے ایک اؤر چھوٹے سے شہر تک چار' تنس سے شہر وہران تک سات ' اؤر وہران سے شہر سبتہ تک تقریباً اٹھارہ مراحل کي مسافت ہي • اسي سبتہ کے ساحل پر دو سمندر آکر ملتے ہین : ایک بحر مانطس (یعني وہي بحر روم) اؤر دوسرا بحر اقنابس جو ایک بڑا سا سمندر ہي • اؤر یہ سب زقاق نامي خلیج کا حصۂ اولین ہي • سبتہ اؤر اندلس کے درمیان سمندر کي وسعت اٹھارہ میل کي ہي • پھر وہ آہستہ آہستہ

تنگ ہوتا ہوا بربر کي وادي کے ایک مقام موسوم بہ قصر مصمودہ تک
پہنچجاتا ہي ' جس کے اور سبتہ کے درمیان نصف یوم کي مسافت ہي •
پھر جزیرہ نمائے اندلس سے ایک مقام تک ' جس کا نام طریف ہي
اور اسي قصر مصمودہ کے مقابلے مین واقع ہي ' سمندر تنگ ترین
حالت مین ہي • چنانچہ ان دونون مقامات کے درمیان کا فاصلہ صرف
بارہ میل ہي ' اور اگر دن مین کسي وقت دیکھا جائے تو ہر ایک ساحل
بحر سے دوسرے کي ریت اچھي طرح دکھائي دیتي ہي • مورخین کا
بیان ہي کہ زمانۂ قدیم مین اہل روم نے اس خلیج پر ایک پل باندھا تھا •
مگر بعد مین پاني کے ایک زبردست سیلاب نے اسے ڈھانپ دیا •
جزیرۂ طریف کے باشندون مین سے بعض کا بیان ہي کہ سمندر کے سکون
کے وقت جب پاني صاف و شفاف ہوجاتا ہي وہ اس پل کو دیکھ
سکتے ہین • شہر سبتہ سے شہر طنجہ تک خشکي کي راہ سے پورے ایک
دن کا راستہ ہي • یہ طنجہ اس خلیج کا آخري مقام ہي جہان وہ دو
سمندر آکر ملتے ہین • وہ بحر اعظم کے ساحل پر واقع ہي ' اور اس کے
پیچھے اور کوئي آبادي نہین ہي • وہ سمندر ہمارے ہان بحر محیط کے
نام سے مشہور ہي ' اور بحر ہند اور حبشہ سے ملا ہوا ہي • امر محقق
یہ ہي کہ المغرب مین طنجہ آخري شہر ہي • اسکے بعد جو بلاد ہین
سب جنوب مین ہین : مثلاً شہرہائے سلا و مراکش • اسي طرح آدمي
تمام جنوب مین گھومتا ہوا آخرکار بلاد حبشہ و ہند مین پہنچ جاتا ہي •
غرض کہ بحر روم کے ساحل پر ملک المغرب کا اولین شہر انطابلس ہي '
جو برقہ کے نام سے مشہور ہي ' اور آخرین شہر بحر اعظم کے ساحل پر طنجہ
ہي • ان دونون کے مابین تخمیناً چھیانوے مراحل کا فاصلہ ہي • یہ ہي
بیان ان شہرون کا جو بلاد المغرب کے ساحل بحر پر واقع ہین *

اب ہم ذیل مین افریقیہ اور المغرب کے ان شہرون کا ذکر کرتے
ہین ' جو ساحل پر نہین ہین :—

متقدم الذکر شہر قابس سے ایک اور شہر' موسوم بہ قفصہ' تک تین مراحل کا فاصلہ ہے' اور شہر قفصہ سے شہر توذر تک چار مراحل کا • توذر بلاد الجرید کا سب سے بڑا شہر ہے' اور بہت سے قریون پر حاوي ہے • جس علاقہ کا نام بلاد الجرید ہے اس کے دو حصے ہین • ایک کا نام قسطیلیہ ہے' جس کا اطلاق توذر اور اس کے اعمال پر ہوتا ہے • دوسرے کو زاب کہتے ہین' جس مین شہر بسکرہ اور اسکے اعمال شامل ہین • شہر توذر سے شہر بسکرہ چار مراحل کے فاصلے پر ہے • بسکرہ کے قریب ایک اور ذرا سا شہر ہے' جس کا نام نقاوس ہے • ان دونون مین دو مراحل حائل ہین • یہ وہ شہر ہین جو بلاد افریقیہ مین صحراء سے ملے ہوئے ہین • ان کي حدود پر اور کثیر التعداد قریہ جات آباد ہین • مگر چونکہ وہ سب چھوتے چھوتے ہین' اسلئے ہم نے ان کا ذکر نہین کیا • شہر تونس اور شہر توذر کے مابین قیروان کا مشہور شہر واقع ہے' جو ساحل سے تین مراحل پر ہے • یہ یعني قیروان مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہونے کے وقت سے ان کا دار الملک رہا' اور بنو امیہ اور بنو عباس کے تمام خلفاء اپني جانب سے اس پر امراء بنا بناکر بھیجتے رہے' یہان تک کہ بنو عباس کے امر مین اضطراب واقع ہوا' اور اغالبہ نے ملک افریقیہ مین استبداد حاصل کرلیا • اغالبہ' اغلب بن محمد بن ابراہیم بن اغلب تمیمي کي اولاد سے تھے • انہون نے بھي قیروان کو اپنا دار الملک بنائے رکھا' تا آنکہ بنو عبید نے انہین وہان سے خارج کردیا • جب تک وہ افریقیہ مین رہے خود حکمران رہے' اور مصر کو جاتے ہوئے زیري بن مناد کو اس کا والي بنا گئے • پھر زیري اور اس کي اولاد اس پر حکومت کرتے رہے' اور بالاخر ان کے آخري تاجدار تمیم بن معز بن بادیس بن منصور بن بلجین بن زیري بن مناد مذکور کو عربون نے وہان سے نکال باہر کیا • عربون نے اسے لوت کھسوت کر تباہ و برباد کردیا • چنانچہ وہ آج تک اسي طرح خراب و غیر آباد

پڑا ہي • اب اس مين بہت کم آبادي ہي ' اور صرف فلاحين اور
اہل باديه رهتے ہين *

زمانۂ گزشته مين اپني فتح کے دن سے ليکر عربون کے هاتھ سے تباہي
کے وقت تک قيروان المغرب کا زبردست دارالعلم رها ہي • بڑے بڑے
علماء اس سے منسوب ہين • باشندگان المغرب طلب علم مين وهان
جايا کرتے تھے • لوگون نے قيروان کے حالات و کوائف ' اس کي تعريف
و توصيف ' اس کے علماء ' زهاد ' صلحاء اور فضلاء گوشه نشين کے ذکر
مين مشہور کتابين تصنيف کي ہين : مثلاً ابو محمد بن عفيف اور
ابن زيادة الله طبني وغيره کي کتابين • جب ہمارے مذکوره بالا بيان
کے مطابق قيروان پر تباہي اور بربادي چھا گئي ' تو اس کے اهالي ہر طرف
کو منتشر هو گئے • بعض بلاد مصر کو چلے گئے • بعض نے صقليه اور اندلس
کا راسته ليا • اور ايک کثير التعداد جماعت المغرب کے دور ترين حصے
مين جاکر شہر فاس مين آباد هو گئي ' اور ان کي اولاد آج تک وهان
باقي ہي • يه ہين افريقيه کے مختصر حالات *

ان کے علاوه اس مين اور بھي بہت سے شہر تھے جو تباه هو چکے
ہين • مين ان کے ناموں سے واقف نہين هون ؛ کيونکه مجھے افريقيه کے
حالات کي تفصيل سے بہت کم واقفيت ہي • مين تونس کے سوا اسکے
کسي اور شہر کو نہين گيا • تونس مين بھي مين سنه ۶۱۴ مين اندلس
سے آتے هوئے سمندر کے راستے سے داخل هوا تها • اسکے حالات جو کچھ
مجھ سے لکھے جا سکتے تھے ' لکھ چکا هون ' اور استفاضه کرنے والے کے لئے
صرف اسي قدر سن لينا کافي بھي ہي *

قيروان کي مذکوره بالا تباہي کے بارے مين ابو عبد الله محمد بن
ابي سعيد بن شرف جذامي نے يه اشعار کہے ہين :—

۱ تري سيئات القيروان تعاظمت * فجلت عن الغفران والله غافر
تراها اصيبت بالكبائر وحدها * الم تك قدماً في البلاد الكبائر

القصه قسطنطينه بلاد افريقيه کے ساحلي اۋر صحرائي ' دونون طرح کے ' شهرون مين سب سے آخري ہي ۔ اس کے بعد جو کچھه ہي وه سب المغرب مين ہي ' افريقيه مين شامل نهين ہي ۔ ان مين سب سے پهلا ايک نهايت ہي چھوٹا سا شهر ہي ' جو خشکي مين بجايه کے سامنے واقع ہي اۋر ميله کهلاتا ہي ۔ اس سے بجايه تک تين اۋر بجايه سے قلعهٔ بنو حماد تک چار مراحل کا فاصله ہي ۔ اۋر يه قلعهٔ بنو حماد بهي بجايه کے سامنے واقع ہي ۔ اب مين بجايه سے مراکش تک کے مسافرون کے راستے بيان کرتا هون :—

بجايه سے شهر تلمسان تک بيس مراحل هين ۔ اس فاصلے مين دمليانه ' مازونه ' اۋر وهران کے چهوٹے چهوٹے شهر واقع هين ' اۋر ساحلي شهرون کے بيان مين ہم ان کا ذکر کر چکے هين ۔ شهر تلمسان اۋر سمندر کے مابين چاليس ميل کي مسافت ہي ' جسے ايک تيز رو مسافر ايک دن مين طے کر سکتا ہي ۔ پهر شهر تلمسان سے شهر فاس تک دس مراحل کا فاصله ہي ' جن مين سے سات پر رباط تازا نامي ايک شهر واقع ہي اۋر باقي فاس تک پهيلے هوئے هين ۔ تلمسان کے سامنے صحراء مين شهر سجلماسه واقع ہي ' جهان سے تلمسان تک دس مراحل کا فاصله ہي ۔ يه شهر ' يعني سجلماسه ' صحراء مين ايک متوسط جائے وقوع مين ہي ' جس سے تلمسان ' فاس ' اۋر مراکش برابر برابر فاصلے پر واقع هين ۔ ان شهرون مين سے جس سے چاهو سجلماسه جاؤ ' تم کو ہر طرف سے دس مراحل ہي کا فاصله طے کرنا پڑيگا ۔ يه شهر آجکل ہمارے زمانے

---

۱ ترجمه :- تم ديکهتے هو که قيروان کی بديان بهت بڑهه گئی هين ' اور بخشش سے بالا هوگئی هين ۔ اب الله هی بخشنے والا هی ۔

تم ديکهتے هو که صرف اسی پر کبائر گناه کا عذاب پڑا هی ۔ کيا زمانهٔ گزشته مين اور شهرون مين گناه نهين هوا کرتے تهے ؟ (مترجم) ۔

مین المغرب کا بزرگ ترین مقام اور جائے علم ہي • اس مین قیروان
قرطبه کا علم جمع هوگیا ہي ؛ کیونکه ایک زمانے مین جس طرح
قیروان المغرب کا صدر مقام تها ' اسي طرح قرطبه اندلس مین تها •
مگر جب ' جیسا که ہم کہه چکے ہین ' عربون کي آورده تباہي کے سبب
سے قیروان کا حال بگڑگیا ' اور أدہر ابو عامر محمد بن ابي عامر اور انکے
بیٹے کي موت کے بعد قرطبه مین بنو امیه مین اختلاف پیدا هوگیا '
تو ان دونون مقامات کے ہر طبقه کے علماء و فضلاء فتنه و فساد سے برداشته
خاطر هوکر وهان سے چلے گئے ' اور اکثر شهر فاس مین آکر مقیم هوئے •
چنانچه آج یه شهر نہایت درجه رونق اور کمال پر ہي • اسکے باشندے
نہایت عقل مند اور عالي ظرف ہین • ان کي زبان اس اقلیم کي باقي
تمام زبانون سے زیاده فصیح ہي • مین نے اکثر سنا ہي که مشائخ اسے
المغرب کا بغداد کہتے ہین ' اور ان کا ایسا کہنا بالکل حق پر مبني ہي •
کیونکه واقعه یه ہي که المغرب مین ہر قسم کي عالي ظرفي اور زیرکي
و دانائي صرف اسي شهر سے منسوب ہي ' بلکه وه اسي مین موجود
اور اسي سے ماخوذ ہي ؛ اور اہل المغرب مین سے کوئي شخص واحد بهي
اس قول کي تردید نہین کرتا • اقوام لمتونه و مصامده نے شهر مراکش
کو اس لئے وطن اور دارالملک نہین بنایا تها که وه فاس سے کسي بات
مین بہتر ہي ' بلکه اس لئے که وه المصامده کے پہاڑون اور لمتونه کے صحراء
سے نزدیک تها • اسي سبب سے مراکش کرسي مملکت تها • ورنه یه شهر
اس سے کہین زیاده اس امر کا حق دار ہي • مین نہین سمجهتا
که دنیا بهر مین کوئي شهر بهي فاس جیسا هوگا ' جہان سامان آسائش
به کثرت ' اسباب زندگي وسیع ترین ' اور اطراف نہایت سر سبز ہین •
اسکي وجه یه ہي که وه ایسا شهر ہي که پاني اور درخت اسے ہر طرف
سے گهیرے هوئے ہین ' اور اس کے دور کے اکثر حصے مین ندیان اور نہرین
جاري ہین • چنانچه اس کے دروازون کے سامنے سے تقریباً چالیس سے

زیادہ نہرین گزرتي ہین ' جو اس کي فصیلون کو گھیرے ہوئے ہین ۔ مزید برآن اس کے اندر اۋر اس کي فصیلون کے نیچے تقریباً تین سو چکیان ہین جو پاني سے کام کرتي ہین ۔ مین نے المغرب مین سوا شہر فاس کے اۋر کہین کا یہ حال نہین سنا کہ صرف ایک عطر ہندي کے سوا اسے اۋر کسي چیز کو باہر سے لاکر استعمال کرنے کي ضرورت نہ پڑتي ہو ۔ فاس کو اپني ضروریات کے لئے کسي اۋر شہر کا دست نگر نہین ہونا پڑتا ؛ بلکہ وہ اۋر شہرون کو بھي سامان آسائش بہم پہنچاتا اۋر انکو ہر طرح کي خیر و برکت سے پُر کردیتا ہي ۔ شہر فاس سے شہر مکناسۃ الزیتون تک ایک تیز رفتار شخص کے لئے پورے ایک دن کا راستہ ہي ۔ پھر مکناسۃ الزیتون سے شہر سلا تک چار مراحل ہین ۔ یہ شہر سلا بحر اعظم موسوم بہ اقنابس پر واقع ہي ۔ جنوب کي طرف ' جیسا کہ ہم ذکر کرچکے ہین ' اس مین ایک دریا آکر گرتا ہي ' جسے وادي الرمان کہتے ہین ۔ وہ وہان سے ہوتا ہوا بحر اعظم مذکور مین جا گرتا ہي ۔ المصامدہ نے اس سمندر کے ساحل پر مراکش سے متصل ایک بہت بڑے شہر کي بنیاد ڈالي تھي ' جس کا نام انہون نے رباط الفتح رکھا تھا ۔ اس کي داغ بیل ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن نے ڈالي ' اۋر ان کے بیٹے یعقوب نے اسے پورا کیا ۔ پھر اس مین ایک بڑي سي مسجد بنائي ' جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہین ۔ کہتے ہین کہ انہون نے خاص ابن تومرت کے حکم سے یہ شہر آباد کیا تھا ؛ کیونکہ ابن تومرت نے ان سے پیشینگوئي کے طور پر یہ کہا تھا کہ " تم اس سمندر کے ساحل پر ایک بڑا شہر بساوگے ۔ پھر تمہارے امر مین اضطراب واقع ہوگا اۋر تمہارے شہر تمہارے ہاتھ سے نکلتے چلے جائینگے ' یہان تک کہ صرف وہي ایک شہر باقي رہ جائیگا ۔ خدائے تعالی تم کو دوبارہ فتح دیگا ' تم مین اتفاق و اجتماع پیدا کریگا ' اۋر تمہارا امر پہلے کي طرح ترقي پذیر ہوگا " ۔ اس وجہ سے انہون نے اس شہر کا نام رباط الفتح رکھا ۔ اس شہر کے اۋر

شہر سلائے قدیم کے درمیان وھي دریائے مذکور حائل تھا ۔ انہون نے اسپر لکڑي کے تختون اؤر پتھرون کا ایک پل بنایا' جس پر سے لوگ دریا کي طغیاني کے وقت عبور کرکے دوسري طرف جاتے تھے ۔ لیکن جب دریا اتر جاتا تھا' تو وہ بجرون سے کام لیتے تھے ۔ سلا اؤر دارالسلطنت مراکش کے مابین نو مراحل ہین ۔ اس طرح مراکش المغرب مین آخري شہر ہي ۔ اس کي حد بندي لمتونہ کے بادشاہ تاشفین بن علي نے کي تھي ۔ اس کے بعد اس کے بیٹے یوسف بن تاشفین نے اس مین ایزاد کي ۔ پھر ان دونون کے بعد علي بن یوسف بن تاشفین نے اؤر بھي اضافہ کیا ۔ بعد ازان اس پر المصامدہ قابض ھوگئے' جنھون نے اس مین اؤر بھي اضافے کئے ۔ اس طرح ھوتے ھوتے وہ اپني نہایت بزرگي کو پہنچ گیا ۔ چنانچہ آجکل وہ اپنے طول و عرض کے لحاظ سے چار فرسنگ کے برابر ہي ۔ مگر یہ اندازہ اس حالت کا ہي کہ جب اس مین بنو عبد المومن کے قصور و عمارات کو بھي شامل کردیا جائے ۔ المصامدہ نے اس مین اس قدر پاني جاري کیا کہ اس سے پہلے کبھي نہ تھا' اؤر ایسے ایسے قصر بنائے کہ ان سے پہلے کسي اؤر بادشاہ کے زمانے مین نہ تھے ۔ اس سے مراکش انتہائے حسن اؤر غایت کمال کو پہنچ گیا؛ جیسا کہ کوئي پہلے کہہ گیا ہي کہ :-

لیس فیها ما یقال له * كَمُلَت لو انه كملا

[یعني :- اس مین کوئي ایسي چیز نہین کہ جسے یہ کہا جائے کہ وہ مکمل ہي ۔ کاش کہ وہ کامل ھوتا ! (مترجم)]

یہي شہر یعني مراکش میرا جنم بھوم ہي' اؤر یہ پہلي سرزمین ہي جسے میري جلد نے چھوا ۔ مین وھان ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن ابن علي کے ایام اولین مین ماہ ربیع الآخر کي ساتوین تاریخ کو پیدا ھوا تھا ۔ نو برس کي عمر مین وھان سے شہر فاس کو گیا'

اؤر علوم قرآن و تجوید حاصل کرنے اؤر وهان کے زبردست علماء قرآن و نحو سے روایت کرنے کے وقت تک وهین رها ۔ پهر مراکش واپس آیا ' اؤر کچهه عرصه تک اسي طرح ان دونون شهرون مین آمد و رفت کرتا رها ۔ بعد ازان سنه ۶۰۳ کے آغاز مین وهان سے جزیرہ نمائے اندلس گیا ۔ وهان مین نے هر طرح کے فضلاء کي جماعت کو پایا ۔ مگر مین نے ان سے سوا ان علماء و فضلاء کے نامون ' ان کي پیدائشون ' وفاتون اؤر ان کے علوم کے نامون کے اؤر کچهه نهین حاصل کیا ۔ وہ سب اپني اپني فضیلت کو لئے هوئے مجهه سے الگ هي رهے ۔ مگر جو کچهه خدا دے اسکا کوئي روکنے والا ' اؤر جس کو وہ روک دے اس کا کوئي دینے والا نهین هي ۔ وہ اپني رحمت کے لئے جس کو چاهتا هي مخصوص کردیتا هي ' اؤر وہ صاحب فضل عظیم هي ۔ الغرض یه مراکش المغرب کے بڑے اؤر مشهور شهرون مین سب سے آخري هي ۔ اس کے بعد اؤر کوئي شهر ایسا نهین هي جو قابل ذکر یا پُر رونق هو ۔ البته سوس اقصي مین چند چهوٹے چهوٹے شهر هین چنانچه ان مین ایک ذرا سا شهر هي جس کو تارو دانت کهتے هین یه سوس کا سب سے بڑا اؤر پر رونق مقام هي ' اؤر یهین تمام اهل سوس جمع هوتے هین ۔ ایک اؤر چهوٹا سا شهر هي جو زجندر کهلاتا هي وہ چاندي کي ایک کان پر واقع هي ' اؤر اس مین وهي لوگ آباد هین جو اس کان مین سے چاندي نکالتے هین ۔ پهر بلاد جزوله مین کُست نام ایک شهر هي ' جو وهان کا بهترین مقام هي ۔ بلاد لمطه کا صدر مقام نول لمطه بهي ایک اؤر شهر هي *

یه هین وہ شهر جو مراکش کے پیچهے واقع هین ۔ تارو دانت اؤر زجندر مین تو مئین خود گیا هون ' اؤر ان سے واقف هون ؛ بلکه وهان کے تجار اؤر مسافرون سے بهي آشنائي رکهتا تها ' خصوصاً ان سے که جو زجندر کي مشهور و معروف کان کو جایا کرتے تهے ۔ مگر شهر جزوله اؤر لمطه کا یه حال هي که وهان سوا ان کے اهالي کے اؤر کوئي نهین جاتا

المغرب مين چاندي، لوهے، گندهک، رانگ، پاره وغيره کي کانين اور ان کے مواضع کے اسماء

اس سے قبل گندهک کي اس کان کا ذکر هو چکا هي جو برقه اور طرابلس کے درميان واقع هي، اور يه بهي کها جا چکا هي که وه طلميثه نامي ايک قلعه کے قريب هي ۔ سبتۂ اور وهران کے مابين ساحل بحر کے قريب تمسامان ايک مقام هي جهان لوهے کي کان هي ۔ سلا اور مراکش کے درميان بحر اعظم کے ساحل کے قريب ايک دن يا اس سے کسيقدر زائد کي مسافت پر ايک جگه هي جسے ايسنتار کهتے هين ۔ وهان بهي لوهے کي کان هي ۔ يه جگه مسافرون کے راستے پر واقع نهين هي؛ وهان صرف وهي لوگ جاتے هين جنهين وهان سے لوها لانا منظور هوتا هي ۔ پهر مکناسة الزيتون کے قريب اس سے تين مراحل پر ورکناس نام ايک قلعه هي جهان چاندي کي کان هي ۔ هم اس سے قبل زجندر واقع سوس کي کان کا ذکر کر چکے هين ۔ مگر اس کي، يعني معدن زجندر کي، چاندي وهان نهين ملتي ۔ سوس هي مين تانبے اور توتيا کي دو کانين هين؛ اور وه توتيا وه هي که اگر اس سے سرخ تانبا رنگا جائے تو زرد هو جاتا هي *

يه تو وه تمام کانين هين جو المغرب کي بلند سرزمين مين واقع هين ۔ ان کے علاوه جزيره نمائے اندلس مين بهي اور کانين هين ۔ ان مين سے چاندي کي وه کانين هين جو مغرب کي طرف اهل روم کے ملک مين مقام شنتره مين واقع هين ۔ مزيد بر آن شهر قرطبه کے چار مراحل کے فاصلے پر ايک مقام هي جس کا نام شلون هي ۔ اس مين پارے کي کان هي، جهان سے تمام المغرب مين پاره بهيجا جاتا هي ۔ پهر اعمال مريه مين اس سے ڈيڑهه دن کي مسافت پر ايک مقام موسوم به دلايه مين رانگے کي کان هي ۔ اعمال مريه هي مين، اور اس

سے ڈیڑھ دن ہي کے فاصلے پر' ایک اؤر مقام ہي جسے بکارش کہتے ہین • اس مین لوھے کي کان ہي • دانیہ اؤر شاطبہ کے درمیان' دانیہ سے نصف یوم کے فاصلے پر ایک مقام موسوم بہ آوربہ مین بھي لوھے کي کان ہي *

یہ تمام کانین وہ ہین جو اندلس مین واقع ہین • رھا سونا ؛ وہ بلاد سودان سے لایا جاتا ہي *

المغرب کے بڑے بڑے دریاؤن کے نام

(۱) سب سے پہلا دریا وہ ہي جس کا نام بجردہ ہي' جو بلاد افریقیہ مین شہر تونس سے نصف مرحلہ کے فاصلے پر بہتا ہي • وہ وھان کے ایک پہاڑ سے نکلتا اؤر بحر روم مین جا گرتا ہي *

(۲) بجایہ کا دریا جسے الوادي الکبیر کہتے ہین • یہ بجایہ کا نزھت گاہ ہي' اؤر اسي پر اس کے باغات و قصور واقع ہین *

(۳) تلمسان اؤر رباط تازا کے مابین ایک اؤر دریا ہي' جو وادي مُلویہ کہلاتا ہي • وہ بھي بحر روم مین گرتا ہي *

(۴) دریائے سبو' جو شہر فاس کو مشرق اؤر مغرب کي طرف سے گھیرھے ھوئے ہي • اسي کے قریب ایک اؤر بڑا دریا ہي' جسے

(۵) وُرغہ کہتے ہین • یہ دونون بحر اعظم یعني بحر اقنابس پر ملنے سے پہلے معمورہ نام ایک مقام پر مل جاتے ہین *

(۶) مکناسہ اؤر سلا کے درمیان ایک دریا ہي جو یھتا کے نام سے موسوم ہي • وہ بھي بحر اعظم مین گرتا ہي *

(۷) سلا کا متقدم الذکر دریا *

(٨) سلا اور مراکش کے درمیان ' مراکش سے تین مراحل کے فاصلے پر' ایک زبردست دریا ہی جو اُمّ ربیع کہلاتا ہی ۔ وہ جبال صنہاجہ میں سے مقام وانسیفن سے نکلتا اور بحر اعظم ہی میں گرتا ہی *

(٩) مراکش سے چار میل پر ایک اور دریا تانسیفت ہی ' جس پر ایک بہت بڑا پل بنا ہوا ہی *

(١٠) سوس اقصیٰ کا دریا ؛ اور

(١١) بلاد حاحه کا دریا ' جسے شفشاوه کہتے ہیں *

یہ تمام دریا بحر اعظم میں گرتے ہیں ؛ اور یہ ہیں المغرب کے بڑے بڑے دریا ' جن کا پانی نہ کبھی کم ہوتا ہی اور نہ گرمی یا سردی کے موسم میں سوکھتا ہی ۔ ہم نے ان چھوٹے چھوٹے دریاؤں اور ندیوں کی طرف توجہ نہیں کی جو گرمیوں میں سوکھ جاتی ہیں *

جزیرہ نمائے اندلس اور اس کے شہر و دریا

جزیرہ نمائے اندلس زمانۂ قدیم میں اہل روم کے ہاں جزیرہ نمائے اشبانیہ کے نام سے مشہور تھا ۔ اس کی حدود کا ذکر اس کتاب کے شروع میں ہو چکا ہی ' اس لئے یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہی ۔ زمانۂ قدیم میں اس کے باشندے مذہب صابیہ کے پیرو تھے ' جس میں کواکب کی پرستش کرنا ' ان کے قویٰ کی طلب نزول اور انواع و اقسام کی قربانیوں سے ان کے ہاں تقریب حاصل کرنا داخل تھا ۔ اس امر کی شہادت ان طلسمات سے ملتی ہی ' جو وہاں پائے گئے اور جن کو وہاں قدیم باشندوں نے جمع کر رکھا تھا ۔ بعد ازاں جب حضرت مسیح علیہ السلام کے اصحاب کے ذریعے نصرانیت وہاں پہنچی ' تو اہل اندلس بھی تبدیل مذہب کرکے نصرانی ہو گئے ۔ یہ جزیرہ نما '

یعني اندلس ' بادشاہ روم کي سلطنت مین شـامل تها ' اؤر وہ اپنے اصحاب مین سے جسے چاهتا تها اس پر عامل مقرر کر دیتا تها ۔ اسکي یهي حالت رهي ' اؤر اهل روم برابر اس پر حکمران رهے ۔ اس ملک مین ان کا دارالسلطنت شهر طالقه تها ' جو اشبیلیه سے دو فرسنگ کے فاصلے پر واقع هي ۔ وہ ایک بڑا شهر تها ' جس کے آثار آج تک باقي هین ۔ آخر کار قوم قوطا ' جو قبائل فرنگ مین سے ایک قبیله هي ' انپر غالب آگئي اؤر انهین جزیرہ نما سے نکال کر ان کے شـهر روم کو پهنچا دیا ۔ قوطا جزیرہ نما کے مالک واحد بن گئے ۔ چنانچه انهون نے اس پر نهایت طویل مدت ' یعني تقریباً تین سو سال ' تک حکومت کي ۔ قوطا کے بادشـاہ کا دارالسلطنت شـهر طلیطله تها ' جو جزیرہ نما مین وسط کے قریب واقع هي ۔ وہ لوگ وهین حکمران رهے ' اؤر طلیطله برابر ان کا دارالملک رها ' تا آنکه اسے مسـلمانون نے سـنه ۹۲ کے ماہ رمضان مین فتح کرلیا ۔ جیسا کہ هم کتاب کے شروع مین کهه آئے هین ' جب مسلمان اسے فتح کر چکے تو انهون نے شـهر قرطبه کو اختیار کیا ' اؤر اسي کو اپنا دارالخلافت ' مقر تدبیر اؤر موضع حل و عقد بنایا ۔ قرطبه بهي اسیطرح دارالسلطنت رها ' حتي که فتنه اٹها اؤر ' جیسا که هم شروع کتاب مین بیان کر چکے هین ' الحکم المسـتنصر کي موت اؤر ابو عامر محمد بن ابي عامر اؤر ان کے بیٹے کے هشام المؤید بن الحکم المسـتنصر پر تغلب حاصل کرنے کي وجه سے بنو امیه کا امر مضطرب هو گیا *

یه هي خلاصه جزیرہ نمائے اندلس کے اخبار و حالات کا ۔ اب مین انشاء الله اس کي ان حدود اؤر شـهرون کا ذکر کرونگا ' جو یهان سے عبور کرکے اس مین جاکر سب سے پهلے ملتے هین ۔ لهذا مین یون بیان کرتا هون :—

اس سے قبل ذکر هو چکا هي که بحرین ' یعني بحر روم اؤر بحر اقنابس ' ساحل سبته کے پاس ایک دوسرے سے مل جاتے هین ۔ پهر خلیج تنگ

هوتي هوئي ' دونون ساحلون کے سطوح مرتفعه کے قریب سے گزرتي هوئي ' ملک بربر مین قصر مصموده پر اؤر اندلس مین جزیرۂ طریف پر منتھي هوتي هي ؛ اؤر وهان سے پھر کشاده هو جاتي هي ۔ اس خلیج کا اولین حصه ' جو طنجه سے ملا هوا هي ' وه پهاڑ هي جو بحر اعظم کے اندر تک نکلا هوا هي اؤر " طرف اشبرتال " کے نام سے موسوم هي ؛ اؤر اس کا آخرین حصه وه پهاڑ هي ' جو سبته کے مشرق مین واقع هي ۔ اگر آپ سبته سے سمندر کو عبور کرکے اندلس کو جائین ' تو سب سے پهلے جو مقام آپ کو ملیگا وه ایک شهر هي جو جزیرۂ خضراء کے نام سے مشهور هي ۔ لیکن اگر قصر مصموده سے عبور کرکے وهان پهنچین ' تو آپ جزیرۂ طریف مین پهنچینگے ۔ جو شهر جزیرۂ خضراء کے نام سے مشهور هي ' وه في الحقیقت بحر روم کے ساحل پر واقع هي ' اؤر جزیرۂ طریف بحر اعظم کے ساحل پر هي ۔ ان دونون ' یعني جزیرۂ خضراء اؤر طریف ' کے مابین اٹھاره میل کا فاصله هي ۔ جزیرۂ خضراء کے مشرق مین پهاڑ هي ' جو " جبل الفتح " یا " جبل طارق " کهلاتا هي ۔ اس کا ایک حصه سمندر کے اندر تک پهنچا هوا هي ' جس کا نام " طرف الفتح " هي ۔ اسي مقام پر جزیره نمائے اندلس پر پهنچ کر دونون سمندر ملتے هین ۔ یه هي ملخص اندلس تک کے گزرگاه کے حالات کا *

اب رها اندلس کے شهرون کا ذکر ۔ اس مین بهت سے شهر تھے جن پر نصاریٰ غالب هو گئے هین ۔ مین ان شهرون کے نام بیان کرتا هون ' جو آجکل همارے زمانے مین بھي نصاریٰ کے هاتھ مین هین ' اؤر مشرق و مغرب مین ان کے مواضع بھي بتاتا هون ۔ مگر ان کے مابین کا فاصله وغیره بیان نه کرونگا ' کیونکه نصاریٰ کي موجودگي کي وجه سے اس کا علم حاصل هونا مشکل امر هي ۔ جنوب مشرقي حدود مین ساحل بحر روم پر شهر هائے برشنونه ' طرّکونه ' اؤر طرطوشه واقع هین ۔ یه سب بحر روم هي کے ساحل پر هین : خدا ان کو پھر مسلمانون کے پاس پهنچائے !

پھر ان ہي حدود مين وہ شہر' جو ساحل پر نہين ہين' سرقسطہ' لاردہ' افراغہ' اؤر قلعہ ایوب ہين • ان سب پر صاحب برشـنونہ (لعنہ اللہ) قابض ہي • یہ وہ جہت ہي جسے ارغن کہتے ہين • پھر جنوب و مغرب کے درمیان حدود متوسط مين شہر ھائے طلیطلہ' کونکہ' اقلیج' طلبیرہ' مکادہ' مشریط' وبذ' وابلہ' اؤر شقونیہ ہين • یہ سب کے سب ادفنش (لعنہ اللہ) کي ملکیت مين ہين • اس جہت کا نام قشتال ہي • اس علاقۂ ملک کے قریب کسي قدر شـمال کي جانب بھي اؤر بہت سے شہر ہين' مثلاً' سمورہ' شلمنکہ' سبطاط' اؤر قلمریہ • یہ تمام شـہر ببوج نامي ایک شخص کي حکومت مين ہين (لعنہ اللہ) • اس جہت کا نام لیون ہي • حدود مغرب مين بھي' جو بحر اعظم بحر اقنابس کے ساحل سے ملحق ہين' کئي شہر ہين' جن مين اشـبونہ' شـنترین' باجہ' شـنترہ' شـنتیاقو' اؤر بابرہ شـامل ہين • ان کے علاوہ اؤر بھي کثیر التعداد شـہر ہين' جن کے نام میرے ذھن سے اتر گئے ہين' اؤر جن پر ایک شخص' جو ابن الریق کے نام سے مشـہور ہي' قابض ہي (لعنہ اللہ) • یہ وہ شـہر ہين جو جزیرہ نمائے اندلس مين مسلمانون کے ملک سے ملحقہ علاقہ مين واقع ہين اؤر عیسائیون کے قبضے مين ہين • ان شہرون کے اُدھر اُس علاقے مين بھي شہر آباد ہين' جو بلاد روم سے ملحق ہي • مگر چونکہ وہ ہم سے دور ہين' اؤر ایسے مقامات ہين جنکو مسلمانون نے کبھي فتح نہين کیا' اس لئے وہ ہمارے ھان مشـہور نہین ہین • اصل یہ ہي کہ جب مسـلمانون نے اس جزیرہ نما کو فتح کیا' تو اس کے پورے حصے پر قابض نہين ھوئے تھے' گو کہ ایک بڑے حصے کے مالک ضرور ھو گئے تھے *

اب اس کے بعد مين ان شـہرون' ان کے درمیاني فاصلون' اؤر سمندر سے ان کے قرب و بعد کا وضاحت کے سـاتھ ذکر کرتا ھون' جو مسلمانون کے قبضے مين باقي رہ گئے ہين :—

سب سے پہلي چيز جو آجکل مسلمانون کے قبضے مين ہي وہ بحر روم کے ساحل پر ايک چھوٹا سا قلعہ ہي ' جس کا نام بنشکلہ ہی ۔ اس کے اور شہر بلنسيہ کے مابين تين مراحل کا فاصلہ ہي ۔ يہ قلعہ بلاد روم کے ملحقہ علاقہ مين واقع ہي ' اور اس سے طرطوشہ تک دو يا کچھ زيادہ مراحل کي مسافت ہي ۔ اس کے بعد شہر بلنسيہ ہي ' جو نہايت سرسبز اور معتدل الهواء ہي ۔ زمانۂ سلف مين اہل اندلس اسے "مُطيب الاندلس" کہتے تھے ۔ ان کے هان "مطيب" سے ايک باغيچہ مراد هوتا ہي ' جس مين وہ طرح طرح کے خوشبو پھول ' نرگس اور آس وغيرہ مشمومات لگاتے ہين ' اور ان ہي درختون کي کثرت اور ان کي خوشبو کي وجہ سے انہون کا اس کا نام بلنسيہ رکھا ہي ۔ اس شہر کے اور بحر روم کے درميان قريب چار ميل کے فاصلہ ہي ۔ بلنسيہ کے بعد شہر شاطبہ ہي ۔ ان دونون مين دو مراحل حائل ہين ۔ ان کے درميان ايک اور چھوٹا سا شہر ہي جسے جزيرة الشقر کہتے ہين ۔ اس کو جزيرہ اس لئے کہا جاتا ہي کہ وہ ايک بڑے دريا کے وسط مين واقع ہي ' جو اسے ہر جانب سے گھيرے هوئے ہي ' اور سوا پل کے اس تک پہنچنے کي اور کوئي سبيل نہين ہي ۔ شاطبہ سے دانيہ تک ' جو بحر روم پر واقع ہي ' پورے ايک دن کا راستہ ہي ' اور شاطبہ سے مرسيہ تک تين دن کا ۔ مرسيہ سے بحر روم تک دس فرسنگ ہين ' اور اس سے اغرناطہ تک سات مراحل ۔ ان دونون کے مابين کئي ذرا ذرا سے شہر ہين ' جن مين سب سے پہلے مرسيہ کے قريب حصن لرقہ ہي ۔ پھر ايک اور حصن ہي ' جو بلس کہلاتا ہي ۔ اس کے بعد حصن قليہ ہي ۔ پھر بسطہ نام ايک چھوٹا سا شہر ہي ۔ اس کے بعد وادي آش نامي ايک اور ذرا سا شہر ہي ' جو اغرناطہ سے ايک دن کي راہ پر واقع ہي ۔ اُسے وادي الاشي بھي کہتے ہين ' اور مين نے شعرا کو اسے اشعار مين اسي نام سے ياد کرتے سنا ہي *

یه وہ تمام چھوٹے چھوٹے شہر ہین ' جو اغرناطہ اؤر بلنسیہ کے مابین واقع ہین • پھر وادي آش کے سامنے بحر روم کے ساحل پر شہر مُریہ (بہ تخفیف حرف راء مہملہ) ہي ' جو ایک مشہور مقام ہي ' اؤر سمندر کي موجین اس کي فصیل سے تکراتي ہوئي گزرتي ہین • اس مین اؤر وادي آش مین ایک تیز رو مسافر کے لئے دو مراحل کا فاصلہ ہي • ساحل بحر روم کے اس شہر مریہ کے بعد حصن منکب نام ایک چھوتا سا شہر ہي ' اؤر اس کي فصیل سے بھي سمندر تکراتا ہي • اس سے مریہ تک چار مراحل کا اؤر مالقہ تک تین کا فاصلہ ہي • پھر مالقہ اؤر جزیرۂ خضراء مین ایک تیز رو آدمي کے لئے تین مراحل کي مسافت ہي • اسي جزیرۂ خضراء یا جبل الفتح مین ' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین ' دونون سمندر یکجا ہو جاتے ہین • مختصر یہ کہ جزیرہ نمائے اندلس مین بحر روم کے ساحل پر مسلمانون کے شہر یہ ہین :—

جزیرۂ خضراء ' مالقہ ' منکب ' مریہ ' اؤر دانیہ *

مریہ اؤر دانیہ مین تقریباً آتھ مراحل کا فاصلہ حائل ہي • دانیہ کے پیچھے ایک قلعہ ہي جس کو بنشکلہ کہتے ہین • اوپر اس کا ذکر ہو چکا ہي *

یہ ہین وہ تمام شہر جو اندلس کے بلاد مسلمین مین ساحل بحر پر واقع ہین ' یعني جن کي فصیلون کے نیچے سمندر جاري ہي • شہر بلنسیہ اؤر سمندر کے درمیان ' حسب ذکر بالا ' چار میل کے قریب فاصلہ ہي *

اب ہم ان شہرون کا ذکر کرتے ہین ' جو ساحل بحر پر واقع نہین ہین :—

اغرناطہ سے سمندر تک تقریباً چالیس میل ہین ' جو پورے ایک دن ' یا آہستہ آہستہ چلنے والے کے لئے دو دن ' کا راستہ ہي • شہر اغرناطہ

سے شہر جیان تک اور جیان سے قرطبہ تک دو دو مراحل کا فاصلہ ہے
اور جیان اور بحر روم کے درمیان تین کا ۔ شہر قرطبہ کے متعلق ہم پہلے
کہہ چکے ہیں کہ وہ فتنہ اٹھنے اور بنو امیہ کے امر کے اختلال پذیر ہونے
تک مسلمانوں کا دار الملک اور مقر تدبیر رہا ۔ وہ اپنی قوت، آبادی
کی کثرت، اور آدمیوں کے ازدھام میں اس اعلی درجے کو پہنچ گیا تھا
جہاں تک کوئی اور شہر کبھی نہیں پہنچا ۔ ابن فیاض اپنی تاریخ
میں قرطبہ کے حالات میں بیان کرتے ہیں کہ اس کے مشرقی حصے
میں ایک سو ستر عورتیں رہا کرتی تھیں، جو سب کی سب
خط کوفی میں مصاحف لکھا کرتی تھیں ۔ یہ اس کے صرف ایک گوشے کا
حال ہے تو اس کے جمیع جہات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ کیا
حال ہوگا ۔ کہتے ہیں کہ اس میں تین ہزار (١) مقلس تھے، اور
ان دنوں صرف اسی شخص کو تقلس کی اجازت ہوتی تھی، جو
جوانی کی صلاحیت رکھتا ہو ۔ میں نے بلاد اندلس کے ایک سے زیادہ
شیوخ سے سنا ہے کہ مسافر قرطبہ سے تین فرسنگ کے فاصلے پر سے اس
کی روشنیوں سے فیض یاب ہوتا تھا ۔ اس قدر فاصلے تک اسکی روشنی
برابر بلا انقطاع پہنچا کرتی تھی ۔ اس میں وہ جامع اعظم ہے، جسے
ابو المطرف عبد الرحمان بن محمد، الملقب بہ الناصر لدین اللہ، نے
بنایا تھا، اور ان کے بعد ان کے بیٹے الحکم المستنصر باللہ نے اس میں
ایزاد کی تھی ۔ الحکم کی یہ ایزاد آج تک مشہور ہے ۔ ابو مروان بن
حیان (رحمۃ اللہ علیہ) قرطبہ کے حالات کے بیان میں لکھتے ہیں کہ جب
الحکم نے مسجد میں اپنی مشہور ایزاد کی، تو لوگ بہت دن تک
اس میں نماز پڑھنے سے پرہیز کرتے رہے ۔ الحکم کو اس کی اطلاع ہوئی،
تو انہوں نے اس کا سبب دریافت کیا ۔ ان سے کہا گیا کہ لوگ کہتے

---

(١) مقلس (از تقلیس) یعنی وہ لوگ جو شاہان و امراء کے ورود کے وقت استقبال کے لئے دف بجاتے، رقص و سرود کرتے اور طرح طرح کے تماشے اور کرتب دکھاتے ہیں ۔ (مترجم)

ہین کہ " ہمین نہین معلوم کہ جو روپیہ اس مسجد مین ایزاد کر
مین صرف کیا گیا ہي وہ کہان سے حاصل کیا گیا ہي " • انہون نے
گواہون اؤر قاضي ابو الحکم منذر بن سعید بلوطي کو (جو ان کے قضاۃ
مین سے تھے ' اؤر جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہي) بلایا ' اؤر خود قبلہ رخ
ہوکر مروجہ شرعي قسم کے ساتھ بیان کیا کہ انہون نے اس مین مال
غنیمت کے خُمس کے روپے کے سوا اؤر کسي طرح کا مال و زر صرف
نہین کیا • اس طرح جب لوگون کو ان کي قسم اؤر مال خمس کے
صرف سے آگاہي ہوگئي ' تب انہون نے اس مین نماز پڑھني شروع
کي • الحکم کے والد نے اس کي بنا ڈالي تھي ' اؤر الحکم کے بعد
ابو عامر محمد بن ابي عامر نے اس مین پھر کچھ اضافہ کیا تھا • غرض
کہ وہ ایسي مسجد ہي جس مین زر خمس کے سوا اؤر کسي طرح کا
روپیہ صرف نہین ہوا • وہ مسجد اہل اندلس کے نزدیک نہایت قابل
تعظیم اؤر مبارک ہي • اس مین جو شخص نماز پڑھکر کسي دیني
یا دنیوي امر کے لئے دعا کرتا ہي ضرور قبول ہوتي ہي • اس مسجد کے
متعلق یہ امر مشہور و معروف ہي • اہل اندلس نے فضائل ملک '
اس کے باشندون اؤر اس مین آنے والے صلحاء ' فضلاء ' اؤر علماء کے حالات
مین کئي کتابین لکھي ہین *

شہر قرطبہ سے شہر اشبیلیہ تک تین مراحل کا فاصلہ ہي • اشبیلیہ
اب ہمارے زمانے مین اندلس کا بزرگ ترین شہر ہي • یہي شہر زمانۂ
سابق مین حمص کے نام سے موسوم تھا • اس کا یہ نام اس لئے رکھا
گیا تھا کہ اس مین مسلمانون کي فتح اندلس کے وقت حمص کي
فوجین آکر ٹھہري تھین • اس شہر کا حال ہر واصف کي وصف اؤر
ہر ناعت کي نعت سے بالاتر ہي • وہ ایک زبردست دریا کے کنارے
آباد ہي ' جو کوہ شقورہ سے نکلتا ہي اؤر جس مین اؤر بہت سي
ندیان آکر گرتي ہین • وہان پہنچ کر اس دریا کي یہ حالت ہو جاتي ہي

که گویا وه ایک بحر ذخار هي' جس مین بحر اعظم سے بڑے بڑے جهاز آ آکر شهر کے دروازے پر لنگر انداز هوتے هین • اس مین اۆر بحر اعظم مین ستر میل یعني دو مراحل کا فاصله هي • یه شهر' حسب تفصیل متقدم الذکر' بنو عبّاد کا صدر مقام تها • المصامده نے اپنے قیام اندلس کے زمانے مین اسے اپنا مستقر بنا رکها تها' جهان سے ان کا امر نافذ هوتا تها اۆر جهان ان کا بادشاه مقیم تها • انهون نے اس مین بڑے بڑے قصر بنائے' پاني جاري کیا' اۆر باغات لگائے' جس سے اس کے حسن مین اۆر بهي اضافه هوگیا هي • شهر اشبیلیه سے شهر شلب تک' جو بحر اعظم کے ساحل پر واقع هي' پانچ مراحل کا فاصله هي • ان دونون کے درمیان لبله' حصن مرتله' طبیره' علیا' اۆر شنتمریه جیسے چهوٹے چهوٹے شهر آباد هین؛ اۆر یه سب اندلس کے مغرب مین اشبیلیه اۆر شلب کے درمیان هي هین • قرطبه اۆر بحر روم مین پانچ مراحل کا فاصله هي • قرطبه بهي اسي دریا کے کنارے آباد هي جو اشبیلیه مین سے گزرتا هي • فرق صرف یه هي که اشبیلیه مین اس کا پاٹ اتنا چوڑا هو جاتا هي که' حسب ذکر بالا' اس مین جهاز آ سکتے هین • جو چاهتا هي اشبیلیه سے قرطبه تک کشتیون مین سفر کرتا هي علی هذا القیاس قرطبه سے اشبیلیه کي طرف بهي جا سکتے هین • اشبیلیه اۆر شهر شریش مین دو مراحل کا' اۆر شریش اۆر سمندر مین تین مراحل کا فاصله هي *

یه حالات هین بلاد المغرب اۆر جزیره نمائے اندلس کے' اۆر تخمیني طور پر ان کے مختلف شهرون کے مختلف بُعد اۆر فاصلون کے • ان مین سے بعض ایسے هین جن مین مین خود گیا هون' اۆر بعض ایسے هین جن کو مین نے وهان جانے آنے والون کے سفر نامون سے اخذ کیا هي•*

فصل

مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اندلس کے بڑے بڑے اور مشہور دریاؤں کا حال بھی لکھوں *

(۱) ان میں سے سب سے پہلا دریائے طرطوشہ ہے ' جو مشرق کی طرف ہے ۔ وہ ایک ' بڑا سا دریا ہے ' جو وہیں کے ایک پہاڑ سے نکل کر شہر طرطوشہ سے ہوتا ہوا بحر روم میں جا گرتا ہے ۔ طرطوشہ اور بحر روم کے مابین بارہ میل کا فاصلہ حائل ہے *

(۲) دریائے مرسیہ ۔ یہ بھی بحر روم میں گرتا ہے ۔ اس کا منبع کوہ شقورہ ہے ۔ یہ اور دریائے اشبیلیہ ایک ہی قسم کے دریا ہیں اور دونوں کا منبع بھی ایک ہی ہے ۔ مگر بعد میں دونوں متفرق ہو جاتے ہیں ۔ ایک اشبیلیہ کی طرف چلا جاتا ' اور دوسرا مرسیہ کی جانب *

(۳) دریائے اشبیلیہ ۔ اس کے منبع کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ۔ اشبیلیہ پہنچنے سے پہلے اس میں بہت سی ندیاں گرتی ہیں ' جن سے وہ ' جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں ' اس قدر بڑا ہو جاتا ہے کہ خاصا سمندر بن جاتا ہے ' اور بحر اعظم موسوم بہ اقیانوس میں جا گرتا ہے *

(۴) بلاد رومیہ میں ایک اور زبردست دریا ہے جسے تاجو کہتے ہیں ۔ شہرہائے طلیطلہ و شنترین اسی پر واقع ہیں ۔ ان دونوں شہروں میں تقریباً دس مراحل کا فاصلہ ہے ۔ اسی دریا پر شہر اشبونہ بھی ہے ' جس میں اور شنترین میں تین مراحل حائل ہیں ۔ یہ دریا بحر اعظم میں گرتا ہے *

یہ ہیں اندلس کے مشہور دریا *

اب ہم اس تمام تحریر کو اپنے آقا و مولا کي تحریر عالیہ کے مطابق ختم کرتے ہین • مین نے اس تمام کتاب مین اپني مختصر گیري کي عادت کو برابر قائم رکھا ہي • مین نے ایسے تمام چھوتے چھوتے قریون ' علاقون ' دریاؤن ' وغیرہ کے نام چھوڑدئے ہین ' جن کي نہ ضرورت پڑتي ہي اۆر نہ ان کے ترک کرنے سے تصنیف مین کوئي خلل واقع ھوتا ہي *

اگر یہ تحریر میرے آقا و مولا کي طبیعت کے موافق ' ان کے مزاج کے لائق ' اۆر ان کي خواہش کے مطابق ھوئي ' تو یہي میري بڑي مراد ہي اۆر یہي زبردست تمنا ' جس کے لئے مین برابر تکلیف اتھاتا اۆر سعي کرتا ' اۆر اسکي طرف بڑھنے کي کوشش کرتا رھا • لیکن اگر یہ تحریر اس کے سواء اۆر کچھہ ھوئي ' تو مین ایسا پہلا ہي شخص نہین ھون جس نے جد و جہد کي مگر صحت و صواب کو نہ پہنچ سکا ' مقصود کو حاصل نہ کرسکا ' اۆر مراد کو نہ پا سکا • مین خدا ہي سے اعتصام ' اسي سے طلب ہدایت ' اۆر اسي پر اعتماد کرتا ھون ؛ وھو حسبي و نعم الوکیل *

اس تحریر سے سنہ ۶۲۱ مین ' ماہ جمادي الاخر کے اختتام سے چھہ دن قبل ' بروز شنبہ ' فراغت حاصل ھوئي • والحمد للہ رب العالمین و صلي اللہ علي سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین ؛ و حسبنا اللہ و نعم الوکیل *

(تمام شد)

تلفظ اسـماء و الفاظ واردۂ کتاب ھذا †

ارغن ۔ اول مفتوح، دوم ساکن، سوم مضموم *

آروا ۔ اول ممدود، دوم مضموم *

ارہ ۔ اول مفتوح، دوم مضموم *

اشبانیہ ۔ اول مفتوح، دوم ساکن، پنجم مکسور، ششم مفتوح *

اشبرتال ۔ اول مفتوح، دوم ساکن، سوم مفتوح، چہارم ساکن *

اغمات ۔ اول مفتوح، دوم ساکن *

اقلیج ۔ اول مضموم، دوم ساکن، سوم مکسور *

انیف ۔ اول مضموم، دوم مفتوح، سوم ساکن *

اوربہ ۔ اول مفتوح، دوم ساکن، سوم مکسور، چہارم مفتوح *

ایجلی ان وارغن ۔ لفظ اول مین اول مکسور، دوم ساکن، سوم و چہارم مکسور؛ لفظ دوم مین الف مفتوح؛ اور لفظ سوم مین اول مفتوح، سوم ساکن اور چہارم مفتوح ہی *

ایسرغینن ۔ اول مکسور، دوم ساکن، سوم مفتوح، چہارم ساکن، پنجم مکسور، ششم ساکن، ہفتم مفتوح *

ایسنتار ۔ اول مکسور، دوم ساکن، سوم مفتوح، چہارم ساکن *

ایفتی ۔ اول مکسور، دوم و سوم ساکن، چہارم مکسور *

باجہ (ابن) ۔ اول مفتوح، سوم مشدد و مفتوح *

---

† دیکھو دیباچہ ۔ ان الفاظ مین ھر ی جس کا حرف ماقبل مکسور ھی اور ھر واو جس کا حرف ماقبل مضموم ھی معروف ھی، مجہول کہین نہین ھی ۔ مین نے الف کے ماقبل حروف کا اعراب کہین نہین لکھا ھی ۔ ظاھر ھی کہ ان حروف کو مفتوح ھی پڑھا جائیگا ۔

بباشتر . اول مضموم ' دوم مفتوح ' چهارم ساکن ' پنجم مفتوح

ببوج . اول مفتوح ' دوم مضموم *

بجرده . اول و دوم مفتوح ' سوم ساکن ' چهارم مفتوح *

برزال (بنو) . اول مفتوح ' دوم ساکن *

برشانه . اول مضموم دوم ساکن ' پنجم مفتوح *

برطل (ابن) . اول و سوم مفتوح ' دوم ساکن *

برغواطه . اول و دوم مفتوح ' سوم ساکن ' ششم مفتوح *

بریهه . اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم ساکن ' چهارم مفتوح *

البزار . سوم مفتوح ' چهارم مشدد و مفتوح *

بسطه . اول مفتوح ' دوم ساکن ' سوم مفتوح *

بسکره . اول ' سوم و چهارم مفتوح ' دوم ساکن *

بقنه . (ابن) . اول و دوم مفتوح ' سوم مشدد و مفتوح *

بقي بن **مخلد** . لفظ اول مین اول مفتوح ' دوم مکسور ' سوم مشدد .
لفظ سوم مین اول و سوم مفتوح ' دوم ساکن *

بکارش . اول مفتوح ' دوم مشدد و مفتوح ' چهارم مکسور *

بلجین . اول و دوم مضموم ' سوم مشدد و مکسور *

بلس . اول مفتوح ' دوم مشدد و مکسور *

بنت . اول مضموم ' دوم ساکن *

بنش (ایک بوټي کا نام) . اول مفتوح ' دوم ساکن *

بنشکله . اول و دوم مفتوح ' سوم ساکن ' چهارم مضموم ' پنجم
مفتوح *

بیندک (ریحان خصي) . اول مکسور ' دوم مفتوح ' سوم ساکن *

تاجوا . سوم مضموم *

تارودانت ۔ سوم مضموم٬ چہارم و ہفتم ساکن *

تاطنت ۔ سوم مضموم٬ چہارم ساکن *

تانسیفت ۔ سوم مفتوح٬ چہارم مکسور٬ پنجم و ششم ساکن *

تسول ۔ اول مفتوح٬ دوم مضموم *

تمسامان ۔ اول مکسور٬ دوم ساکن *

تنس ۔ اول و دوم مفتوح *

توزر ۔ اول و سوم مفتوح٬ دوم ساکن *

تومرت (ابن) ۔ اول مضموم سوم مفتوح٬ چہارم ساکن *

جدمیوي ۔ اول٬ سوم و پنجم مکسور٬ دوم و چہارم ساکن *

جزوله ۔ اول و دوم مضموم٬ چہارم مفتوح *

جنفیسي ۔ بروزن جدمیوي ۔ دیکھو اوپر *

الجواس ۔ سوم مفتوح٬ چہارم مشدد و مفتوح *

جہور ۔ اول و سوم مفتوح٬ دوم ساکن *

حدیر بن واسنوا ۔ لفظ اول میں اول مضموم٬ دوم مفتوح٬ سوم ساکن ۔ لفظ سوم میں سوم ساکن ۔ چہارم مضموم *

حزمون (علي ابن) ۔ اول مفتوح٬ دوم ساکن٬ سوم مضموم *

حفصون (ابن) ۔ بروزن حزمون ۔ دیکھو اوپر *

حکیمه ۔ اول مضموم٬ دوم و چہارم مفتوح٬ سوم ساکن *

حوراء ۔ اول مفتوح٬ دوم ساکن *

خرداذبه (ابن) ۔ اول مضموم٬ دوم ساکن٬ سوم٬ و پنجم و ششم مفتوح *

ابو الخصال ۔ خائے معجمه مکسور *

ابو الخطار حسام بن ضرار ۔ خطار میں اول مفتوح٬ دوم مشدد؛ حسام میں اول مضموم؛ ضرار میں اول مکسور *

الخنوت ۔ سوم مکسور، چہارم مشدد و مفتوح، پنجم ساکن *

دلایه ۔ اول و چہارم مفتوح *

رذمیر (ابن) ۔ اول مضموم، دوم ساکن، سوم مکسور *

رزین ۔ اول مفتوح، دوم مکسور *

ریه ۔ اول مفتوح، دوم مشدد و مفتوح *

زجندر ۔ اول و دوم مضموم، سوم ساکن، چہارم مفتوح *

زلاقه ۔ اول و چہارم مفتوح *

زهر (والدۂ ابو عبد الله محمد) ۔ اول و دوم مفتوح *

زهر (عبد الملک بن ابي العلاء) ۔ اول مضموم، دوم ساکن *

زهیر ۔ اول مضموم، دوم مفتوح، سوم ساکن *

زيابه تيمي (ابن) ۔ لفظ اول میں اول و چہارم مفتوح، دوم مشدد ۔
لفظ دوم میں اول مفتوح دوم ساکن، سوم مکسور *

ساحر (والدۂ ابو یوسف یعقوب) ۔ حائے حطي مکسور *

سبطاط ۔ اول مکسور، دوم ساکن *

سبع بن **حیان** ۔ لفظ اول میں اول مفتوح، دوم ساکن؛ لفظ سوم
میں اول مفتوح، دوم مشدد و مفتوح *

سبو ۔ اول مفتوح، دوم مضموم *

بنو **سجوت** ۔ اول مضموم، دوم مشدد و مضموم *

سرطه ۔ اول وسوم مفتوح، دوم ساکن *

سکاکه ۔ اول مفتوح *

السليم (محمد بن) ۔ سوم مفتوح، چہارم مکسور *

سمح (بن مالک خولاني) ۔ اول مفتوح، دوم ساکن ۔ خولاني میں
خائے معجمه مفتوح *

سمورة . اول و چهارم مفتوح ' دوم مشدد و مفتوح ' سوم ساکن *

ميباني . اول مفتوح *

مير (ابن ابي بکر بن تاشفين) . اول مکسور *

ميو سيرات . اول ' سوم و چهارم مکسور ' دوم ساکن *

شانجه . سوم ساکن ' چهارم مضموم *

شفشاوه . اول و پنجم مفتوح ' دوم ساکن *

شقوبيه . اول و دوم مضموم ' چهارم مکسور ' پنجم مفتوح *

شقوره . اول و دوم مضموم ' چهارم مفتوح *

شلب تره . لفظ اول مين اول مفتوح ' دوم ساکن ؛ لفظ دوم مين اول مکسور ' دوم مشدد و مفتوح *

شلبر . اول و سوم مفتوح ' دوم مشدد و مفتوح *

شلمنکه . اول ' دوم ' سوم و پنجم مفتوح ' چهارم ساکن *

شماخ . اول مفتوح ' دوم مشدد و مفتوح *

شمنت . اول و دوم مضموم ' سوم ساکن *

شنتره . اول ' سوم و چهارم مفتوح ' دوم ساکن *

شنتياقو . اول و چهارم مفتوح ' دوم ساکن ' سوم مکسور ' ششم مضموم *

شهيد (ابو عامر احمد بن عبد الملک بن) . اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم ساکن *

صبح (والدهٔ هشام المويد) . اول مضموم ' دوم ساکن *

طالقه . سوم مکسور ' چهارم مفتوح *

طبني . اول مضموم ' دوم ساکن ' سوم مکسور *

طرش . اول مضموم ' دوم مشدد و مضموم *

طرکونه ۔ اول و پنجم مفتوح ' دوم مشدد و مفتوح ' سوم مضموم *
طلبیرہ ۔ اول ' دوم ' سوم و پنجم مفتوح ' چهارم ساکن *
طلمیثه ۔ اول مضموم ' دوم و چهارم ساکن ' سوم و پنجم مفتوح *
طوسي (ابو عبد الرحمان) ۔ اول مفتوح ' دوم ساکن ' سوم مکسور *
بنو عبید ۔ اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم ساکن *
عرجي ۔ اول مفتوح ' دوم ساکن ' سوم مکسور *
ابن عشیر ۔ اول مفتوح ' دوم مکسور *
عفراء ۔ اول مفتوح ' دوم ساکن *
ابن عفیف ۔ اول مفتوح ' دوم مکسور *
عقاب (مقام کا نام) ۔ اول مفتوح *
ابن عکاشه ۔ اول مضموم ' چهارم مفتوح *
ابن علوي (عبد المومن) ۔ اول و دوم مفتوح ' سوم مکسور *
علیه ۔ اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم مشدد و مفتوح *
عنبسه بن سحیم ۔ لفظ اول میں اول ' سوم و چهارم مفتوح ' دوم ساکن ؛ لفظ سوم میں اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم ساکن *
غمر (بن عبد الرحمان) ۔ اول مفتوح ' دوم ساکن *
غیدقان ۔ اول و سوم مفتوح ' دوم ساکن *
فاصکه بن ومزال ۔ لفظ اول میں سوم ساکن ' چهارم مفتوح ؛ لفظ سوم میں اول و دوم مفتوح *
الفرج (قلعه) ۔ سوم مفتوح ' چهارم ساکن *
فصکه ۔ اول و سوم مفتوح ' دوم ساکن *
فضاله بن عبید ۔ لفظ اول میں اول مضموم ' چهارم مفتوح ؛ لفظ سوم میں اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم ساکن *
فنزاره ۔ اول و پنجم مفتوح ' دوم ساکن *

ابن قبطرله . اول و پنجم مضموم ' دوم و چهارم ساکن ' سوم مفتوح *

قسي (احمد ابن) . اول مفتوح ' دوم مکسور *

ابن القصيره . سوم و ششم مفتوح ' چهارم مکسور *

قصيط . اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم ساکن *

قطن . اول و دوم مفتوح *

قعطل . اول و سوم مفتوح ' دوم ساکن *

قلمريه . اول و دوم مضموم ' سوم ساکن ' چهارم مکسور ' پنجم مفتوح *

قليه . اول مضموم ' دوم ساکن ' سوم مفتوح *

قنطش . اول مفتوح ' دوم ساکن ' سوم مکسور *

قنون . اول مفتوح ' دوم مشدد و مضموم *

کباشي . اول مضموم ' چهارم مکسور *

کست . اول مضموم ' دوم ساکن *

کونکه . اول مضموم ' دوم و چهارم مفتوح ' سوم ساکن *

لبله . اول و سوم مفتوح ' دوم ساکن *

لبونه . اول مضموم ' دوم مشدد و مضموم ' سوم ساکن ' چهارم مفتوح *

لدريق . اول مضموم ' دوم ساکن ' سوم مکسور *

لمتونه . اول و سوم مضموم ' دوم ساکن ' پنجم مفتوح *

لمطه . اول و سوم مفتوح ' دوم ساکن *

ليون . اول و دوم مضموم *

مارلله . سوم ساکن ' چهارم مضموم ' پنجم مفتوح *

متيجه . اول و چهارم مفتوح ' دوم مشدد و مکسور *

بنو مجبر . اول مضموم ' دوم ساکن ' سوم مفتوح *

ابن مخشوه ۔ اول و چہارم مفتوح ٔ دوم ساکن ٔ سوم مضموم *

مراکش ۔ اول مفتوح ٔ دوم مشدد ٔ چہارم مضموم *

مرتله ۔ اول و چہارم مفتوح ٔ دوم ساکن ٔ سوم مضموم *

مرزدغ ۔ اول ٔ دوم و چہارم مفتوح ٔ سوم ساکن *

مزغنه ۔ اول و سوم مفتوح ٔ دوم ساکن ٔ چہارم مشدد و مفتوح *

مسکاله ۔ اول ٔ دوم و پنجم مفتوح ٔ سوم مشدد و مفتوح ۔

مسوفه ۔ اول مضموم دوم مشدد ومضموم ٔ سوم ساکن ٔ چہارم مفتوح ۔
سین مہمله پر فتحه خفیفه بھی بولا جاتا ہی *

مشریط ۔ اول مضموم ٔ دوم ساکن ٔ سوم مکسور *

مصحفي ۔ اول مضموم ٔ دوم ساکن ٔ سوم مفتوح ٔ چہارم مکسور *

مطیب الاندلس ۔ لفظ اول مین اول مضموم ٔ دوم مفتوح ٔ سوم
مشدد و مفتوح *

معدان ۔ اول مفتوح ٔ دوم ساکن *

معن بن صمادح ۔ لفظ اول مین اول مفتوح ٔ دوم ساکن *

ابن مغن (ابو الحسن) ۔ مغن مین اول مضموم اور دوم ساکن *

المقدم ۔ سوم مضموم ٔ چہارم مفتوح ٔ پنجم مشدد و مفتوح *

مکاده ۔ اول و چہارم مفتوح ٔ دوم مشدد و مفتوح *

ملکه ۔ اول و سوم مفتوح ٔ دوم ساکن *

ملاله ۔ اول و چہارم مفتوح ٔ دوم مشدد *

ملویه ۔ اول مضموم ٔ دوم ساکن ٔ سوم مکسور ٔ چہارم مفتوح *

میهدمان ۔ اول مفتوح ٔ دوم ساکن ٔ سوم ؟

میرقه ۔ اول و چہارم مفتوح ٔ دوم مضموم ٔ سوم ساکن *

نصیر (موسی بن) ۔ اول مضموم ٔ دوم مفتوح ٔ سوم ساکن *

نقاوس ۔ اول ؟، چہارم مضموم *

و اسنار ۔ سوم ساکن *

و انسیفن ۔ سوم و پنجم ساکن، چہارم مکسور، ششم مفتوح *

و بلد ۔ اول مفتوح، دوم ساکن *

ورغہ ۔ اول و سوم مفتوح، دوم ساکن *

ورکناس ۔ اول و سوم مفتوح، دوم ساکن، چہارم مشدد *

الوزغي ۔ سوم و چہارم مفتوح، پنجم مکسور *

هجفجف ۔ اول، و دوم و چہارم مفتوح، سوم ساکن *

هزرجي ۔ اول و سوم مفتوح، دوم ساکن، چہارم مکسور *

هسکوره ۔ اول و پنجم مفتوح، دوم ساکن، سوم مضموم *

ابن همشک ۔ لفظ دوم میں اول مفتوح، دوم مضموم، سوم ساکن *

هوزني ۔ اول و سوم مفتوح، دوم ساکن، چہارم مکسور *

هیلان ۔ اول مفتوح، دوم ساکن *

یثربي ۔ اول مفتوح، دوم ساکن، سوم و چہارم مکسور *

یخلفتن ۔ اول، سوم و پنجم مفتوح، دوم و چہارم ساکن *

بنو یفرن ۔ اول و سوم مفتوح، دوم ساکن *

یوجان هنتاتي ۔ لفظ اول میں اول و دوم مضموم، سوم مشدد؛
لفظ دوم میں اول مفتوح، دوم ساکن، پنجم مکسور *

یهتا ۔ اول مفتوح، دوم ساکن *

یمجیت ۔ اول و سوم مکسور، دوم ساکن *

ا ـ فہرست اسماء رجال و قبائل

ب

ع

ب ۔ فہرست اسماء مقامات

ج ـ فهرست اسماء کتب

PRINTED AT THE DIOCESAN PRESS, MADRAS. 1922—A 15064?
50*